فما استمتعتم به منهن فآتوهن أجورهن فريضة

الحمد لله والمنة که

رساله رائعه و عجاله نافعه المسماة

بلهب النيران لاحراق محرق القران

بتصليه وجه مجرم المتعتين و بهامشه وجهان جواب و رد طعن
الشان تصنيف عالم عامل و فاضل كامل ذو الفضائل الباهرة و المناقب
الزاهرة الجناب المولوی السيد فضل علی زاد مجده السم الشريف حسب
الارشاد رئيسی المؤمنين مروجی ملة آبائهما الطاهرين اسدی ميدان السماحة و قمری
فلک النباهة الاميرين الكبيرين و الكوكبين المنيرين زبدتی اولاد بنی الخافقين الجناب
السيد باقر حسين و الجناب السيد غضنفر حسين ادام الله
اقبالهما و ضاعف اجلالهما بحرمة النبی و آله المصطفين
صلوات الله و سلامه عليه و عليهم ما طلع النيرين درخشا
هجريه مقدسه صلی الله عليه و آله
وسلم

در مطبع مجمع البحرین لودیانہ باہتمام محمد [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب المشرقین ورب المغربین والصلوٰۃ علی رسول الثقلین الذی خلف فی امتہ الثقلین کتاب اللہ وعترتہ المصطفین علیہ وعلیہم افضل صلوات اللہ وصلوات اولیائہ المجتبین فمن تمسک بہما نجی فی النشاتین ومن تخلف عنہما ہوی فی الدارین

اما بعد رہروان مسالک انصاف اور تارکان سُبُل غی و اعتساف پر واضح ہو کہ عرصہ چند ماہ کا ہوا کہ بوساطت مولوی ذوالفقار علی صاحب بشنبا زبلدہ جونپور کی وہانکی سنیون نی نام سے شمس کی کہ غالبًا وہ اسم فرضی ہی بلشاہد حقیقت مستفتی کا نام ہوا ایک استفتا بزبان اردو قرآن شریف کی بارہ مین حضور فیض معمور جناب مجتہد العصر والزمان دامت ایام افادتہ ما دامت الایام والا وان مین بہیجا تہا اور جناب مکرم ایاب نی جواب باصواب اوسکا افادہ فرمایا تہا بعد اوسکی اوسی عرصہ مین کوئی سنی ایک استفتا باب منعہ مین لایا جناب مستطاب نی اوسکا بہی جواب باصواب رقام فرمایا بالفعل جواب الجواب ونکا مسمی بطعن السنان علی من جرح فی القرآن وقال ما حرمت المتعتان کہ حقیقت مین طعن السنان علی من احرق القرآن وعلی من حرم المتعتین ہی ہماسشر وعیان اوسکو کہنا چاہیی اس حقیر کی نظر سے گذرا التحریر اوسکی خلاف داب اہل علم واٰداب مملو ایسی ہزلیات اور درشتنویسی پایی کہ روزمرہ ارباب فضل وکمال سے بہت دور بلکہ باعث عار وشنار

صاحبان علم وشعور ہی اگرچہ اوسطر کی تحریر سی حقیر کارہ اور نفور ہی لکن چونکہ بمودای مصراع مشہور
کلوخ انداز را پاداش سنگ است * مسود جواب مسطور مستحق اون درشتیون اور زہرلیات سی اشنع کا سے ہے
حقیر ملجا ہوا اور بنظر بمقتضای الضرورات تبیح المحظورات اور بمفاد کلموا الناس علی قدر عقولہم
کی جواب وسکا اوسکی فہم اور انداز کی موافق لکہا اور بدانست حقیر مسود جواب کو ایسی درشتیون اور زہرلیات
سی منظور یہہ ہی کہ نوبت جہگڑی کی پہونچا دیجیئی تا کہ اصل مسائل مانحن فیہ مسکوت عنہا اور نسیا منسیا ہو جاوین
اور سلسلہ سخن کا دوسری طرف پہونچی کس لئی کہ اگلی اور پچہلی علما ان مسائل مین بہت ہاتہہ پاون مار چکی ہین
لکن سوای خیبت وخسران کی کچہہ اونکی ہاتہہ نہین لگا ہی وَاللہ الموفق وَالمعین مقدمہ قبل شروع
مقصود مین اطلاع بعض امور ضروریہ کی واجب ولازم ہی دانشمندان انصاف دوست کو معلوم ہو کہ جب مسود
رسالہ طعن السنان تسنن بلکہ اسلام سی ہاتہہ اوٹہا کر سنت خوارج پر چلا اور اوسنی براہ عناد باطنی بلا وجہ خود
جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین کہ سنیونکی نزدیک بہی خلیفہ چہارم ہین گستاخیان بطور تعریض کرین تو
حقیر کو اوسکی پیر مرشدونکی خدمت کرنی مین کونسا امر مانع ہو سکتا ہی معرکہ سی بہاگنا پیغمبر خدا کو ۳
دشمنون مین چہوڑنا اور آنحضرت کو وصیت نامہ جو باعث نجات امت کا ضلالت سی تہا نہ لکہنی دینا اور
تہمت ہذیان کی اوس جناب پاک مصداق وَمَا یَنطِقُ عَنِ الھَوَیٰ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُوحَیٰ پر کرنا اور غصب
خلافت بلا استحقاق بجبر کرکی اقیلونی ولست بخیرکم وعلی فیکم زبان سی کہنا اور ازالہ خلافت نکرنا اور
بیت اہلبیت پیغمبر خدا کو جلانا اور جناب سیدہ علیہا السلام کو آزردہ کرنا کہ موجب آزردگی رسولخدا ہی اور
مروان مطرود رسولخدا کو مدینہ منورہ مین علی الرغم رسولخدا کی بولانا اور اوسکو وزیر کرنا اور قران کو
جلانا کہ یہہ ادنی سی کہلکوری اونکی ہین براہین قاطعہ اونکی واقعیت مذمومیت کی ہین اور یہہ سب امور کتب
معتمدہ مین موجود ہین انشاء اللہ تعالی اسناد ان امور کی اپنی موقع پر مذکور ہونگی اور ایک تعریض وگستاخی
منجملہ اون گستاخیون کی جو مسود رسالہ خلیفہ خوارج نہروان نی جناب امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت مین
کی ہین یہہ ہی کہ جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی جواب استفتا مین جو تعریضا ارقام فرمایا تہا کہ دلسوزی
خلافت پناہ کی قران سوزی مین طشت از بام افتادہ ہی مسود رسالہ طعن السنان نی تیرہ درونی سی اب

تعریض کے جواب مین جو تعریض کے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے خلاف
حدیث لاتعذبوا بالنار کے لوطی کو جلوایا اگر دلسوزی خلافت پناہ کی قران سوزے سی ظاہر
ہی تو جانسوزی امامت دستگاہ کی انسان سوزی مین باہر ہی بہرہی فرق ہی کہ وہان ماسوی القران
جلا اور یہان نفس انسان جلا انتہی ما ارونا نقلہ اور یہہ مضمون صفحہ ہفتم مین رسالہ طعن السنان مطبوعہ
۱۲۹۴ بارہسی تہتر ہجری کے کہ بفرمایش مولوے سلطان احمد ساکن شہر بہیرہ ضلع شاہ پور کے
مطبع علوی مین چہاپا گیا ہی موجود ہی مومنین دیندار اور دیداران لطفت شعار بنظر انصاف اس
فقرہ کو کہ جانسوزی امامت دستگاہ کی انسان سوزی مین باہر ہے اور اس تعریض کو دیکہین اور مسود
رسالہ مذکورہ پر نفرین کرین اور بہی اوس سے پوچہین کہ ماسوی القران کونسا جانور ہی آیا قران ابن
مسعود و ابی ابن کعب کی کہ جنکی مدارست پیغمبر خدا اور حامل التنزیل حضرت جبرئیل نے کی تہی ماسوی القران
تہی آیا قرات پیرومی شیخین کا معمول بہ ماسوی القران تہا جو جلائی گئی آفرین براین فہم علاوہ بران تعریض مسود
رسالہ مذکورہ کی سراسر بیجا ہی کس لیی کہ خالفہ ۵ اول کے نزدیک بہی تعزیر شرعی لوطی کے جلانا ہی ہی کما سیجیئی من
خزانۃ الروایات اور جلانا قرانونکا کہ منزل من اللہ تہی اور بوساطت حامل التنزیل کے پیغمبر خدا پر نازل
ہوئی تہی علی الخصوص قران ابن مسعود و ابی ابن کعب کہ اونکی مدارست بہی ہو چکی تہی کسیطرح جایز نہین اور
اونکا جلانا حرام اور کبیرہ ہے اور صریح مخالفت ہی خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور حامل التنزیل کے
۵ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا عوان قرانون وجبۃ التعظیم کو ماسوی القران کہنا اور اونکی جلانیکو
لوطی واجب الاہانت کی جلانیکی برابر ٹہرا کر جناب امیر علیہ السلام پر تعریض کرنا اسلام کو جواب صاف دینا ہے
اور جواب تفصیلی اسکا اپنی جگہ پر مرقوم ہوگا فانتظروا اور لطیفہ یہہ ہے کہ مسود جواب نے جو جو قرانون
ابن مسعود اور شیخین وغیرہ کو مشکوک القران و ماسوی القران کہا ہی اور اونپر جرح کیا ہے جیسا کہ عنقریب
اوسکی کلام سے ظاہر ہوگا تو وہ آپہی مورد طعن السنان علی من جرح فی القران ہوا اور اہل حق امامیہ
کہ سب قرانونکو منزل من اللہ اور واجب التعظیم جانتے ہین اور اونکی جلانیکو باعث احتراق بنار جحیم
سمجہتی ہین جیسا کہ مجتہد العصر دام ظلہ نی جواب استفتا مین ارقام فرمایا ہی بحمد اللہ کہ جرح کرنے
قران پر پاک اور بری ہین اس صورت مین نسبت جرح کی اہل حق کے طرف کرنا افترا ہے اور
طرفہ تر یہہ ہے کہ مسود جواب نے خلاف داب مناظرہ کی جواب امامیہ مین اکثر روایات سینون کی

۴ [illegible]

۵ [illegible]

ابی

استدلال اور جواب کی بنا رکہی ہے جیسا کہ اوسکی جگہ پر اشارہ کیا جاویگا اور ظاہر ہے کہ یہہ امر صفات
بحث اور خلاف عقل و نقل ہے کتب مناظرہ مملو ہین کہ بنای جواب خصم مقدمات مقبولہ خصم پر رکہنا چاہئی ورنہ
ہر اہل باطل اپنی بہائی روایات سی احتجاج کرکی اپنی دانست مین اہل حق کو محجوج کرسکتا ہی مثلا مشرکین ہند اگر مجیب سے
یہی کہین کہ توحید باطل ہے اور بت پرستی اور شرک حق ہی نعوذ باللہ منہ اور برہما خالق عالم اور بشن رازق
سب کا اور مہیس مارنی والا عالم کا ہی العیاذ باللہ منہ خدا کو اسمین کچھہ دخل نہین اور اپنی پوتہیو نکی روایات سے
استدلال کرین تو موافق استدلال مجیب کی استدلال مشرکین کا مجیب صاحب پر تمام ہی وہو ما یضحک منہ الثکلی
اور مخفی نرہی کہ مسودہ رسالہ طعن السنان نی جو دیباچہ مین رسالہ مذکورہ کی کہا کہ سمسن صاحب انگریز نی استفتا کیا
یہہ بہتان اوسکا ہی صاحب موصوف پر بہلا اونکو مسائل فرعیہ اسلامیہ سی کیا مطلب اور یہہ کیونکر ہو سکتا کہ
سوال تو سمسن صاحب کرتی اور جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ روی خطاب سنیونکی طرف کرتی حقیقت
حال یہہ ہے کہ مسودہ رسالہ مذکورہ سنت ہو دیر جلیا اور سرلیسی تحریف کی گئی بلا کسی مستفتی سائل جونپور کو
سمسن صاحب ٹہرایا اور اب مین شروع کرتا ہون رد مطالب اصلیہ رسالہ مذکورہ مین اور بہ بیانات مجیب
ہو دای عطای شما بلقای شما اور سی کیطرف رد کرتا ہون اور نام اس عجالہ کا لہب النیران لاحراق

محرف القرآن غلبیہ و جحیم المتعنتین و ہما مشرہ ونشان رکہا گیا و علی اللہ التوکل و بفضلہ الاعتصام
و بہ المستعان فی کل حین و آن قال المستفتی سوال کیا اعتقاد ہی حضرات شیعہ کا اس قرآن مروج کے
باب مین آیا یہی قرآن منزل من اللہ ہی بالکم و کاست اور اسیکی تمسک کرنیکو وصیت کی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
نی اور یہی اکبر ثقلین ہے اور اسیکو امیر المومنین نی جمع کیا تہا اور اپنی دستخط خاص سی لکہا تہا اور اسیکو ایمہ ہدیٰ
علیہم السلام نی حفظ کیا تہا اور اسی پر صاحب الامر عمل کرینگی اور اسیکو نماز مین پڑہینگی اور اسیکی احکام برحق
اور واجب العمل ہین اور یہی قرآن ہے کہ جسکا قول و فعل اسکی مخالف ہو تو باطل ہے اور یہی ہی کہ جسمین
تبدیل اور تحریف کو دخل نہین ہے اور یہی ہے کہ جسمین کمی اور زیادتی کو راہ نہین اور یہی ہے
کہ جسکی شان مین ہے انہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ
تنزیل من حکیم حمید یا وہ قرآن اور تہا اور یہہ اور ہے اگر وہی ہے
تو ویسا فرمائیے اور اگر وہ قرآن اور تہا تو اوس مین کتنی آیتین تہین اور کیا مذکور
تہا اور اس مین کتنا ایر پہیر ہی اور اب دنیا مین کوئی اوسکا حافظ ہی یا نہین اور کوئی نقل اوسکی

اوسکی کسی ملک مین موجود ہی یا نہین اور موجود ہے تو فرماتی کہان ہی اور اگر موجود نہین تو فرماتی کہان ہی
اور کہان غائب ہوگیا اور کس سبب سی غائب ہوا اور یہہ قران مروج نی کیونکر رواج پایا اور اس قران
مروج کی تالیف کرنیوالی حضرات شیعہ کی اعتقاد مین مومن تہی یا منافق اگر مومن تہی تو مومن کا یہہ کام نہین
کہ نیا قران بناوی اور کہی کہ یہہ قران منزل من اللہ ہی اور اگر منافق تہی تو مومنو نکو منافقو نکی روایات پر اعتقاد
کرنا اور اوسکو نماز مین پڑہنا اور اوسکو دلیل شرعی قرار دینا اور اوس سی احکام دینیہ نکالنا دینداری ہے
یا بیدینی سایل چونکہ محض طالب حق ہے ہواسطی امیدوار ہی کہ اسکا جواب معتبر کتاب سی لکہین تمام شد سوال
سیمن **قال** المجتہد القمقام بسم اللہ الرحمن الرحیم جواب از طرف شیعیان اہلبیت عصمت و طہارت علیہم الصلوٰۃ
والسلام حقیقت حال یہہ ہی کہ جو قران مجید کہ بالفعل مروج او رمتداول ہی اوسکو خلیفہ ثالث نی اپنی وقت
خلافت مین جمع کرادیا ہی اور بیشتر جو عہد خلیفہ اول [illegible] جمع کیا گیا تہا اور وہ قران کہ ابن مسعود وغیرہ نی
جمع کیا اسکو عثمان محرق القران نی اگ مین جلوا دیا اور [illegible] کو اوسکی خاک مین ملوا دیا **قال** المجیب الغطریف
اقول بفضل العزیز العلام سبحان اللہ سوال از آسمان جواب از ریسمان مقصود سائل کا یہہ ہی کہ ہر ہر سوال
کی جواب اپنی کتابو نسی دیجیئی نہ کہ اورونکی کتابون پر حوالہ کیجیئی اپنی کتب درکنار برخلاف منطوق کتب
سنیان باوقار راہ قلب پر چلی اور سر سی چنبر چہاز کی گلی ملی **اقول** بفضل العلی اللطیف افادہ جناب
مستطاب مجتہد العصر کا کسیطرح مصداق سوال از آسمان و جواب از ریسمان کا نہین ہی کسو سطی کہ ارباب انصاف
پر مخفی نہین کہ مستفتی نی جواب اپنی سوال کا کتاب معتبر سی مانگا ہی یہہ نہین کہا کہ فقط اپنی کتب سی لکہیئی
مجیب غطریف غلط لکہتا ہی کہ سائل بسند کتب امامیہ طالب جواب ہی باینہمہ جناب مستطاب مجتہد العصر
والزمان دام ظلہ مادامت الایام والاوان نی جواب مسکت مستفتی کا اپنی اور اوسکی مذہب کی کتابوں
معتبر سی لکہا ہی کہ یہہ طرز موافق داب مناظرہ کی اور بالاتفاق ابلغ اور انفع ہی مجیب غطریف کو باادعائی
فضیلت و ہمہ دانی اسقدر غفلت اور نادانی فن مناظرہ سی نہایت بعید اور ازبس عجیب ہے
گوسالہ ما پیر شد و گاو نشد اور مجیب غطریف جو عوام کی بہکانیکو موافق منطوق کو خلاف منطوق
بتاتا ہی اور راہ قلب پر چلنا کہتا ہی خلاف نمائی اوسکی ہی منطوق کتب سنیہ نکالتا ہی جو جناب مجتہد العصر
نی ارقام فرمایا ہی کما ینبغی عبائر کتبہم بلکہ حقیقت حال و تفصیل اجمال یہہ ہی کہ وہ خود خلاف منطوق استفتا
اور جواب کی کہتا ہی اور راہ قلب پر چلتا ہی وہ مطلب استفتا ہی کا نہین سمجہا ہی شعر فہمی عالم بالا معلوم

ہوسی

ہوتی بھلا جب اپنی ہم قوم اور ہم مذہب کا مطلب نہین سمجھتا اور مرام کلام کو اوسکی دریافت نہین کرتا
تو پھر اپنی خصم کا کلام کیا سمجھی گا خلاصہ یہہ ہی کہ مستفتی سنی نی جو استفتا کیا تھا تو پیرایہ سوال مین استدلال انحصار
انحصار کتاب منزل من اللہ کی اسی قران مروج مین کیا تھا چنانچہ اسی لئی استفسار کیا تھا کہ اگر سوای اسکی
کوئی قران ہو تو اوسکا پتا اور نشان بتاؤ کہ کہان تھا اور کسکی پاس ہی غرض اس سی یہہ تھی کہ جب دوسرے
قران کا پتا نہ لگی گا تو انحصار اسی قران مروج مین ثابت ہوگا سو جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نے
اوسکی معارضہ اور مقابلہ مین ایاس سوال مین جواب اوسکا دیا اور پتا ٹھیک ٹھیک اور قرانون کا بتا
دیا کان کھولکر سنو اور انکھہ کھولکی دیکھو کہ سوای قران مروج کی وہ قران تہی جنکو عثمان محرق القران نے
جلوا دیا اور جناب مستطاب نی جو روایات احراق مصاحف مین نقل کین ہین وہ حدیثین متفق علیہ ہین
کہ کتابونمین امامیہ کی بہی ہین اور کتابونمین سنیونکی بہی موجود ہین مجیب غطریف نی جو کہا کہ اپنی
کتابونمین نہ لکھا راہ قلب پر چلا ہی **قال المجیب الغطریف** پہلی تو حضرت عثمان کا قران کو جلانا ثابت
نہین جیسا مذکور ہوگا **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف جلانا عثمان محرق القران کا قرانونکو
7 صحاح ستہ وغیرہ کتب معتمدہ سنیوں سنی ثابت ہی انکار مجیب غطریف کا برخلاف تصریحات صنادید
سنیہ کی کون مانتا ہی یہہ روایت صحیح بخاری مین اور دیگر صحاح سنیونمین موجود ہی وامر بما سواہ
من القران فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق حکم کیا عثمان نی کہ ماسوای قران مروجکی
جتنی قران صحیفون اور مصحفون مین ہون جلا دئی جاوین اور فتح الباری نی بعد ذکر اس بات کی کہ
بعض نی ان یخرق خای معجمہ سی پڑہا ہی کہا ہی کہ اکثر روایات صریح ہین جلانی ہی مین اور جلانا ہی واقع
ہوا ہی اور علی سبیل کما جاتا ہی کہ بعض سنی جو ان یحرق کو یخرق بخای معجمہ ٹہرا کر چاک کرانا
عثمان کا ٹہراتی ہین اس تحریف سی بہی عثمان کا پیچھا نہین چھوٹی گا کسو اسطی کہ چاک کروانا قرانونکا اور اوسکے
پرچی پہینک دینا کونسی تعظیم ہی جیسا جلوانا ویسا ہی چاک کروانا دونو اہانت اور مخالفت خدا و
رسول سی خالی نہین **قال المجیب الغطریف** اور بر تقدیر تسلیم ملا زمان والا سی استفادہ کیا جاتا ہی
کہ حضرات شیعہ کی زعم مین خلیفہ اول کا قران جمع کیا ہوا صحیح تھا یا نہین اگر تھا تو صاحب حق الیقین جو
لکھہ رہا ہی کہ آنحضرت درخانہ نشست و مشغول بجمع کردن قران شد و از خانہ بیرون نیامد تا ہمہ را جمع کرد
و بمسجد آمد عمر گفت کہ احتیاج بقران تو ندارم حضرت فرمود کہ دیگر این قرانرا نخواہید دید تا مہدی از فرزندان

از فرزندان من ظاہر گردانند و بخانہ برگشت اسکی کیا معنی اور اگر نہ تہا تو موجب اعتراف صاحب مجمع
البیان ان القرآن کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مجموعا مؤلفا علی ما ہو
علیہ الآن الی آخر ماسیجی جناب عثمان کیونکر محرق القرآن ٹہری **اقول** بحول اللہ القوی اللطیف مجیب
عطریف نے عبارت حق الیقین میں خیانت کی اور یہہ سنجہا کہ کتاب حق الیقین نایاب نہیں ہی خصم اوسکا جو تصحیح
النقل کریگا تو اوسکی خیانت اور عذر ظاہر ہو جائیگا یہہ عبارت اوسنی قلم انداز کی ہی پس آمد بمسجد اورد در
وقتیکہ ابوبکر با صحابہ در مسجد بودند وندا کرد باآواز بلند کہ ایہا الناس چون حضرت رسول از دنیا رفت مشغول
غسل و تجہیز او گردیدم و بعد ازان مجموع قرآن را درین جامہ جمع کردم و ہیچ آیہ نازل نشدہ است مگر حضرت
رسول بر من خواندہ است و تاویلش را بمن گفتہ در قیامت نگوئید کہ ما ازین غافل بودیم و نگوئید کہ من
شمارا بیاوری خود نخواندہ ام و حق خود را بیاد شما نیاوردم و شمارا بکتاب خدا دعوت نکردم عمر
گفت آنچہ از قرآن با ماست مارا بس است و احتیاج بقرآن تو نداریم حضرت فرمود دیگر این قرآن
نخواہید دید تا مہدی از فرزندان من این را ظاہر گرداند و بخانہ خود برگشت انتہی ورای اسکی مجیب
عطریف نے یہاں مضامین طریف ایسی لکہی ہین کہ صفحہ کاغذ زعفران زار کشمیر ہو گیا اور اوسمین اسعد لطائف
کہ چہپا اونکا نہین ہوسکتا ؎ دامان نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار * گلچین بہار تو ز دامان گلہ دارد ہم
جا ہی کہ صاحبان طبع سلیم سنین اور حظ اوٹہاوین کہ **اولاً** خالفہ اول نے کوئی قرآن جمع نہین کیا ہان
جمع کروانا تو اوسکا زید سے سنیونکی روایتوں سی البتہ ثابت ہی اور بقول مجیب عطریف کی اوس
قرآنکو خالفہ اول نے بسبب کثرت حروب و تجہیز جیوش اور رجوع مہمات کی نامرتب رکہا جب خالفہ اول نے
نہ اوسکو جمع کیا اور نہ مرتب کیا تو اوسکو جمع کیا ہوا خالفہ اول کا کہنا یعنی چہ اور **ثانیاً** مجیب عطریف سے
جو استفادہ کیا ہی کہ حضرات شیعہ کی زعم مین خالفہ اول کا قرآن جمع کیا ہوا اگر معتبر تہا تو قول صاحب
حق الیقین کے کیا معنی یعنی قرآن خالفہ اول کا تو موجود اور معتبر تہا حضرت امیر علیہ السلام نے کیون جمع کیا تو
موجب استدعای مجیب عطریف کی افادہ کیا جاتا ہی کہ قرآن جمع کروایا ہوا خالفہ اول کا زعم مین حضرات شیعہ کے
اگرچہ معتبر تہا لاکن لایق جلانیکی بہی ہرگز نہ تہا جیسا کہ مجیب اور سنیونکی نزدیک لایق جلانیکی سے تہا قرآن
منزل من اللہ کا جلانا اور قابل جلانیکی جاننا سنیونکو اور اونکی پیشواؤں کو مبارک رہی اور موجود ہونا
قرآنکا کہ بالاتفاق موافق ترتیب نزول کے نہ تہا مانع جمع کرنی قرآنکا جناب امیر علیہ السلام کو بہ ترتیب

نزول کے

نزول کی نہین ہوسکتا تو قول صاحب حق الیقین کا صحیح اور بامعنی ہے اور ثالثاً مجیب ظریف
نے یہہ جو استفادہ کیا ہی کہ اگر قرآن خلیفہ اول کا حضرات شیعہ کی زعم مین معتبر نہ تھا تو عثمان نے جو اوسکو
جلایا محرق القرآن نہ ٹہری اسکی جواب مین افادہ کیا جاتا ہی کہ عثمان محرق القرآن نے جتنی قرآن جلائے کے
سب زعم شیعہ مین بلکہ بالاتفاق منزل من اللہ اور بلاشبہہ واجب التعظیم تھی یہہ جو کوئی قرآنون منزل من اللہ کے
جلاویگا عثمان ہو یا مروان وہ محرق القرآن بلاشبہہ ٹہرلیگا اور اس قول مجیب ظریف سے ثابت ہوا کہ
قرآن خالفہ اول کا مجیب کی نزدیک بہی معتبر نہ تھا اور قابل جلانی کی ہی تھا سبحان اللہ دعوی تسنن کا
کرنا اور قرآن اپنے خلیفہ کو غیر معتبر کہنا کیا خوش اعتقادی ہے

* اور غیر معتبر ٹہرانا قرآن خالفہ اول کو جہالت اور
اپنی اعتقادی خالفہ اول	لے لئی برہان قاطع اور حجت ساطع ہی اور یہہ
مجیب کی مناسب تھا اور اتفاقا حسب اعتقاد مین مجیب ظریف کی قرآن خالفہ اول کا غیر معتبر ٹہرانو وہ خود
صحیح کرنیوالا قرآنین اور مورد طعن السنان علی من حرج فی القرآن ہوا کفی اللہ المومنین القتال اور خامساً
مجیب ظریف کی بیانسے یہہ لطیفہ بہت ظاہر ہوا کہ عقیدہ شیخین اور اعتقاد مجیب ظریف اور سب سنیونمین
تناقض کلی ہے کسواسطی کہ شیخین قرآن زید کو صحیح اور معتبر اور منزل من اللہ اور غیر مشکوک جانتی تھی کہ اوسکو
نماز تراویح وغیرہ مین پڑہتی تھی اوسیکو دلیل شرعی قرار دیتی تھی اور اوسکو لایق جلانیکی نہین جانتے
تھی ورنہ اوسکو جلا دیتی اور مجیب ظریف اور اوسکی ہم مذہب وہی قرآنکو غیر صحیح اور غیر معتبر اور
مشکوک القرآن اور سزاوار جلانیکی جانتی ہین اور نہین معلوم کہ عقیدہ شیخین کا حق ہی یا عقیدہ مجیب ظریف
اور اوسکی اخوان کا مگر ظاہر مین میدان مجیب ظریف وغیرہ کی ہاتہہ رہا کہ اونکی عقیدہ کی موافق ظہور مین
آیا کہ قرآن زید کا اور سب قرآن جلاسی گئی اور بیچاری شیخین اس میدان مین پسپا ہوئی قدم بر آنکہ مجیب ظریف
نے جو ذکر اوس قرآن کا کہ جناب امیر علیہ السلام نے جمع کیا ہی بطور استہزا کی کیا اور صاحب حق الیقین علیہ
الرحمہ پر تعریض بیجا کی غالباً جہل یا تجاہل اوسکا ہی اگر وہ اپنی مذہب کی معتمد کتابین دیکھتا تو ایسا کلام
نہ سر دیا مگر تا اب اونکو دیکھی اونمین مصرح ہی کہ جناب امیر علیہ السلام اعلم اور افقہ تھی اور بلکہ قرآن مجید
مین اور آنحضرت علیہ السلام نی قرآنکو موافق ترتیب نزول کے جمع کیا ہی کہ وہ انفع اور مخزن علوم کثیرہ کا ہے
تاریخ الخلفای سیوطی مین ابی الطفیل سی مروی ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا کہ مجہسی پوچہو کوئی آیت نازل

[illegible]

نہین ہوئی مگر یہہ کہ مین خوب جانتا ہون ادسکو کہ کس چیز مین نازل ہوئی ہی اور کہان نازل ہوئی اور کسکی بابت نازل ہوئی تحقیق کہ میری پروردگار نی مجھکو دل دانا اور زبان گویا دی ہی اور یہہ اتقان میں بعد روایت ابن سعد سی مروی ہی اور یہی تاریخ الخلفا میں ابی الطفیل سی مروی ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا پوچھو مجھسی کتاب خدا کو تحقیق نہین ہی کوئی آیہ مگر یہہ کہ خوب جانتا ہون مین کہ وہ رات کو نازل ہوئی یا دنکو زمین نرم و ہموار مین نازل ہوئی یا پہاڑ مین اور یہہ حدیث بھی صواعق محرقہ مین موجود ہی اور استیعاب مین ابن سیرین سی مروی ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی قرآنکو موافق نزول کے لکھا ہی اور اگر ہاتھہ آتا وہ قران تو اوس سے علم کثیر حاصل ہوتا اور فتح الباری مین ہی کہ مروی ہی جناب امیر سی کہ جمع کیا ہی اوس حضرت نی قرآنکو ترتیب نزول پر کہ اوس سے ناسخ و منسوخ معلوم ہوتا ہی ور اگر وہ قران معمول و مروج ہوتا تو تحقیق بہت علم اوس سی ظاہر ہوتی انتہی مقام حیف کا ہی کہ خلیفہ ثانی نی ایسی قرآنکو کہ جس سے بہت علم ظاہر ہوتی معمول و مروج ہونی ندیا اور کہا کہ ہمکو تمہاری قرآنکی احتیاج نہین اور حوالات کتاب مجمع البیان کا آگی آویگا فانتظر اور نہین معلوم کہ مجیب غطریف نی عبارت مذکور اسجگہ کیون لکھی کہ بی محل محض اور اس کلام مجیب سی غیر مربوط ہی **قال المجیب الغطریف** فراوان حیرت ہی کہ محقق طوسی بعض طلبہ کو بہر کار سینونکی مدرسی کہ خالی قرآن و حدیث سی تہی ہو کوا ئین خدام دالا اونکو خطاب محرق القران کا نفرمائین اور بیچارہ عثمان خیرخواہ امت شجنیع امتان کو بسبب احراق مشکوک القران کی محرق القران بتائین **اقول بفضل القوی اللطیف** یہہ کہانی اور قصہ خوانی مجیب غطریف کے کہ جناب طوسی علیہ الرحمہ نی بعض طلبہ کو بہر کار سینونکی مدرسونکو کہ خالی قرآن و حدیث سی تہی ہو کوا یا جلا ذکر سند کہنا ایسی جگہہ کہ جہان کلام مورد فہیہ مین ہوتا ہی مورد اسی و من الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ کا ہی اور اوسمین ظن و گمان کہنا کہ وہ مدرسی خالی قرآن اور حدیث سی تہی خبط محض ہے اولاً قرآن اور حدیث کا اونمین ہونا اور ثانیاً جناب طوسی علیہ الرحمہ کا اونکو جلوانا ثابت کیجئی پہر اوسکا جواب مانگئی اور علی سبیل التنزل کہا جاتا ہی کہ اگر بالفرض کتابین منطق وغیرہ فلسفیات کی کہ اکثر مدرسو نمین ہوتی ہین جلوادی گئی ہون تو وہ تو مجیب غطریف کے نزدیک باعث طعن ٹہرا اور جلانا قرآن ابن مسعود و قرآن ابی بن کعب و قرآن زید وغیرہ سب قرآنونکا کہ منزل من اللہ تہی اور شیخین اور سب اصحاب مجیب کے اونکو نماز تراویح وغیرہ مین پڑہتی تہی اور اوس سے احکام وغیرہ رسم طیبہ نمین نکالتی تہی موجب اجر و ثواب کا ہوا سبحان اللہ کیا فہم اور کیا دیندار ی ہے

بعد روایت اتقان بیں [illegible]

اور [illegible]

ع حیرت مدار از ما وگمرہ نہیم عیبت است * اور زیادہ تر تعجب اور فراوان حیرت یہہ ہی کہ مجیب
غطریف کو اپنی اموخانگی پر بہی اطلاع نہین ہی ورنہ ذکر جلوانی مدرسونکا بطور تعریض کی جناب عمر سے
علیہ الرحمہ پر نکرتا ع تو بر اوج فلک چہ دانی چیست * چون ندانی کہ در سرای تو کیست * حضرت خلیفہ
اول نی پانسو حدیث پیغمبر خدا کی جمع کی تہین ایکدن تورع کو کام فرما کی اون سب کو جلادیا جیسا کہ کنز العمال
مین ہی اور اسیطرح کتابین حکمت اور اگلی شریعتون کی مثل توراۃ و زبور و انجیل و صحف باقی انبیا علیہم السلام
کی جو غنایم مین دیار مصر و اسکندریہ وغیرہ سی ہاتہ آئی تہین اور عمر سی حکیم ماطیقوس کہ بعد مسلمان ہونیکی حق
بہیجی ہوا تہا اور اون کتابونکو بالحاح مانگا رہا حضرت خلیفہ ثانی نی محض خود رائی سی جلوا دین اور ممانعت
وارشاد جناب امیر علیہ السلام کی کہ جلانا کتابون نصیحت و شرایع سابقہ کا ہرگز جایز نہین ہی جلا التفات
نکیا کما فی تاریخ الالفی وطبقات الامم پہلا مجیب غطریف کو اس سی فراوان حیرت کیون نہین ہوتی
کہ اوسکی خلیفہ اول نے حدیثین پیغمبر خدا کی جلا دین اور اوسکی خلیفہ ثانی نے کتب سماویہ منزل من اللہ کو
جلوادیا اور اوسکی خلیفہ ثالث بالخیر نے تو خاتمہ بالخیر کر دیا کہ قرانون منزل من اللہ کو جلوا کر خاک مین
ملادیا اور تماشی کے بات یہہ ہی کہ ابتدا مین اسی قول کے مجیب غطریف نی کہا ہی کہ حضرت عثمان کا
قرانو کو جلانا ثابت نہین ہی اور یہان اقرار کیا کہ عثمان نی مشکوک القران کو جلایا گویا کہ رلہ دفت
پسندی کی مصاحف محرقہ کو مشکوک القران اور عثمان کو محرق مشکوک القران کہا یہہ تو وہی مثل حافظ جی
کی ٹہری اور نہین معلوم مشکوک القران کیا چیز ہی جن قرانون کی مدارست پیغمبر خدا اور حامل القران کی
حضور مین ہوتی اور جس قرانکو خلیفہ اول و ثانی پڑہتی اور اپنا معمول بنائی تہی اون قرانونکو مجیب غطریف
کا مشکوک القران اور قابل جلانیکی کہنا اپنی پانو پر تیشہ مارنا اور بیخ کنی سنن بلکہ اسلام کی کرنی سے
کسو واسطی کہ اس صورت مین بقول مجیب غطریف اونسی اعلم اور افقہ ٹہرا کہ اوسکو اون قرانونکی غیر معتبر
و مشکوکی ظاہر ہوئی ی حضرت مجیب غطریف چہوٹا منہ بڑی بات خوب نہین وراے اسکی سب قران
جمع کئی ہوئی اصحاب ستہ وغیرہم کی تہی اور باجماع سنیان سب اصحاب باجمعہم عدول ہین اونہون نی
قرانمین کچہہ اپنی طرفسی گہٹایا بڑہایا ہوگا اونکی جمع کئی ہوئی قرانونکو مشکوک القران کہنا اجتماع
النقیضین کا قایل ہونا ہی یا انکار اونکی عدالت کا اور اونکا رجحت ہونی اجماع کا اور بر ہم زدن بنیاد
سنن کا ہی ع اینہا نہ تقاید وچنین ناتو کنی * اور مجیب غطریف نی خاتمہ بخیر وارہ امت جو کہا ہے

خیر خواہی امت کی بہت اسکی شاید ذہن مجیب عطریف مین وہ یہ ہو کہ عثمان نے علی الرغم پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ کی اپنی عہد خلافت مین مروان و حکم طرید رسول اِن دونون کو اپنے پر حاکم اور مختار
صغیر کیا اور اس امر مین سنت شیخین کو بہی ہاتھ سے چہوڑا اور سوای اسکی اپنی قوم بنی امیہ کو اطراف
عالم مین حکومت دی کہ اونہون نے خلق خدا کو ایسی ایذائین پہونچائین کہ وہ بیچاری اپنی جانسی تنگ
ہو کر بلوہ پر آمادہ ہوئی اور بالآخر خلافت پناہ کو اونکی مقر کو پہونچایا جیسا کہ کتب تواریخ مین مصرح ہے
اور اوسکی جنازہ کو بھی گور و کفن تین دن تک پڑا رہنے دیا اور اوسپر نماز ہرگز نہ پڑہی کما فی حیوۃ الحیوان
للدمیری و نہایۃ ابن الاثیر و تاریخ اعثم کوفی مین یون ہی کہ جنازہ حضرت نعثل کا مزبلہ مین ڈال دیا یہانتک
کہ کتون نے پاملان بانو اوسکا کہایا اور جناب امیر علیہ السلام خطبہ شقشقیہ مین کہ باعتراف ابن اثیر و
فیروزآبادی و صاحب مجمع البحار وغیرہ علماء اہلسنت کی کلام جناب امیر علیہ السلام ہی فرماتے
ہین الی ان قام ثالث القوم نافجا حضنیہ بین نثیلہ و معتلفہ وقام معہ بنو امیۃ یخضمون
مال اللہ خضم الابل نبتۃ الربیع الی ان انتکث علیہ فتلہ واجہز علیہ عملہ وکبت
بہ بطنتہ یعنی خلیفہ ہوا تیسرا اوس قوم کا یعنی عثمان کہ متکبر اور تن پرور تہا اور حاکم ہوئی ساتہہ اوسکے
بنی امیہ کہ حریص تہی مال خدا کو منہہ بہر بہر کے بے تکلف کہاتی تہی حلال و حرام کا خیال نکرتی تہی یہانتک کہ
کہل گئی رسی بٹی ہوئی اوسکی اور جلدی اوسکی قتل مین کی اوسکی عمل بدنی اور گرا دیا اوسکو کثرت اکل و شرب
نی انتہی سبحان اللہ کیا فہم و فراست ہی مجیب عطریف کا کہ ان امور کو خیرخواہی امت سمجہے ہی کہ جب ابن
مسعود نے اپنا قرآن جلوانی کو نہ دیا تو اونکو خوب مارا پیٹا یا خیرخواہی امت کی زعم مجیب عطریف مین تہی کہ
حضرت عمار کو کہ عاشق زار محبوب کردگار تہی ایسا مارا کہ اونکو بیچاری فتق کے ہو گئی یا خیرخواہی امت سکی
فہم مجیب عطریف مین یہہ ہی کہ حضرت ابو ذر غفاری پر ظلم کئی اور اونکو مدینہ منورہ سے بخاطر حضرت معاویہ
خلیفہ جم نکالا اور یہہ سب امور کتب تواریخ مین مفصل اور مصرح ہین جسکا جی چاہی دیکہہ لے بالجملہ عثمان
کو خیرخواہ امت کسیطرح نہین ہو سکتا ہان مجیب عطریف خیرخواہ عثمان محرق القرآن کا البتہ معلوم ہوتا ہے
قال المجیب الظریف چارہ نکی بات ہی معرکہ اجودھیا کہ کمتر از معرکہ کربلا نہ تہا سنا یا دیکہا ہی کہ جب کفار ناہنجار
نی کلام الٰہی شہید کی اور غریب اجمادارون نی اوراق سوختہ کلام ما فرجام کو دفن کیا کہتی گہون پر پٹی باندہ لی
کان مین تیل ڈالکی بیٹہا کسکی مساہلت اور مداہنت سی انتقام نہوا اسپر قرآن کی کیسی مار پڑی کہ طبقہ اول

گیا اور سارا کارخانہ پلٹ گیا مضمون شتین من شتانہ ان تعفو رحیما صحیح کر تا و ندیدہ ستیزنا صحیح
اخیر ین پیش نظر ہی تو بہی نہین خدا کا ڈر ہی طرفہ یہہ ہی کہ یہہ حرکت آپ کرین اور دوسرو نکو لی مرین ★
عمرت ورزار با دکہ اینجب شنیدم سبت * اقول بفضل العلی القوی اللطیف اجول ولا قوۃ الا باللہ
معرکۂ اجودہیا کو معرکۂ کربلا کی برابر جاننا اور فرزند رسول اور امام و پیشوای خلق خدا حضرت امام
حسین علیہ السلام کی برابر امیر علی جاہل کو ٹہرانا کہ ہنوز جہاد اوسکا بموجب فتوای علمای سنیونکی درجہ
صحت کو بہی نہین پہونچہتا چنانچہ بڑی بڑی علمای سنیون نی فتوی عدم جواز اوسکی جہاد کی بشدومد
لکہی ہین جہالت مجیب عظریف کی ہے ★ چہ نسبت خاک را با عالم پاک * مجیب عظریف کی نزدیک
اگر معرکۂ اجودہیا معرکۂ کربلا کی برابر تہا تو کیون شریک امیر علی کا ہوا امیر علی کی کیا کوئی دم لگی تہی کہ
مجیب عظریف کی نہین ہی اور کلام الٰہی کو کفار نا بکار نی اگر شہید کیا تو قطع نظر اس بات کی کہ کفار نی
پیروی عثمان محرق القران کی کی ہی باعث اوسکی شہادت کی سنی لوگ ہوی مثل مشہور ہی میان
کم زور غصہ بہت لجن مار کہانیکی سنیونکو کیا ضرور تہا کہ کم زور ہو کر زور آور و نسی جا الجہی اور مقتول
ہوئی اور کلام الٰہی کو شہید کروایا یارب مگر یہہ کہ سنی لوگ سنت خلیفہ اول پر چلی کہ اونسی ابتدای
اسلام مین جسوقت کہ اسلام نی زور نہین پکڑا تہا اور یاور کم تہی با وصف ممانعت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ کی عجیب حرکت کی تہی اور عتبہ بن ربیعہ کی ہاتہہ سی خستہ اور مجروح اور باعث ہتک اسلام ہوا تہا کما
فی معارج النبوۃ وغیرہ ویسا ہی اون سنیون نی ناحق بیٹہی بٹہای اسلام اور مسلمانونکو خفیف کیا اگر
کم زور ونکو زور آور ونپر جہاد کرنا صحیح ہوتا تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ خلیفہ اول کو کیون منع
فرماتی اور ابتدای اسلام مین آپ ہی ہنگام ضعف اسلام کی جہاد کیا کرتی اور مجیب عظریف جو پوچہتا ہے
کہ غیرت ایماندارون نی جب اوراق سوختہ قرآن کی حکام نافرجام کو دی کسنی آنکہون پر پٹی باندہ لی آخر تحریر فائدہ
یہہ پوچہنا اوسکا خالی تجاہل سے نہین کسو سطی کہ یہہ امر تو طشت از بام افتادہ ہی کہ معرکۂ اجودہیا مین
سنیونکی عالمون نی اپنی آنکہو نپر پٹی باندہ لی اور کان مین اپنی تیل ڈالکی بیٹہی اور مساہلت اور مداہنت
کیسی کے کہ انتقام تو ایکطرف فتوی قتل امیر علی بیچاری کی لکہدئی اور اوسپر اکتفا نکی بلکہ معرکۂ لکہنؤ جہاد
نیت جاکی مجامع ہمراہیون اوس بیچارہ مین مواعظ اور نصایح عدم جواز اوس جہاد کی اور گناہگار ہونی

جنگی مولوی صاحب کی یہاں تک کی اون سبکو مستغرق کر دیا اور اوس بیچارہ کو تنہا چھوڑ دیا عجب غلط
کو شرم نہیں آتی جو اپنی علما کے تعارف یاد دلاتا ہی ان سے ہے شرم چہ کنی است کہ پیش مردان
بیاید اور فخر اونکی مار پڑنیکو عثمان غرق القرآن پر لیکرنا چاہیی کہ کسی وجہ مار پڑی کہ لب تشنہ اور شکم گرسنہ
دنیا سے سفر کو گیا اور جنازہ اوسکا مزبلہ میں پڑا رہا اور کتون نی اوسکو کہایا کما مر من کتب السیر اور جناب
آیۃ اللہ فی العالمین جناب مجتہد العصر دام ظلہ نی برخلاف مرضی مختار ریاست کی مکرر فتوی وجواب انتقام
کی کفرہ لئام سی اور وجوب اعانت مولوی امیر علی کے جو لکہی اور تحریرا اور تقریرا خلوتا اور جلوت
مین مختار ریاست کو مواعظ اور نصائح اعانت مسلمانونکی کیئی اور حتی الوسع بذل جہد اس امر مین
سے بہی زیادہ فرمائی مثنوی مولوی مذکور سے کہ قریب مرنی کے کہی ہے بخوبی ثابت ہی اور موافق ومنافق
کی دلونمین کالنقش فی الحجر ہے والفضل ما شہدت بہ الاعداء اور یہہ سب امور ایسی مشہور اور
متواتر ہین کہ اخبار کی پرچونمین مطبوع ہوئی انکار ایسی امور کا انکار آفتاب نیمروز ہی ولکن من لم یجعل اللہ
لہ نورا فما لہ من نور ہے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم * چشمۂ آفتاب را چہ گناہ * اور مرض غلط فہمی
مجیب کا کچہہ علاج نہین فزادہ اللہ مرضا الغرض چونکہ علمای سنیون نی خوشامد سے مختار ریاست کے
فتوی بغاوت مولوی امیر علی کے اور عدم جواز انکے جہاد کی لکہدیی تہی مختار ریاست نی اعتنا مجتہد العصر
کی فتاوی اور مواعظ پر نکی اور بموجب فتوای علمای سنیونکی حکم بغاۃ کا مولوی مذکور اور اوسکی ہمراہیون
پر جاری کیا اب مین نقل پرچہ اخبار کے کہ متضمن فتوون جناب مجتہد العصر اور علمای سنیونکی ہے
لکہتا ہون منصف لوگ اوسکو ملاحظہ فرماوین وہی ہذہ دہلی اردو اخبار تاریخ دوم دسمبر
۱۸۵۵ء مطابق ۲ ماہ ربیع الاول ۱۲۷۲ ہجری روز یکشنبہ نمبر ۴۸ جلد ۱۱ باہتمام مولوی محمد حسین پرنٹر وپبلیشر دہلی
اردو اخبار پریس ایک کارسپانڈنٹ ہماری مقام لکہنو سے لکہتی ہین کہ مولوی امیر علی صاحب بحقیقت
قتل ہوئی اور سارہی چہ سو آدمی اونکی ساتہہ ماری گئی بارہ جگہہ گنج شہیداں بنی اور فوج سرکار مین سے کئی تہہ
سو آدمی ماری گئی اور چونکہ یہہ سب بہ دوستی کہا گہر امین بہا دی گئی کہتی ہین کہ چار گہڑی پیشتر اس لڑائی
سے مولوی امیر علی صاحب یہہ مصرع پڑہتی تہی ہے سر میدان کفن بر دوش دارم * سو شعرا نی جو حساب
کیا تو اوسمین سے تاریخ نکلتی ہی جناب مجتہد العصر صاحب کو ہر آنکا تر اہم ہی اور منشی صاحب موصوف صاحب کو

قتل میں

محل مین تهی سبہون نی تربی پہلی مسئلہ لکہی مولوی امیر علی صاحب کی جماعت بہی تو لکہی وداوسمین قتل
بہی کردیا مگر مجتہد العصر صاحب سی جسنی مسئلہ پوچہا اسپا دستخط کیا کہ سنی و شیعہ سب راضی رہی چنانچہ تمہی
سنی صاحب ہین سب نی فرنگی محل کے مولویونکو چہوڑ دیا اور اونکی مذمت اور ہجو لکہہ لکہہ کر کوچہ کوچہ
اور در بدر لگا دیئی اور مجتہد العصر کے پاس جمعہ کی دن مسجد آصف الدولہ مرحوم مین سنی لوگ جوق
جوق آتی ہین اور اونکی ثناخوان رہتی ہین ہم واسطی ملاحظہ لوگونکی ایک فتوی مجتہد العصر کا اور ایک
مولوی سعد اللہ صاحب اور مولوی یوسف صاحب کا لکہتی ہین مجتہد صاحب سی کسی نی پوچہا کہ جو لوگ
فیض آباد مین غلام حسین شاہ کی ساتہہ شہید ہوگئی اور کلام اللہ کی ساتہہ جو بیادبیان کین آپ
آپ کیا حکم فرماتی ہین دستخط مجتہد العصر صاحب قصاص مسلمانان از کافران و قصاص کلام اللہ و بے
مودن مسجد بر حکام وقت بتجویز حاکم شرع واجب است و ہو العالم مسئلہ جو مولوی سعد اللہ صاحب اور مولوی
یوسف صاحب نی لشکر مین مولوی امیر علی صاحب کے بیان کیا یہہ ہی کہ جو کوئی مولوی امیر علی کی ساتہہ مارا جاویگا
دوزخی ہے جسطرح کتی بلی مرتی ہین اوسیطرح مرینگی سو یہہ بات سنکی بہت لوگ مولوی امیر علی کا ساتہہ چہوڑ کر
چلی گئی انتہی الغرض ہتک اسلام اور قتل مولوی امیر علی کا جو کچہہ ہوا عجیب عطریف کی ہم مذہبونکی بدولت
ہوا طرفہ بات ہی کہ افعال شنیعہ آپ کرین اور دوسرونکو لی مرین اور حقیقت حال یہہ ہی کہ کفران نعمت اور
احسان کی مبلی اسارت کو کار بند ہونا خاصہ طبیعی اس قوم کا ہی بدگمانی عجیب عطریف کی اور انحراف اونکا
سادات رفیع الدرجات سی کہ اہلبیت رسالت ہین امر جدید نہین ہے ہمیشہ سی خاندان نبوت کی طرفسی احسان
ہوا کئی ہین اور اوسکی عوض مین اوس قوم سی کفران نعمت ہوا کیا ہی ذرا انصاف تو کرو اور برای خدا
حق سے نکذرو کہ پیغمبر خدا نی اراذل کو اشراف بنا دیا اور اوس جناب کی بدولت وہ بادشاہ وقت ہوگئی بدلا
اس احسانکا یہی تہا کہ پہلی اوسی جناب کے عترت طاہرہ پر ہاتہہ صاف کیا فدک کو جو پیغمبر خدا نی بحکم خدا
اونکو دیا تہا کما فی الدر المنثور للسیوطی چہین لیا بیت اہلبیت کو جلایا چنانچہ کتاب الامامہ و السیاسہ و کتاب
المختصر فی الاحوال البشر الی الفدا وغیرہ مین آگ کی اور لکڑیون کے لانیکا ذکر ہی کیا ہشرف ایسا ہی کیا کرتے
ہین اور جنکی عوض مین اسارت ہی سی پیش آتی ہین و نعم ما قیل اصل بد از خطا خطا نکند او رپہلا ہنگامہ
یہی تہا کہ جب مسلمانون نی جامع القرآن او محرق القرآن پر بلوا کیا او ہلی بند کیا تو شکین بابنکی کسی مجمع

15

اور با اینہمہ برخلاف کریمہ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ اوسکی جزا یہہ ہوئی کہ جنگ صفین مین دو
مرتبہ پانی لشکر اسلام پر بند کیا گیا اور جب بزور شمشیر لشکر اسلام نی پانی کو لی لیا تو پہر بہ تقاضای حمیت ملکی اونکو
دیدیا اور معرکہ کربلا مین تمام لشکر حر کو حتی کہ دواب کو ہی آب سی سیر کیا اور بعد اسکی پہر فرزند پیمبر کو ایک قطرہ
پانیکا ندیا اور کہا جسطرح عثمان پیاسا قتل ہوا تمکو ہی پیاسا قتل کرینگی سبحان اللہ وہان پانی دینی کا
بدلا یہہ ملا کہ تہمت قتل کے ذریت طاہرہ پر ہوئی اور یہان فائدہ اعانت مولوی میر علیکا یہہ ہوا کہ مجیب عظیم
اور اوسکی احزاب نی بدگمانی کو کام فرمایا اور آیہ وافی ہدایہ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ کو پس پشت پہینکا جزاہ
اللہ حق الجزاء اور مجیب غطریف جو معرکہ مولوی میر علی کو باعث اولٹنی طبقہ اور بلینی کارخانہ لکہنو کا
اپنی زعم باطل مین سمجہا اوسکی سمجہہ اولٹی ہے کسلئی کہ درحقیقت نافرمانی مختاران ریاست کی فرمان شرع سے
اور عمل کرنا اونکا فتوی علمای سینون پر سبب وبال دینی اور دنیوی کا ہوا اور آی اسکی حکمتین و مصلحتیں
حکیم علی الاطلاق جل جلالہ کی کسیکو معلوم نہین وسنی جو حکمتین و مصلحتین اولٹنی مین اس طبقہ کی رکہین ہین
وہ ہی خوب جانتا ہی چون و چرا اوسمین کیا دخل ہے مجیب ہی خود لکہتا ہی یذہب قوما و یضع آخرین
اوسکی شان ہے علاوہ بران یہہ امر سبکو معلوم ہی کہ مدت سی مرکوز خاطر حکام عدالت فرجام کا تہا کہ بندوبست
جبر ناظمونکا اور ظلم اہلکارونکا کیجیی اور خلق خدا کو کہ ودایع بدایع آلہی ہین ناظمونکی تعدی سی بچائیے
اور اس ملک کا انتظام اپنی طور پر کیجیی چنانچہ پرچون مین اخبار کی یہہ خبر مکرر مطبوع ہوئی ہی ایسی صورت مین
واقعہ مولوی میر علیکا باعث اولٹنی طبقہ کا کسیطرح تصور نہین کیا جاتا اگر پہلی سی یہہ تجویز نہوتی اور قتل امیر علی
پر یہہ واقعہ اچانک ہوجاتا تو اوس صورتمین ایسا زعم ممکن تہا اگرچہ اوسوقت مین ہی حکم حتمی اوسکا ہو سکتا تہا
بہرحال مجیب غطریف یہہ تو بتاوی کہ دہلی کیون بادشاہ دہلی سی خالی کی گئی اور سارا طبقہ ہندوستان کا کیون
اولٹ گیا بالجملہ علم غیب کا مخصوص علام الغیوب ہے اور تقدیرات ربانی کے لئی اسباب موہومہ ٹہرانا
مجیب غطریف کو مناسب نہیں کیونکہ اوسکی مذہب مین افعال خدا کی معلل باغراض نہین ہین والسلام علی من
اتبع الہدی **قال** المجتہد العلام العریف چنانچہ مشکوۃ شریف مین زید بن ثابت سی ایک روایت طولانی
لکہی ہے کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ زید نے کہا بعد جنگ یمامہ کے جسمین اکثر قرار قران شہید ہوی مجہکو ابوبکر
نی بولایا اور بمشورہ عمر بن الخطاب کے بہت اصرار اور تاکید کی مجہپر کہ قرانکو جمع کر جزاہ مرینی جا بجا سی تلاش

کرنے

نی قرانکو جمع کیا تا اینکه آخر سوره توبه کو نزدیک ابو خزیمه انصاری کی پایا اور کسیکی پاس نه تها وه یهه آیت تهی لقد جاءکم رسول من انفسکم آخر سوره توبه تک اور جو کچهه مینی جمع کیا صحیفون مین لکهکی ابو بکر کو دیدیا اور اونکی پاس تا دم حیات اونکی رہا بعد اوسکی عمر کے مدت العمر اونکی پاس رہا پهر بعد وفات اونکی نزدیک حفصه اونکی بیٹی کے رہا **قال** العجیب الغطریف اقول بفضل العزیز العلام ہرچند یهه خلاصه ناقص ہے اور لفظ مقتل اهل الیمامه که مشکوة مین موجود ہے اوسکا ترجمه شیخ عبد الحق نے در وقت قتل اہل یمامه لکہا ہے اور یہان اوسکی عوض بعد جنگ یمامه کہا تا لوگ جانین که شیخین نے بعد قتل قاریونکی قرانکو جمع کیا تو اوسکا اعتبار نہین لاکن یهه دونو صنعتین ہمارے مدعا کو چندان منافی نہین تا خواہی نخواہی اسمین الجهه پڑین **اقول** بفضل العلے القوی اللطیف مجیب غطریف نی جو خلاصه کو ناقص کہا سراسر نقصان اونکی عقل کا ہے اور خواه نخواه الجہا ہے کیا یهه نہین سمجہا که حین نقیر و نہین مشکوة کی کیفیت جمع کرنی زید کے قرانکو مذکور ہے اوسکا خلاصه جناب مستطاب مجتهد العصر و الزمان دام ظله نی تحریر فرمایا ہے ہان اتنا اول مین جو خلیفه اول کو اعراض جمع کروانی سے قران کے تہا اور بمقتضای کمال تورع کی جو کہتا تہا کیف نفعل شیئا لم یفعله رسول الله یعنی کیونکر مین وه کام کرون جو پیغمبر خدا نی نہین کیا اور خلیفه ثانی نے بار بار استدعا جمع کروانی کی کے اسکا ذکر ضرور نجانا لهذا قلم انداز کیا ورا سے اسکی جناب مستطاب نے خلاصه حدیث کا لکہا ہے ترجمه سارے عبارت حدیث کا نہین کیا ہے مجیب غطریف عجب ناقص العقل ہے که اپنی ناقص سمجہا اور یهه جو اوسنی کہا که ترجمه لفظ مقتل اہل الیمامه کا شیخ عبد الحق نے در وقت قتل اہل یمامه لکہا ہے اور جناب مستطاب نی بعد جنگ یمامه لکہا ہے مقام تعجب ہے که مجیب غطریف معنی اپنی حدیثونکی اور کلام اپنی علما کا نہین سمجہا اور محاورات زبان عربی اور فارسی بلکه ہندی سی بہی ناواقف ہی اور با اینهمه اراده ایراد و اعتراض کا اپنی خصم پر کرتا ہے بہلا عقل کو دخل ہے که جنگ یمامه مین شیخین کب شریک تهی جو عین وقت قتل مین زید کو بلواکے فرمایش جمع کرنی قرانکی کرتی وه تو مدینه منوره مین پڑی تهی اونکو جب خبر قتل قرار قرانکی پہونچی تو زید کو بلواکی قرانکی جمع کرنی کے فرمایش کے اور اگر بالفرض میدان جنگ مین شیخین اور زید موجود بہی تهی تو کب ثابت قدم رہتی اور ہوش و حواس جمع کروانی اور کرنی قرانکی اونکو کا ہیکو رہتی وہانسے علل ہوتا جو خیبر اور احد اور حنین وغیره مین ہوا تہا خلاصه یهه ہے که مقتل ظرف زمان ہی اور معنی اوسکے

17

فہم ناقص مین وسکو م

زمانہ قتل ہے بعد ہونا شامل ہے اوس زمانہ کو جو بعد قتل کے ہو قریب وصلی تھا اور شیخ عبد الحق نے
بھی مرقوم کیا ہے کہ جمع تحت بعد قتل اہل یمامہ کا واقع ہوا جمع کرنی قرآنکی اوسی وقت مین فرمائش
کی گئی تھی چنانچہ طیبی نے شرح مشکوۃ مین لکھا ہے مقتل ظرف زمان ہے یعنی ایام قتل اہل الیمامہ یعنی جن دنوں
مین کہ قتل اہل یمامہ کا ہوا مخفی نرہے کہ لفظ ایام جمع یوم کی ہے اگر ظرف زمانی مین وقت قتل مراد
ہوتا تو تفسیر اوسکی ایام بلکہ یوم سے بھی صحیح نہوتی اور عجیب ظریف فی فقرہ مابعد کا روایت مشکوۃ
مین کیا ہے کہا کہ ابوبکر نے زید سے کہا کہ عمر میری پاس آیا اور کہا ان القتل قد استحر یوم الیمامۃ بقراء
القرآن تحقیق کہ قتل شدید اور سخت ہوا قرا، قرآنکا روز یمامہ مین اور شیخ عبد الحق نے لکھا ہے
کہ سات سو قاری اوس لڑائی مین ماری گئی عجیب ظریف بتاوے کہ یہہ کلام عمر کا بعد لڑائی تھا یا وقت
جنگ کی تھا اور استحر صیغہ ماضی زمانہ گذشتہ پر دلالت کرتا ہی یا زمانہ حال پر اور روضۃ الاحباب مین
گویند باعث بر این امر آن بود کہ عمر خطاب از قراء صحابہ استفسار آیتی مینمود اکثر ایشان گفتند کہ این آیہ نزد
فلان مرد از صحابہ بود کہ در جنگ یمامہ شہید گشت عمر گفت انا للہ پس نزد ابوبکر رفت و کیفیت واقعہ را
انہا کرد و گفت رای من تقاضای آن مینماید کہ بفرمائی تا قرآن را جمع کنند ابوبکر ابا نمود و گفت چگونہ
متصدی امری شوم کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بآن قیام ننمودہ عمر دلایل واضحہ بر صدیق روشن
ساخت کہ خیر در آنست و چندان مبالغہ و الحاح نمود کہ ابوبکر بآن راضی گشت و با عمر موافق شد آنگاہ زید
بن ثابت انصاری را رضی اللہ عنہ بطلبیدند و امر کردند بجمع قرآن وی ولی قرآن کار استعفا جست و چون کہ
مبالغہ بسیار الزام کردہ قبول نمود پس عمر در مجمع اصحاب برخاست و گفت ہر کس کہ از رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
چیزی از قرآن تلقی کردہ کردہ باید کہ آنرا بیارد و صحابہ در زمان حیات آنحضرت آیات قرآنی را بر پوستہا
و چوبہا و شانہا و پارہای چوب و سنگہای تنک و ظروف کہ از سفال ساختہ بودند مینوشتند زید قرآن را
از ہمہ آنہا در صحف جمع کرد و ہر کس کہ آیتی میاورد از وی قبول نمیکردند تا دو گواہ بر آن گواہی نمیدادند
در روایتی آنکہ ابوبکر با عمر گفت بر در مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم بنشینید ہر کسیکہ بر چیزی از قرآن دو گواہ
بیاورد بنویسید انتہی ما اردنا نقلہ اب منصف لوگ دیکھہ لین کہ کلام طیبی اور صاحب روضۃ الاحباب
کا اور لفظ استحر کا جو مشکوۃ مین ہے وہی حدیث زید مین موجود ہی صریح ہی اسمین کہ ابوبکر نے بعد جنگ یمامہ کے
زید سے قرآنکو جمع کروایا ہی اسصورت مین ترجمہ لفظ مقتل اہل الیمامہ کا حدیث مشکوۃ مین بعد جنگ یمامہ مطابق

واقع کے

دماغ کی ہے مجیب غطریف ناحق اولجھتا ہی ۵ ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد * ساعد سیمین خود رنجہ کرد * اوسکی
حسب حال ہے **قال العجیب الغطریف** یہان دریافت کرنا اسبات کا چاہئی کہ یہہ حدیث
سراسر مخل مستدل کے ہی کیونکہ اس سے یہہ بات نکلتی ہے کہ کتابت قران کی مستحدث نہین حضرت نے
لکھنی کا حکم دیا تہا اور وہ پرچون اور پرزون مین لکھا ہوا منتشر جابجا تہا نہ اوسمین ترتیب تہی نہ وہ
ایک مصحف مین جمع تہا اس مقام مین بعض شراح مشکوۃ لکھتی ہین کہ اونمین کچھ آیۃ منسوخ التلاوۃ اور
کچھ منسوخ الحکم بہی داخل تہی اسیواسطی ایک مصحف مین جمع نہوا کہ اوس زمانہ تک احتمال نسخ اور ابدالکا
باقی تہا **اقول** بفضل القوی اللطیف ظاہرا مجیب غطریف کو خلل دماغ ہے کہ اس حدیث کو
مخل مستدل کہتا ہی نہین معلوم کہ حدیث مذکور جناب مستطاب کے مطلب کے مخل کسطرح پر ہوئی جناب
موصوف نے یہان کہان فرمایا ہی کہ کتابت قران کی مستحدث ہی اور مجیب غطریف نی یہہ جو کہا کہ حضرت
نی لکھنی کا حکم دیا تہا اور وہ پرچون اور پرزونمین لکھا ہوا جابجا منتشر تہا نہ اوسمین ترتیب تہی نہ وہ
ایک مصحف مین جمع تہا مناقض ہے اوسکی قول کے جو آگی چل کے کہتا ہی کہ ہر سال حضرت جبرئیل حامل
التنزیل رمضان المبارک مین تشریف لاتی تہی اور اسی ترتیب پر حضرت کی ہمراہ بطور مدارست کے
تلاوت فرماتی تہی الی آخر ما قال بالجملہ مجیب غطریف کو مالیخولیا ہے کہ کلام متناقض کرتا ہے
کبہی کہتا ہی کہ پیغمبر خدا کی حیات مین قران غیر مرتب تہا کبہی کہتا ہی کہ مرتب تہا اور حامل التنزیل اوسی ترتیب
پر حضرت کی ہمراہ تلاوت و مدارست کرتی تہی اور مجیب غطریف نی یہہ جو کہا کہ بعض شراح مشکوۃ لکھتی ہین
کہ اونمین کچھ آیہ منسوخ الحکم بہی داخل تہی اسیواسطی ایک مصحف مین جمع نہوا یہہ بہی کلام مجنونانہ ہے [التلاوۃ اور کچھ منسوخ ہ]
کسواسطی کہ قطع نظر اس امر کی کہ یہہ قول ہی صریح ہی کہ حیات پیغمبر خدا مین قران جمع نہوا تہا قول مذکور آواز
بلند پکارتا ہے کہ آیہ منسوخ الحکم او منسوخ التلاوت کا داخل ہونا سبب منتشر رہنی و جمع نہونی قران کا
ہی حالانکہ یہہ امر خلاف واقع ہے کیونکہ اس قران مجموع و مروج و مرتب بترتیب عثمانی مین بہی آیات
منسوخۃ الحکم داخل ہین غالبًا مجیب غطریف قرانکو کبہی پڑہتا دیکہتا ہوتا تو ایسی لغویات نہ لکھتا مثلاً آیہ
كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
منسوخ الحکم ہی بآیہ میراث اور آیہ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ منسوخ بآیہ سیف ہی اور آیہ وَعَلَى الَّذِيْنَ
يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ منسوخ بآیہ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ہی کما فی التفاسیر

اور علی ہذا القیاس اپنی مجوزی وغیرہ منسوخہ الحکم قرآن مین موجود ہین اگر آیات منسوخۃ الحکم کا داخل ہونا
مانع جمع ہونی قرآنکا ایک مصحف مین کیون جمع کیا **قال** المجیب الغطریف پہر جب زمانہ وحی کا منقطع
ہوا توحقتعالی نی موافق اپنی سچی وعدہ انا لہ لحافظون کی خلفای راشدین کو جمع کرنیکا الہام کیا چنانچہ ان
حضرت کی بعد ابتدا اوسکی صدیق اکبر سی بمشورت حضرت عمر اور انتہا اوسکی حضرت عثمان پر بمشورت
حضرت امیر کی قرار پائی لاکن شیخین کے عہد مین بسبب کثرت حروب اور تجہیز جیوش اور رجوع مہمات کے
اگرچہ ایک مصحف مین جمع ہوا لاکن بدستور نامرتب رہا اور ختنین کیوقت مین ایک مصحف مین بہی جمع
ہوا اور ترتیب بہی پایا **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف مجیب غطریف کی عادت ہی کہ دعوے
بلا دلیل اور تحکمات علیل کیا کرتا ہے شرکت اور مشورت جناب امیر علیہ السلام کی عثمان کی ساتھ جمع
کرنی اس قرآن مروج مین ادعای محض ہی سبحانک ہذا بہتان عظیم موجب داب مناظرہ کے
اثبات اسکا کتب امامیہ سی چاہیئی سو کہان ہے اور یہہ جو مجیب غطریف نی کہا ختنین کی وقت مین ایک
مصحف مین بہی جمع ہوا اور ترتیب بہی پایا دروغ بیفروغ ہی کسواسطی کہ بالاتفاق جمع اور ترتیب اس
قرآن مروج کی عثمانکی وقت مین ہوئی ہے عہد جناب امیر علیہ السلام سی اوسکو کچہ علاقہ نہین ہی کتب معتبرہ
سنیو نمین بہی موجود ہی کہ اوس محرق القرآن نی اپنی عہد حکومت مین اسکو جمع کروا کی ملکو نمین بہیجا اور سب
قرآنونکو جلوا دیا کہ مجیب نی خود بہی آگی چلکی اسکا اعتراف کیا ہی اور یہہ جو کہا کہ شیخین کے عہد مین بسبب کثرت
حروب وغیرہ کی نامرتب رہا اولا اس قولسی اوسکی بخوبی ثابت ہی کہ عہد شیخین تک قرآن نامرتب تہا اور قول
آیندہ مین مجیب غطریف نی جو کہا ہی کہ پیغمبر خدا کی ہمراہ حضرت جبرئیل مرتب پڑہتی تہی دال ہی مرتب ہونے
پر وہل ہذا الا تناقض وتھافت وثانیا بڑا لطف یہہ ہی کہ اس امر سی شیخین کی بیدینی اور اعراض
اونکا قرآنسی ثابت ہوتا ہی کہ اون بزرگوارون نی قرآنکو کہ اصل اصول ملت اسلامیہ اور منبای احکام شرعیہ
ہی کبہی نہ دیکہا اور اوسکی ترتیب کیطرف ادنی التفات بہی نکیا نہین معلوم کہ تلاوت قرآن غیر مرتب کے
کیونکر کرتی تہی یا قرآنکو کبہی پڑہتی ہی نتہی اور نماز تراویح مین کیا پڑہتی تہی اور اوسمین ختم قرآن کیونکر
کرتی تہی اور احکام شرعیہ کہانسی نکالتی تہی نکالنا احکام کا غیر مرتب سی متعسر ہے اور ثالثا بڑی
افسوس کا مقام ہی کہ با وصف دعای حسبنا کتاب اللہ کی اول تو ابوبکر بمقتضای کمال تورع کی جمع کرانے
قرآن پر راضی نہوتا تہا اور کہتا تہا کہ کیونکر مین وہ کام کرون جو پیغمبر نے نکیا کما فی کتب السنیۃ من بعد

باجبر او عمر راضی ہوا اگر زید ہی کہ کاتب وحی تھا اور سب آدمیون پر علم قرآن مین غالب تھا جیسا کہ محب
نی حاشیہ مین استیعاب سی نقل کیا ہی قرآنکو جمع کروایا با اینہمہ پہلی تو اوس اعلم بالقرآن نی بی ترتیب
جمع کیا اور پہر اون خلفای وقت نی کہ مدعی خلافت تہی اور حکومت شرع محمدی تہی اوسکو بی ترتیب
و غلط رکہا بارہ برس سے زیادہ با وساہت کی اگر ایک ایک آیہ ہر روز دیکہتی تو مرتب و صحیح ہو جاتا تہا
اس سی صاف ظاہر ہی کہ اون بادشاہونکو جیسا کہ اہلبیت سی عناد تہا ویسا ہی کچہہ قرآن سی اعراض تہا ورنہ
اوس اصل اصول ملت اسلامیہ کی صحت پر ادنی التفات تو کرتی اور لا اقل اتنا تو کرتی کہ آٹہہ پہر دن
اور رات مین ایک کچی گہڑی قرآنکی تصحیح کے لئی مقرر کر کی ایک ایک آیہ روز صحیح اور مرتب کر لیا کرتی
آخر کہانا بہی تو کہاتی ہونگی رات کو سوتی بہی ہونگی عجب بات ہی کہ کثرت حروب و تجہیز جیوش و رجوع مہمات
نی فرصت کہانیکی اور سونیکی تو دی لیکن تصحیح اور ترتیب قرآنکی واسطی ایک گہڑیکی آٹہہ پہر مین فرصت نہ دی
بالجملہ سینونکی بڑی پیرون نی ثقلین سے خوب تمسک کیا اور وصیت پیغمبر خدا پر کما حقہ عمل کیا ہے
مرحبا شاباش ای رحمت خدا کی آفرین ٭ نہین معلوم کہ سینونکی عقل پر کیسی پتہر پڑی ہین کہ ایسی ظاہر باتین نہین سمجہتی
ہین اور بیہودہ باتین بناتی ہین ع جز کتاب اللہ و عترت ز احمد مرسل نماند ٭ یادگاری کو توان تا روز محشر
داشتن ٭ **قال** المجیب الظریف اور یہہ ترتیب مطابق لوح محفوظ کی ہے کہ اہلاکی بیشی کو دخل نہین اسواسطے
کہ ہر سال حضرت جبرئیل حامل التنزیل رمضان المبارک مین تشریف لاتی تہی اور اسی ترتیب پر حضرت کی ہمراہ بطور
مدارست تلاوت فرماتی تہی یہان تک کہ عام رحلت مین آیہ انہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین
یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید دو مرتبہ لائی اور وہی ترتیب حضرت کی تعلیم سی بہت صحابہ کو
یاد تہی اوسیکی موافق جناب عثمان صاحب الحیا و الایمان کے عہد مین بلا کم و کاست قرآن مرتب ہوا
اقول بفضل العلی القوی اللطیف مجیب ظریف نے کرا دعا اور دعوی بلا دلیل کا ہی اوسنی یہان
پر چار دعوی کئی **اول** یہہ کہ ترتیب عثمانی مطابق لوح محفوظ کی ہے **دوم** یہہ کہ اہلاکی و بیشی کو اوسمین
دخل نہین **سوم** یہہ کہ ہر سال حضرت جبرئیل ماہ رمضان مین اگر اسی ترتیب پر حضرت رسولخدا کی ساتہہ مدارست
کیا کرتے تہی **چہارم** یہہ کہ وہی ترتیب حضرت کی تعلیم سے بہت صحابیونکو یاد تہی اوسی کی موافق
عثمان کے عہد مین قرآن مرتب ہوا سو دعوی بلا دلیل بلکہ علیل ہے کسو پہلی کہ جب قرآن مروج عثمان
کے وقت مین مرتب ہوا تو تطابق اوسکی ترتیب کا لوح محفوظ سی کیونکر ثابت ہوا وحی تو منقطع ہو چکی تہی

کہ سورہ احزاب کی آیتیں تھیں... جو نازل ہوئی اس سی مطلق کچ محفوظ کا ثابت ہوا
اور صحیح بخاری میں ہے کہ ... کو اوسمین داخل نہیں تکذیب ہے عایشہ بنت ابو بکر کی کہ سنیونکی نزدیک فقیہ
تہین اصحاب تھی اور یہی تکذیب ہے عبد اللہ عمر کی کہ سنیونکی نزدیک مرجع اور افقہ صحابہ تھا اور کذب
ان خلیفہ زادی اور خلیفہ زادے کی نیچ کنی اپنی مذہب کے اور اپنی باپو پر تفتیش رکی ہے بالجملہ عایشہ اور ابن
عمر جو بیٹی بیٹا شیخین کے ہین قائل ہین کہ اس قران عثمانی مین کمی ہوئی ہے اور علی ہذا القیاس اور
اصحاب اور علما بھی سنیونکی ایسا ہی کہتی ہین

ف

اتقان سیوطے
مین عایشہ سی روایت ہی کہ سورہ احزاب کی آیتین زمانہ پیغمبر خدا مین دو سو تہین جب عثمان نی قران لکھوایا
تو اتنی رہین کہ اب موجود ہین اور یہی اتقان مین رزین سی مروی ہے کہ ابی بن کعب نی اوسنی پوچھا کہ
سورہ احزاب کی کتنی آیتین ہین یعنی کہا کہ بہتر یا تہتر آیتین ابی بن کعب نے کہا کہ سورہ احزاب سورہ بقر کے
برابر تھی اور ہم آیہ رجم کو اوسمین پڑھتی تھی مینی پوچھا کہ رجم کو کونسی آیت ہی ابی بن کعب نی کہا الشیخ
والشیخة اذا زنیا فارجموهما البتة نکالا من الله والله عزیز حکیم اور اس روایت کو حاکم نے
مستدرک مین صحیح الاسناد کہا ہی اور تفسیر مدارک مین بھی یہہ روایت مذکور ہے اور شرح بزدوی مین ہے
کہا عمر نی پڑھا ہمنی آیہ رجم کو اور یاد کیا اوسکو اور عایشہ سی مروی ہی کہ آیہ رجم بعد وفات رسول محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی پڑھی جاتی تھی اور تفسیر در منثور سیوطی مین ابن عمر سی مروی ہی کہ کوئی یہہ نہ کہی مینی سب قران پڑھا
اور سیکھا وہ کیا جانتا ہی کہ سب قران کتنا ہی کسواسطی کہ بہت قران جاتا رہا ہی بلکہ یہہ کہی کہ جو ظاہر اور موجود
ہی اوسکو مینی سیکھا اور اتقان مین مالک سی مروی ہی کہ جب اول سورہ برات ساقط ہوا ساتھہ اوسکی
بسم اللہ بھی ساقط ہوئی اور یہہ امر بخوبی ثابت ہی کہ سورہ برات طول مین برابر سورہ بقر کے تھی اور حاکم
نی مستدرک مین ابو سلمہ سی روایت کی ہی کہ ابو نضرہ نی کہا کہ مینی ابن عباس کے سامنی پڑھا فما استمتعتم
به منهن الی اجل مسمی تو ابن عباس نے کہا قسم بخدا کی کہ خدا نے اس آیہ کو اسیطرح پر نازل کیا ہے
اور حاکم نی اسکو صحیح الاسناد کہا ہی اور حافظ ابن مردویہ نی عبد اللہ ابن مسعود سی روایت کی ہے کہ کہا ابن
مسعود نی ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی عہد مین پڑھتی تھی یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیك من
ربك ان علیا مولی المؤمنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمك من الناس
اور یہی حافظ مذکور نی عبد اللہ بن مسعود سی روایت کی ہے کہ ابن مسعود یون پڑھتی تھی وکفی الله المؤمنین

۲۲

القتال بعلی ابن ابیطالب وکان عنده مصحفاً عن ابن ... اور تفسیر در منثور سیوطی مین روایت مذکور ہی
ابن مردویہ اور ابن عساکر سی مروی ہی اور ظاہر ہی کہ قرآن مروج عثمانی مین لفظ بعد وکفی اللہ المؤمنین القتال بعلی
ابن ابیطالب نہین ہے تو قرآن عثمانی مروج مین کمی ثابت ہوئی وہو المطلوب وکاست شد اور وہ مراد مولوی مجیب غطریف
کا بہی حاصل و مجیب غطریف جھوٹا ہوا یہہ ہی تشتی نمونہ از خروارے واللہ کی الرسیار اون روایتون سی جو
سنیونکی کتب معتمدہ مین نقصان قرآنمین وارد ہین اور دعوی ثالثہ بہی مجیب غطریف کا مخدوش ہی کیونکہ
جو یہی وہ جو لکھتا ہے ہر سال حضرت جبرئیل ماہ رمضان مین اگر اسی ترتیب پر جو اب ہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی ساتھ
مدارست کیا کرتی تہی اولاً مین اوس سے یہہ پوچھتا ہون کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام بعد نزول ساری قرآن کے
ہر سال تشریف لاکر مدارست ساری قرآنکی کیا کرتے تہی یا قبل نزول ساری قرآنکی اگر مراد مجیب غطریف
کی یہہ ہی کہ بعد نزول ساری قرآنکی ماہ مبارک مین اگر مدارست کرتی تہی تو غلط محض ہے کسواسطی کہ بعد نزول ساری
قرآنکی کوئی ماہ رمضان پیغمبر خدا کی حیات مین آیا ہی نہین آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ ایام حجۃ الوداع مین
اٹھارہوین تاریخ ماہ ذیحجہ کو غدیر خم مین نازل ہوا اور ماہ ربیع الاول مین آنحضرت نی انتقال فرمایا اور اگر
مراد مجیب غطریف کی یہہ ہی کہ ہر سال ماہ رمضان مین قبل نزول ساری قرآن کی حضرت جبرئیل آکر مدارست کرتی
تہی تو سمجھہ مین نہین آتا کہ مدارست ساری قرآنکی قبل نزول کے ہر سال کیونکر کرتی تہی اور اگر مجیب غطریف
بمقتضای تیزی فہم کی کہی کہ ہر سال مدارست بعض قرآنکی کرتے تہی تو تقریب اوسکی ناتمام ہے
اور مطلب اوسکا حاصل نہین ہوتا اور ثانیاً بمفاد آیہ کریمہ وقرآناً فرقناہ لتقرأہ علی الناس
علی مکث یہہ امر تو بالاتفاق ثابت ہی کہ قرآن دفعۃً واحدۃً اور جملۃً وحدۃً نہین نازل ہوا بلکہ تیئس
برس مین بتدریج سال رحلت آنحضرت تک نازل ہوتا رہا ہے چنانچہ آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ حجۃ
الوداع مین اور باعتراف مجیب غطریف کی آیہ وانہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل الآیہ سال رحلت
آنحضرت مین نازل ہوئی تو یہہ آیات بلا خلاف نزول مین سب قرآنسی متاخر ہین اور ترتیب عثمانی مین آیۃ
الیوم اکملت لکم الآیہ چھٹی سیپارہ مین ابتدای سورہ مائدہ مین کہ مدنی ہی واقع ہی اور آیہ وانہ
لکتاب عزیز الآیہ سورہ حم سجدہ اور چوبیسوین سیپارہ مین اگر حضرت جبرئیل علیہ السلام موافق ادعای
مجیب کی مدارست ساری قرآنکی ترتیب عثمانی پر ہر سال ماہ رمضان مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی
ساتھہ کرتی تہی تو ان آیتونکو قبل اونکی نزول کے اور قبل اکمال دینکی پڑھتی ہونگی اور یہہ امر ممکن نہین اور ثانیاً

حضرت جبرئیل حامل التنزیل قبل ہجرت جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ کی جو مکہ معظمہ مین مدارست قرانکی
بموجب قول مجیب عطر لیف کی اسی ترتیب عثمانی پر کرتے تہی تو پہلی سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اور
سورہ نسا اور سورہ مائدہ کیونکہ یہہ سب سورتین مدنی ہین اور نزول مین سورتون مکیہ سی متاخر اور ترتیب
عثمانی مین مقدم ہین قبل نزول ان سورتونکی اونکی مدارست کرتی ہونگی اور قبل نازل کرنی خدا کی اپنے
طرف سے پڑہتی ہونگی اور یہہ برخلاف ماننے اوس امر کے ہی کہ وحی آلہی ہے بالجملہ مدارست حضرت جبرئیل کے
ترتیب عثمانی پر ثابت نہین ہوتی تو تیسرا دعوی بہی مجیب کا ثابت نہوا اور جو تہا دعوی مجیب عطر لیف
کا یہی ترتیب حضرت کی تعلیم سے بہت صحابیونکو یاد تہی اوسیکی موافق عثمانکی عہد مین بالکم و کاست قران
مرتب ہوا غلط محض ہے کیونکہ دو وجہ سے اولاً اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ تعلیم اس ترتیب کے صحابیونکو کرتے
تو موافق عقیدہ سنیونکی لازم تہا کہ ابوبکر وعمر کو سب سے پہلی تعلیم کرتے اور ان دونوکو یہہ ترتیب ضرور یاد
ہوتی کہ تقرب اور مصاحبت ان دونوکی بقول سنیونکی سب صحابہ سی مراتب زیادہ تہی و روایت اسکی سنی وارد
کرتے ہین کہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہے ما صب اللہ شیئاً فی صدری الا وقد صببتہ فی صدر ابی بکر
یعنی جو کچہ خدا نے مجکو تعلیم کیا ہے وہ سب مینے ابوبکر کو تعلیم کیا ہے اور جو علوم اولین و آخرین علام الغیوب نے
مجکو دئیے ہین مینے ابوبکر کو دئیے ہین اس صورت مین لازم تہا کہ ترتیب عثمانی ابوبکر و عمر کو ضرور یاد
ہوتی حالانکہ ہرگز یاد نہی اگر یاد ہوتی تو زید سی دوسری ترتیب پر قران کو کیون جمع کرواتی اور ثانیاً
مجیب عطر لیف اپنی حواس کو جمع کرکے یہہ تو بتاوی کہ وہ صحاب جنکو حضرت کی تعلیم سے ترتیب عثمانی
یاد تہی شیخین کے وقت مین کہان گئی تہی کہ شیخین کو ترتیب واقعی مطابق لوح محفوظ کی نہ بتائی اور شیخین کو
اور اوسوقت کی اصحاب کو اور مومنونکو ترتیب زید پر کہ خلاف لوح محفوظ کی تہی قران غلط پڑہوایا ۔
اور ثالثاً مجیب عطر لیف یہہ بہی بتاوی کہ وہ اصحاب جنکی یاد کی موافق عثمانکی وقت مین قران مرتب ہوا
آیا وہی اصحاب تہی جنمین زید بن ثابت اور عمر نی قرانکو لیا اور جمع کیا یا دوسری اونکی سوا تہی اگر ایک
ہی تہی تو عجب لطیفہ ہے کہ اونہون نی زید اور شیخین کو اور ترتیب سی خلاف لوح محفوظ کی قران بنا دیا
او عثمانکو موافق لوح محفوظ کی ترتیب کر دیا سبحان اللہ کیا عدالت ہے اور اگر یہہ اصحاب عثمانے
سوا تہی صحابہ عمری اور زیدی تہی تو ان اصحاب عثمانے نی شیخین کے وقت مین کیون ترتیب واقعی کو ظاہر
کیا اور کاہین تیل ڈالکی بیٹہی رہے کیا قرانکو غلط پڑہوانا اونکی نزدیک ثواب تہا اور رابعاً مجیب عطر

٢٥

نے حاشیہ صحیفہ مین زید کو کاتب وحی اور اعلم بالقران لکھا ہے نہین معلوم کہ زید کیسا اعلم بالقران تھا کہ ترتیب واقعی موافق لوح محفوظ کے اوسکو یاد نتھی ورنہ ابوبکر وعمر کو ویسا ہی مرتب کر دیتا اس سے ظاہر یہہ ہی کہ اسکو پیغمبر خدا نے ترتیب واقعی تعلیم نکی تہا نہین تو اوسکو یاد ہوتی جب زید کو کہ اعلم بالقران اور اوسکو عجب کہتا ہی یاد نہوی تو پہر تعلیم کرنا پیغمبر خدا کا ترتیب قرانکی دیگر اصحاب کو نہ زید کاتب وحی کو نہایت طریف ہے اور خامسا اتقان سیوطی مین ہی کہ ترتیب سورتون قرانمین اختلاف ہی کہ آیا توقیفی ہی یا اجتہادی صحابہ ہے جمہور علما اسی پر ہین کہ اجتہادی صحابہ ہی اور منجملہ دلایل جمہور کے مختلف ہونا مصحفون سلف کا ہے ترتیب سورتونمین بعض نے اوسکو ترتیب دی ہی موافق نزول کے جیسا کہ مصحف علی کا ہے پہلی اوسمین اقرا پہر مدثر پہر نون پہر مزمل پہر تبت پہر کوثر پہر تکویر اور اسیطرح آخر مکی اور مدنی تک اور مصحف ابن مسعود مین پہلی سورہ بقر پہر نسا پہر آل عمران پہر اعراف پہر انعام پہر مائدہ الی آخر ما قال اور مصحف ابی مین پہلی سورۃ الحمد پہر بقر پہر نسا پہر آل عمران الی آخر ما قال ابن حجر نے کہا کہ ظاہر اسکا یہہ ہی کہ اصحاب ترتیب سورتونکی اپنے اجتہاد سے کرتے تھے انتہی اب عجب ظریف تہوڑی سی عقل کہین سے مانگ لی اور سمجہی کہ اگر پیغمبر خدا اصحابکو ترتیب قرانکی تعلیم کرتے تو اصحاب اوسمین اختلاف نکرتے اور قران عبد اللہ ابن مسعود اور ابی بن کعب کہ یہہ بہی اصحاب سے دونون ترتیب مین مختلف نہوتے اور یہہ بہی سمجہی کہ عہد خلیفہ اول مین کہ زمانہ پیغمبر خدا سے قریب تہا زید وغیرہ کسی صحابی کو ترتیب سورتونکی معلوم اور یاد نتھی اگر پیغمبر خدا نے ترتیب سورتونکی اصحابکو تعلیم کے ہوتی اور اصحاب کو یاد ہوتی تو زید بہی اوسی ترتیب سے شیخین کو جمع کر دیتے پہر عہد عثمان مین کہ زمانہ پیغمبر خدا سے بعید تہا اور اکثر قرا اور حفاظ شہید ہو چکے تہے ترتیب سورتون اور چہہ ہزار کئی سو آیتونکی کیونکر معلوم اور یاد ہونا ممکن ہو سکتا ہے حاصل کلام موافق ہونا ترتیب عثمانی کا لوح محفوظ سے ادعای بحت اور دعوی بلا دلیل ہے اور مرض سوء فہم کا کیا علاج ہی اور فذلکہ کلام یہہ ہی کہ سب کی سب دعاوی عجب ظریف کی ہبا منثورا ہو گئے فاعتبروا یا اولی الالباب وانظروا بعین الانصاف واحذروا من الجدل والاعتساف قال العجب الظریف اب یہہ وہی قران ہے بعینہ اسمین شیعونکو بہی مجال انکار نہین کیونکہ فاضل طبرسی مجمع البیان مین اس باتکو یون تصدیق کرتا ہے وذکر السید الاجل المرتضی علم الہدی ذو المجدین ابو القاسم علی بن حسین الموسوی ان القران کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجموعا مولفا علی ما ہو علیہ الان

واستدل علی ذلک بان القرآن کان یدرس ویحفظ جمیعه فی ذلک الزمان حتی عین علی
جماعة من الصحابة فی حفظهم وانه کان یعرض علی النبی صلی الله علیه وآله ویتلی
علیه وان جماعة من الصحابة کعبد الله بن مسعود وابی بن کعب وغیرهما ختموا القرآن
علی النبی صلی الله علیه وآله عدة ختمات وکل ذلک بادنی تامل یدل علی انه کان مجموعا
مرتبا غیر منثور ولا مبثوث وذکر ان من خالف من الامامیة والحشویة لا یعتد بخلافهم
فان الخلاف مضاف الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا اخبارا ضعیفة ظنوا صحتها لا یرجع
بمثلها عن المعلوم المقطوع علی صحته **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف اولا مخفی نہین کہ
مطلب اس عبارت سے مجیب غطریف کا یہی ہے کہ یہہ قرآن مروج وہی قرآن ہے جو آنحضرت کے وقت مین
جمع اور مرتب ہوا ابتدا اس دعوی پر عبارت مجمع البیان سے طرفہ استدلال ہے کسو سطحی کہ
عبارت مجمع سے یہہ امر ثابت نہین ہوتا اور وہ جا دعوی جو مجیب غطریف نے کیا ہے کہ یہہ قرآن عثمانی
وہی قرآن ہے جسکی حال التنزیل حضرت جبرئیل پیغمبر خدا کی ساتھہ ہر سال ماہ رمضان مین
مدارست کرتی تہی اور یہی ترتیب مطابق لوح محفوظ کے ہی اور یہی ترتیب حضرت کی تعلیم سے
بہت صحابیونکو یاد تہی اور اوسیکی موافق عثمان کی عہد مین بلاکم وکاست قرآن مرتب ہوا اور کمی بیشی
کو اوسمین دخل نہین اور عہد شیخین مین اس ترتیب کی موافق نہ تہا بلکہ نامرتب تہا کچا سبق اگر ان دعوون
پر استشہاد لعلیہ شہادۃ الضب علی ذنبہ ہی کسو سطحی کہ عبارت مذکور سے بنحو من الانحا ثابت نہین
ہوتا کہ ترتیب قرآن عثمانی کے مطابق لوح محفوظ کے ہی اور یہہ بہی ثابت نہین ہوتا کہ ہر سال ماہ
مبارک مین حضرت جبرئیل پیغمبر خدا کی ساتھہ یہی ترتیب عثمانی پر مدارست کیا کرتی تہی اور یہہ بہی ثابت
نہین ہوتا کہ پیغمبر خدا کے تعلیم سے بہت صحابیونکو یہی ترتیب یاد تہی اوسیکی موافق عثمان کی عہد مین
بلاکم وکاست قرآن مرتب ہوا البتہ عبارت مذکور مین یہہ تو مصرح ہی کہ عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن
کعب وغیرہما نے کئی ختم قرآنکی حضرت کی حضور مین کئی تہی اسصورت مین استشہاد مجیب غطریف کا
عبارت مذکور سے مغالطہ بحت اور صرف دہوکا دینا ہے اور ثانیا سلمنا کہ قرآن ترتیب عثمانی پر
حضرت کی عہد مین موجود تہا پہر ہمکو کیا ضرر اور مجیب غطریف کو اوسکی موجود ہونی سے اوس عہد مین
کیا فائدہ شاید مجیب کے نزدیک موجود ہونا قرآن مرتب عثمانی کا عہد کرامت مہد پیغمبر خدا مین باعث

[illegible]

جلالی سب قرآنوں کا ہوا سبحان اللہ کیا فہم و ذکا ہی مجیب غطریف کا سنا مجیب غطریف یہہ
تو بیان کری کہ عبارت مجمع البیان کی جو وہ سند مین لایا ہی اوسمین مصرح ہی کہ قرآن عبداللہ
بن مسعود اور ابی بن کعب و جماعت دیگر اصحاب کی کئی ختم حضور پیغمبر خدا مین ہوئی تہی پہر یہہ قرآن
اصحابیون کی جنکی مدارست پیغمبر کے حضور مین ہوا کرتی تہی انکی جلانی کے وجہ مجیب غطریف کی اور اونکے
عثمانکی نزدیک بہی ہوگئے کہ وہ سب قرآن سنی ہوئی اور مقبول پیغمبر خدا کی تہی اور وہ ہیچ نہی اور نہ
جلائی جانی قرآن ترتیب عثمانی کے مجیب اور عثمانکی نزدیک بہی ہوگی کہ وہ پیغمبر خدا نی نہین سنا تہا
اور نہ وہ مقبول ہوا تہا نازم برین فہم و دینداری مجیب و حضرت عثمان اور ثالثاً جو طعن ناحق کا عثمان محرق
القرآن پر جلوانی قرآنوں منزل من اللہ کا ہی سو وہ بحالہ باقی ہے وجود ترتیب عثمانی سی حضرت کے
عہد مین طعن مذکور کسیطرح دفع نہین ہوتا مجیب غطریف ناحق تضییع کاغذ و روشنائی کرتا ہے اور
رابعاً ساتہہ قطع نظر کے اس بات سی کہ وجود ترتیب عثمانی کا حضرت کی عہد مین بوجوہ چند کہ قول سابق مین
مذکور ہوئین ثابت نہین ہوتا اگر بخاطر مجیب غطریف کے مسلم رکہا جاوی کہ ترتیب عثمانی پیغمبر خدا کی
عہد مین موجود تہی اور مدارست اوسکی بقول مجیب غطریف کے ہوا کرتی تہی تو اوسکی شیخین کے لیے
بڑی قباحت لازم آویگی کسواسطی کہ اسصورتمین بالیقین شیخین کو کہ سنیونکی عقیدہ مین تقرب اونکا
پیغمبر خدا کی ساتہہ بڑا ہوا تہا اس ترتیب پر اطلاع ضرور ہوگی بلکہ وہ شریک مدارست بہی ہوا کرتے
ہونگی پہر باوجود موجود ہونے اس قرآن عثمانی مجموع اور مرتب کی شیخین سنے زید سی دوسرا قرآن کیون
جمع کروایا کیا دونوکو اوس قرآن مقبول خدا و رسول سے قبول سی انکار اور انحراف تہا اور اونکو اپنی جدا
ڈیڑہ اینٹ کا جہونپڑا منظور تہا اگر ایسا تہا تو شیخین سنیونکا خلوص اور اخلاص خدا و رسول کے ساتہ
قابل تحسین و آفرین کے ہی اور خامساً مجیب غطریف یہہ تو خیال کری کہ اگر بقول مجیب غطریف کے
قرآن مرتب و مجموع ترتیب عثمانی حضرت کی عہد مین موجود تہا تو قرآن ابن مسعود اور قرآن ابی بن کعب
وغیرہما بہی تو بلاشبہہ موجود تہی اور ان قرآنونکی ختم بہی کئی حضرت کی خدمت مین ہوئی تہی اس سے
ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ نی سب ترتیبونکو رہنی دیا اور ترتیب ابن مسعود اور ابی بن کعب
وغیرہما کو نہ جلوایا اور حامل التنزیل حضرت جبرئیل علیہ السلام نی بہی مشورہ اونکی جلوانیکا نہ دیا اور
خدای تبارک و تعالی نے بہی حکم اونکی جلوانیکا نکیا اور حرف اختلافکا قرآنمین کسیکو نہوا اور نہ

دفع حروف اختلاف آیندہ کی کسی کو نہ سوجھی مگر عثمان کو اور تدبیر بھی اوسکی سوجھی تو سوا جلوانی قرانون
منزل من اللہ کی کوئی نسوجھی ظاہرا یہ بہت عجیب غریب کی عثمان محرق القران خدا اور رسول خدا اور جبرئیل
امین سے زیادہ تر دقیق النظر اور دانا بمصالح خلق اور واقف بعواقب امور تھا جو قرانونکو بخوف اختلاف
آیندہ جلوایا اور عجیب غریب بھی اپنی فہم مین خدا اور رسول خدا اور جبرئیل امین سے اعلم ہے کہ تحسین عثمان
قرانونکی جلوانے پر کرتا ہے بالجملہ قرانونکو جلوانا عثمان کا بخوف اختلاف کی قرائین سخن سازی عجیب
غریب کی ہے اور بدولت کج فہمی عجیب غریب کی یہ طعن عثمان محرق القران پر حرف جرم گیا اشد مطاعن
اور بدترین سیئات محرق القران ہوا الحاصل تعجب ہے کہ محرق القران نے باوصف کہ اکثر سنت ابو بکر پر
چلتا تھا یہان کیون اوسکی سنت کو چھوڑا ابوبکر تو براہ تورع کرنی قرائین باوصف اصرار عمر کے کہتا تھا
کیف نفعل شیئا لم یفعلہ رسول اللہ کیونکر مین اس کام کو کرون جو پیغمبر خدا نے نہین کیا اور اگر
محرق القران نے جلوانی قرانون منزل من اللہ مین کہ پیغمبر خدا اور خدای تبارک وتعالی نے اونکی جلوانے
حکم نہین دیا تھا مثل ابوبکر کے نہ کہا کیف نفعل شیئا لم یفعلہ رسول اللہ اور اون سبکو جلوا دیا
شاید یہ بہت عجیب غریب اور اوسکی خراب کی محرق القران پیغمبر خدا سے بلکہ خدای پیغمبر سے اعلم
تھا اور العیاذ باللہ منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ پر تفوق رکھتا تھا استغفر اللہ لا حول ولا قوۃ الا
باللہ بالجملہ حق تو یہ ہے کہ عقل وفہم امر خداداد ہے یہ کسبی نہین کہ فرقہ کسبیہ کو کسب سے ملجایا
کرے بہرحال خاص و عام کان کھول کر سن لین کہ فرقہ حقہ اثنا عشریہ کی نزدیک یہ قران مروج
اور جتنی قران کہ محرق القران نی جلوائی سب منزل من اللہ اور واجب التعظیم ہین اہانت اور استخفاف
اونکا گناہ کبیرہ ہی اور جلانا اونکا باعث احتراق نار جحیم ہے جیسا کہ جناب مستطاب مجتہد العصر
والزمان ظلہ نے جواب استفتا مین ارقام فرمایا ہی فرقہ حقہ امامیہ کا دین تمسک ثقلین ہے قران شریف
اور عترت طاہرہ دونو متمسک الحق سکے ہین نہ مثل ایمہ سنیونکی کہ جناب سیدہ علیہا السلام کو ایذا
دینا برخلاف حکم پیغمبر کے کما فی صحاحہم اور قرانونکو جلوانا اونکا تیرہ درونی سے وتیرہ تھا اور
سنی لوگ اپنی ایمہ کے سنت کو محکم پکڑی ہوی ہین کہ بتقریب اپنی امامون کے استخفاف ثقلین مین
کرتے ہین اور خاص وعام یہ جان لین کہ سنیونکی نزدیک سوای قران مروج کے کہ عایشہ بنت
ابوبکر اور عبداللہ بن عمر کے عقیدہ مین ناقص ہے کما مر من کتب السنیۃ سب کی سب

قران

قران مشکوک اور قابل جلانیکی ہین یہانتک کہ قران ابن مسعود اور ابی ابن کعب کا جلنی مدارست
پیغمبر خدا اور حامل التنزیل کے روبرو مکرر ہوی تہی اور وہ قران جو معمول بہ خلیفہ اول ثانی کا تہا سب
مشکوک اور سوختنی ہین کما اقر بہ العجیب الغطریف مرارا بالجملہ مجیب غطریف نے کیا او ندہی سمجہہ ہے
کہ عثمانکو طعن احراق قرانسی بچایا چاہتا ہے اور اپنی سوء فہم سی شیخین کو طعن جہل بالقران الصحیح اور
عمل بالقران المشکوک مین ... ولنعم ما قیل ۵ دشمن دانا کہ غم جان بود * بہتر از ان دوست
کہ نادان بود * قال العجیب الغطریف بصاحب حق الیقین اور جناب امام المتشیعین کو نسبت حضرت
امیر کے الزام قران چہپانیکا اور نسبت جناب عثمانکی الزام فرقان جلانیکا باقی رہا فالحمد لله
۵ خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است * عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد اقول بعون العلی القوی
اللطیف الزام جلانی قرانونکا عثمان محرق القران پر تو قدیم سے ثابت ہی اور اب مجیب غطریف نے
بہی خود اوس الزام کو عثمان پر جما دیا کہ سب قرانون منزل من اللہ کو اپنی زعم فاسد مین مشکوک القران
ٹہرا کر اقرار کیا کہ محرق القران نے اون سبکو جلوا دیا فالحمد لله ۵ خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است *
عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد * اور نسبت الزام چہپانی قرانکی طرف جناب امیر علیہ السلام کے نباہ
سخت اکیا ممکن ہے کہ کوئی مسلمان کرسکی اور عبارت حق الیقین سے بہی جو مجیب غطریف نے بجانب نقل کے
اور ہمنی اوسکو صحیح کرکے لکہا ہے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے قرانکو ظاہر کیا اور
مسجد مین باواز بلند مجمع صحابہ مین کہا کہ مینی قرانکو جمع کیا ہے قیامت کے دن نہ کہنا کہ ہمکو معلوم
نہ تہا لاکن عمر نے بمقتضاے نفاق درونی کے اوسکو رد کیا اور کہا کہ ہمکو تمہاری قرانکی احتیاج
نہین ہے ہم نہین لیتی اس صورت مین عبارت حق الیقین سے چہپانا قرانکا حضرت امیر علیہ السلام
کی طرف سمجہنا سوای جنون اور اختلاط عقل مجیب غطریف کی کوئی محمل صحیح نہین رکہتا کسواسطی
کہ عبارت مذکور سی تو الزام رد کرنے قرانکا عمر پر واضح ہے نہ الزام چہپانی قرانکا جناب امیر پر
کسواسطی کہ اس سے تو ظاہر ہے کہ سب جناب امیر علیہ السلام اپنی قرانکا اعلام اور اعلان کرین اور عمر
اوسکی جواب مین کہی کہ تمہاری قرانکی ہمکو احتیاج نہین اور اوسکی اذناب اوسکی سنت کو مدنظر
اور قران جناب امیر کو نہ لین تو جناب امیر کا اسمین کیا قصور مجیب غطریف کے اس او نہی سمجہہ کا کیا
... کہ الزام چہپانی قرانکا ... جناب امیر ... سے کے عبارت حق الیقین ... سمجہہ

حاشا و کلا کہ کوئی مسلمان نسبت الزام بیجا اصل کے طرف امام معصوم کی کری ہان مجیب غطریف کہ
سنت عمر پر چلتا ہے بمودای مصرع مذکور ع ازکوزہ ہمان برون تراود کہ درو ہست * اپنی دلکی پہپہولے
توڑتا ہی اور اظہار اپنی ما فی الضمیر کا کرتا ہے حق تو یہہ ہی کہ جب اوسکی پیر نی روز حدیبیہ کے پیغمبر خدا کے
نبوت مین شک کیا اور اعتراضات پیغمبر خدا پر کئی کما فی کتب السنۃ تو مرید ویسی ایسی بڑی پیر کے جو کچھہ
ظہور مین آوی تہوڑا ہی مگر اوسکو چاہئی کہ اگر ادعا مسلمان ہونیکا رکہتا ہے تو ارشاد فیض بنیاد اوس
والا جناب کا کہ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ شان اوسکی ہے یاد رکہی کہ علی ساتہہ حق
کی ہین اور حق ساتہہ علی کے ہی اور حق علی کے ساتہہ پہرتا ہی جدہر کو علی پہرتی ہین کما فی صحاح السنۃ جس
صورت مین کہ حق مثل سایہ کے ساتہہ اوس جناب کی پہرتا ہی تو الزام جہانی قرآنکا اوس جناب کے
طرف کسی طرح عاید نہین ہو سکتا گو کوئی شقی اپنی شقاوت اور نفاق باطنی سی اپنی زعم باطل مین الزام بیجا دیوے
اور مجیب غطریف نی لفظ امام المتشیعین کا جو لکہا غالباً اوسکو معنی شیعہ و متشیع کی کہ اطفال متشیعہ جون
ہی جانتی ہونگی نہین معلوم ورنہ لفظ مذکور نہ لکہتا صاحبان طبع سلیم سنین فی القاموس شیعۃ الرجل
بالکسر اتباعہ وانصارہ والفرقۃ علی حدۃ ویقع علی الواحد والاثنین والجمع والمذکر
والمونث وقد غلب ہذا الاسم علی کل من یتولی علیاً واہلبیتہ حتی صار اسماً لہم خاصۃ
وتشیع الرجل ادعی دعوی الشیعۃ یعنی شیعہ نام ہی خاص اون لوگونکا جو دوست رکہین
علی اور اہلبیت کو اور متشیع وہ شخص ہے جو ادعا کری شیعہ ہونیکا اور شیعہ نہوا اور صراح مین ہی التشیع شیعہ
ہونیکا دعوی کرنا اور اپکو شیعہ ظاہر کرنا اور شیعہ ہوا داران او ر دوستداران اولاد فاطمہ مین رضی اللہ
عنہم اور منتخب اللغات مین ہے غالب ہوا عرف مین نام شیعہ کا اون لوگون پر کہ دوست رکہین
علی بن ابیطالب اور اونکی فرزندونکو رضی اللہ عنہم اور پیروی اور متابعت اونکی کرین انتہی اب ان تصریحات
اہل لغت سی واضح ہے کہ شیعہ نام فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کا ہے چنانچہ اہل سنت بہی اپنی کتابون
مین امامیہ کو بلفظ شیعہ ہی یاد کرتی ہین بلکہ مجیب غطریف نی بہی اسی رسالہ مین جابجا امامیہ کو شیعہ
ہی لکہا ہے مثلاً قول اول مین لکہتا ہے اور بر تقدیر تسلیم ملازمان والا سی استفادہ کیا جاتا ہے
کہ حضرات شیعہ کی زعم مین خلیفہ اول کا قرآن جمع کیا ہوا صحیح اور معتبر تہا یا نہین اس صورت مین مجیب
غطریف کو لفظ امام الشیعہ لکہنا تہا نہ امام المتشیعین کیونکہ کہ بموجب تصریحات ارباب لغت کے

متشیع

مبتدع سنی لوگ ہین کہ بانسنی ادعاے شیعہ ہونیکا کرتی ہین اور حقیقت مین شیعہ علی نہین ہین بلکہ
ہین شیعہ کہلاتی ہین نہ تابع اور پیرو علی کی ہین بلکہ پیرو ابوبکر وعمر اور ابوالحسن اشعری اور ابو منصور
ماتریدی اور ابو حنیفہ کوفی اور شافعی اور مالک اور ابن حنبل اور ابو یوسف اور زفر کے ہین اور بکذب
و دروغ دعوی شیعہ علی ہونیکا کرتی ہین کبر مقتا عند اللہ أن تقولوا ما لا تفعلون تو مصورین
لفظ امام المتشیعین کے معنی یہہ ہونگی کہ امام سنیونکی اور یہہ معنی حقیقت مین صحیح ہین کہ جناب مستطاب
واقع مین امام سنیونکی ہی ہین لکن غالبا یہہ معنی ناپسند اوس عنبر رضی مجیب ظریف کی ہونگی پر ایسا لفظ
لکھنا دلیل اوسکی جہالت کی بس ہے **قال** المجتہد العلام الغریب اور روایت انس بن مالک مین مذکور
ہی کہ عثمان نی اون صحف کو حفصہ سی منگوالیا اور وعدہ کیا کہ بعد نقل لینی کی واپس کرونگا جب عثمان
نی قرانکو جمع کروایا تو اون صحف کو حفصہ کی پاس بہیجدیا اور اپنی قرانکا ایک ایک نسخہ طرف ممالک مین
بہیجا اور حکم کیا کہ سوای اس قرانکی جو کچھہ کسی صحیفہ یا مصحف مین ہو اوسکو جلادین **قال** المجیب الظریف
اقول بفضل العزیز العلام یہہ خلاصہ اور بہی ناقص ہے اسکی پوری بیان کرنی مین اگرچہ فی الجملہ طول
ہی لاکن بحکم ہ جسقدر ہوی دراز اسکو ضم ہونی دی * سنبل بانکو نرہ جلینی ندی گیسوسی * منظور
اور قبول حاصل مضمون روایت انس کا یہہ ہی کہ شامیونپر جب جہاد ہونی لگا تو حذیفہ بن الیمان پاس
جناب عثمان کی اگر فریاد و فغان کرنی لگی کہ یا امیر المومنین لوگون نی قرارت مین اختلاف ڈال رکہا ہے
سو اس امت کو تہام لیجیے کہ یہہ اوسمین اختلاف نکرنی پاوین جیسا یہود اور نصارا نی اپنی کتاب مین اختلاف
لیا تب جناب عثمان نی اون صحیفونکو ام المومنین حفصہ کی پاس سی مستعار لیا اور زید بن ثابت اور
عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبد اللہ بن حارث کو فرمایا کہ ان صحیفونکو مصاحف مین لکھو
اور عند الاختلاف زبان قریش کو مقدم رکھو کہ قران اونکی زبان پر اوترا پہر جب اون لوگون نی اسیطرح
لیا تب حضرت حفصہ کا صحیفہ واپس ہوگیا اور اون مصحفونمین ایک ایک مصحف ہر ایک ملکونمین بہیجا اور
اسوی کو علی اختلاف الروایتین جلالی یا پہاڑنیکا حکم دیا انتہی مرقات مین لکھا ہی کہ مراد ما سوا سے
منسوخ التلاوت ہی سجستانی نی کہا کہ سات مصحف لکھوائی تہی ایک مدینہ مین رہا ایک مکہ مین باقی
پانچ کو شام اور یمن اور بحرین اور بصری اور کوفہ مین بہیجا شیخ عبد الحق افادہ فرماتی ہین کہ قران
بین بار ہی جمع ہوا تہا ایکمرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی روبرو لاکن نہ مصحف واحد مین اسکا سبب گذر چکا

۱۳۱

اور ایکمرتبہ صدیق اکبر کے عہد مین اس اندیشی سی کہ مبادا کچھہ ضایع نہو جاوی لکن بی ترتیب رہا اور ایکمرتبہ
حضرت عثمان کی عہد مین اس خوفسی کہ قرانمین اختلاف نہ پڑی حضرت علی مرتضی شیر خدا الکرار فرمایا کرتی
کہ واللہ عثمان نی کیا خوب کام کیا اور اگر اوس سے یہہ کام انصرام نہوتا تو مین سرانجام دیتا بس اس
حدیث اور اوسکی شرح سی ثابت ہوا کہ یہہ امر جلیل الشان بہترین حسنات جناب عثمان ہی اور وہ محرق القران
نہین بلکہ محرق ماسوی القران ہین کہ جو باعث اختلاف کا تہا یہی داغ ہی دشمنون کے دلونپر کہ اس کے بعد
دخل و تصرف کو گنجایش نرہی اور مثل توریت اور انجیل کے نسخی مختلف قرانکی ہاتہہ نہ آتی کہ کچھہ دانون
جلنا ہ بمیرتا برہی ای حسود کین رنجست * کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست * توانم آنکہ نیازارم اندرون
کسی * حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست * **اقول** بعون القوی اللطیف خلاصہ روایت انس بن مالک
کا اوسیقدر ہی جسقدر جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی ارقام فرمایا ہی کوئی امر مفید مجیب ظریف کے
کا اوس روایت سی جناب مستطاب نی حذف و اسقاط نہین کیا مجیب ظریف نی جو تطویل بلا طائل کی
کچھہ فائدہ اوسکا معلوم نہین ہوتا بالجملہ حاصل کلام مجیب ظریف کا اس تطویل لاطائل سے اسیقدر ہے
کہ عثمان نی قران منسوخ التلاوت کو جلوایا یا بہروایا تو وہ محرق القران نہوی بلکہ محرق ماسوی القران ہوی
فقط اور یہہ کلام مجیب کا ظاہرا مانند کلام سکران بلکہ ہجر و ہذیان ہی اور بوجوہ شتی ظاہر البطلان کیونکہ
اولاً تو وہ سب قران جو عثمان محرق القران نی جلوائی جمع کئی ہوئی اصحاب عدول سینو کی تہی صحابہ
عدول نے اگر منسوخ التلاوت اور ماسوی القران کو قرانونمین جمع کیا تو عدالت اونکی کہان رہی قران مین
دخل و تصرف مومنونکا کام نہین ہے چہ جاکہ اصحاب عدول اور ثانیاً قران ابن مسعود اور ابی بن کعب
کو کہ اونکی مدارست پیغمبر خدا اور حامل التنزیل سے کی تہی ماسوی القران کہنا اور اونکو قابل جلانیکی ٹہرانا
منافقت خدا و رسول و حامل التنزیل ہے کیونکہ وہ قران مقبول خدا و رسول اور جبرئیل تہی ظاہر ہے
کہ اگر وہ قران ماسوی القران اور قابل جلانی کے ہوتی تو پیغمبر خدا ہی اونکو جلوا دیتی و اذ لیس فلیس اور
ثالثاً یہ تو ظاہر ہے کہ جو قران عثمان نے جلوائی اونمین قران غیر منسوخ التلاوت اور منسوخ التلاوت
اگر ہوتا اوسکا اونمین فرض کیا جاوی دونو مخلوط لکہی ہوئی تہی علیحدہ علیحدہ نتہی کہ منسوخ التلاوت
کو جلایا بلکہ منسوخ اور غیر منسوخ کو سب کو جلایا تو محرق القران ہونا اوسکا پہر بہی ثابت ہوا اور **رابعاً**
مجیب ظریف بتاوی کہ ماسوی القران اور منسوخ التلاوت قران معمول بہ شیخین مین تہا یا نہ تہا اگر تہا تو

شیخین نے کہ عثمان سے افضل اور اصلح ہیں اونسکو کیون نہ جلایا اور اوسپر عمل کیون کیا اگر اوسمین تھا
تو اوسکو محرق القران نے کیون جلایا اوسکو کیون نہ جاری کیا لازم تہا کہ محرق القران اوسکی نقلین ملکو
مین بہیجتا اور اوسیکو جاری کرتا اور رواج دیتا بلکہ جو اوسنے ثابت ہوا کہ محرق القران نے اپنی تشہی
نفس اماره باالسوء سے سب قران جلائی عذر بار د مجیب عطریف کا کہ اوسنے منسوخ التلاوت اور ماسوے
القران کو جلایا ابر دمن الثلج و بیکار ہے بالجملہ جلوانا قرانونکا بدترین سیئات عثمان سے مجیب
غطریف کی عجب سمجہ ہے کہ قرانکی جلانیکو بہترین حسنات جانتا ہے ؎ گر ہمین مکتب ست و
این ملا ست کار طفلان تمام خواہد شد اور یہہ جو مجیب نے کہا کہ حضرت مرتضی علی شیر خدا اکثر فرمایا کرتے
تہی کہ واللہ عثمان نے کیا خوب کام کیا اگر اوس سے یہہ کام انصرام نہوتا تو مین سرانجام دیتا کذب
بحت اور افترای محض ہے اثبات اسکا کتب امامیہ سے چاہیے واسلئے لہ ذلک مجیب عطریف کو
ہنگام مناظره رو بروی خصم کے اپنی خانگی روایات مفتریات کا پیش کرنا بجا نہی کہ ضرطات بعیر
ٹہرتی ہین اوسکو لازم ہے کہ موافق واب مناظره کے بنا اپنی استدلال کے روایات مقبولہ خصم پر
رکہی کسو سطی کہ اگر اپنی بیانکی روایات سے استدلال کرنا مقابلہ خصم مین صحیح اور درست نہوی تو بناے
مناظره برہم ہو جاویگی اور حق و باطل مین تمیز نہوسکے الغرض جناب امیر علیہ السلام تو خود مفصل نفیس قران
شریف کو جمع کر چکی تہی جیسا کہ فتح الباری اور اتقان اور استیعاب وغیره کتب معتمده سنیہ سے ثابت
ہوتا ہے کما مر مفصلا تو اسصورت مین ومس جناب کی طرف نسبت اس کلام کی کرنا کہ عثمان نے کیا
خوب کام کیا اگر وہ نکرتا تو مین کرتا خلاف عقل و نقل ہے اور مجیب غطریف جو بار بار کہتا ہے کہ عثمان
نے ماسوے القران جلایا جو باعث اختلاف کا تہا یہہ در پرده اعتراض کرتا ہے پیغمبر خدا بلکہ خدا پر پیغمبر پر کہ
کہ آنحضرت متفطن نہوئی اور آنحضرت کو معلوم نہوا کہ قران ابن مسعود اور قران ابی بن کعب وغیره اصحاب
کی ماسوے القران اور باعث اختلاف اور لایق جلوانی کے ہین سبحان اللہ کیا دینداری ہے مجیب
عطریف کی کہ مثل یہود وغیره کے اعتراضات بلا اصل پیغمبر خدا پر کرتا ہے اور مجیب غطریف نے
یہہ جو کہا ہے داغ ہے دشمنون کی دلون پر کہ مصحف الٰہی دخل اور تصرف کو گنجایش نہ ہوئی تو کیا وہ دشمنکو
دخل و تصرف عثمانکا قران مین معلوم نہین یا تجاہل کرتا ہے اتقان سیوطی مین کہ کتب معتمده سنیہ سے
ہے اور مستدرک حاکم مین اور تفسیر مدارک وغیره مین موجود ہے کہ عائشہ کہتی ہین کہ سوره احزاب کی زمانہ پیغمبر خدا

مین دو سو تین نہین جب عثمان کی قرات لکھوائی تو اتنی رہیں کہ اب موجود ہین اور ابی بن کعب کی کہا کہ
سورہ احزاب سورہ بقرکے برابر تہا اور ہم ایۃ رجم ہو اوسمین پڑہتی تہی کلام مفصلاً ای حضرت مجیب عقل
اپنی دشمن تو تصرف و دخل قرآن مین کرچکی اور رد انکا اونکا تو جل گیا ہے اونکی دلون پر داغ کیون ہوگا
تمامت بستہ مومنون کے دلون پر داغ دشمنون کی دخل و تصرف کا قرآن مین ہو تو بجا ہے اور ظاہر ہے
کہ مومن نکا کام نہین ہے کہ قرآن مین دخل و تصرف کری یہہ امر منافقوں اور مسیلمہ کو مبارک رہی جیسا انہا
ویسا قرآن مین وانہون جلاوین قال المجتهد العلام العزیز شیخ عبد الحق دہلوی نی لکہا ہی کہ اس حدیث سی ظاہر
ہوتا ہے کہ جو مصحف حفصہ کے نزدیک تہی بعد واپس کرنیکی پہر وہ بہی جلادی گئی انتہی ملخصاً قال المجیب الفطن
اقول الفضیل العزیز العلام شیخ کی عبارت سی یہہ نہین ظاہر ہوتا کہ حفصہ مغلطہ کی صحیفہ کو جناب عثمان نی جلایا بلکہ
مرقات مین لکہا ہی کہ جب مروان حاکم مدینی کا ہوا تو اوسی بعد انتقال ام المومنین حفصہ کی خوف اختلاف سے
جلوایا کیونکہ وہ بی ترتیب محض تہا جیسا گذرا جب قرآن مجمع کردہ جناب عثمان بشہادت امام الائمہ صحت کو ہونچا
اور اسواسطی دماد ق شارح مشکوٰۃ نی بہی ہلا کی تہا یکار دیاکہ و جعلوا القرآن بهذا الترتیب عند
ظهور الامام الثانی عشر و فیتمہ ہو تو اب مروان پر بہی ملا شنیع اور بہتان کی نہی گرا اور فعل اوسکی
شنیع ہو اگر ہین اب یہان کسیکو یہہ ہیلانی کے جگہہ نہ رہی باقی یہہ کہ ع تو مشنوی یا نشنوی من گفتگوی میکنم
یہ ہر سے اسمین ہتیارا قول المفضل العلی القوی اللطیف شقرہ حدیث صحیح بخاری و مسلم وغیرہ
صحاح سنیہ سی وامر بما سواہ من القرآن فی کل صحیفة او مصحف ان یحرق یعنی حکم کیا عثمان
نی کہ ماسوا اوسکی قرآن کی سب قرآن صحیفی مین ہون یا مصحف مین جلائی جاوین بخوبی ثابت ہی کہ عثمان سے
حکم جلانی حفصہ کی پاس کے قرآن کا ہی کیا تہا اگر بقول صاحب مرقات اور مجیب ظریف کی قرآن حفصہ کی پاس
تا کہ معمول شیخین کا تہا کسیطرح جیب جہپا کر رہا نہ مروان تک باقی رہگیا تہا اور مروان بزیر عثمان کی اوسکو
جلانا تو وہ بہی عثمان ہی کا جلانا ہی باینہمہ جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی یہان یہہ نہین فرمایا ہے
کہ عثمان ہی نی حفصہ کی قرآنکو جلایا تعریض مجیب ظریف کی بیجا ہی اور مجیب ظریف نی قرآن معمول بہ ایسے
شیخین کو جو بی ترتیب محض کہا یہہ تو سراسر اہانت شیخین سے کی کہ وہ دونو ترتیب قرآنکی طرف متوجہ ہوئے
عملی بتمسک کی پیغمبر خدا کی وصیت کی تہی اور خلیفہ ثانی کی نسبت ہجر و ہذیان جناب پیغمبر خدا مصداق وما
ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی پر کرکے حسبنا کتاب اللہ کہا تہا تو الطیفہ ہی کہ کوہ بروہ و صدو اور قرآن

بی حسبنا کتاب اللہ تو کہہ بیٹھی لیکن کتاب اللہ کو بی ترتیب رہنی دیا اور اوسی بی ترتیب کو تراویح وغیرہ نمازوں میں پڑہتی رہی اور اوسی بی ترتیب کو دلیل شرعی قرار دیتی رہے حالانکہ یہہ تو ظاہر ہی کہ جب قران بے ترتیب ہوا جو آیہ مقدم تہا وہ موخر ہوا اور موخر مقدم اور کہیں کا آیہ کہیں جا پڑا ایک سورہ کا آیہ دوسرے سورہ میں مکی کا مدنے میں اور مدنی کا مکی میں ایک مقام کا آیہ دوسرے مقام میں تو معنی ایسی قران بی ترتیب کی بیشک خبط ہوگئی پہر اوس غلط او مخبط سی نماز کہاں صحیح اور استنباط مسائل کیا الغرض مجیب ظریف کے خوش بیانی سی قران معمول بہا اوسکی شیخین کا مشکوک القران اور بی ترتیب و مخبط ٹہرا اور شیخین بہی عامل بقران مخبط اور غلط رکہنی والی قرا کی ٹہری اور خطلہ قران میں گرفتار ہوئی عثمان تو محرق القران مشہور تہا اب شیخین بہی مدولت مجیب ظریف کی قرا کی غلط پڑہنی والی نماز تراویح وغیرہ میں ہوئی ❁ خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است ٭ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ٭ الحمد للہ کہ مجیب ظریف نی اپنی اصحاب ثلثہ کو قرا کی مارہ میں براہ اور مورد سہام طعن وملام کر دیا نماز بخشتونکو کیا تہا روزی گلی پڑی ❁ دشمن دانا کہ پی جان بود بہتر ازان دوست کہ نادان بود ❁ اور مجیب ظریف نی یہہ جو کہا کہ قران جمع کیا ہوا عثمان کا بشہادت ائمہ حد صحت کو پہونچا دروغ بی فروغ ہی اور دعوی بلا دلیل شہادت امام الائمہ کی کہان ثابت ہوئی اور ذکر ایسی شہادت کا کتب فرقہ حقہ امامیہ میں اوسکا اثر او نشان نہیں ہے خلاف کذب مناظرہ اور مغالطہ صرف ہی اور عبارت ملا صادق شارح کلینی اگرچہ بتصحیح النقل وسکی بسبب دستیاب نہونی کتاب مذکور کے عمل میں نہیں آئی لیکن باینہمہ عبارت مذکور تو سر بسر مضر مجیب ظریف اور اوسکی مطلب کے خلاف ہی نہیں معلوم کہ اوسکی عقل اور فہم پر کیا آفت آئی ہے کہ تمیز خطا و نافع کی نہیں رہسکتا شارح مذکور نی جو کہا ظاہر ہوگا قران اس ترتیب سے بیشک وقت ظہور موفور السرور جناب صاحب الامر علیہ السلام کی اور مشہور ہوگا پر ترتیب سی یہہ کلام صادق نہیں آتا مگر اوس قران پر جو بالفعل غائب او مستور اور غیر مشہور ہی کسواسطے کہ ظاہر کا ظاہر ہونا اور مشہور کا مشہور ہونا یعنی چہ اور وہ قران غائب و مستور اور غیر مشہور نہیں ہی مگر وہ قران جمع کیا ہوا جناب امیر علیہ السلام کا ترتیب نزول جناب صاحب الامر علیہ السلام کی پاس ہے او بسبب ذکر اوس عمر او اوسکے اتباع کی غائب و مستور ہی او تصادیق بیشینوں نی بہی کتب معتمدہ میں اوسکی حالات تمام لکہی ہے تمامرا او کلام شارح مذکور کا اس قران مروج پر کہاں ہر گز صادق نہیں آتا کیونکہ یہہ امر اظہر من الشمس وابین من الامس ہے کہ اگر شارح مذکور اس قران مروج کی شان میں لکہتا

تو وجب تھا کہ شارح مذکور یون کہتا ویبقی هذا القرآن المروج المشهور المرتب بهذا الترتیب
مشهوراً ومروجاً ایضاً عند ظهور الامام الثانی عشر یعنی یہی قران حاضر و مشہور و مروج
اسی ترتیب سے ہنگام ظہور صاحب الامر علیہ السلام کی بھی جاری و مروج اور معمول رہیگا اور مجیب عجب
نے یہہ جو کہا کہ اب مروان پر بہی جگہ تشنیع و بہتان کے نرہی ای مجیب صاحب تیری مروان ور حکم پر تیرے
اور تیرے بزرگونکی نزدیک کی جب اوسنے دخل و تصرف وحی مین کیا تہا اور بجای آل عمران کے قران
مین آل مروان بنایا تہا اور پردود و مطرود رسول خدا ہوکر مدینہ منورہ سے نکالا گیا تہا کب جگہ تشنیع اور بہتان کی تھی
اگر جگہ تشنیع کی ہوتی تو علی الرغم خدا و رسول کی وہ طرید رسول خدا نائب و وزیر مدعی خلافت رسول خدا کا کیونکر
ہوتا اور نیز بخاری اوسے کیون روایت کرتا حالانکہ بخاری ایسا شدید التعصب ہی کہ قران بحق ناطق حضرت امام
جعفر صادقؑ سے روایت نہین کرتا **قال** المجتهد العلام العریف اور یہہ روایت تو مشہور ہی جب ابن مسعود نے
انکار دینے مصحف کا کیا تو عثمان نے اونکو ضرب و تادیب کی اور اوسنے بزور قران مجید کو لے کے جلوا دیا اور کچھ پاس
اونکی صحابیت اور جلالت قدر کا نکیا خلاصہ یہہ ہی کہ دلسوزی خلافت پناہ کی قران سوزی مین ظاہر تر از بام
افتادہ ہے کہ علمای اہلسنت بہی انکار اسکا نہین کرسکتے **قال** المجیب الظریف قول بعض العزیز
العلام کتب صحیحہ مین اسیقدر ہے کہ جب قرائکی قراتون مین اس حد کو اختلاف پڑا کہ اکثر عوام الفاظ غیر منزلہ
پڑہنے لگے اور اختلاف قرارت کو بہانہ پکڑنے لگے اور بعض مصحفون مین مثل مصحف ابی بن کعب کے قرارت
شاذہ تھی اور اکثر آیتین منسوخ التلاوۃ اور بعض الفاظ تفسیری کہ جناب رسالتمآب وقت تلاوت کی بیان معانی
فرماتی تھی اومین داخل اور اسیطرح مصحف ابن مسعود کا حال تہا کہ برخلاف اجماع اور تواتر کی دعای قنوت
کو داخل قران جانتے تھے اور معوذتین کو خارج جیسا استاد کلینی نے بہی تفسیر اہلبیت مین ابی بکر حضرمی سے
روایت کی ہے کہ قال قلت لابی جعفر ان ابن مسعود کان یمحو المعوذتین من المصحف قال کان ابی
یقول انما فعل ذلک ابن مسعود برأیه وهما من القرآن پس انہون نے بمشورہ حذیفہ بن الیمان
اور بہت صحابیونکی کہ جناب امیر بہی اومین شریک تھے حضرت عثمان نے چاہا کہ ایک مصحف مین قران جمع ہو
تا تمام عرب اور عجم کا اختلاف اوٹھ جاوے اسمین ابی بن کعب نے اپنے مصحف کو بخوشی حوالہ کیا لاکن ابن
مسعود دلنے نہ دیا اور اون قرارت شاذہ وغیرہ کا اخراج اور معوذتین کی ادخال پر راضی نہوئے فلامحالہ
جناب عثمان نے ابی مرضی اونکی کچھ بہشت مشت ہوئی کسیکا منہ چلا سکتا تہا نہ جب جناب عثمان نے

عذر کئی ابن مسعود اگر اس عذر واجبی کو قبول کریں تو حضرت عثمان کی کیا خطا یہہ امور باعث نہیں سکے نہیں ہو سکتے
ایسی چیزیں عالم سیاست میں کثیر الوقوع ہیں خصوصاً جس وقت دین میں رخنہ پڑنی لگی اور خلاف جمہور صحابہ
کہ جسمیں جناب امیر بہی شریک ہوں کوئی نئی شریعت برآنی لگی **اقول بفضل العلی القوی اللطیف مجیب**
غطریف عجب شخص اور طرفہ معجون ہے کہ بار بار دعوی بلا دلیل کرتا ہے اور روایات مجعولہ اپنی بنا لکی
مقابلہ خصم میں خلاف داب مناظرہ کی لکھتا ہی اور یہہ تو ہر جاہل و عاقل پر واضح ہی کہ قرانوں جمع کئی ہوئے
اچھے تھا [illegible] پر کہ ما جماعت اکابر سنیوں کی سب کی سب عادل ہیں اعتراض کرنا تیشہ اپنی پانو پر مارنا اور بیخ کنی
مذہب سنت کرنی ہی ہے ایسا زور [illegible] تو ہم [illegible] جانتی کہ دانشمندان انصاف دوست اپنی میزان
عقل میں [illegible] کہ جب اصحاب [illegible] اجماع [illegible] راے [illegible] خواہش نفس کو
جمع کرنے قرانوں کے [illegible] ان کی عدالت [illegible] اور [illegible] کہ [illegible] کو بہی
خواہش نفس سے [illegible] علاوہ [illegible] مصحف ابی بن
کعب اور عبد اللہ بن مسعود [illegible] غطریف نے
صدر رسالہ میں لکہا ہی اور یہی عبارت مجمع [illegible] صحف کہ مقبول پیغمبر خدا
اور جبرئیل نہی ہونا قرات شاذہ اور آیات منسوخۃ التلاوۃ اور [illegible] سے سوجہی کہ اگران
قرانوں میں قرات شاذہ اور آیات منسوخۃ التلاوۃ ہوئیں اور داخل کرنا ابن مسعود کا سورتوں [illegible] کو اور خارج
کرنا معوذتین کو گویا اپنی رای اور اجتہاد سی کیا ہو جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور حضرت جبرئیل [illegible] سنا جکی اور
پیغمبر خدا اور جبرئیل امین نے اونکو قبول کیا اور [illegible] تو [illegible] عثمان ہو
یا مروان اوسمیں مقام گفتگو کا کسطرح رہا صورتیں یہی قران عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن کعب کے
قران متواتر او موافق اجماع کی ہوئی اور کیا اجماع کہ پیغمبر خدا اور حامل التنزیل وسمیں داخل ہیں اور جو قران
کہ مخالف ان قرانوں متواتر اور مجمع علیہ کی تہی جیسا کہ یہہ قران مروج مثلا وہ سب برخلاف اجماع و تواتر کے
ہوئی مجیب غطریف کی اوندہی سمجہہ سے کہ متواتر اور مجمع علیہ کو تو غیر متواتر اور غیر مجمع علیہ کہتا ہی اور غیر متواتر
اور غیر مجمع علیہ کو متواتر اور مجمع علیہ کہتا ہی عجب لطف کی بات ہے کہ عثمان نی اپنی رای اور اجتہاد سی جو سبعہ
احرف کو کہ قران اون پر نازل ہوا تہا بالکلیہ اوڑا دیا اور سورہ احزاب کو [illegible] آیہ رجم زانی کو نکال ڈالا
باآنکہ پیغمبر خدا کو سنا یا تہی یہی سو اجتہاد کذائی عثمانی تو مجیب غطریف اور سب سنیوں کی نزدیک مقبول اور

(۳۷)

موافق اجماع و تواتر کے ٹہرا اور قران ابن مسعود کا اور ابی بن کعب کا جو پیغمبر خدا اور جبرئیل امین وحی لیکر کے مقبول مجیب علیہ

کی نظر سے گر چکی اور قبول کر چکی تہی مخالف اجماع و تواتر کے ٹہرا ان ہذا لشی عجاب و رای آن بنا بر روایات معتمدہ سنیہ

کی قرارت ابن مسعود کی قرات اخیرہ تہی کہ پیغمبر خدا نے اپنی سال رحلت مین دو مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام

پر عرض کئے تہی اور ابن مسعود اوسوقت حاضر تہی منسوخ اور مبدل انکو معلوم ہوا تہا کما فی الاستیعاب اور بہی استیعاب

مین ہے کہ فرمایا حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو کوئی چاہی کہ قرآنکو تر و تازہ پڑہے تو چاہئی کہ قرات

ابن ام عبد پر پڑہے اسصورتمین قران ابن مسعود کو کہ پیغمبر خدا نی اوسیکی قرارت پر پڑہنی کو ارشاد فرمایا تہا خلاف

اجماع و تواتر کے کہنا پیغمبر خدا پر اعتراض کرنا ہے اور اجماع و تواتر سنیونکا تو عجب حال ہے عہد ابو بکر مین جو

قران زید اعلم بالقران نی جمع کیا اور عمر نے آیتونکو بغیر گواہ کے کہ ہو نکی قبول کیا جیسا کہ روضۃ الاحباب وغیرہ

کتب سنیہ مین ہی تو عہد ابو بکر مین وہ قران مجمع علیہ اور متواتر ہوا اور عہد شیخین سے لیکر اول عہد عثمان

تک وہی قران زید کا اجماع اور تواتر کے موافق بنا رہا پہر جب عثمان محرق القران نے اس قران مروج کو ترتیب

اور جمع کیا تو قران زید کا جو عہد شیخین مین مجمع علیہ اور متواتر تہا خلاف اجماع و تواتر کی ٹہرا اور لایق جلا نیکے

اور مشکوک القران ہو گیا اور یہہ قران مروج مجمع علیہ اور متواتر ٹہرا سبحان اللہ یہہ اجماع اور تواتر سنیونکا

کیا ہے کہ لڑکیونکا گہروندا ہے اور مجیب عطریف نی روایت اصول کافی کلینی سے کہ جو نقل کی ہے

یہہ روایت کچہہ مجیب کو مفید اور ہمکو مضر نہین اسی قدر ہی کہ جناب صادق

علیہ السلام نی یہی فرمایا کہ پدر بزرگوار میرے فرماتی تہی کہ ابن مسعود نی اپنی رای سے یہہ امر کیا ہی اور اوس حضرت

علیہ السلام نی ابن مسعود کی مصحف کے کسیطرح کی تعریض اور تعرض نہین فرمایا ہے اور کیونکر تعرض فرماتی کہ وہ مصحف

مسموع و مقبول پیغمبر خدا اور مسموع و مقبول حامل التنزیل ہو چکا تہا نہین معلوم کہ مجیب کو نقل اس روایت سی کیا غرض

ہی اگر جناب صادق علیہ السلام یہہ فرماتی کہ مصحف ابن مسعود کا قابل جلانی کے تہا اور ابن مسعود لایق ضرب و اہانت

کی تہی تو البتہ مجیب کو روایت مذکورہ مفید ہوتی و اذ لیس فلیس مرغ جواز احراق مصحف ابن مسعود اس روایت سے

نہین نکلتا اور مجیب عطریف بار بار جو کہتا ہی کہ جمع کرنے مین اس قران مروج کی جناب امیر شریک مشورہ عثمان

تہی دعوی بلا دلیل بلکہ کذب صریح اور افترای فضیح ہی سبحانک ہذا بہتان عظیم اثبات اسکا بدلیل مقبول الخصم

موافق آداب مناظرہ کی چاہیی والی لہ ذلک لہذا انکار ظلم عثمان محرق القران کا ابن مسعود پر انکار آفتاب نیمروز ہی

فضیم کرنی

(۳۸)

اعلم کوفی نی اپنی تاریخ مین لکھا ہی کہ عثمان نی قرات عبد اللہ ابن مسعود کو متروک کیا اور اوسکو منع کیا اجب او
اپنی قرات دینی کا انکار کیا وہ جانتا تہا کہ عثمان اوسکو جلا دیگا اور علامہ قوشجی نی کہا عثمان نی ابن مسعود کی تادیب
کی تاکہ وہ مطیع اور منقاد ہوا اور اتباع کری اور شرح مقاصد مین بہی مثل اسکی ہی اور علی ہذا القیاس کتب تواریخ
و سیر مین بہی امر مذکور مفصل اور مصرح ہی اور مجیب عظریف ہشت مشت غلامون عثمان کی ابن مسعود سے
بی مرضی عثمانکی جو کہتا ہی اور کہتا ہے کسیکا منہہ چلا کسی کا ہاتہہ قطع نظر اسبات کی کہ خطا غلامونکی عین خطا خود
یعنی عثمانکی ہے یہہ تو حقیقت مین اثبات طعن بی انتظامی کا عثمان پر ہے کہ وہ مدعی خلافت با دعای خلافت
بنی اور با وصف سلطنت ظاہری کی ایسا تہا کہ اپنی غلامون پر بہی اختیار نرکہتا تہا اور انتظام اونکی ظلم کا
اور اون پر سیاست نکرسکتا پہر بہلا انتظام امور خلافت کا تو بڑا کام اور بہت مشکل ہے اور مجیب عظریف نے
یہہ جو کہا کہ ایسی چیزین عالم سیاست مین کثیر الوقوع ہین ظاہرا وہ خلافت نبی کو مثل حکومت حکام جور کی سمجہتا ہے
اری بہلی مانس ایسی سیاستین حکام جور کا کام ہے نہ مدعی خلافت پیغمبر کا کہان خلیفہ نبی کہان جور و ظلم علی الخصوص
اصحاب نبی پر جین یعنی اور حامل قران مقبول نبی اور حامل وحی مین ٥ مردم اند حسرت فہم درست ہو او مجیب
عظریف عوام کی دہوکا دینی کو جو کہتا ہے کہ اکثر عوام الفاظ غیر منزلہ پڑہنی لگی تہی او لا یہہ تحکم بحت او دعوی بلا دلیل ہی
او ثانیا سلمنا تو بصورتیکہ محرق القران کو لازم تہا کہ اون عوام کو حد او تعزیر شرعی سے سیاست او تادیب
کرتا قرانون منزل من اللہ کو عوض مین سیاست عوام کی جلانا یعنی جہ قصور تو عوام کرین او عوام کی خطاکی مبلی قران جلائے
جاوین یہہ عجب عدالت اور انصاف ہی شاید لا تزر وازرة وزر اخری مجیب اور محرق القران نی کبہی سنا ہی
نہین پڑہا تو معلوم او مجیب عظریف یہہ جو کہتا ہے کہ عثمان نی چاہا ایک مصحف مین قران جمع ہووی تا تمام عرب
او عجم کا اختلاف دفعہ ہووی مغالطہ محض ہے کسو اسطی کہ پیغمبر خدا نی قران ابن مسعود کا بہی سنا اور ابی بن کعب کا
بہی سنا اور اصحابونکی بہی سنی با ایں ہمہ آنحضرت کو خوف اختلاف کا نہوا اور اوس حضرت نی اوسہا نا اختلاف کا نہ چاہا
محرق القران کون تہا جسنی اوٹہانا اوس اختلاف کا چاہا کہ پیغمبر خدا نی جسکا اوٹہانا نچاہا تہا یہہ اختلاف تو مثل اختلاف
سبعہ احرف کی یا قرات سبعہ کی تہا کہ مرخص او ماذون من قبل اللہ تہا ظاہرا مجیب کی نزدیک محرق القران خدا
و رسول سے زیادہ اعلم او افقہ تہا لا حول و لا قوة الا باللہ قال المجیب الظریف یہان تو سیاست دنیا کی
لئی با عتراف شریف مرتضی فی تنزیہ الانبیا خود جناب امیر نی خلاف حدیث لا تعذبوا بعذاب النار کہ مروی
اینہ اطہار سی ہے لوگونکو جلوایا اقول بفضل العلی القوی اللطیف مجیب عظریف نی جو مذہب تسنن کو ...

صاف دیا اور تقلید خوارج کے براہ عصبیت و عناد کی امیرالمؤمنین پر اصل نفس رسول پر کین اونسنی اپنی نفاق کی

اٹھا کیا معاذ اللہ کہ ید اللہ اور نفس رسول نے سیاست دنیا کی ہو آنجناب نے تو واسطے محض ترقی اور اقامت شریعہ کے د

لئے للہ اور فی اللہ اجرائے احکام و حدود شرعیہ البتہ کیا ہے و من صفت اوس معصوم کا کہ مصداق علی مع

الحق والحق مع علی یدور معه حیثما دار ہے کما فی صحاح السنیہ لوث سیاست دنیا سے پاک ہے

اور سیاست دنیا کی لئے احراق بنار کہ باعث احتراق بنار ہے مختص باصحاب سنیان ہے مجیب عظریف دیکھے

سیاست دنیا یہ ہے جو خلیفہ اول نے فجار سلمی بجاری کو بلا وجہ جلایا اور ہنگام اپنی احتضار کی ندامت

اور پشیمانی اوس سے ظاہر کی جیسا کہ کتاب مروج الذہب مسعودی اور کتاب السیاسہ والامامہ ابن قتیبہ اور

کنز العمال وغیرہ کتب سنیہ میں ہے اور یہی سیاست دنیا وہ ہے جو خلیفہ ثانی نے بیت اہلبیت کو کہ اوسمین جناب

سیدہ بضعہ رسولخدا اور جناب امیر نفس رسول و جناب حسنین ذریت طاہرہ آنجناب و اصحاب عبا علیہم السلام

تھے جلایا اور اپنا گھر جہنم میں بنایا جیسا کہ ابن عبدالبر مالکی کا کتاب استیعاب میں ترجمہ عبداللہ بن عثمان اور ترجمہ

ابی بکر میں اور یہی کتاب المختصر فی اخبار خیر البشر میں اور کتاب عقد ابن عبد ربہ میں اور یہی کتاب کنز العمال میں

اور تاریخ طبری اور تاریخ واقدی اور غرر ابن خزابہ اور کتاب السیاسۃ والامامہ ابن قتیبہ اور جمع الجوامع میں

موجود ہے اور صاحب تحفہ مسروقہ نے بھی تصحیح تہدید کیا ہے و وجد البعیر مدیل علی البعیر اور خلیفہ اول نے ہنگام نزع اوس

سے بھی پشیمانی اپنی ظاہر کی ہے بالجملہ جلانا لوطی کا سیاست دنیا نہیں ہے بلکہ وہ لوطیکی تعزیر شرعی ہے جیسا کہ کنز

الروایات میں ہے کہ ہدایہ میں لکھا ہے کہ صحابہ باہم موجب لواطت میں مختلف القول ہیں کوئی اوسکی جلانیکا قائل

ہے کوئی اوسپر دیوار گرانیکا اور شامان میں ہے کہ صحابہ نے اختلاف کیا موجب لواطت میں ابوبکر نے کہا کہ دونو

جلائی جاویں اور بعض صحابہ نے کہا اونپر دیوار گرائی جاوے اور ابن عباس نے کہا اونکو مکان بلند سے اوندھا

گرایا جاوے اور پھر سنگسار کیا جاوے انتہی مجیب عظریف کو بادعائے فضیلت اپنے مذہب کی بھی مسایل معلوم نہیں

ع گو سالہ ما پیر شد و گاو نشد ۔ اگر اونکو اپنی مذہب کی بھی مسایل معلوم ہوتی تو لوطی کے جلانیکو سیاست

دنیا نہ کہتا اور جب جلانا لوطی کا اوسکی تعزیر شرعی ہے بمجرد صحاب سنیہ کی نزدیک ہے تو ظاہر ہے کہ جلانا لوطی کا سیاست

دنیا نہو سکی پس تعریض مجیب کی جناب امیر علیہ السلام پر کہ وصی و خلیفہ نبی برحق اور قرآن ناطق اور وارث علوم

اولین و آخرین ہیں اور حق اونکی ساتھ پھرتا ہے جدھر کو وہ جناب پھرتے ہیں اور اوس جناب نے جو کچھ کیا موجب

شرع شریف کی کیا سراسر بیہودہ ہے مجیب کی بھی فراوان حیرت ہے کہ عالم تمام سلونی ابو شبیر کشف الغطا

ما ازدوت یقینا لی جو تعزیر شرعی لوطی پر سنہ اور کی اللہ جاری کی سووہ تو مجیب عطریف کی نزدیک لایق تعریض اور اعتراض کے ہوئی اور خالفہ اول نے کہ معنی آباد کلالہ سی جاہل اور ان لی شیطانا یعتریہ کا قایل تہا یعنی بتحقیق شیطان مجبر جز ہتا ہی باتباع شیطانکی غلطی اجتہادی سیاستا جو فجاہ کو خلاف حکم شرع کی جلایا اور ہر وقت نزع کی اوس سے پشیمان ہوا کہ اوسوقت کی توبہ اور پشیمانی کام نہین آتی وہ لایق تعریض اور اعتراض کی نہوا سبحان اللہ مجیب عطریف کیا خوش عقیدہ ہی اور کیا خوب فہم اور فراست رکہتا ہی کنز العمال اور مروج الذہب مسعودی مین کہ کتب معتمدہ سنیونسی ہین اخبار روایت طولانی ہین مذکور ہے کہ ابو بکر نی اپنی مرض موت مین تاسف سی کہا کہ کاش مین فجارہ سلمی کو آگ سی نجلاتا بلکہ شمشیر سی مارتا یا رہا کرتا اور یہہ روایت کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ اور کتاب عقد ابن عبد ربہ مین بہی موجود ہے اور شارح مواقف نی کہا جلانا فجارہ سلمی کا محض اجتہاد ابو بکر سے تہا اور علامہ قوشجی نی کہا جلانا فجارہ سلمی کا آگ سی بسبب غلطی ابو بکر کے اجتہاد مین ہوا اور ایسا مجتہدین سی بہت ہوا کرتا ہی اور کنز العمال وغیرہ مین اخبار اسی روایت طولانی مین تاسف ابو بکر کا اوس گستاخی سی ہی جو بیت اہلبیت کی ساتہہ کی تہی موجود ہی فذلکہ کلام یہہ ہی کہ جناب امیر علیہ السلام لی لوطی پر سیاست دینا نہین کی بلکہ موافق قول بعض اصحاب اہلسنت اوسکو تعزیر شرعی دی ہی مجیب عطریف یادگار نواصب نے جو نفس رسول پر تعریض و اعتراض لی اصل کے اور سنت نواصب پر جلا فض اللہ فانہ منتقم حقیقی عظم سلطانہ اوسکو سمجہی واللہ عزیز ذو انتقام **قال المجیب العطریف** اور ابو موسی اشعری کی گہر کو لٹوا کر بہونکوا یا

اقول بفضل القوی اللطیف صاحب تحفہ مسروقہ نی اس اعتراض کو خوارج کی طرف سی نقل کرکے یون جواب دیا ہی کہ یہہ امر بی اطلاع جناب امیر علیہ السلام کی وقوع مین آیا ہی وہو کما تری اور حقیر کو اسوقت یہہ قصہ مفصل یاد نہین کہ حقیقت حال اسکی کیا ہے لکن جواب اسکا اسوقت علی تقدیر التسلیم یہی لکہتا ہون کہ بمفاد حدیث صحیح کے کہ صحاح سنیہ مین موجود ہی کہ علی ساتہہ حق کی ہی اور حق ساتہہ علی کے ہی پہرتا ہی ساتہہ اوس جناب کی جدہر کو وہ جناب پہرتی ہین اوس جناب لی جو کیا حق کیا اور مقام افسوس ہے کہ مجیب عطریف کی اماموںکی نزدیک جلانا بیت اہلبیت کا کہ اوسمین نفس رسول اور بضعہ رسول اور نواسہ رسولخدا تہی بگمان ہسم زنی خلافت مغصوبہ کی توصیح اور جایز بلکہ واجب ہوا اور جلانا گہر ابو موسی اشعری بر ہسم زن خلافت حقہ کا تا آنکہ خلیفہ ثانی ہی اوس مردود کو کاذب اور

فرسے جاتی تھی مجیب عطریف کی نزدیک غیر جایز اور موجب تعریض کا جناب امیر پر ٹھہرا ان ہذا الشیء عجاب مسلم
اپنی صحیح مین کئی طریق سے روایت کی ہے کہ ابوسعید خدری نے کہا کہ مین مدینہ مین مجلس انصار مین بیٹھا تھا
کہ ابوموسی خوفناک اور ترسان آیا مینے کہا کیا حال ہے تیرا کیون تو خوفناک ہے اوسنے کہا عمر نے مجھکو بولایا تھا
مین اونکے دروازے پر گیا اور تین بار سلام کیا جواب نہ پایا تو مین پھر آیا اب عمر نے مجھسے کہا تو میرے یہان
کیون نہین آیا مینے کہا کہ مین آیا تھا اور تمہارے دروازہ پر تین مرتبہ سلام کیا کسینے جواب ندیا مین پلٹ گیا
کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے جب کوئی تین دفعہ اذن مانگے اور اوسکو اذن نہ ملے تو پلٹ جاوے عمر نے کہا اپنے آنے اور
پلٹ جانے کی گواہ لا ورنہ مین تجھکو سزا دونگا الی آخر الحدیث بالجملہ ابوموسی مستحق ایسے ہی امور کا تھا
کہ ایسے امور وقوع مین آئے تو بیجا اور بے موقع ہوئے **قال المجیب العطریف** طلحہ اور زبیر کی ہتک حرمت کے

اقول بفضل العلی القوی اللطیف مجیب عطریف نے کیا روضۃ الاحباب و تاریخ اعثم کوفی وغیرہ اپنی کتب
معتمدہ مین ان دونونکا حال ضلالت مآل نہین دیکھا یہ وہ لوگ ہین جنہون نے نقض عہد کیا اور نکث بیعت
اور شق عصائے مسلمانان اور برہم کرنا خلافت حقہ جناب امیر علیہ السلام کا چاہا اور عایشہ کو اغوا کرکے ہزارہا نامحرمون
کے بیچ لے گئے اور ہتک حرمت و عزت اور بربادی ناموس پیغمبر خدا کا ارادہ کیا اور اوس کو نفس رسول و خلیفہ بحق
سے بغیر حق کے لڑوایا اور ہزارون مسلمان انکی بدولت ناحق مقتول ہوئے اور چشمہ حواب پر کتونکی آواز
کو عایشہ کچھ متنبہ ہوئی اور اوسکو ارشاد فیض بنیاد رسول خدا کا ایاک ان تکونی یا حمیرا یاد آیا تو اون
مرشدونے جھوٹی گواہی دی اور دلوائی کہ اسلام مین پہلی گواہی دروغ وہی ہوئی اور بنا گواہی دروغ کی اونسے
پڑی کما فی روضۃ الاحباب تاریخ اعثم الکوفی وغیرہ تو یہ لوگ بمفاد حدیث صحیح کہ جو کوئی برا طریقہ نکالے اوس
اوسپر اوسکا گناہ اور گناہ اوس طریقہ پر چلنے والونکا ہوگا بڑے گنہگار ہونگے او جہنم مین دب گئے الغرض طلحہ و زبیر سزاوار ہتک
حرمت کے تھے اگر انکی ہتک حرمت ہوئی بیجا ہوا بلکہ اونکے ساتھ جو کچھ ہوا کم ہوا **قال المجیب العطریف** اپنے بھائی
حقیقی عقیل بن ابیطالب کو یہانتک تنگ کیا کہ وہ جنگ صفین مین حاضر ہو کر معاویہ سے جا ملے

اقول بفضل العلی القوی اللطیف ؎ چشم بد اندیش کہ بر کندہ باد * عیب نماید ہنرش در نظر *
مجیب عطریف نے تنگ کرنا عقیل بن ابیطالب کا تعریضا اور اعتراضا جناب امیر علیہ السلام پر جو لکھا سو
ایماندارون منصفونکے نزدیک تو قابل مدح اور ستایش وس جناب کے ہے اور وہ تنگ کرنا دلیل ساطع
و برہان قاطع ہے اس امر پر کہ جناب امیر علیہ السلام اورع اور اتقی بمرتبہ قصوی اور مصداق ان اکرمکم عند اللہ

اتقیکم

انتقیاکو کے ہین اور وہ ہر طرح سی قابل مدح کی ہے نہ لایق تعریض و اعتراض کی لاکن مجیب ظریف نے
جو ایسی فضیلت کو پیرایہ اعتراض مین لکہا تو اظہار اپنی نفاق مضمر کا کیا الآثار ترشح بما فیه ہ از کوزہ ہمان
برون تراود کہ دراوست * صواعق محرقہ ابن حجر مین کہ کتب معتمدہ سینوںسی ہے مذکور ہے کہ سبب مفارقت
عقیل کا جناب امیر سے یہہ ہے کہ جناب امیر اونکو ہر روز شعیر یعنی جو بقدر کفایت اونکی عیال کے دیتے تہے
ایکدفعہ اونکی عیال نے اونسی خواہش حریس کے کہ خرما اور گہی سے بنتا ہی کی تو عقیل اپنی کفاف ہر روزہ سے
تہوڑا تہوڑا بچانی لگی یہان تک کہ لایق سوال یعنی روغن اور خرما کی ہو اتب وہہون نے حریس بنایا اور
جناب امیر علیہ السلام کو بہی بولا کی اوسمین شریک دعوت کیا جناب امیر نے پوچہا کہ یہہ کہانسی اور کسطرح بنایا
عقیل نے سارا ماجرا بیان کیا جناب امیر نے پوچہا کہ اوسیقدر تمکو کافی ہوتا تہا عقیل نے کہا ہان کافی
ہوتا تہا تب جناب امیر نے اوسیقدر کہ عقیل بچاتی تہی اونکی معمولی سے کم کردیا اور فرمایا کہ مجکو اس سے زیادہ
حلال نہین ہے اور اوس جناب نے لوہا گرم کرکے عقیل کے موہنہ کی قریب کیا عقیل نے آہ کی تب جناب امیر
نے عقیل سے فرمایا تم تو اس لوہے کے اثر سے جزع اور بیقراری کرتی ہو اور مجکو آگ کے دیتی ہو دوزخ
آگ کے عقیل نے کہا مین اوسکی پاس چلا جاؤنگا جو مجکو سونا چاندی دیگا اور خرما کہلائیگا غرض
معاویہ کی پاس چلی گیٔ اور ایکدن معاویہ نی کہا اگر عقیل مجکو نہیں پہچانتے تو میری پاس
رہتی اور انکو چہوڑ [illegible] کہا [illegible] بہائی میری واسطے بہتر ہیں میری دین کے حق
مین اور تو بہتر ہے میری دنیا کے واسطے اور مینے دنیا کو اختیار کیا اور خدا سے خاتمہ بخیر چاہتا ہون
انتہی اب ارباب انصاف اس روایت سینوںکو دیکہیں اور حقیقت نگذرین اور سمجہین کہ یہہ اعتراض مجیب
کا نفس رسول پر سراسر بیجا ہے کسو واسطے کہ یہہ تنگ کرنا عقیل کا براہ قناعت کے خوشنودی
کی لیے تہا اور ہرگونہ لایق مدح کی ہے نہ قابل اعتراض کے بخلاف محرق القران کی کہ مارنا اوسکا ابن
مسعود کو جب وہہون نی بنا قران مسموع و منقول پیغمبر و جبرئیل اور منصوص اور منزل من اللہ
جلا دینیکو ندیا تو اوس محرق القران نی سیاست دنیا کے لیے اوس صحابی رسول کو مارا اور یہہ
مارنا اوسکا ابن مسعود کو ہر طرح قابل ذم کی ہے نہ لایق تاویل کے نہ سزاوار مدح کی ہ ببین تفاوت
رہ از کجاست تا بکجا * یہہ قیاس مجیب کا قیاس مع الفارق و فاسد الاساس و تراشیدہ ول من فاسد ہے
شاید مجیب ظریف جناب امیر سے عثمان کا سا چاہتا ہے کہ اوس نا جیانی کچہہ خوف خدا کا نکیا اور مال مسلمانون کا بانٹ دیا

٤٣

اور ایسی قوم بنی امیہ کو کہلایا کما فی الحجۃ المشتقیقۃ وکتب السیر سو دیا تو جناب امیر علیہ السلام سے کمتر نتہا مال مردم خوری عثمان ہی کو سزاوار تہی وہی مومن بہی ایسا کر نیکا یہ جا کہ امیر مومنان **قال المجیب الظریف** اب حضرات شیعہ فرمائیں کہ کیا یہ لوگ صحابہ نہ تہے کہ انکی صحابیت و رجلالت کی رعایت کی جاتی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف بموجب استدعای مجیب ظریف کی حضرات شیعہ فرماتی ہیں کہ حال ابو موسی اشعری اور طلحہ اور زبیر کا شیعوں سے پوچہنا کیا ضرور ہے محدثین اور مفسرین اور مورخین سنیوں نے کونسی بات اوٹہا رکہی ہے مجیب ظریف صحاح ستہ اور کتب تواریخ میں اپنی مذہب کی حال حضرات ابو موسی اور طلحہ و زبیر وغیرہ کا دیکہلی مجملا اسمہ ہی کچہ انہیں کتابوں سے قول سابق میں نقل کر چکی ہیں ہان چشم بینا اور دل دانا چاہیے ورنہ اندہی کے آگے رونا اپنی آنکہیں کہونا ہے بالجملہ طلحہ و زبیر وغیرہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے بربادی ناموس پیغمبر خدا کی چاہے اور عایشہ کو ہزاران نامحرموں میں لیگئے اور گواہی جہوٹی دی اور دلوائی اگر مقتضای صحابیت وجلالت شان یہی ہے تو وای برین صحابیت و جلالت حقیقت میں یہ لوگ اجلہ اصحاب سے نہیں ہو سکتے پہر رعایت انکی صحابیت و رجلالت کی کیسی الغرض جناب مجتہد العصر دام ظلہ نے جو طعن ضرب و تادیب لڑنی عثمان کا ابن مسعود کو تعریضا کیا ہے سنیوں پر تمام ہے کہ وہ عثمان و ابن مسعود وغیرہ کو سب کو اصحاب عدول و راپنا مقتدا جانتے ہیں اور سب انکی نزدیک ممدوح ہیں اور مجیب ظریف نے اوسکا معارضہ جو اسطرح پر کیا کہ جناب امیر علیہ السلام نے بہی ابو موسی اشعری اور طلحہ اور زبیر کی ہتک حرمت کی اور اونکی صحابیت کی رعایت نکی یہہ معارضہ ناتمام اور غیر صحیح ہے کس واسطے کہ یہ لوگ اہل حق کے نزدیک مذموم اور لایق ہتک حرمت کی ہیں اور حق بنفس رسول کی ساتہہ سایہ کی طرح ہمراہ ہے بلکہ روایات کتب معتمدہ سنیوں کی بہی معاضد اہل حق کی ہیں اور مجیب ظریف کے ہٹ دہرمی کا علاج نہیں **قال المجیب الظریف** لسوزی خلافت پناہ کی اگر قرآن سوزی سے ظاہر ہے تو جان سوزی امامت دستگاہ کی انسان سوزی میں باہر ہیں یہی فرق ہے کہ وہان ماسوی القرآن جلا اور یہان بنفس انسان البتہ انکار اسکا اہلسنت کو نہیں ہے سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

اقول بفضل العلی القوی اللطیف کبرت کلمۃ تخرج من افواههم یہان تو مجیب ضبط نہو سکا بی اختیار اپنی نفاق درونی کا اظہار کیا اور تسنن ملکہ اسلام سے بہی ہاتہہ اوٹہایا کہ بعنوان اعتراضات بی اصل مثل خوارج کی جناب امیر علیہ السلام پر لکہی اور الفاظ تعریض کی جناب امیر علیہ السلام کی شان میں

لکھی کہ جانسوزی امامت کسنکا وکی انسوزی مین ما بہی اور یہ نہ سمجھا کہ معارضہ اوسکا صحیح نہین
ہی کما صرح بہ فی القول السابق اور یہی جناب مجتہد العصر دام ظلہ نی عثمان کی حق مین جو الفاظ تعریض کے
لکھی تہی کہ دلسوزی خلافت پناہ کی قرانسوزی مین طشت از بام افتادہ ہی وہ تو موافق اصول مذہب امامیہ
کی درست تہی اور مجیب غطریف نی جو اوسکی جواب مین نفس رسول کے شان مین الفاظ تعریض بی اصل کے
لکھی اولاً موافق اصول سنیونکی بہی صحیح اور جائز نہین کسواسطی کہ سنیونکی نزدیک بہی موجب اونکی کفر کو
جناب امیر علیہ السلام خلیفہ چارم اور واجب التعظیم والتکریم ہین اور ثانیاً تعریض نفس رسول کے کہ خدا نے
عز اسمہ نی قران مین اوس جناب کا ذکر نہین کیا مگر نیکی سے اونکی شناعت اور مخالفت اور محادہ خدای تبارک
وتعالی کا ہی قال اللہ تعالی ان الذین یحادون اللہ ورسولہ کبتوا کما کبت الذین من
قبلہم صواعق محرقہ ابن حجر مین ابن عباس سے مروی ہے کہ تحقیق عتاب کیا خدا نی اصحاب پیغمبر کو
بہت جگہ اور یاد نہین کیا علی کو مگر نیکی کے ساتھہ پس معلوم ہوا کہ مجیب غطریف بسبب تعریض اپنی خلیفہ چہارم
کی زمرہ سنیہ سی خارج اور فرقہ نواصب مین داخل ہوا اور ابی اسکی اس پر بہی ترقی کی کہ تسنن کو چہوڑنا
کی اسلام سی بہی موںہہ موڑا کہ قران مجید واجب التعظیم کو اور لوطی واجب الاہانت کو برابر کر دیا اور اپنی
زعم باطل مین لوطی کے جلانیکو کہ مثل اوسکی اوسکی ابوبکر سی واقع ہوا اشنع قران منزل من اللہ کی جلانے
سی ٹہرایا زہی دین و دیانت مجیب غطریف کی کیا یہہ نہین سمجھا ۵ چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہان لوطی انسان ناپاک واجب الاہانت اور لایق قتل اور احراق کہان قران شریف کلام خدای پاک اسلام
دین وایمان اور شفا اور رحمت عالمیان بالجملہ مجیب غطریف کو قران شریف سی کسقدر عداوت دلی ہی کہ
اوس کلام پاک کی درپی اہانت ہی سابق مین تو اوسنی قران منزل من اللہ کو مشکوک القران اور لایق
جلانیکی کہا اب جیان لوطی ناپاک کی برابر کر دیا ہم و ادای حب الشی یعمی و یصم مجیب غطریف کو محبت
عثمان محرق القران نی اندھا اور بہرا کر دیا ہی کہ وہ نہ خدا کی سنتا ہی نہ رسول کی نہ قرانکو دیکھتا ہی نہ حدیث
کو نہ آیۃ انہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم
حمید کو جانتا ہے نہ حدیث انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی
فان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی وانہما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض کو
مانتا ہی اور اوسکی نفرت کی وجہ قران شریف سی بجز اسکی معلوم نہین ہوتی کہ اوسمین بہت سی آیتین جناب

امیر علیہ السلام کی شان مین ہین چنانچہ صواعق محرقہ ابن حجر مین ہی کہ ابن عساکر نی ابن عباس سی روایت کی
ہی کہ نازل نہین ہوا کتاب خدا مین کسی کی شان مین جو کچھ کہ علی کی شان مین نازل ہوا ہی اور بھی ابن عساکر نے
ابن عباس سی روایت کی ہی کہ تین سو آیتین علی کی شان مین نازل ہوئی ہین اور مجیب ظریف بار بار جو لکھ
گئی جو لفظ ماسوی القرآن کا لکھنا ہی اور کہتا ہی کہ ماسوی القرآن کو عثمان نی جلایا سو مغالطہ محض ہی اہم مکرر لکھ چکی
ہین کہ ہر کس و ناکس معلوم ہی کہ عثمان محرق القرآن نی سب قرآن منزل من اللہ کو جمع کئی ہوئی تھی اصحاب عدول
سینونکی تھی جلا دئی علی الخصوص قرآن ابن مسعود کا کہ قرأت اخیرہ تھی اور پیغمبر خدا نی اپنی سال رحلت مین
دو مرتبہ حضرت جبرئیلؑ پر عرض کیا تھا کما فی الاستیعاب اوسکو بہی محرق القرآن نی بجبر و تعدی چھین کر جلا دیا
نہین معلوم کہ مجیب ظریف نی ماسوی القرآن کونسی جانور کا نام رکہا ہی کہ وہ جلایا گیا اگر مجیب کی عقیدہ مین
اصحاب سینون نی قرآنمین کچھ دخل کر کی اوسکو ماسوی القرآن اور مشکوک القرآن کر دیا تھا تو عدالت اونکی کہان
رہی کیا عدالت اسیکا نام ہی کہ وحی اور قرآنمین دخل کرین اور قرآنکو مشکوک کر دین مجیب ظریف کو شرم
نہین آتی کہ ایسی اصحاب کو عدول بہی کہتا ہی اور اونکی جمع کئی ہوئی قرآنکو مشکوک القرآن اور ماسوی القرآن
بہی ٹہراتا ہی اور لطیفہ یہ ہی کہ وہ قرآن جو عثمان محرق القرآن نی جلائی کسیطرح باظہار مجیب کی بہی ماسوی
القرآن محض نہین ہو سکتی کیونکہ وہ خود لکہ چکا ہی کہ وہ قرآن جو جلائی گئی اونمین آیات منسوخہ اور تفسیر بہی آیات
محکمہ کی ساتہہ مخلوط تہی پہر [illegible] القرآن محض کہانسی ہوئی ورنہ حاصل اس تقریر مجیب کا یہہ ہوا کہ محرق القرآن
نی اون قرآنون منزل من اللہ کو جلایا جنمین آیات محکمہ اور آیات منسوخہ اور الفاظ تفسیر کو چنکر اور علیحدہ نکال
کر جلا دیا اور اوسمین جو قرآن مخلوط تہا اوسکو چنکر اور علیحدہ نکال کر رہنی دیا اور نجلایا کچھ بہی ثابت ہوا
کہ اوس مجموعہ مخلوط قرآن اور تفسیر اور آیات منسوخہ اور آیات محکمہ کو سب کو جلا دیا بازہمان آتش در کاسہ
ہوا اور مجیب ظریف اور اوسکی پیر محرق القرآن کو کسیطرح چھٹکارا اس عذاب بے نکال سی نہین ہوا
قال المجیب العلام الظریف بلکہ فخر رازی نی نہایۃ العقول مین لکھا ہی کہ جلا ڈالنا باقی مصاحف کا درحقیقت
نہایت تعظیم تہی کہ مبادا اونکو تشی پر رہ او انمین سی زمین پر گر پڑی تو باعث اہانت اوسکی اور سبکی کا ہوگا
سبحان اللہ جلانا قرآنکا تو تعظیم ٹہرا اور گرنا اوسکا زمین پر باعث تحقیر کا ہوا حالانکہ جلال الدین سیوطی
نی کتاب اتقان مین قاضی حسین سی نقل کیا ہی کہ اوسنی کہا کہ جلانا قرآنکا خلاف احترام ہی اور جو چیز کہ
خلاف احترام ہو وہ اہانت اور استخفاف ہی انتہی قال المجیب الظریف اقول بفضل العزیز العلام جس مصحف

[illegible]

مین لفظ منصوص ہوا وسکی اضاعت مین علما کا اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ جلا دینا چاہی اور بعضو نکی نزدیک
دہو ڈالنا چاہیی لاکن محققین تفنصیل کرتی ہین کہ جو قرآن من حیث انہ قرآن ہی جیسی یہہ قرآن مروج الآن
اسکا جلانا بہتر نہین کیونکہ اسمین گونہ اہانت ہی بلکہ دہو کر اوسکی غسالہ کو کسی مکان طاہر مین ڈال دین یا پی
لین کہ یہہ ہر مرض کے دوا ہی اور ہر درد کی شفا اور جو قرآن من حیث انہ قرآن نہین جیسی مصاحف محرقہ
جناب عثمان اوسکا دہونا بہتر نہین کیونکہ احتمال حرفونکی رہ جانیکا ہی بلکہ اوسکو جلا ڈالنا چاہیی تا اثر خلاف
کا باقی نرہی جیساکہ جناب عثمان نے کیا پس قول رازی کا ناظر ہی اس معنی کے طرف اور قول قاضی کا ناظر
ہی اوس معنی کے طرف اس تقدیر پر تعارض بین القولین دفع ہو گیا اور رازی سی قاضی راضی ہوا **قولہ**
بفضل العلی القوی اللطیف ولا عجب غطریف کہ مادی تحکمات اور دعووں بلا دلیل کا ہی وسنی قرآن
من حیث انہ قرآن کہا اور مصاحف محرقہ عثمان کو قرآن من حیث انہ قرآن ہونیکا انکار کیا یہہ سب دعوی بلا دلیل
ہین اوسکو لازم تہا کہ پہلی قرآن من حیث انہ قرآن کی تعریف بیان کرتا تا کہ معلوم ہوتا کہ مصحف مروج پر وہ
تعریف صادق آتی ہی اور مصاحف محرقہ محرق القرآن پر صادق نہین آتی ظاہر اوہ تعریف قرآن من حیث
انہ قرآن سی جاہل ہوگا مگر اوسکو چونکہ دہوکا دینا عوام کو منظور ہی اور اپنا مدار کار مغالطہ پر رکہا ہے
اسو اسطی تعریف قرآن من حیث انہ قرآن کی نہ لکہی اب ارباب عقل و شعور حقیقت اور تعریف قرآن کی سنین کہ
قرآن من حیث انہ قرآن تو اوسی کو کہتی ہین جو کلام خدا بواسطہ حامل التنزیل حضرت جبرئیل امین علیہ السلام
کی خدای تبارک و تعالی کا بہیجا ہو مشتمل بر اوامر و نواہی وغیرہ احکام شرعیہ و قصص انبیا و امم سابقہ پیغمبر
خدا پر بتدریج نازل ہوا اور ہر آیت اوسکی معجز ہی اور یہہ تعریف مصاحف محرقہ عثمان پر بہی صادق آتی
ہی عجیب غطریف نے جو مصاحف محرقہ عثمان کو کہا کہ وہ قرآن من حیث انہ قرآن نہ تہی مغالطہ بحت یا سو
فسطائیت محض ہی وراے آن اگر مصاحف محرقہ محرق القرآن بقول باطل عجیب کی قرآن من حیث انہ
قرآن نہون تو ابن مسعود اور ابی بن کعب و شیخین سینو نکی شیخی کرکری ہوتی ہی کہ انہون نے اون
قرآنو نکو جو قرآن من حیث انہ قرآن نہتی قرآن من حیث انہ قرآن ٹہرایا اور علی ہذا القیاس جب بقول عجیب
غطریف کی مصحف زید مین نفع منصوص نہتا تو خلیفہ اول اور ثانی اور حفصہ نے اوسکی اضاعت بحرق یا غسل کیون
نکی اور اوسکو اپنی پاس کیون رکہا اور تراویح وغیرہ مین اوسکو کیون پڑہا اور ابن مسعود نے اپنی جمع کیتی
ہوئی قرآن کی دی مین کہ بقول عجیب غطریف کی لغو و بلانفع تہا کیون انکار کیا اور ضرب و شلاق اوٹہایا

شاید دیانت مجیب کی شیخین اور حفصہ اور ابن مسعود وغیرہ اصحاب جنہوں کی عقل وبی تمیز تھی کہ جس قرآن
مین نفع مقصود تھا اوسکو نافع سمجھتی تھی اور لغو و نافع مین ان کو تمیز نہ تھی وجب الاطاعت کی اطاعت
نکی اور اوسکو اپنا معمول ہے۔ الغرض حاصل کلام یہہ تطویل بلاطائل مجیب غطریف کی لغو اور تفصیل محققین کی خیالی
از تحقیق ہے مصاحف محرقہ اور مصحف عثمانی مروج جسبکی سبب قرآن من حیث انہ قرآن ہین اور سب مین
نفع مقصود ہی اور تعظیم سبکی واجب اور جلانا سب کا گناہ کبیرہ ہی اور جلانی والا جہنمی ہی اور مجیب غطریف نے
پہلی قول مین تو انکار جلانی قرآن کا کیا اور کہا پہلی تو حضرت عثمان کا قرآنکو جلانا ثابت نہیں جیسا مذکور ہوگا
اور بعد ازان کہا کہ عثمان نے ماسوی القرآن کو جلایا اور اب یہان کھلم کھلا اقرار جلانیکا کیا اور کہا جو قرآن
من حیث انہ قرآن نہین جیسی مصاحف محرقہ جناب عثمان کی اوسکا رہنا معتبر نہین بلکہ اوسکو جلا ڈالنا چاہیے
تا اثر اختلاف کا باقی نرہے جیسا جناب عثمان نے کیا منصف لوگ اس تہافت اور تناقض کلام مجیب کو
دیکھین اور مثل مشہور دروغگو را حافظہ نباشد کو خیال مین رکھین بالجملہ جلانا عثمان محرق القرآن کا قرآنون من حیث انہ
قرآنکو ثابت ہی اور طعن امامیہ کا محرق القران پر جلانی قرآنون منزل من اللہ کا خوب جما ہوا ہے
اور فخر رازی نے جلانی قرآنکو جو تعظیم کہا اور قاضی حسین نے اوسکو اہانت و استخفاف کہا حسن ظن
امامیہ سے دونون نے انکار نہین کیا ہمارا مطلب بخوبی ثابت ہی قاضی اور رازی آپسمین دونو جالیں
دہول دہپا کرین چاہین پنا دوکی کرین وہ جانین اونکا کام جانی ہمکو کیا ضرور ہی کہ اونکی بیچ مین ہم
پانو ڈالین ہمکو کسی نی قاضی نہین کیا جو ہم قاضی اور رازی کا انصاف کرین کہ کون خطا پر ہی اور کون
صواب پر مجیب غطریف جو رفع تعارض اونکی قولون مین چاہتا ہی اوس سی کیا ہوتا ہی ہمارا اصل غرض
جلانی قرآن من حیث انہ قرآنکا محرق القرآن پر بحالہ موجود ہے اوسکا رفع ممکن نہین قال المجیب الغطریف
اب حقیقت مین جلانا ایسی قرآنکا جس سی اختلاف اور تکفیر فیما بینہم ہو باعث بڑی تعظیم کا ہوا اقول
بفضل العلی القوی اللطیف مصاحف محرقہ کی منزل من اللہ اور قرآن من حیث انہ قرآن ہونے
مین توکسیطرح کا شبہہ نہین اور خدای تبارک و تعالی قرآنکی شانمین فرماتا ہی وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ
مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ اور فرماتا ہی قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ
ان آیتون اور آیات دیگر سی ثابت ہی کہ قرآن شریف مومنین کی لئی رحمت اور شفا اور سبب ہدایت
کا ہی تو مجیب غطریف جو قرآنکو سبب اختلاف اور تکفیر فیما بینہم کا کہتا ہی العیاذ باللہ تکذیب خدا ہے

(۴۹)

تبارک وتعالی کی کرتا ہی اور تکذیب خدا ورسول اور قرآن کی کفری ورای آن اگر مصاحف محرقہ
عثمان باعث اختلاف اور تکفیر فیما بینہم کی ہوتی تو خدای تبارک و تعالی کہ عالم الغیب والشہادۃ ہی خود حکم اونکے
جلانیکا کرتا اور پیغمبر خدا صلعم اونکو جلا دیتی وادلیس فلیس اور مجیب غطریف قرآنکی جلانیکو جو باعث بربادی
تعظیم کا کہتا ہی اوسکو چاہیی کہ پہلی اپنا چچا قاضی حسین چھوڑ الی من بعد اگر اوسکو خواہش باقی رہیگی تو
محول ما میہ اوسکی بچارنی اور زیر کرنیکو حاضر ہین قال المجیب الغطریف اگر یہہ امر باعث اہانت کا ہوتا
توکوئی صحابی جلانی نہ دیتا اقول بفضل العلی القوی اللطیف مجیب غطریف کیا نہین جانتا کہ محرق القرآن
توبا سامان تہا کسی صحابی کا کب سنتا تہا اگر کسی صحابی کی سنتا ہوتا تو کیون مرتا اور خاص مدینہ مین
حیوانات اوسکی جنازہ کو کیون کہاتی اجلہ اصحاب کی عزل ظلمہ بنی امیہ مین اور ترفیہ رعایا اور برایا مین کیسے
کیسی اوس حق ناشنو کو نصیحتین کین اوسنی کسیکی ایک نہ سنی کما فی کتب التاریخ وعلی ہذا القیاس الترالکا
سینولکا بہی حال تہا کہ کسیکی سنتی نہ تہی اپنی خود رائی پر عمل کیا کرتی تہی خلیفہ ثانی نی بہی توریت اور انجیل اور
زبور اور صحف انبیای سابق کو کہ غنایم مین دیار مصر او اسکندریہ وغیرہ سی ہاتہہ آئی تہی خود رائی سی جلوا
دیا اور ممانعت جناب امیر علیہ السلام پر کہ جلانا کتابون نوامیس و شرایع سابقہ کا ہرگز جائز نہین التفات
نکیا کما مرحقہ کما مر فی تاریخ الاعثمی وطبقات الامم مجیب غطریف نی جو کہا اگر یہہ امر باعث اہانت کا ہوتا
توکوئی صحابی جلانی نہ دیتا یہہ اوسکی سخن سازی ہی قال المجیب الغطریف جناب عثمان نی جیسی مشورہ بجای
نہ رضی ہوئی کہ بہتر ہین اونمین جناب امیر المومنین بہی تہی قرآن صحیح کو جمع کیا ویسا ہی بصواب دید اونہین لوگونکی
جلوایا اسصورت مین اگر جناب عثمان مورد طعن رکیک ہین تو جناب امیر اور دوسری اصحاب بہی اسمین شریک
ہین اقول بفضل العلی القوی اللطیف یک نشد دو شد ابہی تک بہتان شرکت جناب امیر علیہ السلام کا
عثمانکی ساتہہ جمع کرنی قرآن مروج مین کرتا تہا اب دوسرا افترا شرکت جناب امیر علیہ السلام کا جلانی قرآن مین
ہموڑا ای راد علی الکاذبین لعنۃ اور جہیز امعاذ اللہ کہ جناب امیر علیہ السلام شریک مشورہ عثمانکی جمع کرنی اور جلانی
قرآنمین ہون لاحول ولا قوۃ الا باللہ مجیب غطریف بمفاد مصراع مشہور ؎ گوسالہ ما پیر شد و گاو نشد عجیب
پیر نا بالغ ہی کہ ابتک طریقہ استدلال سی واقف نہین ثبت العرش ثم انقش پہلی شرکت جناب امیر علیہ السلام
جامع القرآن و محرق القرآن کی ساتہہ جمع کرنی اور جلانی قرآنمین کتب امامیہ سی ثابت کرلیتا پہر متصدی
اوسکی لکہنی کا ہوتا اور مثل مشہور ہی کہ لاکہہ لکہیرہ کی یہان یا جہوٹی کی زبان مین مجیب غطریف کو لازم ہی

نہایت عجیب ہی کہ ایسا تو دعوی اور دلیل ندارد مجیب صاحب ہر دعوی پر بغیر دلیل کے چارہ انکو اگر دخل مناظرہ

کتنام پچاس ہزار صحابیوں کی جو شریک مشورہ عثمانی جمع کرنے اور جلانی قرانین تھی بیان کری اور شرکت اونکے موجب داب مناظرہ کی ثابت کری والی لہ ذلک بالجملہ مجیب نی بنا اس رسالہ کی تحکمات اور دعوون بلا دلیل ور بہتانون اور خیانتون پر بعض عبائر کتب فرقہ حقہ امامیہ کی اور مغلطون پر رکھی ہی اور یہہ امور خلاف شان وشایان علما و فضلا ہین قال المجیب الغطریف اور یہہ جو فرمایا کہ سبحان اللہ جلانا قرانکا تو تعظیم ٹہرا اور گرنا اوسکا زمین پر باعث تحقیر کا ہو ایہہ بات شان اجتہاد اور شایان داد سی نہایت دور ہے کیونکہ اس سی ثابت ہوا کہ گرنا اوسکا زمین پر اور لگدکوب ہونا انکی استنباط مین باعث تحقیر کا نہین جلانا آگہ جلانا اور پیرکی نیچی لانا صورت تحقیر مین دونو برابر ہین کوئی امین مابہ الامتیاز نہین اور سلمنا کہ جلانا باعث تحقیر اور اہانت کا ہی لاکن اورکی پہلی پر ہنسنا اور اپنا شیشہ نہ دیکھنا صاف انصاف کی گلی پر چہری چلانا ہے کلینی ‌ بروایت زید بن جہم ہلالی امام جعفر صادق سی لکہ رہا ہی کہ انہ قرأ ولاتکونوا کالتی نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان یکونوا ائمۃ ھی ازکی من ائمتکم فقلت جعلت فداک ائمۃ قال ای واللہ قلت انما یقرء اربی قال وما اربی واومی بیدہ فطرحہا اہانۃ فرمائی کہ قران صحیح کہ باعتراف ملا زمان کی قابل التعظیم اور واجب العمل ہی اوسکا زمین پردی مارنا اور اہانت سی اوٹہا پہینکنا اہانت ہی یا یا سوی القران کا جلانا قول بعض العلی الغوی اللطیف اگرچہ یہہ رسالہ مجیب غطریف کا علاوہ مغلطون و خیانتون اور دعوون بلا دلیل وغیرہ سے ضعف تالیف اور سستی عبارات اور وہن مضامین سی بہی مملو ہی لکن اس خادم الطلبہ نی اس خیال سے کہ نزاع لفظی شان محصلین سے دور ہی ان امور کا تعرض نہین کیا مگر اسجگہہ کہ مشار الیہ لفظ اس سنے کا اور تال لفظ کیونکہ کا این عبارت مجیب مین کیونکہ اس سی ثابت ہوا کہ گرنا اوسکا زمین پر آہ سمجہہ مین نہین آتا لہذا استفسار کیا جاتا ہی کہ مشار الیہ سی اوس لفظ کی اور تال سی اس لفظ کی مطلع کیجئی آمدم بمطلب کہ خود مجیب غطریف نی اسجگہہ صاف انصاف کی گلی پر چہری چلائے ہی کہ باتباع صاحب تحفہ مسروقہ کے نقل روایت زید بن جہم ہلالی مین داد تحریف کی دی اور خیانت عجیب کے بہلا صاحب تحفہ کی تو بہی سے بہی ہوئی نہین شاید مجیب غطریف کی بہی انکہو نین پہلی یا شیشہ ہی کہ کلینی مین اوسکو نہ دیکہہ لیا اور اوس خائن کذاب یادگار مسیلمہ کذاب کی قول پر اعتماد کرکی بی تامل اوس حدیث صحیح کو غلط لکہدیا کتاب مستطاب کلینی نایاب نہین جسکا جی چاہی دیکہہ لی کہ حدیث مذکور مین لفظ اہانۃ کا نہین ہی صاحب تحفہ

مسروقہ یاد گار رہیو دلی یا اور کسی سے لفظ مذکور اپنی طرف سی تغلیط عوام کی واسطی بڑہا دیا ہی فویل لہم
مما کتبت ایدیہم وویل لہم مما یکسبون ورای ان روایت مذکور ہی جو دہلوی اور مجیب
غطریف نی نسبت جناب صادق علیہ السلام کی قرانکا زمین پر دے مارنا اور اہانت سی اوٹہا پہیکنا العیاذ
باللہ منہ طرفہ استنباط اور عجب خبط و احتیاط ہی اور بکمال تعجب و فراوان حیرت ہی کہ مجیب غطریف اور
صاحب تحفہ مسروقہ ضمیر مونث بارز متصل کو جو لفظ فطرحہا مین ہے راجع طرف قرانکی کہ لفظ مذکر ہی کرتے
ہین اور ہرگز یقین نہین آتا کہ صاحب تحفہ مسروقہ اور مجیب غطریف ایسی امر واضح سی کہ اطفال ضریرے
خوان پر بہی مخفی نہین اندہی ہون بلکہ بلاشبہہ اونہون نی دیدہ و دانستہ اپنی آنکہہ پر پٹی باندہ لی اور حیا کے
آنکہہ بند کر لی اور ضلال عوام کا چاہا ورنہ ظاہر ہے کہ اولا لفظ اہانتاً کا اصل حدیث مذکور مین مذکور نہین اور
ثانیاً لفظ قرانکا بہی اوسمین مذکور نہین اور ثالثاً حضرت کی ہاتہہ مین ہونا قرانکا بہی اوسوقت کہین سی مستفاد نہین
ہوتا اور رابعاً پہر یا ضمیر مونث بارز کا جو فطرحہا مین متصل ہے طرف لفظ قرانکی کہ مذکر ہی ممکن نہین پہر صاحب
تحفہ اور مجیب غطریف نی کسطرح اور کہانسی نکالا کہ براہ اہانت حضرت نی قران کو زمین پر پہینک مارا اور کسطرح
تجویز کیا کہ ضمیر مونث فطرحہا کی قرانکی طرف راجع ہو سکتی ہے کیا آیہ وقرانا فرقناہ لتقراہ علے
الناس علی مکث ونزلناہ تنزیلا اونہون نی نہین دیکہی بالجملہ ضمیر فطرحہا کی راجع ید کی طرف ہے
کہ مونث سماعی ہے اور خلاصہ اس فقرہ حدیث کا یہہ ہی کہ جب یزید بن جہم نی کہا کہ لوگ ربی پڑہتی ہین تو حضرت
نی ہاتہہ اوٹہا کر اور جنبش دیکر جیسا یہان بہی استفسار کی وقت ہاتہہ کا اوٹہانا اور ہلانا دستور ہی فرمایا
وما ادری پہر ہاتہہ کو گرایا فذلکہ کلام اس روایت مین طرح کرنا اور گرانا ہاتہہ کا مصرح ہی گرانا قرانکا
اور پہینک دینا اوسکا اور لگد کوب کرنا کسطرح پایا نہین جاتا مجیب غطریف اور اوسکی پیر کو رنی قرانکا پہینک
دینا اور لگد کوب کرنا کہانسی نکالا اسطرحکا کذب و افترا اور مغلطہ عوام بہی نہین کرتی اور نہین دیتی ہین چہ جا کہ وہ
لوگ جو اپنکو سلک علما مین منسلک کرتی ہین وا مصیبتا زمانہ نا پرسان نی نوبت مناظرہ کی ایسی ازکیا سی پہونچائی
کہ ضمیر مونث کی لفظ مذکر کے طرف راجع کرتی ہین اور حدیث مین اپنی طرف سی لفظ اہانت کا کہ اصل حدیث مین
نہین ہے بڑہاتی ہین فالی اللہ المشتکی من الدہر اذا احسن ندم من ساعتہ واذا اساء
اصر علی اساءتہ الحاصل مجیب غطریف پیر و اور بچہ لکو عمر کا ہی اوس بی ادب نی براہ نفاق او خبث باطنے
کی جو نسبت ہجر و ہذیان کیطرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مصداق وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی

(۵۱)

کی کی تو مجیب غطریف ارشاد شیعین نبیادانی تارک فیکم الثقلین کو بہی ہجر و ہذیان جانتا ہی اور گستاخی اور
بی ادبی ثقلین کے جناب مین کر رہا ہی قرانکو تو مشکوک القران اور ماسوی القران کہکر لایق جلانیکے کہتا ہے
اور جناب صادق علیہ السلام پر کہ عترت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور ثقل ثانی اور شفیق قران ہین افترا ہینک دینی اور
لکدکوب کرنی قرانکا کرتا ہی اعوذ برب الناس ملک الناس الٰہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی
یوسوس فی صدور الناس من الجنة والناس ۔ مذہب حق امامیہ مین تو ثقلین واجب التعظیم بلکہ تمسک
بثقلین کے کون کر رہا ہی اور تحقیر و اہانت کون وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون اور مخفی نرہی
کہ مجیب غطریف بار بار جو لفظ مشکوک القران اور ماسوی القران لکہتا ہی مغالطہ بحت ہی سب کو معلوم ہی کہ مصحف
القران فی قران منزل من اللہ جمع کئی ہوئی اجلہ اصحاب سنیونکی کہ بقول اونکی عدول ہین جلائی ہین اور وہ سب
قران من حیث انہ قران تہی کما مر مرارا قال المجیب الظریف اور علاوہ اسکی عظمت قرانکی تو یہہ ہی کہ اسکو بلا
لوگونسی دور رکہی اور قاذورات کی جگہ نہ پڑہی اور اوسکی تلاوت کو زندگی مین باعث برکت اور مرنی کے
بعد سبب مغفرت کا سمجہی سو یہہ شیعونکو کہان نصیب صاحب استبصار فرما رہی ہین کہ لا باس ان یتلو الحائض
والجنب القران اور من لایحضرہ الفقیہ مین پڑہنا قرانکا جای ضرور مین بقدر آیة الکرسی کی جائز رکہا اقول
بفضل القوی اللطیف تعظیم قران مجید کی دل اور زبانسی نصیب شیعیان ائمہ اطہار ہی ہی کہ اوسکو منزل
من اللہ اور واجب التعظیم اور واجب العمل اور اوسکی اہانت اور استخفاف کو گناہ کبیرہ اور اوسکی جلانی کو باعث
احتراق بنار جحیم اور اوسکی جلانی والی کو جہنمی جانتی ہین اور بموجب وصیت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی قرآن
اور اہلبیت سی تمسک کرتی ہین بخلاف سنیونکی کہ وہ قرانون منزل من اللہ جمع کئی ہوئی زید اعلم بالقران کو
کہ معمول بہ اونکی شیخین کا تہا اور قران جمع کئی ہوئی ابن مسعود اور ابی بن کعب اور سب قرانون منزل من اللہ
جمع کئی ہوئی اپنی اصحابون عدول کو مشکوک القران اور لایق جلانیکی کہتی ہین اور اونکی جلانیکو بڑی تعظیم اور
بہترین حسنات جانتی ہین اور مقام ہہ ستی کا یہہ ہی کہ لکہنا اس قران مروج عثمانیکا پیشاب سی اور جلد میتہ
پر بناہ بحدا جائز جانتی ہین سبحان اللہ کیا عظمت قران مجید کی ان ناپاکون کی نزدیک ہی کہ سنی والون کے
رونگٹی کہڑی ہوتی ہین بعید نہین کہ آسمان ان پر گری اور صاعقہ غضب الٰہی انپر ٹوٹی اور لطف یہہ ہے
کہ باوجود ہمہ اقوال سخیفہ اور عقاید فاسدہ مجیب غطریف یادگار سوفسطائیہ انکو اور اپنی اہل نحلہ کو تعظیم کرنیوالا
قران مجید کا کہتا ہی اگر تعظیم یہی ہی تو معلوم نہین کہ تحقیر اور اہانت کیا ہی فی شرح مختصر الوقایہ للفقیہ الفاضل

(۵۲)

[illegible margin note]

[illegible margin note]

الی المکارم

بوالکلام المفسر میں لکھا ہی کہ ولکن ولم نر ان یکتب بہا معلی جبہۃ شیئا من القرآن قال ابو بکر الاسکاف
انہ یجوز فقیل لو کتب بالبول و علی جلد المیتۃ قال لو کان فیہ شفاء فلا باس بہ کذا فی
فتاوی قاضیخان خلاصہ یہہ ہی کہ لکھنا قرآن کا پیشاب سی اور جلد میتہ پر شفا کی واسطی جائز ہی اور مصنفان کی تعلیم کو دیکھیں
اونہیں نے تعلیم کری ہی والونکو منہہ میں پیشاب کریں باقی رہا یہہ کہ حائض اور جنب کو پڑہنا قرآن مجید کا سو استبصار میں
وہ اس لکھا ہی اور من لا یحضرہ الفقیہ میں لعقد آیۃ الکرسی کی جای ضرور میں پڑہنا جائز لکھا ہی سو یہہ مسئلہ اختلافی ہی
بعض علما کی نزدیک جنب اور حایض کو پڑہنا قرآن مجید کا مطلقا حرام ہی اور بعض کی نزدیک مطلقا مکروہ اور ایک
جماعت کی نزدیک سات آیۃ سی زیادہ پڑہنا مکروہ ہی بہرحال یہہ امر قابل طعن اور تعریض کی نہیں ہو سکتا اسواسطی
کہ سنیونکی مذہب میں بھی ہی خزانۃ الروایات میں کہتا ہی کہ خوارزمی اور سغنا فی مین ہی کہ ابی حنیفہ کی نزدیک
باک نہیں کہ جنب سورہ فاتحہ کو بسبیل دعا کی پڑہی اور میزان شعرانی اور رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ میں لکھا ہی کہ
ابی حنیفہ کی نزدیک جنب اور حائض کو پڑہنا بعض آیہ کا اور مالک کی نزدیک پڑہنا ایک دو آیہ کا جایز ہی اور داود
کہتا ہی کہ جنب کو پڑہنا ساری قرآنکا جایز ہی جیسی چاہی ویسی پڑہی اور تفسیر فتح العزیز تالیف عزیزی دہلوی
میں پڑہنا دعاؤنکا جای ضرور میں جایز لکھا ہے بالجملہ جو امور کہ مجیب کی مذہب میں بھی جایز ہیں تعریض
و تعرض اونکا بیحیائی ہے **قال المجیب الظریف** اور علاوہ اسکی اکثر خواص شیعون نی موت و حیات میں قرآن کی
بدلی ضمیر اور دبیر کی مرثیہ پر اکتفا کیا اب کہیں منہہ سی ہوتی کہ تعظیم کلام کرتا ہی اور تحقیر کون وسیعلم الذین
ظلموا ای منقلب ینقلبون ❊ مازم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی ❊ گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد
اقول بفضل العلی القوی اللطیف اولا قرآن کی بدلی کوئی اثنا عشری مرثیہ پر اکتفا نہیں کرتا نہ موت میں
نہ حیات میں یہہ تو افترای محض ہی مجیب ظریف کا بلکہ تلاوت قرآنکی وقت تلاوت کرتی ہیں اور مجالس عزای
امام حسین علیہ السلام میں البتہ مرثیہ اور احادیث مصائب بھی پڑہتی پڑہاتی ہیں اور جیسی گریہ و بکا کرتی
ہیں اور مستحق مثوبات اخرویہ ہوتی ہیں کیونکہ رونا مصائب اہلبیت علیہم السلام پر اقتدا اور پیروی
جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ کی ہی جیسا کہ حدیث ام سلمہ اور ابن عباس سی کہ صواعق محرقہ ابن حجر
اور صحیح ترمذی اور شرح برزخ وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ میں ہی معلوم ہوتا ہی اور مجیب ظریف نی ذکر
مرثیہ کا بطور تعریض کی جو کیا اور اوسکی وجہ یہہ ہی کہ مرثیوں میں ذکر ظلم یزید و شمر وغیرہ کا اہلبیت پیغمبر پر
ہوتا ہی اور اس سی تفضیح یزید امام ششم مجیب کی اور تفضیح شمر وغیرہ پیشواؤن مجیب کی ہوتی ہی اسواسطی

اونسکو انکار ہی وہ یہ دیکھا امام ششم شیعونکا ہونا صواعق محرقہ ابن حجر مین کہ کتب معتمدہ سنیہ سی ہی سو صحیح
اور شعر بلعون اویون اور محدثون سی سنیون کی ہی چنانچہ ابو اسحاق سبیعی کہ اعاظم محدثین سنیون سی ہی اونکا
سادہ ہونکا شمر سی لکہا ہی کافی للاستیعاب اور عمدہ معرفت ہی اوہون نقد سو اور تہذیب حنبل اعتقاد سنیونکی نزدیک
ہی کافی تہذیب الکمال فی علم الرجال اور تابا عجیب عطریف کی مشایخ نقل جو سوت اور حیات مین قرا کی ہی کہ
کافی اور ناچتی اور دہولک و طنبور کی گت پر حال کہیلتی پر اکتفا کیا ہی عجیب عطریف اس علت المشایخ کو کیون
بہول گیا اپنی پیرون پر تعریض کیون نہین کرتا یا اگر سنیونکی کتب فقہ مین لکہا ہی کہ شیطان اونکی دبر مین انگلی
کرتا ہی وہ اوس سی متلذذ ہوکر وجد اور حال مین آتی ہین اور ناچتی ہین بالجملہ جو کوئی انصاف کریگا وہ کہیگا کہ
عجیب عطریف اور اوسکی اہل محلہ ہی تعظیم قرانکی کرتی ہین کہ اس قران مروج کا لکہنا پیشاب سی جایز اور درست
جانتی ہین اور قرانون منزل من اللہ جمع کیے ہوئی ہین اصحاب صدر اول کا جلانا ثواب اور منجملہ حسنات سمجہتی ہین
وسیعلم الکفار لمن عقبی الدار قال المجتہد نعم العریف اب ہم پوچہتی ہین کہ کیا اعتقاد ہی حضرت
سنیہ کا اس مقدمہ مین کہ جو مصاحف عہد ابو بکر و عمر مین لکہی گئی تہی اور وہ قران جو ابن مسعود وغیرہ صحابہ نے
جمع کئی تہی اور عثمان نی اونکو جلا دیا منزل من اللہ تہی اگر کہو منزل من اللہ اور واجب العمل تہی تو پہر کیون جلا دئے
گئی اور اوہین کیسی سنتین نہین امرا و تمیم کیا مذکور تہا اور اون مصاحف کو ذہ دیا اور اس قران مروج مین
کتنا ایر پہیر تہا اسکا بتانا تمکو لازم ہی جیسی کہ پوچہتی ہو یہ طرفہ ماجرا ہی کہ تم جلاؤ اور ہمیسی پوچہو کہ کیا ایر پہیر تہا
اگر کہو کہ ایسا اختلاف تہا کہ جیسا اختلاف قرا کا تو یہ نہین قرا سبعہ یا عشرہ کی ہی تو یہ نہین ہوسکتا اسواسطی کہ ایسا
اختلاف تو اب بہی موجود ہی پہر اسکو کیون نہ جلا دیا اور اونکو جلا دیا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اختلاف بہت
تہا اور بڑا ایر پہیر تہا پہر بتاؤ کہ وہ قران کہان گئی اور دنیا مین کوئی اونکا حافظ ہی یا نہیں ہے اور کوئی نقل او
کسی ملک مین موجود ہی یا نہین اگر موجود ہی تو فرمائی کہان ہے اور اگر موجود نہین ہی تو آیہ و انا لہ لحافظون
کسطرح صادق ہوگا و لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ و لا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید بنا بر زعم
اہلسنت کی کیونکر صحیح ہوگا قال العجیب العطریف اقول بفضل العزیز العلام جب حقیقت حال قرانکی کہل گئی
اور بنا مغالطہ کی ڈہ گئی تو مستفتی کی ساری سوال آپ پر آتی ہی اور آپ کی ساری جواب جاتی رہی بیان اسکا
یہ ہی کہ مصاحف محرقہ گرچہ منزل من اللہ تہی لکن بسبب بی ترتیبی اور انتشار اور خلط قرات شاذہ اور آیات
منسوخہ اور بعض الفاظ تفاسیر کے جو بخصوص مصحف داخل ہوئی دعای قنوت اور خارج ہوئی معوذتین کی

خروج بعض سور اسکا ہیں کہ تمام اونکلال و عجب امر یہ تھا سو سطی جناب کی نکی کہ یہ و دعا اور تیرے خلوف

ادعیہ و جہ آیات متفرقہ ملبہا تہی چونہیں جستی بہیں یا و ہو نکو دا و نہیں ہی تھا جواب ہی یا و مصاحف محرقہ

ابن مسعود جن سوا ہونی ملعون کی جسکا اتفاق فریقین ذکر ہوچکا کیجے پر یہ نہیں اختلاف بہت کم تھا او را بر نہیں

کان لم یکن و ہ نا مرتب تہی یہ مرتب ہی **اقول** بفضل العلی القوی اللصف عجب عطر یفے نے فہمانا ر

اکاذیب و مغالطے دہکا یہ کہ اپنا متکلم ایسا ہی کہ عقلا کی تو دیکہ یہ کار ستانی او سکی کار آمد نہیں او سکو جو

کہا کہ جب حقیقت حال قرانکی کہل گئی آہ یہہ قول او سکا دال ہے اس امر پر کہ وہ اس سادی میں حقیقت ماہیت قرآن

بیان کرچکا یہی حال انکہ او سنی حقیقت و ماہیت قرانکی بیان نہیں کی ہے اب ہمسی حقیقت قران سننی کہ جسکو سب اہل

اسلام بلکہ خاص و عام جانتی میں کہ حقیقت قران مجید کی تو یہی ہی کہ وہ کلام خدای تبارک و تعالی کا ہی مشتمل اوامر

و نواہی اور حکم او قصص انبیا و امم سابقہ کی کہ بوساطت حامل التنزیل حضرت جبرئیل کے پیغمبر خدا پر تدریج

نازل ہوا ہی اور یہہ حقیقت او ر تعراف مصاحف محرقہ پر بلا شبہہ صادق ہی تو مصاحف محرقہ بلا شبہہ قران منزل

من اللہ تہی پہر جلانا قران منزل من اللہ کا کسیطرح جایز نہیں جلانا والا او نکا مستحق نار جحیم ہی الحاصل جب یہہ حقیقت آ

کہل گئی تو بنا مغالطہ بی ترتیبی وغیرہ کی جو مجیب عطر لیف نی عوام کالانعام کی دہوکا دینی کو ڈالی تہی کہل گئی بلکہ

گر گئی اور طعن احراق قران منزل من اللہ کا عثمان محرق القران پر بحالہ باقی رہا اور سب غدار مار دہ او لیای عثمانی

سر دہوگئی اور ساری سوال جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ کی او لیای عثمان پر آگئی رہی اور ساری جواب وہ

جاتی رہی بیان اسکا یہہ ہی کہ مجیب عطر لیف نی با وصف اعتراف منزل من اللہ ہونی مصاحف محرقہ کی جو اوجہا

بی ترتیبی اور انتشار او خلط قرات شاذہ اور ایات منسوخہ او ر بعض الفاظ تفاسیر کا عموماً او ر داخل ہونی دعا

قنوت اور خارج ہونی معوذتین کا قران ابن مسعود میں خصوصاً کیا او ر ہونا بی ترتیبی اور انتشار وغیرہ کا قران میں

جمع کی ہوئی صحابہ سینونہیں کہ جمع کرنی والی او نکی باعتقاد سینیونکی عدول تہی احتمال دور از کار ہی صحابہ

عدول کا یہہ کام نہیں ہی کہ قرانمیں دخل و تصرف کریں او ر او سکو بی ترتیب و منتشر کردیں قرارات شاذہ اور آیات

منسوخہ او ر الفاظ تفسیر کی او سمیں ملا دیں اور ثالثاً قران معمول شیخین سینیونکا کہ خلیفہ ثانی و زید کاتب وحی

اور اعلم بالقرات تہی جو ہی تحقیقات سہی جمع کیا تہا اور معتبر کو ہی گو اہونکی آتی کو لوگو نسی بہ پد صاحب استیعاب

او ر روضۃ الاحباب وغیرہ سب مستند دین موجود ہی اگر وہ بی ترتیب او ر منتشر تہا او ر قرات شاذہ اور آیات منسوخہ

او سمیں مخلوط نہیں تو شیخین نی او سکو کیوں نجلوایا گر او سمیں انتشار و بی ترتیبی نہ تہی او ر قرارت شاذہ و او ر آیات

١٠١٧

منسوخہ اور صحیح غلط رہتی تو عثمان نی اوسکو کیون جلادیا اور مصحف [illegible] مندم تہا اوسکی نقلین جابجا
مین بھیجدیتا اور شاید اگر خلط آیات منسوخہ کا قبول عجیب غریب کی باعث جلانی قرانکا ہی تو عجیب غریب
کو لازم ہی کہ اس قران مروج عثمانی کو بہی جلادی کیونکہ آیات منسوخہ اسمین اسوقت تک مخلوط ہین مثلا آیہ کتب علیکم
اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا الوصیة للوالدین والاقربین بالمعروف اور آیہ فاصفح
الصفح الجمیل منسوخ با آیہ میراث اور با آیہ سیف ہین و علی ہذا القیاس کما بینا سابقا اور آگا عجیب غریب
جو کہتا ہی کہ داخل ہونا دعای قنوت اور خارج ہونا معوذتین کا قران ابن مسعود مین باعث اوسکی جلانیکا ہوا
یہہ بہی مغالطہ بحت ہی کسواسطی کہ جب قران ابن مسعود کی مدارست پیغمبر خدا او رحامل التنزیل حضرت جبرئیل کے
روبرو مکرر ہو چکی اور پیغمبر خدا اور حامل التنزیل نے اوسکو قبول کیا اور رد نکیا تو وہ قران تو مطابق لوح
محفوظ کی اور مقبول پیغمبر بلکہ مقبول خدای پیغمبر ہوا پہر اوسمین اولیای عثمان کو جگہہ گفتگو کی کسطرح باقی رہی
اور نامقبول ہوئی اوس قران کی حضور پیغمبر اور خدای پیغمبر مین کسطرح وہ لایق جلانی کی نہین ہوسکتا بلکہ بنا بر روایات
معتمدہ سنیونکی قرات ابن مسعود کی قرات اخیرہ تہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سال رحلت مین دو
مرتبہ عرض ہوئی تہی اور آنحضرت نی اوس قرات کی ستایش کی تہی اور موافق اوس قرات کی پڑہنی کا حکم (٥٦)
کیا تہا پس عثمان نی بجبر و تعدی لیا اور جلادیا اوس قرانکا کہ موافق قرات منصوصہ کی تہا سوای کفر و نفاق اور
مشاقت خدا و رسول کے کوئی محمل صحیح نہین رکہتا اور داخل ہونا قنوت او رخارج ہونا معوذتین کا جب
پیغمبر خدا اوسکو قبول کر چکی بلکہ اوسطرح پر پڑہنی کو حکم فرما چکی سبب احراق قران عبد اللہ بن مسعود کا نہین
ہوسکتا البتہ سبب احراق اوسکی مصحف کا بیان مجمل ہوسکتا ہے استیعاب مین کہ کتب معتمدہ سنیوں سی ہی مرقوم
ہی کہ قرات ابن مسعود کی قرات اخیرہ تہی کہ پیغمبر خدا نی اپنی سال رحلت مین دو مرتبہ حضرت جبرئیل پر عرض کے
تہی اور ابن مسعود اوسوقت حاضر تہی منسوخ اور مبدل اونکو معلوم ہوا تہا اور یہی استیعاب مین ہی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی جو کوئی چاہی کہ قرانکو ترو تازہ پڑہی جیسا کہ نازل ہوا ہی تو چاہیے کہ قرات ابن
ام عبد پر پڑہی اور عجیب غریب نی یہہ جو کہا کہ مصاحف محرقہ مین آیات متفق علیہا اتنی ہی تہین جتنی قران
مروج مین ہین اور مذکورہ اونمین یہی تہا جو اسمین ہی اور اختلاف زیر و زبر کا ان لم یکن تہا یہہ تکذیب عایشہ
اور ابن عمر کی ہے کہ وہ دونون آیات متفق علیہا مثل آیہ رجم وغیرہ کی مصاحف محرقہ مین اس قران مروج سے
زیادہ بتاتی ہین اور یہی اقوال مذکورہ عجیب کی نکابحت اور صریح ہی دلیل ہین بغیر جنبہ و ثبات کی قائل ہونیکے

نہیں

شیعیکو لازم ہی کہ اپنی ان دعووکو مدلیل معقول الخصم ثابت کری نہ بہیج و لوج ما بجز خرافات لسہ بن **قال**
المجیب الغطاریف بموجب آیہ کریمہ انا لہ لحافظون کے دنیا مین اوسکی ہزارون حافظ موجود اور موافق آیہ لا یاتیہ
الباطل کے ہر ملکون کیا ہر قریون مین نقلین اوسکی مشہور متداول ہین کروڑون پیر و جوان شاہ و گدا کہوان
ابجد خوانکو جا بجا سی زبانی یاد ہے کہولکر آنکہہ دیکہہ لو صاحب * ہاتہہ کنگن کو آرسی کیا ہے **اقول** بفضل
العلی القوی اللطیف سبحان اللہ سوال از آسمان جواب از ریسمان اسیکہ جوب مطبق ہوا ہے چہ خوش گفتہ
سعدی در زلیخا * الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا * مذہب عام ہی خاص و عام کو ہی مغلطی مجیب غطاریف
کو دیکہین کہ جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی تو یہ فرمایا تہا تاوکہ وہ مصحف جو عہد ابو بکر و عمر مین لکہے
گئی تہی اور وہ قران جو ابن مسعود وغیرہ اصحاب نی جمع کئی تہی کہان گئی اور دنیا مین کوئی اونکا حافظ ہی یا نہین
الی آخر ما افاد مجیب غطاریف نی اوسکی جواب مین براہ مغالطہ اس قران مروج کا حال تبایا اور جنکا حال پوچہا تہا
اوسکو بتا سکا مجیب غطاریف کو جواب استفتا جناب مستطاب کا لکہنا تہا نہ غلطی سے کے حال جلیلہا بجملہ ہر پیر و
جوان بلکہ ہر خاص و عام جانتا ہی کہ مصاحف محرقہ کا کوئی حافظ موجود نہین اور نہ کسی ملک و قریہ مین نقلین
اونکی مشہور اور نہ کسی ابجد خوان بلکہ کسی حافظ و عالم سنی کو مصاحف محرقہ زبانی یاد ہے کہولکر آنکہ دیکہہ
لو صاحب * ہاتہہ کنگن کو آرسی کیا ہی * مجیب غطاریف کو باینقدر جنبیت عقل و فہم سی تسویہ کاغذ کیا
ضرور تہا **قال المجیب الغطاریف** قران مجید صحیفہ تہی یا مصحف فاطمہ نہین کہ خلاف لطف و اصلح غار سرمن رای
مین مستور ہی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف مستور ہونا قران مجید کا غار سرمن رای مین کسی کہا اور کسکا
عقیدہ ہی حقیقت حال تو اسیقدر ہی کہ جب عمر نی مصحف جمع کئی ہوئی جناب امیر علیہ السلام کو رد کیا اور کہا
ہمکو تمہاری قران کی احتیاج نہین تو جناب امیر علیہ السلام اوسکی رواج سی مایوس ہوئی اور ملجا ہو کر اوسکو اپنے
پاس و راپنی اہلبیت مین رکہا کہ اولاد امجاد و انجاب مین نسلا بعد نسل امام ثانی عشر تک پہونچا اور اونکی پاس
سی جہان وہ جناب بحکم خدای تبارک و تعالی تشریف رکہتی ہین ورنہ سرمن رای تو مقام غیبت کا ہے
نہ مقام اونکی رہنی کا ہے ابتک ہوی مغز سخن سے آگاہ * لاحول ولا قوۃ الا باللہ * اور بعثت انبیا اور
رسل کے اور انزال کتب کا اور تقرر اوصیا کا خدا کی طرف سی لطف و اصلح بحال خلق ہی مگر خلق کا نماننا کچہ تیزر
اوسکی لطف و اصلح ہونی مین نہین ہو سکتا بلکہ ضرر دیگر نیکا اور نماننی کا خلق کیطرف عاید ہوتا ہی جناب امیر علیہ السلام
نی بمقتضای لطف و اصلح بحال خلق کی کلام اللہ کو جمع کیا اور اظہار اوسکی جمع کرنیکا ہم کیا پہر جب ادہر ادہر سی آواز

نی جو رد کیا اور اوسکو نہ لیا تو لطف و اصلح یہی تھی کہ عمل او رضرر نہو اگر چہ ضرر منع کرنی لطف و اصلح کا عاید حال
منکران آل طلیعہ کے اور اونسی اذناب کی ہوا اور جناب امیر علیہ السلام اوسکی چھپانی والی ہوئی اور وہ قران
چھپنی والا نہ تھا چنانچہ ظاہر ہے کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ جن و انس پر مبعوث ہیں اور مومن و کافر
سب کی سب امت آنحضرت ہیں اور قران سب کی ہدایت کی لئی براہ لطف و اصلح نازل ہوا ہی پھر جو کفار اس
قران مروج کو نہیں لیستی اور نہیں پڑہتی اور اوسپر عمل نہیں کرتی تو لطف و اصلح ہوئی قران میں کیا خلل ہے
بلکہ ضرور کرنی اور عمل کرنیکا کفار پر ہی اور جب کفار قران کو نہیں لیستی تو خواہ مخواہ اونپر پہنچنا نہیں جاتا اور اس
صورتمیں نبی اور وصی اور مسلمان لوگ چھپانی والی قرانکی نہیں ٹہرتی تعریض مجیب غطریف کی بیجا ہی اور مجیب غطریف نے
ذکر مصحف فاطمہ علیہا السلام کا جو تعریضاً کیا اور حاشیہ منہ میں خلاصہ عبارت جلاء العیون کا لکہا سو خلاصہ غلط اور بیجا ہی
جلاء العیون میں یہہ نہیں ہی کہ جبرئیل علیہ السلام جناب سیدہ علیہا السلام پر وحی لاتی تہی اوسکی عبارت سی تو ظاہر ہوتا ہی
ہوتا ہی کہ جناب سیدہ علیہا السلام بعد رحلت جناب سرور کائنات علیہ وآلہ افضل الصلوۃ کی مفارقت میں اوس
جناب عالی قباب کی نہایت ملول و محزون رہتی تہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام بطور تعزیت کی تشریف لاتی تہی
اور جناب سیدہ علیہا السلام کو تسلی دیتی تہی اور اونکی والد ماجد کی مراتب رفیعہ کی خبر دیتی تہی اور اونکی بعد جو اونکے
اولاد پر واقع ہونی والا تہا اوسکی بہی خبر دیتی تہی اور جناب امیر علیہ السلام اوسکو تحریر فرماتی تہی مخفی نرہی کہ اس عبارت
میں لفظ وحی کا نہ بصراحت ہی نہ کنایۃ مجیب غطریف نی اپنی طرفسی بڑہا یا ہی اور دادِ تحریف کی اوس یا دکار یہود
دی ہی اور آنی حضرت جبرئیل علیہ السلام میں تعزیت او تسلیہ جناب سیدہ علیہا السلام کی واسطی کچھہ استبعاد نہیں
ہی کسواسطی کہ احادیث سنیہ سی ثابت ہی کہ جناب سیدہ علیہا السلام اور حضرت مریم علیہا السلام سنیونکی نزدیک
ہمرتبہ ہیں اگرچہ حقیقت میں جناب سیدہ علیہا السلام افضل ہیں تفسیر بیضاوی میں ہی کہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا ہی کہ مرد بہت سی کامل ہوئی ہیں اور عورتونسی نہیں کامل ہوئی میں مگر چار عورتیں مریم بنت عمران اور آسیہ
بنت مزاحم اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور جب آنا حضرت جبرئیل کا حضرت مریم کی پاس اور کلام
کرنا اونسی قران مجید میں مصرح ہی تو جناب سیدہ کی پاس تعزیت میں آنی اور کلام کرنی میں کیا مقام استبعاد
کا ہی خدای تبارک و تعالی فرماتا ہی اذ قالت الملائکۃ یا مریم ان اللہ اصطفٰک و طہرک و
اصطفٰک علی نساء العالمین اور فرمایا ہی اذ قالت الملائکۃ یا مریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ
منہ اسمہ المسیح ابن مریم اور تفسیر جلالین میں تفسیر ملائکہ میں حضرت جبرئیل اور تفسیر نساء العالمین میں نسوانہا

زمانہ میں یہ لکھا ہی **قال المجیب العطریف** ورنہ تہذیب طوسی یا کافی کلینی ہی کہ برعکس ہدایت و ارشاد صدوق
تقیہ مین مجبور رہی کہ مبادا کوئی تورانی دیکھکر دو ایک اعتراضین جڑ دی بیراوس سی چھپا چہرانا مشکل پڑی **اقول**
بفضل العلی القوی اللطیف تہذیب و کافی وغیرہ ہدایت و ارشاد کی وسطی موجود ہین جنکا جی چاہی دیکھی اور
مہتدی ہو مگر وہ لوگ جو صراط مستقیم علی سے کہ حقیقت اوسکی صراط علی حق نمسکہ سی ثابت ہی اعراض کہتی
ہین اور مورد ان الذین لا یؤمنون بالاخرۃ عن الصراط لناکبون ہین وہ کب حق کیطرف مائل ہوتے
ہین وہ تو مصداق ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ ولھم
عذاب عظیم کی ہین اور کسی تورانی کا کیا جک جانہ ہی جو تہذیب و کافی پر اعتراض کرسکی مجیب غطریف شاید
اونکو مثل اپنی مذہب کی کتب احادیث وغیرہ کی سمجھا ہی کہ جب کوئی منصف ونکو دیکھتا ہی ایک نہ ایک اعتراض
جڑ دیتا ہی عجب عجب احادیث و مسائل ونمین مذکور ہین صحیح بخاری مین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا قیامت کی دن
بعضی رجال میری امت کو دوزخ کیطرف لیجائینگی مین کہونگا میری اصحاب میری اصحاب ملائکہ کہینگی یہہ مرتد ہوگئی
تمہاری بعد اور یہی صحیح بخاری اور تفاسیر سنیہ معتمدہ مین ہے کہ عائشہ اور حفصہ نی فریب کا نسخہ کہ پیغمبر خدا سی کہا
تمہاری منہہ سی بو بدآتی ہی اور صحیح ترمذی مین ہی کہ عائشہ کو جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی اپنی کاندہی
پر چڑہا کی ناچ مردونکا دکھایا العیاذ باللہ منہ اور لکھا ہی کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی روبرو تو غنا
اور دف نوازی ہوتی رہی جب عمر آئی تو غنا اور دف نوازی موقوف ہوئی اور حضرت نی فرمایا شیطان عمر کی
سایہ سی بھاگتا ہی سبحان اللہ عجب عقیدہ سنیونکا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ تو امور شیطانی مین مصروف
ہون نعوذ باللہ منہ اور عمر کی آنی کی ساتہہ وہ شیطانی امور موقوف ہوجاوین اور صحیحین وغیرہ مین ہی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ میری بعد بارہ خلیفہ ہونگی کہ دین جنکو قائم کرینگی اور اکابر سنیونکی نزدیک ایک
خلیفہ رسول اون بارہ خلیفونمین یزید پلید ہی کہ باعث اقامت دین کا ہی اور امام حسین خلیفہ نہین ہین اور
صحیحین مین ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نی مرض موت مین قرطاس مانگا کہ وصیت نامہ لکھتی اور امت ضلالت
سی محفوظ رہتی عمر مانع ہوا اور کہا پیغمبر کو ہذیان ہی اور صحیحین اور اونکی شرحونمین ہی کہ ابوبکر و عمر نی جناب سیدہ
علیہا السلام کو ایسا آزردہ کیا کہ وہ تا دم مرگ اونسی نہ بولین اور یہہ دونو شریف جناب معصومہ نہوئی اور لطف یہہ ہے
کہ من اغضبھا فقد اغضبنی یوذینی ما اذاھا بھی صحیحین مین موجود ہی یعنی پیغمبر خدا نی فرمایا
کہ جسنی اوسکو آزردہ کیا مجھکو آزردہ کیا اور صحیحین مین ہی کہ عباس عم رسول اور جناب امیر علیہ السلام ابوبکر و عمر کو کاذب

خلاف پیمبر کسی رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

ورنہ وہ اور جان جاتی ہی اور صحیح بخاری مین ہی کہ عمر نی و قدامہ کو حکم سقوط نماز کا کیا اور صحیح بخاری مین ہی کہ عمر نی
مجنونہ کو حکم رجم کا دیا اور روضۃ الاحباب مین ہی کہ ایک عورت حبشیہ نے چھ مہینی کی نکاح او خلوت صحیحہ سی بچہ جنی عثمان
نی حکم اوسکی رجم کا کیا جناب امیر علیہ السلام سنکر عثمان کی پاس تشریف لی گئی اور فرمایا اقل مدت حمل کے چھ مہینی ہے
اور آیہ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا پڑہی اور فرمایا کہ زنا اس عورت کا متیقن نہین ہے تب عثمان نی رجم کو
منع کیا اور [illegible] بخاری کو رجم کیا تھا اور تفسیر اور کتاب رحمۃ الامہ فی اختلاف الائمہ وغیرہا مین ہی اگر مرد مشرق
مین ہو اور عورت مغرب مین یا بالعکس اور وہ مرد اوس عورت سی نکاح کری اور اوس زن مغربیہ کی اولاد پیدا ہو وے
تو ابو حنیفہ کی نزدیک وہ اولاد اوسی مرد مشرقی کی ہوگی وصفیکہ متیقن ہی کہ نطفہ سی اوسکی نہین ہی ہدایہ اور فتاوی
قاضی خان مین ہی کہ اگر کوئی شخص اپنی ماں بہن وبیٹی وغیرہا محارم کی ساتھ نکاح او جماع کری تو اوس پر حد
شرعی نہین اگرچہ وہ شخص جانتا تھا کہ مین اسکی حرمت سی واقف ہوا اور یہی تفسیر کبیر مین ہی کہ جو لڑکی اپنی نطفہ
زنا سی پیدا ہووی شافعی کی نزدیک وہ لڑکی اپنی باپ پر حرام نہین ہی او فتاوی کافوری مین ہی کوئی شخص اپنی زوجہ
غائب ہووی [illegible] اور وہ عورت دوسری مرد سی نکاح کرلی اور ہر سال ایک بچہ جنی تو ابو حنیفہ کی نزدیک
یہ سب [illegible] زوج کی ہے اور بنایہ [illegible] مین ہے اگر کسی شخص نی کسی عورت سی نکاح کیا اور اوسیوقت قبل
ملاقات منکوحہ کی او سکو طلاق دی اور بعد چھ مہینی کی وہ عورت بچہ جنی تو [illegible] مالک و شافعی و احمد حنبل
کی یہ بچہ اوسی مرد کا ثابت ہوگا اور اگر پندرہ برس [illegible] سو برس [illegible] بیٹا کہی تو ابو حنیفہ کی نزدیک قرار
[illegible] کا مقبول ہی کما فی ابطال الباطل انسب مستی بمو [illegible] واند کی اگر سیاری کہ کتب معتمدہ وصحاح ستہ
سنیون اوسی مملو ہین اسسو بخوف طول [illegible] اس امر کا کوئی ایمانی دیکھیگا تو ایک دو تو اضین جز دیکھا ہوا اوس
سی سمجھا چہرانا مشکل ہی تکا سنیونکو چاہیی او بفضلہ تعالی الحق او لنت الحق کہ ایسی اغوبات او مضحکات
پاک ہین مجیب عطر لطیف کو لازم ہی کہ اپنی مذہب کی لغویات کو دیکھکر شرمائی او مثل مشہور پر کہ ترجمہ کیتہ ہست
کہ پیش مردان باید عمل نکری **قال مجیب العطر اللطیف** خاصہ قران پاک کا ہی کہ کسی منافق ناپاک کو یاد نہین ہوتا
اسی باعث نقصان کو وسیلہ اپنی عیب پوشی کا ٹہرانی ہین ~ جمال شاہد قران نقاب انگاہ بکشاید کہ دار الملک
ایمان زا بیابد خالی از غوغا **اقول** بفضل العلی القوی **لطیفہ اولاً** جب شیعان ناپاک کی یہان المنافقین قران
پاک [illegible] سی اور طلبہ مبتدیہ پر صحیح ہی کما فی فتاوی قاضی خان معاذ اللہ منہ تو مجیب عطر لطیف نی قران کو
پھر پاک کہا عوام کی دہوکا دینی کو کہا اور **ثانیاً** یہ جو لکہا کہ قران منافق ناپاک کو یاد نہین ہوتا یہ کہ ~

عمرت مود از ما بکه بهیم ضیعت است * لاریب یهی سبب سی ابوبکر وعمر کو کہ سرگروہ منافقان تہی یاد ہنوا اگر یاد ہوتا تو زید سی فرمایش جمع کرنیکی کر سکتے ہین یا دیہ آپ جمع کرلیتی اور ابوبکر نے تو زید سی فرمایش کر کی جمع کروایا پہر مجیب غطریف کی اوسکو دیکھا ہی نہین کہ بی ترتیب و منتشر ہوا رہا پڑہنا اور یاد کرنا کیسا ہان عمر فی مابین مین صرف ایک سورہ بقر تو یاد کی تہی کما فی الدر المنثور للسیوطی اور یہہ تو ظاہر ہی کہ اگر عمر کو قران یاد ہوتا تو آیہ قنطارا کیون نہ یاد ہوتی اور زن پردہ نشین سی کیون الزام کہاتا اور کیون کہتا کہ کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال کما فی الکشاف وغیرہ من التفاسیر اور یہی اوسکو آیہ تیمم کیون یاد ہوتی اور فاقد الماء کو حکم بسقوط نماز کیون کرتا کما فی المشکوٰۃ ولنعم ما قیل ؎ جمال شاہد قران نقاب انگاہ کشاید * کہ دار الملک ایمان را ببیابد خالی از غوغا * بالجملہ مجیب غطریف کو ذکر کرنا اس خاصہ قرانکا مناسب نہ تہا کہ اوسکی شیخین ہدف سہام طعن و ملام ہوئی قال المجتہد العلام العریف اور اگر کہو کہ مصاحف محرقہ ہرگز منزل من اللہ نہ تہی اور یہی قران مروج منزل من اللہ ہی تو عہد شیخین مین اور اوایل عہد عثمان مین کونسا قران تہا او رکسپر عمل کیا جاتا تہا اور تراویح مین کیا پڑہا جاتا تہا اور تالیف کرنی والی اون مصاحف کی اعتقاد حضرات سنیہ مین مومن تہی یا منافق اگر مومن تہی تو مومن کا کام یہہ نہین ہی کہ کوئی نیا قران بنالیوی اور کہی کہ یہہ منزل من اللہ ہی اور اگر وہ اصحاب کہ جنہوں نی پہلی قران جمع کیا تہا وہ منافق تہی اور اونکا جمع کیا ہوا غلط تہا تو مقام تعجب ہی کہ شیخین نی اپنی وقت مین اون منافقون سی لی کی نہ جلوا دیا اور اوسکو مقبول کہا اور احکام شرع کی اوس سی نکالی اور نماز ونمین اوسی پڑہا اور وہ لوگ بہی اصحاب تہی بموجب حدیث اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم تمکو یاد یہی یا بالکل فراموش ہوگئی قال المجیب الغطریف اقول بفضل العزیز العلام عہد شیخین اور اوایل عہد جناب عثمان مین اوس قران محرق کی پڑہنی کی کیا حاجت تہی اقول بفضل العلی القوی اللطیف مجیب غطریف نی یہہ جو کہا عہد شیخین مین اور اوایل عہد عثمان مین اوس قران محرق کی پڑہنی کی کیا حاجت تہی اقول اولا مشار الیہ اوس قران محرق کا معلوم نہین ہوتا کون ہے اور ثانیا ہم کہتی ہین اگر حاجت قرانون محرق کی اوسوقت مین نہ تہی تو خلیفہ ثانی نی خلیفہ اول سی جمع کروانی قران محرق کا کیون اصرار کیا اور اہس فعل عبث پر مصر کیون ہوا اور خلیفہ اول نے اس فعل لغو اور عبث مین زید سی کیون مبالغہ کیا اور زید نے کہ کاتب وحی تہا اور علم قران مین سب لوگون پر غالب تہا کما فی الاستیعاب اس فعل عبث مین کیون اہتمام بلیغ کیا امر لغو اور فعل عبث مین اسقدر شد و مد و اصرار و مبالغہ مجانین کا کام ہے نہ خلفای و اصحاب پیغمبر کا ؎ دشمن دانا کہ پی جان بود * بہتر ازان دوست کہ نادان بود * مجیب غطریف نی اپنی تحریر

تھی اور لاتھی اور صاف بتا دیا فالحمد للہ قال المجیب الظریف ہزار ونکو قران اسی ترتیب سی یاد تھی جو آج
ہی اور حضرت نی جبرئیل سے دورہ کیا تھا اور اوسی یاد پر عمل کیا جاتا تھا اور تراویح مین پڑہا جاتا تھا اقول
بفضل العلی القوی اللطیف اولاً یہہ دعوی بلا دلیل قابل اصغا کی نہین اور اسی ترتیب پر کہ عہد عثمان مین ہوئے
ہزار ونکو یاد ہونا قطع وجود اس ترتیب کی محال اور خلاف عقل او غیر ممکن ہے اور سابق مین ہم اس مضمون کو بسط
و تفصیل سی لکہہ چکی ہین فتذکر اور دورہ کرنا حضرت کا جبرئیل سے قرات ابن مسعود پر تہا نہ اس ترتیب غیر موجود پر کما
بیظہر مین الاستیعاب۔ اور ثانیاً اگر زعم باطل مجیب غظریف کی ہزار ونکو قران اسی ترتیب سی یاد تہا تو اون ہزار ون
نی شیخین کو کیون نہ لکہوا دیا اور جب زید نی دوسری ترتیب پر شیخین کو جمع کر دیا تو اون ہزار ون نی شیخین اور
زید سی کیون نہ کہا کہ یہہ ترتیب تمہاری غلط و بیکار ہی ہمکو جو ترتیب حضرت کی تعلیم سی یاد ہی وہ صحیح ہی بڑے
افسوس کے بات ہی کہ اصحاب عدول سنیون نی باوصف یاد ہونی اس ترتیب کی شیخین سنیونکو قران
غلط کا قاری اور عامل رہنی دیا اور اونکو متنبہ نکیا اور ترتیب صحیح نہ بتائی اور اونکی خلافت اور اپنی عدالت
مین بٹا لگایا اسصورت مین مجیب غظریف یا تو اون ہزار ون اصحاب کی عدالت سی ہاتہہ اوٹہائی یا اپنی شیخین کے
جہالت او بعقلی کا قائل ہووی کہ اونہون نی باوصفیکہ ہزار ون اصحاب کو قران صحیح یاد تہا زید سے
قران غلط بنوایا اسجگہہ یہہ شعر حسب حال مجیب غظریف کی ہوتی ہی ٥ دلکو روؤن و یا جگر کو حسن * مجہکو دو نو سے
آشنائی تہی * اور ثالثاً بر تقدیر فرض محال قرانکا اس ترتیب پر یاد ہونا ہزار ونکو اگر تسلیم بہی کیا جاوے
تو ہزار ونکی یاد سی کیا کام خلیفہ اول او ثانی کو کہ باعتقاد سنیونکی خلیفہ وقت اور امام جمعہ و جماعت و تراویح
تہی ہرگز اس ترتیب سی یاد نتہا اگر یاد ہوتا تو زید سی کیون جمع اور ترتیب کرواتی پہر مجیب غظریف اسکا جواب
دی کہ یہہ دونو بزرگ ذات اپنی عہد خلافت مین کس قرانکی تلاوت کرتی تہی اور تراویح مین کونسا قران
پڑہتی تہی اور احکام شرعیہ کس قرانسی نکالتی تہی یہہ قران نہ اونکو یاد تہا نہ اونکی پاس تہا اور اونکا جمع کروایا
ہوا قران بقول مجیب کی غلط اور غیر مرتب اور منتشر تہا اور جن ہزار ونکو بقول مجیب کے یاد تہا وہ تو مقتدی
تہی امام جمعہ و جماعت و تراویح نہ تہی اونکی زبان تو امام صاحب کی منہہ مین نہین آجاتی ہوگی اور اونکی یاد امام صاحب
کی پیٹ مین نہ گہس جاتی ہوسکے بالجملہ کسیطرح یاد مقتدیونکی امام کے کام نہین آتی اور احکام شرعیہ تو خلفاے
وقت کہ سنیونکی مجتہد تہی نکالتی ہونگی سو اونکو قران مروج یاد نتہا اور جن ہزار ونکو بزعم باطل مجیب غظریف
کی یاد تہا وہ ماموم اور رعایا تہی احکام شرعی نہین نکالتی تہی اسصورت مین اس بیان سی مجیب کو سوا شرائع

(٦٢)

نفی

کرنی روشناسی اور کاغذ کی کچھ حاصل ہوا اور مجیب سوالات جناب مجتہد العصر دام ظلہ کا جواب نہ دیسکا
تو مغلطہ کی راہ چلا اور کہا کہ عہد شیخین اور اوائل عہد عثمان مین ہزارونکو قران اسی ترتیب سی یاد تہا اور اسیے
یاد پر عمل کیا جاتا تہا اور تراویح مین پڑہا جاتا تہا اری عقل کے دشمن اگر شیخین اون ہزارونکی یاد پر جنکو اسی ترتیب
سی یاد تہا عمل کرتی ہوتی تو زید سی دوسری ترتیب پر قران کیون جمع کرواتی یارب مگر یہہ کہ شیخین نی زید سے
قران جلوانی کیواسطی جمع کروایا تہا نہ اوسپر عمل کرنیکی لئے **قال المجیب الغطریف** اور جمع کرنی والی اون
مصحفونکی بیشک مومن تہی اگر کسیکو کچھ شبہہ قرات شاذہ وغیرہ مین پڑا تو عند الاجماع وہ ہرگز اپنی شبہہ پر
نہ اڑا کیونکہ مومن کا یہہ کام نہین کہ نیا قران بناوی **اقول بفضل العلی القوی اللطیف** مجیب غطریف کو
سوای انکار بدیہیات اور دعوون بلا دلیل کے کچھ کام نہین آری پہلی ابن مسعود تو اپنی قرارت پر ایسی اڑے
کہ اپنی جان کہوئی مجیب نی جو کہا مومن کا یہہ کام نہین کہ نیا قران بناوی شاید شیخین و ابن مسعود اور زید مجیب کے
نزدیک مومن نہ تہی کہ اونہون نی نیا قران بنایا تہا **قال المجیب الغطریف** اور شیخین نے جو اپنی عہد مین جمع کروایا
بسبب محاربات کفار اور دفع خصوم اور مشاغل بسیار کی فرصت ترتیب کے نملی اس باعث نا مرتب جمع رہا
اور احکام شرع کی نکالنی اور نمازونمین پڑہنی کچھ اوسپر موقوف نتہی بلکہ ہزارونکو یاد تہا اوس موجب نمازون
مین پڑہی جاتی تہی اور احکام شرعی نکالتی تہی **اقول بفضل العلی القوی اللطیف** تعرض سقم عبارت کا
کہ نزاع لفظی ہے ہمنی کچھ قلم نہین کیا سقم مضامین مجیب کی طرف البتہ دیکہا جاتا ہی بڑی حیرت اور نہایت
افسوس کا مقام ہی کہ شیخین سنیون نی زید ہی کہ سبہونکی نزدیک علم قران مین سب پر سبقت غالب تہا اور کاتب
وحی بہی تہا اور بڑی صحابیونمین تہا جیسا کہ مجیب نے سابق ازین حاشیہ منہ مین لکہا ہی نہایت اصرار و تاکید سے
قران جمع کروایا پہلی تو اوس اعلم بالقرآن نی بی ترتیب جمع کیا پہر اوسپر طرفہ یہہ ہی کہ اون خلفای وقت
نی اوسکو صحیح نکیا اور غلط اور بی ترتیب رکہا وہ دونو خلیفہ بارہ برس سی زیادہ خلیفہ رہی لاکن صحت قران پر
کہ اصل اصول ملت اسلامیہ ہی ہرگز متوجہ نہوئی اگر ایک ایک آیہ ہر روز دیکہتی تو مرتب اور صحیح ہو جاتا اور
لا اقل اتنا تو کرتے کہ آٹہہ پہر دن اور رات مین ایک بہی گہڑی قرانکی صحت کی واسطی مقرر کرکی ایک ایک آیہ ہر روز
صحیح اور مرتب کر لیا کرتی آخر کہانا بہی کہاتی ہونگی رات کو سوتی بہی ہونگی عجب بات ہی کہ محاربات کفار اور دفع
خصوم اور مشاغل بسیار نی فرصت کہانی اور سونی کی دی قرانکی صحت کی واسطی ایک گہڑی
کی آٹہہ پہر مین فرصت نہ دی اور ہم اس سی بہی درگذری اور بفرض محال تسلیم کیا کہ اون حکام وقتکو فرصت

قرآنکی غلطی واکن کیا الگہ ہر زمان ہادی کی بہی وصیت تہی جیسا اہلبیت کو سب کی سب شیعونکی تحریک مدون قرآنکی صحت پر مقرر کردیا ہوتا حاصل کلام اس سے صاف ظاہر ہی کہ اون خلفای وقت کو ثقلین جنسی تمسک کو پیغمبر خدانی وصیت کی تہی کچہ کام نہتا جیسا اونکو اہلبیت پیغمبر سی خلاف تہا ویسا ہی قرآنسی اعراض وانکار تہا اور ہزارون کو یاد ہونا جیسا کہ مدعی کہتا ہی قطع نظر اس امر کہ یہہ ادعای محض بلا دلیل بکار آمد شیخین کی نماز پڑہنی کو اور استنباط مسائل کو نہین ہو سکتا ہمین جو امام نماز تہی اونکو یاد نتہا ہزارون جو ماموم تہی اگر اونکو یاد ہونا تسلیم کیا جاوے تو بیفایدہ ہی نماز مین امام قرات کرتا ہی نہ ماموم بالجملہ مجیب عطریف نی جو استفسار آجناب مجتہد العصر دام ظلہ کا مدبانہ ٹال تول کر گیا منصف لوگ دیکہین کہ جناب موصوف نی استفسار فرمایا تہا کہ تالیف کرنیوالی مصاحف محرقہ کے مومن تہی یا منافق اگر مومن تہی تو مومن کا یہہ کام نہین کہ کوئی نیا قرآن بنا لیوی اور کہی کہ یہہ منزل من اللہ ہی اور اگر منافق تہی اور اونکا قرآن جمع کیا ہوا غلط تہا تو شیخین نے اپنی وقت مین اون منافقونسی لیکی کیون نہ جلوا دیا مجیب اوراولیا مجیب پر اسکا جواب قرض رہا قال المجیب الغطریف ہمکو بیشک حدیث اصحابی کالنجوم یاد ہی جیسا کہ اونہون نی کیا اور کہا ہم اونکی اقتدا کرتی ہین اقول بفضل العلی القوی اللطیف یہہ بہی مجیب کا ادعای لیا ہے اور دعوی بلا دلیل ہے اگر یہہ حدیث اسکو یاد ہی اور اقتدا سب اصحاب سے کرتا ہی تو قرآن جمع کیونکر ہوئی اصحاب پر اعتراض کرتا ہی اگر اقتدا ابن مسعود کی مثلاً کرتا تو اونکی قرآنکو کہ بموجب روایت استیعاب کی منصوص بہی تہا تلاش کرتا اور اونکی قراءت منصوصہ پر عمل کرتا علاوہ برآن مطلب مجیب غطریف کا اس عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ سب اصحاب کی اقتدا کرتا ہے اور یہہ امر غیر ممکن ہے کسواسطی کہ اکثر اصحاب باہم تباغض او رآرای اونکی آپسمین متناقض ہین اور اقتدا متضادین کی محال ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ مجیب غطریف نی قرآن کی بارہ مین اقتدا اپنی شیخین کے نکی کہ اونہون نی قرآن نبیہ کو مسلم و مقبول کہا تہا اور مجیب غطریف اسکو مشکوک القرآن و بی ترتیب اور قابل جلانیکے کہتا ہی بلکہ مجیب نے بارہ قرآنمین اقتدا عثمان کی بہی نکی اگر اوس محرق القرآنکی اقتدا کرتا تو اس قرآن مروج کو بہی مجیب غطریف مثل عثمان محرق القرآنکی رو بہ خوش کرتا کسواسطی کہ خلط آیات منسوخہ وغیرہ جو اسباب جلانیکی مصاحف محرقہ مین باعتقاد مجیب کی تہی اس قرآن مروج مین بہی موجود ہین کما مر بلکہ اس قرآن مروج مین علاوہ خلط آیات منسوخہ کی لحن اور غلطی بہی بقول عثمان و عایشہ کی تا ہنوز باقی ہے جب بقول مجیب کے خلط آیات منسوخہ وغیرہ موجب احراق ہوا تو لحن او رغلطی تو بطریق اولے باعث احراق کا ہوگا تفسیر کبیر مین ذیل مین تفسیر آیہ والمقیمین الصلوۃ والمؤتون الزکوۃ کی ہے کہ عثمان او رعایشہ نی کہا تحقیق قرآن مین

مین لحن اور غلطی ہے اور اتقان مین ہے کہ عائشہ نے کہا ان ہذان لساحران اور والمقیمین الصلوٰۃ والمؤتون الزکوٰۃ اور ان الذین امنوا والذین ھادوا والصابئون خطای کاتبون سے ہی **قال** العجیب الغطریف ہمکو البتہ یہہ حدیث فراموش ہے کہ اونکی اقتدا سے دور ہوا اور سوا ہو جا رصحابیونکی سب سے نفوس ع ایہا زنوابہ وچنین ہا توکہنا **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف شیعیان علی ابن ابیطالب کہ مبشر با ولیت دخول بہشت عنبر سرشت ہین کچہ مجنون نہین کہ نیک و بد کو نہ پہچانین اور سوفسطائی بہی نہین کہ انکار بدیہیات کا کرین یہہ صفات سنیونکو مبارک رہین بالجملہ الحق تو تابع حق کی ہین امتثال امر خدا و رسول کرتی ہین احکام قرآن مجید پر چلتی ہین جنہون نے خدا و رسول کے اطاعت کی اور ثقلین سے بموجب وصیت پیغمبر خدا کی تمسک کیا اور محبت رکہتی ہین ہان ون لوگونسی البتہ نفور ہین جنہون نی خدا و رسول کے اطاعت نکی پیغمبر خدا کی فرمان واجب الاذعان کو نمانا جنگ احد اور ہوازن و حنین وغیرہ مین پیغمبر خدا کو اکیلا دشمنو مین چہوڑکر جہاد سے بہاگی اور جیش اسامہ سے تخلف کی اور پیغمبر خدا مصداق وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ کیطرف نسبت ہجر و ہذیان کی العیاذ باللہ منہ کی اور آنحضرت کو وصیت نامہ کہ سبب نجات خلق کا ضلالت سے تہا نہ لکہنی دیا اور بعد انتقال اوس جناب پاک کے خاندان نبوت کو کورنمکی سے پامال ظلم و ستم کیا فدک مفوض جناب سیدہ علیہا السلام کو کہ پیغمبر خدا نے بحکم خدا ہنگام نزول آیہ وافی ہدایہ وآت ذی القربیٰ حقہ کی دیا تہا کما فی الدر المنثور وغیرہ غصب کیا اور بیت اہلبیت کو کہ اوسمین اصحاب عبا تہی جلایا جیساکہ جمع الجوامع سیوطی اور عقد ابن عبد ربہ اور استیعاب مین تخویف باحراق بیت مصرح ہی بجا ارشاد فیض بنیاد فاطمۃ بضعۃ منی من اذاھا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ اور من اغضبہا فقد اغضبنی کو پس پشت پہینکا مروان طرید رسول منان کو علی الرغم پیغمبر خدا کی وزیر بنایا انہو اکر کی ہزارون نامحرم و نغمین لی گئی اور ہتک ناموس پیغمبر خدا کیا اور اوس کو نفس رسول سے لڑوایا اور گواہی دروغ کی بانی ہوی بہلا الحق ایسی ناکسوں سی کیونکر نفور نہون کہ مقتضای اسلام و ایمان یہی ہی کہ ایسی لوگونسی نفرت کرین ولنعم ما قیل ہ فدک زہرا کا جس باغی نی چہینا * اوسی ابوبکر سی ہم رکہتی ہین کینا * جلایا جسنی گہر بنت نبی کا * جہنم ہو نشیمن اوس شقی کا * جلائی جس شقی نی مصحف پاک * فروزینہ ہو وزخ کا وہ بیباک * عجیب غطریف ہی کو اقتدا ایسی ناکسونکی مبارک رہی ہ ایہاز توابہ وچنین ہا توکہنی * اور سنی جو کچہ اصحاب سنیونکی خوارق عادات لکہی ہین سب صحاح ستہ اور کتب معتمدہ سنیو مین موجود ہی جسکا جی چاہی دیکہہ لی اور ہمنی شیعیان علی علیہ السلام کو جو مبشر با ولیت دخول بہشت عنبر سرشت

(٦٥)

اور ملائکہ کو

لکھا ہی سو وہ نہین لکھا ہی کتب معتمدہ سنیو نمین مانند صواعق محرقہ ابن حجر وغیرہ مین موجود ہی کہ اخرج احمد فی المناقب انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اما ترضی انک معی فی الجنۃ والحسن والحسین وذریتنا خلف ظہورنا وازواجنا خلف ذریتنا وشیعتنا عن ایماننا وعن شمائلنا اور اسی کتاب مین ہی اخرج ابن سعد عن علی قال اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول من یدخل الجنۃ انا وفاطمۃ والحسن والحسین قلت یا رسول اللہ فمحبونا قال من وراءکم یعنی ابن سعد نی جناب امیر سی روایت کی کہ حضرت امیر کہتی ہین کہ خبر دی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ تحقیق پہلی بہشت عدن مین داخل ہونگا اور فاطمہ اور حسن اور حسین جناب امیر کہتی ہین کہ مینی عرض کیا یا رسول اللہ پھر دوست اور شیعہ ہماری فرمایا پیغمبر خدا نی تمہاری پیچھی پیچھی بہشت مین داخل ہونگی **قال المجتہد العلام العریف** اور فرمائی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نی جو اپنی امت کو وصیت کی تہی کہ مین تم مین چھوڑتا ہون کتاب اللہ اور اہلبیت اپنی کو کہ یہہ دونو جدا ہونگی تا وقتیکہ وارد ہون میری پاس حوض کوثر پر مراد اوس سی کونسا کلام اللہ تہا اگر یہی قران مروج تہا تو یہہ عہد عثمان مین مروج ہوا اوسوقت کہان تہا اور وہ قران جو جلائی گئی وہ تو منزل من اللہ تہی تو پہر اہلبیت اور قران مین عہد عثمان تک جدائی لازم آئی شاید اس حدیث وصیت مین اتنا فقرہ رہگیا کہ عہد عثمان سی اونمین آپسمین جدائی نہوگی تا ورود حوض کوثر مگر توجیہ اس فقرہ شریفہ کی کہ مین چھوڑتا ہون تم مین کتاب اللہ اور اہلبیت کو کسطرح کروگی **قال المجیب الظریف** اقول بفضل العزیز العلام سبحان اللہ حدیث وصیت کو خوب سمجھی **قول** بفضل العلی القوی اللطیف مجیب ظریف کو ماشاء اللہ چشم بد دور مغالطہ بازمین بڑا دخل ہے جس جگہ سمند طبع بلید حضرت کا چل نہین سکتا وہان راہ سیدہی مناظرہ کی چھوڑکر اولٹی راہ مغلطی کی پکڑتی ہین جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی استفسار فرمایا تہا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نی جو اپنی امت کو وصیت کی تہی کہ مین تم مین کتاب اللہ اور اپنی اہلبیت کو چھوڑتا ہون مراد آنحضرت کی کونسا کلام اللہ تہا سو مجیب ظریف کی سمند طبع بلید نی یہان کندہا ڈالدیا کچھہ جواب بن نہ آیا اوسکی جواب کو قلم انداز کرکی اور طرف کا رستہ لیا الحق سی کہتی ہین حدیث وصیت مین مراد آنحضرت کی کونسا قران تہا اسکا جواب ہی مجیب اور اولیای مجیب پر قرض رہا **قال المجیب الظریف** اگر اسکی یہی معنی ہین تو نسبت مذہب شیعہ نقصان عظیم پیدا ہوگا کیونکہ باعتراف علماء مین اور بنابر تصریح صاحب حق الیقین کی ثابت ہی کہ قران کامل جسکو جناب امیر نی جمع کیا تہا امام غائب کی پاس غائب ہی جب وہ ظہور فرماینگی تو یہہ بہی نکلیگا اسصورت مین

ہین ابوبکر وعمر اور ... کا ... اور ابو حنیفہ ... اور شافعی وغیرہ ... اور قران مجید ...

٦٦

جبتک جناب امیر نے جمع نکیا تہا اور جبکہ جمع کرکر غائب کر دیا تو اس بابمین اور بعد غائب کر دینے کی بارہ
امام تک بہی جدائی لازم آئی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف حدیث وصیت کی یہہ معنی ہین کہ کتاب اللہ و
عترت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ تا ورود حوض کوثر جدا نہونگی اور اس معنی سے کسیطرح کا انقلاب مذہب حق شیعہ
نہین ہوسکتا اور جدائی ثقلین مین نہین ہوتی کسواسطے کہ ظاہر ہے کہ مراد آنحضرت کی کتاب سے حدیث وصیت مین
وہی قران ہے کہ جو آپکے عہد کرامت عہد مین جناب امیر علیہ السلام کے پاس موجود تہا نہ یہہ قران مروج کہ عہد عثمان مین
جمع اور مرتب اور موجود اور مروج ہوا مراد آنحضرت کی نہین ہوسکتا کہ پیغمبر خدا کے عہد مین اس ترتیب کا وجود ہی نہ تہا
اگر اسکا وجود ہوتا تو شیخین سنیونکی زید سے کیون جمع کرواتے اسصورت مین ثابت ہوا کہ مراد آنحضرت کی وہی قران
کامل ہے جسکو قران ناطق نے جمع کیا ہے اور استیعاب وغیرہ کتب معتبرہ سنیہ سے واضح ہے کہ جناب امیر علیہ السلام
نے ایام حیات پیغمبر خدا مین بترتیب نزول جمع کیا ہے اور وہ قران باعتراف ابن سیرین وغیرہ اکابر سنیونکے
منبع علم کثیر ہے تو جسوقت پیغمبر خدا نے فرمایا تہا کہ مین دو چیز بہاری تم مین چہوڑتا ہون اوسوقت کتاب خدا مجموع اور
مرتب جناب امیر علیہ السلام کے پاس کہ باب علم پیغمبر تہے موجود تہی اور جب بعد رحلت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ
کے اور غصب خلافت کے باوصفیکہ جناب امیر نے مجمع صحابہ مین باواز بلند فرمایا کہ مینے قران کو جمع کیا ہے عمر نے
اوس کتاب خدا کو رد کیا اور نہ لیا اور کہا ہمکو تمہاری قران کی حاجت نہین تو ناچار ہوکر جناب امیر نے اوسکو اپنے
پاس اور اپنی اولاد امجاد مین رکہا کہ درجہ بدرجہ جناب صاحب الامر علیہ السلام تک پہونچا اور اب انکے پاس موجود ہے
اور ورود حوض کوثر تک عترت پیغمبر خدا سے جدا نہوگا تو کسی وقت مین تفرقہ ثقلین مین نہین ہوا کسواسطے کہ وہ قران
کامل تو وقت وصیت پیغمبر خدا کے بہی موجود تہا اور ابتک آنحضرت کی عترت کے پاس بہی موجود ہے عجب عجب
بناوٹ ہے کہ انقلاب عظیم مذہب حقہ مین اور تفرقہ ثقلین مین کسوقت ہوا اور کیونکر لازم آیا اور عجب ظریف اپنی بیدینی سے
جو بار بار نسبت قران کی غائب کرنیکی جناب امیر علیہ السلام کیطرف کرتا ہے غلط محض ہے جناب امیر اگر اوسکی جمع اور
ترتیب کی اطلاع کسیکو کرتے اور مجمع اصحاب مین کہ مسجد مین تہا اوسکو نہ لاتے اور باواز بلند نفرماتے کہ مینے قران جمع کیا ہے
اور پیغمبر خدا نے سب قران مجہکو سکہایا ہے اور تاویل اوسکی بتائی ہے قیامت مین نہ کہنا کہ ہم اوس سے غافل تہے تو عجب عجب
تہا کہنا اور نسبت غائب کرنیکی اوس باب مدینہ علم کیطرف ہوسکتی تہی عجب ظریف عجب بیدین ہے کہ جس بردو دنے
اوس قران کامل کو رد کیا اور کہا ہمکو تمہاری قران کی حاجت نہین اور اوس قران کو نہ لیا اور نہ کسیکو لینے دیا اور اوس
قران کامل کے غائب ہونیکا باعث ہوا اور اوسکو چہپوایا اوسکا ذکر نہین کرتا اور ناحق افترا نفس رسول پر کرتا ہے

ضعف و قوت مین برابر ہون تا قول فضل العلی القوی اللطیف قطع نظر اس امر کی کہ روایت استیعاب
اور مرقات کی دونو روایات عامیہ سی اور حقیقت مین دونو وضعی ہین ضعیف کہنا ملا قاری کا خبر محمد بن سیرین
کو اور قوی کہنا روایت اعظم الناس آہ کو محکم بحت اور دعوی بلا دلیل ہی بلکہ نسبت کرنا روایت اعظم الناس آہ
کا طرف جناب امیر علیہ السلام کی افترای محض اور روایت وضعی صرف ہی شمار وضع اور افترا کی عامیہ الفاظ اور
معانی روایت مذکور پر موجود اور ظاہر ہین کئی وجہ سی اولا یہہ کہ روایت زید بن ثابت سی جو صحیحین و مشکوۃ
و دررو ضۃ الاحباب و غیرہ کتب معتمدہ سنیون مین ہی ثابت ہی کہ بعد جنگ یمامہ کی عمر کی یہہ رای ہوی کہ قران کو
جمع کروا ابوبکر نی پہلی تو اوس سی عمر کی کیف نفعل شیئا لم یفعلہ رسول اللہ کہ جو کام کرون
مین جو پیغمبر خدا نی نہین کیا آخر عمر نی بڑی اصرار و الحاح سی ابوبکر کو راضی کیا تب ابوبکر نی زید بن ثابت کو حکم جمع
کرنیکا دیا چنانچہ زید اور عمر نی جمع کیا اور ابوبکر نی تو کوئی قران جمع نہین کیا بلکہ اوسنی بقول مجیب عظم
کی جمع کئی ہوئی زید کو کبہی پڑہا دیکہا بہی نہین غیر مرتب و منتشر او غلط رہنی دیا اس صورت مین اعظم الناس
فی المصاحف اجرا و اول من جمع کتاب اللہ زید بن ثابت یا زید و عمر ہوئی ابوبکر کہا سی کو دبڑا اور اگر اس
امر کا خیال کیا جاوی کہ اصرار عمر نی کیا اور حکم ابوبکر نی دیا اور جمع زید نی کیا تو یہہ تینون مصداق اعظم الناس آہ
کی ہوتی ہین ابوبکر اکیلا تو کسی صورت سی مصداق اوسکا نہین ہو سکتا پہر جناب امیر کہ در حقیقت معصوم اور بقول
عبد العزیز دہلوی کی تحفہ مسرور قہ مین سنیونکی نزدیک بہی صغائر و کبائر سی محفوظ ہین کذب و غلط کیون فرماتی
اور اجر زید و عمر کا ابوبکر کیطرف کیون نسبت کرتی اگر فرماتی تو یون فرماتی اعظم الناس فی المصاحف اجرا ابوبکر و عمر
و زید بن ثابت ہم اول من جمع کتاب اللہ اس بیان سی کالشمس فی رابعۃ النہار روشن ہوا کہ روایت اعظم
الناس آہ جو جناب علی سے مرقات مین لکہی ہی وضعی محض ہے شایبہ صحت کا نہین رکہتی اور ثانیا اول من جمع
کتاب اللہ تو ابن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہ اصحاب ہین جنہون نی حیات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مین قرآن
جمع کئی تہی اور آنحضرت سی دوہری اپنی قرانونکی کئی تہی ابوبکر نی کہ بعد وفات جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
کی اپنی عہد خلافت مین زید سی قران جمع کروایا تو وہ اول من جمع کتاب اللہ نہین ہو سکتا اور کوئی مجنون
بہی ایسی صورت مین ابوبکر کو اول من جمع کتاب اللہ نہین کہیگا یہہ جاکہ جناب امیر علیہ السلام اور ثالثا کہ مجیب
غلط بعنی کمر لکہا ہی کہ وہ قران زید بن ثابت کا غیر مرتب و منتشر رہا کہ شیخین کو اوسکی ترتیب و صحت
کی فرصت نملی اور وہ قران مشکوک التوافق اور قابل اصلاح تہا اسی واسطی جلایا گیا چونکہ تصحیح کرنا کتاب اللہ

اور غلط چہوڑنا اوسکا گناہ عظیم ہی تو ابوبکر تو اعظم الناس فی المصاحف اشتہا تہا تو اعظم الناس اجرا اسمعور عین ممکن
نہین کہ جناب امیر ایسی بڑی گنہگار اور زیانکار کو ماجور اور مثاب اور بڑا نیکوکار فرماوین بالجملہ وضعی ہونا روایت
اعظم الناس اجرا کا اظہر من الشمس ہے اور رابعاً بر تقدیر فرض محال اگر روایت اعظم الناس اجرا کو صحیح فرض کیا جاوے
تو مجیب غطریف اور وہ علی قاری اور سب سنی جس بلای ناگہانی اور آفت ارضی و سماوی سے بہاگتی ہین اوسی مین آویزے
کرینگی کسواسطی کہ اس تقدیر پر ہم پوچہتی ہین کہ وہ قران جمع کیا ہوا ابوبکر کا کہ بقول مجیب کی قول آیندہ مین آتا ہے
ہی اور پسندیدہ جناب امیر علیہ السلام بہی ہی کہان ہی اور اگر نہین ہی تو کیا ہوا اور کہان غائب ہوا اور کیون غائب
ہوا اور کونسا اوسکا حافظ ہی یا نہین ہی اور اگر ہی تو کہان ہی اور کس ملک اور کس شہر مین ہی غرض کہ جتنے سوال
کہ مستفتی سنی نی ہمسی کیئی تہی وہی سب سوال ہم سینو سنی کرتی ہین اور ظاہر اجواب اسکا سینو سنی بجز اسکے
کہ عثمان یا مروان سنگ رزو نی اوسکو جلا یا کچہ بن نہ آویگا اور اسصورت مین طعن جلانی قران منزل من اللہ کا محرق العزیز
پر ثابت اور مستحکم ہو جائیگا اور مجیب غطریف اور اوسکی اولیا خائب و خاسر ہونگی بیچارے اولی جناب امیر علیہ السلام
پر افترا کیا تہا اور اپنی بچنی بچانی کی لئی ایک روایت مصنوعی اوس جناب کیطرف نسبت کی تہی سو بچنا اور بچانا
تو معلوم اور زیادہ تر اوسی بلای کی درمان مین پہنس گئی ولنعم ما قیل ٥ بیچارہ خر آرزوی دم کرد *
نایافتہ دم دو گوش گم کرد قال المجیب الغطریف پر اوسی کتاب مذکور مین ہی کہ بر تقدیر صحت مراد جمع سے
حفظ پر ہو ہی یا جمع بالانفراد ولیکن جمع ابوبکر کا اجماعی ہی کہ احتمال زیادتی و نقصان معتمدین کا نہین رکہتا اور
اسی جہت سی جناب امیر نی حضرت ابوبکر کے جمع کو پسند کیا اور کلمہ دعا سی خود پسند کیا اقول بعضل الله
القوی اللطیف اولاً اجماعی ہونا جمع ابوبکر کا اور اوسمین زیادتی اور نقصان معتمدین کا احتمال نہونا اور جناب امیر
کا اوسکو پسند کرنا یہ سب کی سب دعوی بلا دلیل ہین موجب مذہب مناظرہ کی اثبات انکا دلائل معقولہ خصم پر واجب
ورنہ ذکر اوسکا مغالطہ بحت ہی اور ثانیاً مجیب غطریف عجب چیز ہی وہ عجب متناقض کلام کرتا ہی یہان قران زید کو
جسکو جمع ابوبکر کا کہا اجماعی ہی کہتا ہے اور زیادتی اور نقصان معتمدین سی اوسکو پاک بہی بتاتا ہی اور پسندیدہ جناب
امیر بہی اوسکو کہتا ہی اور سابق مین اوسکو مشکوک الفقرات اور منتشر اور غیر مرتب اور غلط اور قابل جلانی کی بہی کہہ
چکا ہی اور جلنا اوسکا بجا اور بہتر جانتا ہی تعجب ہو اور خدا الابصار قال المجتہد المتہد العلامۃ
پس ہم پوچہتی ہین کہ وہ قران کیا ہوا اور کہان غائب ہوا اور کونسا اوسکا حافظ ہی اور اوسکی علم کثیر کا حامل ہی
یا نہین ہی اور اگر ہی تو کہان ہی اور کس ملک اور کس شہر مین ہی الی آخر جتنے سوال کہ تمنے ہمسی کئی تہی تمسی

ہی بہی جاتی ہین اوسکا جواب ہم پر لازم ہی **قال المجیب الغطریف** اقول بفضل العزیز العلام یہ سوال فرع ہی صحت روایت ابن سیرین کا حال آنکہ جب وہ روایت مخدوش ٹہری تو اب اس سوال کی گنجایش نہ رہی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف بحمد اللہ تعالی شانہ وضعی ہونا روایت اعلم الناس اجرا ابوبکر کا قول سابق مین بوجوہ وجیہہ عمدہ ثابت ہو چکا تو روایت ابن سیرین کی اوسکی نسبت صحیح ٹہری اور جب وہ صحیح ٹہری تو وہ سوال جو جناب مجتہد العصر دام ظلہ نے کیے ہین بحالہ بحال و باقی ہین مجیب غطریف اور اوسکی ذناب جواب او نکا قاصر رہا **قال المجیب الغطریف** جبکہ بنا بر زعم علامہ زمان والا کی مستفتی کا سوال اوڑا یا گیا تو وہ یہ سمجھی گا کہ یہہ قرآن حاضر اوس غائب کا عین ہے یا غیر اگر عین ہی تو پہر ناقص ہو سکی کیا وجہ اور امام جعفر صادق نے کیون اوسکو زمین پر پہینکدیا اور جدائی تعین و اہلبیت مین کہان لازم آتی اور اگر غیر ہی تو کیون نماز ہمین پڑہتی ہو اور اوسپر عمل کرتی ہو اوس قرآن کو کیون نہین ڈہونڈتی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف مجیب غطریف نے یہہ جو پوچہا کہ یہہ قرآن حاضر اوس قرآن غائب کا عین ہی یا غیر اس امر کا ہم سے پوچہنا کیا ضرور ہی مجیب نے اپنے مذہب کی کتابین کیا نہین دیکہین یا تجاہل کرتا ہی اوسکی مذہب کی علمانے تصریح کی ہی کہ قرآن کا مل جمع کیا ہوا جناب امیر علیہ السلام کا بترتیب نزول اور منسوخ علوم کثیرہ ہی کا بر اورا اور یہہ قرآن حاضر بترتیب نزول نہین ہی تو غیریت از روی ترتیب کی اوسکی علماکی اقوال سے ثابت ہی اور علی ہذا القیاس روایتین نقصان آیات و حروف کی بہی اس قرآن حاضر مین بقول عائشہ اور ابن عمر وغیرہ کی صحاح اور کتب معتمدہ سنیہ سے گذر چکین تو قرآن حاضر کا بقول اونکی خلیفہ ثالث اور خلیفہ زادہ واقعہ اور اور ع وغیرہ کی ہی سنیونکی کتب معتمدہ سے ثابت ہی تحکم اس صورتمین ناقص ہوئیگی وجہ مجیب کو اپنی معتقدین و علماسے پوچہنا چاہیئے نہ اہلحق سے دوسرا ئی یہہ امر تو مجمع علیہ سنیونکا ہی کہ قرآن حاضر کو عثمان نے لغت قریش پر جمع کروایا ہی اور باقی لغات کو ترک کروایا ہی حالانکہ قرآن مجید سات لغت پر نازل ہوا ہی اونمین سے ایک لغت کا رکہنا اور چہہ کا ساقط کرنا صریح منزل من اللہ سے نقصان کرنا ہی اور مجیب غطریف بار بار جو افترا امام معصوم جناب صادق علیہ السلام پر کرتا ہی کہ قرآن کو زمین پر پہینکا قباحت و عید لعنۃ اللہ علی الکاذبین کو بہنتا ہی معاذ اللہ کہ معصوم سے ایسا امر صادر ہو ہم اوپر مفصل لکہہ چکی ہین کہ کسیکو ربی ایمان نے اور اوسکی تقلید سے مجیب غطریف نے سنت یہود پر چلکر حدیث زید بن جہم مین تحریف معنوی کی اور برخلاف قواعد نحو کے ضمیر مونث کی قرآنکی طرف کہ لفظ مذکر ہی پہیر کر معصوم پر قرآن کی پہینکنے کا افترا کیا ہی حالانکہ عبارت حدیث مذکورہ سے قرآنکا پہینکنا نہ بصراحت نکلتا ہی نہ بکنایہ تاللہ لتسألن عما کنتم تفترون فانظرہ وانکم من الجاہلین

مع الآیات الکثیرۃ ... ونقصان کلماتہ ...

اور چونکہ یہہ امر بہی مجمع علیہ سنیونکا ہی کہ اس قران حاضر کو عثمان محرق القران کی اپنی عہد خلافت مین جمع کیا ہی تو
یہہ قران حاضر وقت وصیت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی ہرگز موجود نتہا تو فرمانا آنحضرت کا کہ مین تم مین قرآن اور اہلبیت کو چہوڑتا
ہون اس قران حاضر پر کسیطرح صادق نہین آتا تو ہمین اور اہلبیت [illegible] اسی وقت وصیت سے اسکی جمع ہونیکی وقت
تک ظاہر ہی عجیب غطریف یہہ کیا کہتا ہی کہ اس قرانمین اور اہلبیت مین جدائی کہان لازم آئی [illegible] اس قران حاضر کا
مومنون کو نماز مین پڑہنا اور اسپر عمل کرنا اور قران کامل کا نہ ڈہونڈنا سو اوسکی صورت یہہ ہی کہ جب عمر نی قران کامل کو
رد کیا اور اوسکو غائب کروایا اور اوسکی بعد سلاطین امویہ اور عباسیہ نی بہی اوسکی سنت پر چلکر [illegible] قران کو
ڈہونڈنی اور رواج پانیکی [illegible] حضرات ائمہ علیہم السلام سے اجازت [illegible]
حاصل ہوئی تا وقتیکہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام ظہور فرماوین اور جب انحضرات کی اجازت سے عمل کیا تو تمسک ثقلین
بہی ہوگیا بالجملہ تار و پود سوال مستفتی اور عجیب غطریف کا کہ اوس نسج عنکبوت سے تہا درہم وبرہم اور پارہ
پارہ ہوگیا اور عجیب غطریف اور امیہ نی کیون اوسکو ظاہر کیا [illegible] رکہا قران پڑہنی [illegible] تہا یا رکہنی اور چہپانی
کو مقصود تہین چہپانا اور جلانا دونو برابر ہی **اقول** بفضل العلی القوی للطیف فی الحقیقت قران پڑہنی پڑہانیکو
آیا ہی نہ رکہنی اور چہپانیکو لاکن جب بی ایمان لوگ اوسکو [illegible] اور خلفای عہد اوسکو [illegible]
کی ہون تو قرانکا اور ائمہ کا ہمین کیا قصور ہی عجیب غطریف سے پوچہتا ہون کہ اگر منکرین نبوت حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ
السلام مثلا عجیب سے پوچہین کہ حضرت عیسی ہدایت وارشاد خلق کے واسطے آئی تہی یا آسمان پر چلی جانی اور غائب ہونیکے
واسطے تو اوسکا کیا جواب دیگا جو اسکا جواب دی وہی ہماری طرفسی بہی سمجہی درحقیقت حال یہہ ہی کہ شیخین سقیفہ نکو کہ بعد
رحلت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خلافت پر بغصب قابض ہوئی قرانسی کچہہ کام نہ تہا اونہون نی اگرچہ [illegible]
[illegible] کی لوگونکی دکہانی کی لئی زید سی قران جمع کروایا لیکن اوسکا پڑہا کیا کبہی اوسکو دیکہا بہی نہین اگر دیکہتی [illegible]
تو منتشر اور بی ترتیب اور غلط کیون رہتا پہر بہلا وہ قران جناب امیر علیہ السلام کا کب لیتی اور پہلی عمر نی صاف
کہدیا کہ ہمکو تمہاری قرانکی حاجت نہین اور عثمان محرق القران نی شیخین پر بہی ترقی کی کہ سب قران صحابہ سے چہین کے
جلانی اور اپنی جمع کئی ہوئی مین موافق اپنی زعم فاسد کی لحن اور غلطی رہنی دی پہر ایسی خرابیونکی بعد عہد کرامت مہد
جناب امیر علیہ السلام کو وہ لوگ جو سنت شیخین پر قایم تہی کب لیتی تہی علی الخصوص اوس صورت مین کہ عایشہ اور
مروان اور عمر عاص اور معاویہ اور ابو موسی اشعری وغیرہ کو جنگ وجدال اونکی [illegible] کرنی والی خوف حقہ اور رد
کرنی والی قران کامل کے موجود تہی اور علی القیاس سلاطین بنو امیہ علیہم [illegible] جنکا مدار [illegible]

متفقہ ہو منافی آنکہ سنت رسول و اہلبیت میں مصروف تھی وہ قرآن کامل کو کب ظاہر اور رائج ہونے دیتے تھے اور ائمہ
علیہم السلام کیونکر اوسکو ظاہر کر سکتے تھے بالجملہ ائمہ علیہم السلام نے قرآن کامل کو ہرگز نہیں چھپایا بلکہ بے ایمان لوگ اوسکی
چھپانے کی باعث ہوئے اور اونہوں نے چھپوایا اور ائمہ نے چاہا کہ لوگ اوسکو پڑہیں لوگوں نے اوسکو نہ پڑہا پس اوسکے نہ
پڑہنے اور چھپوانے کا قصور خلق کیطرف عاید ہے نہ ائمہ علیہم السلام کیطرف تو اس چینی کو کہ بدولت بے ایمان لوگوں کے
ظاہر ہو سکا جلانے کے برابر جاننا نہ عاقلی کی پر چھیڑی تھا چھیڑتا ہے **قال** المجیب الظریف یہ جو سوال وارد تھے لفظ بلفظ
ہمنے دفع کیے آپ پر جو عاید ہے مع سوالات مستفتی کے حرف بحرف دفع کیجیے نری تقیہ کی نہ لیجیے ہر شقوں کا جواب
سمجھکر لکھیے بات تہنکا ہے سکی کہیے دیر کا مضایقہ نہیں کہ عقلانی کہا ہے ۵ مرن بی تامل بگفتار دم * نکو گوی
گر دیر گوئی چہ غم * اسکے بعد کا شعر کسی اور سے پڑہوا لیجیے گا **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف مجیب غظریف
جو کہتا ہے یہ جو سوال وارد تھے لفظ بلفظ ہمنے دفع کیے غلط محض کہتا ہے البتہ ہر جگہ نری مغالطہ کی لی ہے مثلا جناب مستطاب
مجتہد العصر نے سوال کیا تہا کہ جو مصحف عہد ابوبکر و عمر میں لکہی گئی تہی اور وہ قرآن جو ابن مسعود نے جمع کیا تہا ناو کہان
گئے اور دنیا میں کوئی اونکا حافظ ہے یا نہیں اور کوئی نقل اونکی موجود ہے یا نہیں اگر موجود ہے تو فرمایئے کہان ہے
اور اگر موجود نہیں تو آیہ انا لہ لحافظون کسطرح صادق ہوگا و لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من
خلفہ تنزیل من حکیم حمید بنابر مزعوم اہلسنت کے کیونکر صحیح ہوگا مجیب غظریف نے اسکے جواب میں نری
مغالطی کی لی اور کہا کہ بموجب کریمہ انا لہ لحافظون کے دنیا میں اوسکے ہزاروں حافظ موجود اور موافق آیہ لا
یاتیہ الباطل کے ہر ملکوں کیا ہر قریوں میں نقلیں اوسکی مشہود تھاوت سے کروڑوں ہیں پر جو ان شاد لاکھوں مجید
خوان کو جا بجا سے زبانی یاد ہے منصف لوگ دیکہیں یہ تو سوال از آسمان جواب از ریسمان ہوا جناب مجتہد العصر
دام ظلہ نے حال مصحف عہد شیخین کا اور قرآن ابن مسعود وغیرہ کا پوچھا کہ کوئی اونکا حافظ جانتے ہیں یا نہیں ہے
اور اگر ہے تو کہاں ہے لی آہز ما افاد مجیب غظریف اوسکا جواب نہ دے سکا اوسے مصحف مستفسرہ کا حال بیان نکر سکا
نری مغالطہ کی راہ چلا مد براہ مغالطہ حال قرآن مروج کا جسکا استفسار نہ تہا بیان کیا جناب مستطاب تو حال قرآن ابن
مسعود وغیرہ قرآن شیخین کا پوچھتے ہیں مجیب حال قرآن مروج کا کہتا ہے سایل حال نماز کا پوچھتا ہے مجیب حال روزہ
کا اوسکے جواب میں بیان کرتا ہے اور یہہ شوخ چشمی سے کہتا ہے کہ یہ جو سوال وارد تھے لفظ بلفظ ہمنے دفع کیے اور جناب مجتہد
العصر دام ظلہ نے استفسار فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو اپنے اصحاب و امت کو وصیت کی کہ میں تم میں چھوڑتا ہوں
قرآن اور اہلبیت کو مراد کونسا قرآن تہا یہہ قرآن مروج تو عثمان کے عہد میں جمع ہوا وصیت کی وقت موجود نہ تہا مجیب غظریف

اسکا بھی جواب نہ دے سکا اور وہ نہ بتایا کہ مراد آنحضرت کی حدیث وصیت میں کونسا کلام اللہ ہے اور یہی جناب
مجتہد العصر دام ظلہ نے فرمایا کہ استیعاب میں جو روایت محمد بن سیرین اور روایت عبد الرزاق کی جو موجود ہے اوس سے ثابت ہے
کہ جناب امیر علیہ السلام نے قرآنکو جمع کیا ہے تھا وہ وہ قرآن کیا ہوا اور کہاں غائب ہوا اور کوئی اوسکا حافظ اور اوسکے
علم کثیر کا عالم ہے یا نہیں اگر ہے تو کہاں ہے اور کس ملک اور کس شہر میں ہے آخر ما افاد مجیب غطریف اسکا بھی جواب
نہ دے سکا روایت موضوعہ اعلم الناس احراء ابوبکر کے وضعی ہونا اسکا بادی الرای میں ظاہر ہے جیسا کہ ہم اوپر بوجوہ عدیدہ
وضعی ہونا روایت مذکورہ کا ثابت کر چکے ہیں تضعیف روایت محمد بن سیرین اور روایت عبد الرزاق کنیواسطے لکھے ہیں
اور ذہبی کا سا سوار پکڑا اور علی ہذا القیاس ہر جگہ مدار اپنے جوابونکا دعووں بلا دلیل اور مغالطوں پر اور اپنی خانگی
روایتوں پر کہ قطعاً خلاف داب مناظرہ ہے رکھا ہے بالجملہ سوالات جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ کے سب کے
سب بحالہا باقی ہیں مجیب غطریف نے یہہ جو کہا کہ ہمنے لفظ بلفظ سب دفع کئے یہہ بھی مغالطہ بلکہ کذب محض ہے
جو لوگ کہ ادعا علم کا کرتے ہوں اونکو کذب اور مغالطہ بازی نامناسب ہے جواب فاضلانہ لکھنا چاہئے نہ کلام جاہلانہ
۵ مزن بی تامل بگفتار دم * نکو گوی گر دیر گوئی چہ غم * نطق آدمی بہتر است از دواب * دواب از تو بہ گر نگوئی
صواب * قال المجتہد العلام الغریف اور تحقیق یہہ ہے کہ یہہ قرآن مروج اور جتنے قرآن کہ محرق ہوئے ہم سبکو منزل
من اللہ اور واجب التعظیم اور قابل التکریم جانتے ہیں اور اہانت اور استخفاف اونکا گناہ کبیرہ ہے اور احراق اونکا
باعث احتراق بنار جہیم ہے قال المجیب الغطریف اقول بفضل العزیز العلام نام خدا اتنی عرصے کی بعد اتنا فقرہ
جو زبان مبارک سے نکلا تو وہ بھی بنای شیعیت کو برہم کر رہا ہے اقول بفضل العلی القوی اللطیف جناب مستطاب
مجتہد العصر دام ظلہ نے جو ارقام فرمایا ہے پہلے سے کہا ہے فرما رہے ہیں مجیب غطریف نے جو کہا اتنی عرصے کی بعد اتنا فقرہ زبان
مبارک سے نکلا یہہ بھی مغالطہ بلکہ کذب صریح ہے اور جناب مستطاب مجتہد العصر نے جو کچھہ ارشاد فرمایا ہے حق حقیق بلا حجاب
اور مجتہد عقاید حقہ فرقہ حقہ اثنا عشریہ ہے اور اوس سے بنای شیعیت کا برہم ہونا یعنی یہ عقیدہ فرقہ حقہ کا ہے جو سچ ہے
اور نام خدا زبان سنی الحق کے جو نکلتا ہے ہاں برہمی بنا کے ہونیکے البتہ اوس سے ہوتی ہے کہ استخفاف جلانے
والی قرآنونکا بنار جہیم اور کبیرہ ہونا استخفاف قرآن مجید کا خلاف عقاید سنیہ ہے کسواسطے کہ سنیونکی نزدیک عثمان نے
بسبب جلانے قرآنکی مستحق مثوبات اخرویہ کا ہوا اور مجیب کے نزدیک جلانا قرآن منزل من اللہ کا بہترین حسنات عثمانیہ سے
تھا اگر سابقاً ورا آن لکھنا قرآن مجید کا پیشاب سے معاذ اللہ سنیونکی مذہب میں صحیح ہے کما مر من فتاوی
قاضیخان اور ما ہیہ اور ما تعظیم قرآنکا کرتے ہیں شرماتے نہیں سبحان اللہ کیا خوب تعظیم قرآنکی سنیونکی مذہب میں

ہی فالی اللہ المشتکی وہو حسبنا ونعم الوکیل مصور ہتین قول مجیب کا کہ یہہ فقرہ بنای شیعیت کو برہم کر رہا ہی کذب
محض ہے اگر یون کہتا کہ یہہ فقرہ بنای سنیت کو برہم کر رہا ہی تو راست و درست ہوتا **قال المجیب الغطریف** قرانکو
پاخانہ مین پڑہنا اور حایض کو حکم تلاوت کا دینا کیا خوب تعظیم ہی ع بر رغم عدو نام زنگی کافور ا **قول المفضل**
العلی القوی اللطیف جواب اسکا کتب معتمدہ سنیہ سی مفصل گذرا کہ داؤد کی نزدیک سارا قران پڑہنا اور باقی
علمای سنیہ کی نزدیک کچہہ آیات پڑہنا جنب و حایض کو صحیح ہی اور تفسیر فتح العزیز مین ہی کہ پاخانہ مین دعاؤنکا
پڑہنا جایز او مسنون ہی فانظر ثمہ بالجملہ تعریض کرنا بیجا ہو کا کہ مذہب سنیو نمین بہی جایز ہی پہچانی سے
قال المجیب الغطریف بہی گذر چکا کہ حضرت امام جعفر صادق ع نی قران مرتب و صحیح کو اہانت کی راہ سے
زمین پر پہینک مارا **قول المفضل العلی القوی اللطیف** بہی او پر بتفصیل تمام لکہا ہی کہ یہہ افترای بحت ہی کہ
کلینی وغیرہ کتب امامیہ مین اسکا اثر او رنشان بہی پایا نہین جاتا ممکن نہین کہ امام معصوم اہانت قرانکی کرین مجیب غطریف
او راوسکی اضراب پر لازم و واجب ہی کہ دیدہ و دانستہ اندہی نہ بنین اور گمراہی کی کنوین مین وندہی گرین کافی
کلینی مین حدیث زید بن جہم کو دیکہین کہ اوسمین قرانکا زمین پر پہینکنا بصراحت ہی نہ بکنایت کما فعلتہ
فتنکرو کا تکن من الجاہلین **قال المجیب الغطریف** اور خواجہ طوسی نی سنیونکا مدرسہ جلوایا کہ جای
قران متعدد سی تہا اور اونکی معرکہ مین خدام والانی جو عظمت قرانکی کی اور وہ باعث برہمی ریاست معتصم کی
ہوئی کا لشمس علی رابعۃ النہار ہی **قول المفضل العلی القوی اللطیف** ان امور کا بہی جواب مفصل اوپر گذرا
اور معرکہ اودہ مین بہی باعث اہانت قران اور قتل امیر علی کی سنیونکی علما ہوی ہین اور جب سنیونکی مذہب مین
قران مجید کا العیاذ باللہ منہ پیشاب سے لکہنا جائز ہی تو اور اہانت کس شمار مین شاید سنیونکی نزدیک قرانکا
پیشاب سی لکہنا بڑی تعظیم اور تکریم ہی اور سہل انگاری احکام شرع شریف کی اور شیوع فسق و فجور کا جیسا
باعث برہمی ریاست معتصم و دہلی کا ہوا تہا ویسا ہی یہان بہی ہوا او رقتل امیر علی کا علت برہمی ریاست کا
نہین ہو سکتا جیسا کہ زعم باطل مجیب غطریف وغیرہ کا ہی کما مر مشروحا **قال المجیب الغطریف** اگر یہہ باتین موجب
اہانت اور استخفاف کی ہین تو اب کون مرتکب گناہ کبیرہ کا ہی اور نار جہنم کسکا حظیرہ اور اگر یہہ باتین اہانت اور
استخفاف کے نہین تو قران غیر مرتب اور مشکوک کو نظر برفع فساد کی جلانا اور یہود و نصارا کا اختلاف مٹانا موجب
اہانت اور استخفاف کا نام نہو کیا مقام الزام ہی سے ابتک نہوئی عز سخن سے آگاہ ٭ لاحول ولا قوۃ الا باللہ
قول المفضل العلی القوی اللطیف مجیب غطریف بار بار مکرر ان خرافات کی کرتا ہی ہمکو بہی جواب مکرر لکہنا

پڑتا ہی مجیب نی جو کہا اگر یہہ باتین موجب اہانت کی ہین تو کون مرتکب کبیرہ کا ہی مشار الیہ لفظ یہہ کا نہین معلوم ہوتا

کون ہی بہرحال حقیقت حال لکہی جاتی ہی کہ قرآن کا پڑہنا جنب اور حائض کو سنیونکی یہان بہی جائز ہی اور پڑہنا و جانا انکا

پایخانہ مین بہی اونکی یہان درست ہی کما مر مرارا تو جو ان امور کا مشترک بین الفریقین ہو اجمع کو اعتراض کرنا ان امور کا

بشیعہ اپنی پانو پر مارنا ہی رہا جلانا قرآنون منزل من اللہ کا اور اوسکا پیشاب سی لکہنا کہ موجب اہانت اور استخفاف

کا ہی مختص ہے سنیون اور اونکی اماموںسی تو وہ ہی مرتکب گناہ کبیرہ کی ہین اور نار جحیم اونہین کا خطیوہی اور الحمد للہ

کہ امامیہ الحق اور الحق ان امورسی پاک و بری ہین اور قرآنکی پہینکنی کا زمین پر افترای محض ہی امام معصوم پر اور مشکوک ہونا

قرآنون اصحاب عدول سنیونکا یعنی چہ اور غیر مرتب کہنا قرآنون محرقہ کو تحکم محبت ہی اور بلا بلیہ معقولہ یہہ دعوی

مجیب کا غیر معقول ہی اور حق یہہ ہی کہ جلانا قرآن مرتب و غیر مرتب کا اہانت اور استخفاف اور باعث احتراق بنار

جحیم ہی جیسا کہ قاضی حسین نے بہی کہا اور رفع فساد اور اختلاف کا جو مجیب بہانہ پکڑتا ہی وہ ہی محض ہے جب پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ نی کہ آنحضرت کی سامنی قرآن ابن مسعود و ابی بن کعب وغیرہ موجود تہی فساد اور اختلاف کا خوف کیا عثمان

محرق القرآن کو کیا منصب تہا مجیب ظریف نی کیا حدیث مشکوۃ کی جو جناب مستطاب مجتہد العصر نی اسی جگہ لکہی کہ ہشام

بن حکیم اور عمر مین اختلاف سورہ قرآن کی پڑہنی مین ہوا عمر ہشام کو کہینچکر پیغمبر خدا کی خدمت مین لی گیا اور ماجرا بیان کیا

کہ آنحضرت نی فرمایا کہ یہہ قرآن نازل کیا گیا سات حرفون پر پڑہو جسطرح کہ میسر ہو **قال المجتہد العلام الظریف** اور بنا بر

روایات سبعہ احرف کی جو اختلاف وہین تہی وہ از جملہ ساتون حرفونکی تہی کہ قرآن مجید اونپر نازل ہوا تہا چنانچہ مشکوۃ

مین لکہا ہے کہ خلیفہ ثانی نے خود فرمایا ہی کہ سنا مینی ہشام بن حکیم بن حزام سی کہ پڑہتا تہا سورہ فرقانکو برخلاف

اوسکی جو مین پڑہتا تہا اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی مجہکو پڑہایا تہا پس قریب تہا کہ مین اوس سے

اوسوقت بہڑ جاؤن لاکن مینی اوسکو چہوڑ دیا یہان تک کہ قرات کو تمام کیا پہر تو مین ردا اوسکی گلی مین ڈالکی

کہینچا اور گہسیٹتا ہوا جناب رسالت پناہ کی پاس لے گیا اور کہا کہ سنا مینی اس سی پڑہتا ہی سورہ فرقان کو بر

خلاف اوسکی کہ مجہکو آپ نی تعلیم کیا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نی مجہسی کہ چہوڑ دی اسکو بعد از ان ہشام

سی فرمایا پڑہ تو کسطرح سی پڑہتا ہی اوسنی پڑہا اوسی طور سی کہ پہلی مینی اوس سی سنا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

نی فرمایا اسی طور سی یہہ سورہ نازل کیا گیا ہی پہر مجہسی فرمایا کہ تو بہی پڑہ مینی بہی پڑہا فرمایا کہ اسیطرح سی نازل کیا

گیا ہی مین اوسوقت حیران ہوا کہ دونونکو فرمایا کہ اسیطرح نازل ہوا پہر حضرت نی فرمایا کہ یہہ قرآن نازل کیا گیا ہے

سات حرفون پر پس پڑہو جسطرح سی کہ میسر ہو **قال المجیب الظریف** اقول بفضل العزیز العلام سبعہ احرف کی تفسیر مین

(۷۷)

علما کا اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ سات لغت مراد ہی کہ وہ قریش اور ہوازن اور ہذیل اور یمن و ثقیف اور بنی تمیم ہی لکن
قریش نسبت اور زبانون سے فصیح ہے اسواسطی اول قران اسی زبان پر نازل ہوا پہر توسع کی لئی چند دن تک
اور زبانون مین بہی اجازت رہی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد اوس سے سات قرات مشہورہ ہی کہ سب متواتر ہین اور اون
سبہون پر حکم قرانکا ثابت کیا اونپر صحت نماز اور حرمت مس جنب و حائض وغیرہ مرتب ہی اور بعضی کچہہ اور بہی مراد
لیتی ہین لکن انحصار صحت کا نہین دونو مین ہے اور یہہ اختلاف لغت سبعہ کا نہین قرات سبعہ کیطرف رجوع
کرتا ہی جسکی تفصیل مشکوۃ مین بروایت ابن شہاب کے موجود ہی کہ اوسنی کہا کہ بلغنی ان تلک السبعۃ الاحرف
انما ھی فی الامر تکون واحدا لا یختلف فی حلال ولا حرام ملا علی قاری اور شیخ عبد الحق اسکی تحت مین
افادہ فرماتی ہین کہ یعنی مرجع ہر ایک کا طرف ایک معنی کی ہی اگرچہ لفظ مین اختلاف ہو اسواسطی کہ لغات سبعہ اور اسیطرح قرات
سبعہ مین اختلاف نہین ہوتا اور اگر اختلاف ہو اسطرح پر کہ مثبت منفی ہوجاوی اور حلال حرام یا بالعکس تو یہہ قران
درست نہین کہ یہہ موجب اختلاف کثیر کا ہی حالانکہ خداوند پاک فرماتا ہی ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا
فیہ اختلافا کثیرا اور ہرگاہ یہہ قران من عند اللہ ہی تو اختلاف کثیر کو اسمین راہ نہین اب تقریب ملازمان
والا کی ناتمام رہی اور دامن جناب عثمانکا بہتان نقصان سی پاک ہوا ۵ تو پاک باش برادر مدار از کس باک *
بزنند جامہ ناپاک گاذران بر سنگ **قول** بفضل العلی القوی اللطیف مجیب عطریف نی یہہ تطویل لاطائل
کہ کہ مقدمات اوسکی منقوض اور مدخول ہین واسطی انتشار اذہان سامعین کے کی ہی حقیر نی جواب تفصیلی اسکا بخوف
تطویل نہ لکہا اسیقدر پر اکتفا کرتا ہون کہ اولاً مجیب عطریف یہہ بتاوی کہ عمر تو بقول سنیونکی مصاحب اول
بلکہ اتالیق پیغمبر کا اور اعلم اصحاب تہا کہ اکثر وحی اوسکی رای کی موافق نازل ہوتی تہی کیا نجانتا تہا کہ قران سات لغت
پر نازل ہوا اور مرجع لغات سبعہ کا قرات سبعہ کیطرف رجوع کرتا ہی اور مرجع ہر ایک کا طرف ایک معنی کی ہی اگرچہ
لفظ مین اختلاف ہو پہر اوسکو ہشام بن حکیم سی جہگڑنی کی کیا وجہ کہ پڑہنا ہشام کا موافق تعلیم جناب رسالتماب صلی اللہ
علیہ وآلہ کی تہا اور قرات ہشام اور قرات عمر مین اختلاف کثیر یعنی تبدیل مثبت بمنفی اور انقلاب حلال بحرام یا بالعکس
نہ تہا اور علی القیاس عثمان کو بہی معلوم ہوگا کہ قران سات لغت پر نازل ہوا ہی اور مرجع لغات سبعہ کا قرات سبعہ کے
کیطرف رجوع کرتا ہی اور مرجع ہر ایک کا طرف ایک معنی کے ہی اگرچہ لفظ مین اختلاف ہو ورای آن یہہ بہی دیکہ چکا تہا
کہ پیغمبر خدا نی قران ابن مسعود اور ابی بن کعب کو کہ باہم ترتیب مین مختلف تہے رہنی دیا تہا اور عمر اور ہشام کی اختلاف
پر جو سورہ فرقان کی پڑہنی مین تہا آنحضرت نی دونوکو رہنی دیا تہا اور فرمایا تہا کہ قران سات حرفونپر نازل ہوا

پر جسطرح سی کہ پیہر ہو مطلع ہوگا پہر اس عثمان محرق القرآن کو کیا امر باعث جلانی قرآنون منزل من اللہ کا ہوا اور ثانیاً
جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی طعن نقصان کرنی کا قرآن عثمان پر نہین کیا ہی جناب مستطاب موصوف تو طعن جلانی
قرآنونکا اوس محرق القرآن پر کر رہی ہین مجیب عظریف اپنی ذہن وقاد سی طعن نقصان قرآنکا عثمان پر بیان کرکا ہے
اور اس طعن کے جواب دہی شروع کی ہے اور جلانی کی جواب کو ناتمام چہوڑا جہنی سکے لئی گوشی دہونڈتا ہی گوشہ تو
ملتا نہین خندق مین گرتا ہی گیا تہا تمام نخشوانی روزی گلی پڑی سعو پہین جیتر کہتا ہی کہ جب قرآن نازل ہوا سات حرفوں پر
اور وہ ساتون حرف منزل من اللہ خواہ مراد اوس سی سات لغت مذکورہ ہون خواہ سات قرات مشہورہ قرآن مروج میں
مین نہین ہین تو تقریب جناب مستطاب کے تمام ہی ور دہن عثمان محرق القرآن کا علاوہ احراق قرآنکی جرم نقصان
قرآنمین بہی آلودہ ہی اور نہونا ساتون لغت کا قرآن مروج مین باعتراف مجیب عظریف کی ثابت ہی کہ وہ ساتون زبانین
لکہہ چکا ہی کہ عثمان نی زید بن ثابت و عبداللہ بن زبیر و سعید بن عاص و عبداللہ بن حارث جمع کرنیوالون
قرآن مروج کو حکم دیا تہا کہ عند الاختلاف زبان قریش کو مقدم کہو کہ قرآن اونکی زبان پر اوترا ہی چنانچہ اون لوگون
نی کہ متصدی جمع کرنی قرآن کی تہی اسیطرح کیا اور علی ہذا القیاس ساتون قرارت بہی اسمین نہین ہین **قال المجیب العظریف**
مین بعد اگر کچہہ شبہ رہی تو مجمع البیان کی عبارت ملاحظہ کیجئے کہ وہ اسکی تائید کر رہی ہی **اقول** بفضل العلی
القوی اللطیف جہل مرکب سی خدا ہی علام سبکو محفوظ رکہی عبارت مجمع البیان مین تائید برارت عثمانکی احراق
اور نقصان قرآنسی کہ مجیب کا مطلب ہے نہ بہ بحث پائی جاتی ہی نہ کتابت ملکہ مطلب سعدی دیگر ہست اور اس
سی تو تائید مقبول خدا اور رسول ہونے اور باقی رکہنی قرآن ابن مسعود اور ابی بن کعب کے ظاہر ہی وہ عبارت
یہہ ہی **وان جماعۃ من الصحابۃ کعبد اللہ بن مسعود وابی بن کعب وغیرہما ختموا القرآن علی
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ عدۃ ختمات وکل ذلک یدل بادنی تامل علی انہ کان مجموعا مرتبا
غیر منثور ولا مبثوث** یعنی عبداللہ بن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہما ایک جماعت اصحاب نی قرآن مجید کو
کئی مرتبہ پیغمبر خدا کی حضور مین ختم کیا تہا اور یہہ دلیل ہے اس امر کے کہ قرآن مجید پیغمبر خدا کی عہد کرامت مہد مین مجموع
و مرتب تہا منتشر اور پراگندہ نہ تہا انتہی اس عبارت مین قرآن مروج عثمانی کا ذکر اور اوسکی کمال و نقصان کا بیان
بتصریح ہی نکلتا پاور اوسکی جمع اور ترتیب تو عہد ضلالت مہد خلیفہ ثالث بالخیر مین ہوی ہے پیغمبر خدا کی عہد
مین اسکا وجود بہی نہ تہا اور نہ حضور مین وہ والاجناب کے ختم کیا گیا اب عقلا سمجہہ لین کہ عبارت مذکور کسکی تائید
کر رہی ہے الحق امامیہ کی یا مجیب عظریف کی اور مبلغ فہم مجیب کا بہی پرکہہ لین اور یہہ امر ہر کسیکو معلوم ہی کہ

قران عبد اللہ ابن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہ جنکی کئی ختم پیغمبر خدا کی حضور مین ہوی تہی سب کی سب عثمان محرق
القران نے جلا دئی اور اپنی جمع کئی ہوی قرانسے ساتون حرف ہی جن پر قران نازل ہوا تہا اوڑا دئی تو طعن احراق
قران منزل اللہ اور نقصان قران منزل من اللہ دونو ہزار ثالث بالخیر کی دامن مین بندہی اور اوسکی گلوی گردن
مین آویزان ہین اور رسالہ اور ما علیہ عبارت مجمع البیان کا اوپر بسم مفصل لکہہ چکی فانظر ثمہ قال المجتہد العلام
العریف ومخفی نرہے کہ یہہ سات حرف غیر قراتون قرا سبعہ کی تہی کہ وہ حرف باقی رہی اور یہہ باقی ہین مانند
قرات ابی بن کعب اور ابن عباس کے کہ آیہ متعہ کو اسطرح پڑہا ہی فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمّی
فاٰتوھن اجورھن فریضۃ چنانچہ تفسیر کبیر مین مذکور ہی اور ابن اثیر جزری نی بہی اسکا اقرار کیا ہی کہ سبعہ
حرف سوای قرات سبعہ کے ہین قال المجیب الغطریف اقول بفضل العزیز العلام جو لوگ قائل ہین کہ
سبعہ حرف غیر قرات سبعہ ہی مراد اونکی غیر لغات سبعہ نہین ورنہ لغات متناقضہ اقول بفضل العلی
اللطیف اسجگہہ کلام مجیب غطریف کا خالی تعقید لفظی او معنوی سے نہین ہے ظاہرا یہہ الجہانا مطلب کا عمداً ہے
تاکہ ہر کوئی عجز مجیب پر مطلع نہو اسواسطی حقیر کو ضرور ہوا کہ تار وپود اولجہا ہوا مجیب غطریف کا سلجہا دون اور
خلاصہ ارشاد فیض بنیاد جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ کا اور جواب باصواب مجیب غطریف کا کہول
تاکہ عام وخاص آگاہ ہون کہ یہان مجیب نی اپنی ہاتہہ پانو گم کئی ہین اور کارگہ اپنی سوال مغالطہ پر جا بی سے
مخفی نرہے کہ جناب مستطاب نی ارشاد فرمایا ہی کہ بنابر روایات سنیہ کی قران مجید سات حرفونپر نازل ہوا ہی اور بنا بر عبارات
ابن اثیر وغیرہ صاحب کے سنیہ کی سات حرف غیر قرات سبعہ کے ہین اور وہ ساتون حرف اس قران مروج عثمانی مین باقی
نہین اور وہ قرات سبعہ باقی ہین مانند قرات الی اجل مسمّی کے تو بموجب روایات سنیونکی قران مین نقصان
فی الجملہ ثابت ہوتا ہی فقط اسکی جواب مین مجیب غطریف کو لازم تہا کہ باقی رہنا ان حرفونکا اس قران مروج مین ثابت
کرتا سو اس امر کا ثابت کرنا تو اوسکو ممکن ہنوا ناچار اوسنی الجہانا مطلب کا اور مغالطی مین ڈالنا سامعین کا چاہا بہتر
بمقتضای الحق یعلو ولا یعلی کے ایسی تحریر وتقریر اوسکی زبان قلم سی نکلی کہ ایراد جناب مستطاب دام ظلہ کا
خوب جم گیا کسواسطی کہ اوسنی کہا کہ جن لوگونکی نزدیک سبعہ حرف غیر قرات سبعہ ہین مراد اونکی سبعہ حرف سے
لغات سبعہ ہی کہ وہ قریش وطی اور ہوازن اور ہذیل اور یمن او ثقیف اور بنی تمیم ہی فقط اس تقریر مجیب سے
اعتراض نقصان فی الجملہ قران کا منزل من اللہ سی نہ اوٹہا اگر لغات سبعہ قران مروج مین باقی ہوتی تو البتہ اعتراض مذکور
دفع ہو جاتا اور باقی نرہنا لغات سبعہ کا قران مروج مین باعتراف مجیب غطریف کی ثابت ہی کما اشرنا الیہ سابقاً

(۸۰

(۸۱)

قال المجیب الغطریف کیونکہ تقدیر اول پر عدم اتمام کلمۃ اللہ لازم آتا ہی اور یہہ بدلیل کریمہ وتمت کلمت ربک
صدقا وعدلا جایز نہین ا قول بفضل العلی القوی اللطیف اس مقام مین مجیب غطریف عجب کلام مخبط
کر رہا ہی نشہ محبت عثمان مین جو ہی بوقت کی جز ہی ہی کلام مستانہ کر رہا ہی اوسکو تو لازم ہی کہ باقی رہنا لغات
سبعہ کا اس قران مروج مین ثابت کری اور بچا عثمان کا تعقیص قرانسی چہوڑا ہی سو وہ اوس سی ہو نہین سکتا
ناچار مغلطی کی چال چلتا ہی اور کہتا ہی کہ سبعہ احرفسی لغات سبعہ مراد ہین اور اوسکو اپنی دانست مین مدلل کرتا ہے
حالانکہ اس استدلال کی کہ فضول محض ہے کچھ حاجت نہین مسلما کہ سبعہ حرفسی لغات سبعہ ہی مراد ہین
پہر وہ لغات ہی تو عثمان نی اس قران مروج سی اوڑا دی تو طعن نقصان کرنی عثمان کا سبعہ احرف کو قرا مین جیسا تہا
ویسا ہی رہا اور بڑا یہہ کہ کلام بی محل کر رہا ہی الطف یہہ ہی کہ دعوی کچہ کرتا ہی اور دلیل کچہ لاتا ہی صاحبان عقل سلیم
کر دعوی مجیب کا یہہ ہی کہ مراد سات حرفونسی جن پر قران نازل ہوا ہی لغات سبعہ مذکورہ ہین اور دلیل اس دعوے
پر یہہ لاتا ہی کہ اگر لغات سبعہ اوس سی مراد نہوں تو ناتمام ہونا کلمۃ اللہ کا لازم آتا ہی اور یہہ دلیل اوسکی دعوے
پر منطبق نہین ہوتی بلکہ اس دلیل کو مدعا مجیب غطریف سی کچہ مساس نہیں اول اگر سات حرفونسی لغات سبعہ
مراد نہ لئی جاوین تو ناتمام ہونا کلمۃ اللہ کا غیر مسلم ہی عدم اتمام ہرگز لازم نہین آتا مجیب غطریف کو لازم ہے
کہ وجہ ملازمہ کی بیان کری اور ثانیا لو فرضنا کہ عدم اتمام کلمۃ اللہ لازم آتا ہی تو یہہ ایراد مجیب کا اون علماے
سنیو پر ہوگا جو سبعہ احرف سی قرات سبعہ یا اور کچہہ مراد لیتی ہین یہان مثل مشہور صادق آئی نامرد
ہاتہی گہر کے فوج کو مارے اور ثالثا مجیب غطریف کو معنی کلمۃ اللہ کی نہین معلوم اور مطلب آیہ وافی ہدایہ وتمت
کلمۃ ربک صدقا وعدلا کا نہین جانتا اوسکو لازم تہا کہ اپنی مذہب کی کتابین پہلی دیکہ لیتا بعد ازان
متصدی استدلال کا اس آیہ سی ہوتا خلاصہ آیہ شریفہ کا جیسا کہ جلالین وغیرہ تفاسیر سنیہ مین ہی یہہ ہی کہ احکام
ومواعید خدای تبارک وتعالی کی تمام ہین اونمین نقض اور خلف کو راہ نہین پہلا اس مضمون کو مدعای مجیب غطریف سے
کیا علاقہ کہ اوسکا مدعا تو یہی ہی کہ سات حرفونسی لغات سبعہ مراد ہین اری پہلی مانس اگر سبعہ احرفسی لغات سبعہ
مراد نہ لی جاوین تو احکام اور مواعید خدا تعالی مین کیا نقض اور خلف ہوگا یہہ تو وہی مثل ہوئی ماری گہٹنا پہوٹے
آنکہہ قال المجیب الغطریف اور بر تقدیر ثانی تبدیل مثبت بمنفی و منفی بمثبت یا استحالہ حلال بحرام اور حرام
بحلال ناگزیر ہی اور یہہ موجب اختلاف کثیر ہے اقول بفضل العلی القوی اللطیف مجیب غطریف سی جواب تو
سرانجام ہو نہین سکتا تو ایسی مغلطی کے راہ پکڑ لی باتین خارج از مطلب بنا رہا ہی اسکا جواب نہین دیتا کہتا تو

حرف اور لغات سبعہ کو عثمان نے ذرا بھی نہیں لکھا ہے تو گویا کہا ہے کہ سبعہ حرف سے لغات متناقضہ
مراد ہیں سبحان اللہ یہ سمجھ لینا ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ لغات متناقضہ اوس سے مراد ہیں تاکہ تبدیل مثبت بمنفی
اور منفی بمثبت یا انقلاب حلال بحرام و حرام بحلال سمجھا جاوے لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور مجیب غطریف
یہ بھی سمجھے کہ آیہ فما استمتعتم بہ منہن سات قبل الی اجل مسمی کے تناقض آیہ مذکورہ ولا قیدکا نہیں
ہی اگر تناقض ہوتا تو ابن عباس اور ابی بن کعب عمران بن حصین اجلہ اصحاب جو اہل عینو کی اس قرأت کو کیوں
اختیار کرتی قال المجیب الغطریف قطع نظر از لغت کی سبعہ بھی اسکو روا نہیں رکھتی چنانچہ صاحب فتح المنہج المنجحت
کریمہ لا مبدل لکلماتہ وھو السمیع العلیم کے لکھا ہی اسیکہ نسبت کہ تبدیل وسنہ و باشد مرخدا و حکام
اورا چنانچہ تبدیل واصفر توریت را زیراکہ حقتعالی محافظت قرآن فرمودہ است اقول بفضل العلی القوی اللطیف
فی الواقع الحق کی نزدیک بھی تبدیل مثبت بمنفی و انقلاب حلال بحرام اور بالعکس روا نہیں ہی اور جاری کسی کلام
جاہل اسکا نہیں نکلتا پھر مجیب غطریف کو استدلال کی آیہ مذکورہ سے کیا حاجت تھی قال المجیب الغطریف پس معلوم
ہوا کہ سبعہ حرف سے وہی لغات سبعہ مراد ہیں جنکا مذکور ہو چکا اقول بفضل العلی القوی اللطیف جب سبعہ حرف
سے لغات سبعہ مراد ہوی تو نقصان قرآن مروج کا منزل من اللہ سے ظاہر ہی کہ جامع القرآن نے سوای لغت قریش
کی باقی لغات نکلوا ڈالی ہیں تکا اقربہ المجیب سابقاً قال المجیب الغطریف اب انکا باقی رہنا ممنوع ہی اقول
بفضل العلی القوی اللطیف یہ دعوی مجیب غطریف کا ممنوع ہی اور سند منع کی وہی ہی جو مجیب لکھ چکا ہی کہ عثمان
نے مقصد بیان جمع قرآن کو حکم دیا کہ عند الاختلاف زبان قریش کو مقدم رکھو کما مر مراراً قال المجیب الغطریف کیونکہ
مرجع کل لغات کا وہ ہی جیسی مرجع ہر قرأت کا وہ ہی اقول بفضل العلی القوی اللطیف احد ہونا مرجع
لغات اور ہر قرأت کا کام نہیں آتا اگر کار آمد ہوتا تو عمر ہشام سے کیوں جھگڑتا کما مر من المشکوۃ اور ظاہر ہی کہ جب
قرآن سبعہ احرف پر نازل ہوا تو جمع اور ترتیب اوسکی بطور نزول کے چاہئے نہ رای عثمان کے موافق وہ کون ہی کہ قرآن
مجید میں اپنی سے دخل دیا اور ان حروف کو جن پر قرآن نازل ہوا تھا اوڑا دیا شاید اوسنے اپنی دانست میں کلام
خدای جلیل کو اصلاح دی لاحول ولا قوۃ الا باللہ قال المجیب الغطریف بلکہ یہ لغات سبعہ ضمن میں
قرأت سبعہ کے ہیں چنانچہ بعض شراح مشکوۃ نے جابجا تصریح کی ہے اقول بفضل العلی القوی اللطیف
یہاں تو مانند ہباء کی مثل ٹھیک ہوتی ہے کسو سہل کہ مجیب غطریف نے قول سابق میں لکھا ہی کہ سبعہ حرف
کی تفسیر میں علما کا اختلاف ہی بعضی کہتی ہیں کہ سات لغت مراد ہیں قریش وغیرہ بعضی کہتی ہیں کہ مراد و جوہ

(۸۲)

ست قرأت

ثبات قرأت مشہور ہی اور یہہ قول مجیب کا صحیح ہی اسمین کہ دعوی تو اپنا صحیح ہی اور بیان کرتا ہی کہ یہہ لغات

سبعہ ضمن میں انہیں قرأت سبعہ کی ہین بالجملہ اولاً کلام مجیب کا متناقض اور ثانیاً دعوی بے دلیل ہے اور سکو لازم

ہی کہ جنبہ معقول سے اپنے دعوی کو ثابت کری ورنہ تسبیح بیہوج ہی قال المجیب الظریف بلغات اور قرأت مشہور

یہی ہین جو اس قرآنمین موجود ہین اقول نفتش المعنی القوی اللطیف یہہ قول بھی مجیب ظریف کا اولاً دعوی

بے دلیل ہے اثبات اسکا بروایات معتبرہ خصم چاہیے ورنہ لغو و باطل ہے اور ثانیاً بحکم کتب سنیہ یہی تواتر

قرآن مروجہ کا وقت نزول سے تا عہد عثمان ثابت نہین ہوتا کیونکہ یہہ قرآن مروج باجماع سنیان بلکہ باتفاق فریقین

عہد عثمان مین جمع اور مشہور و مروج ہوا ہی پہر اون لغات اور قرأت کا جو اوسمین موجود ہین تواتر از وقت نزول

کسطرح ثابت ہو اظاہر ایہہ قول مجیب کا از قبیل مہملات ہی کچہہ معنی نہین رکہتا یا از قبیل المعنی فی بطن الشاعر ہی

یہہ تو ہر شخص پر ظاہر ہی کہ بیان مجیب کی ذمہ پر اثبات اس امر کا لازم ہی کہ وہ لغات سبعہ جن پر قرآن نازل ہوا

سب کی سب اس قرآن مروج مین موجود ہین اور شائبہ اس مطلب کا یا اسکی دلیل کا اس عبارت مجیب مین نہین پایا جاتا

پہر یہہ تسبیح ما و او ر تو طاس بلکہ تسبیح اوقات کیلئی عدا مجیب نہ کہا اون لغات سبعہ کا جن پر قرآن نازل ہوا ہی

(۸۳) مجیب خود سابق مین لکہہ چکا ہی کما اشرنا الیہ سابقاً قال المجیب الظریف اور جو انکی سوا ہی وہ شاذ یا منسوخ ہے

اقول نفتش المعنی القوی اللطیف اولاً یہہ دعوی مجیب کا تحکم بحت اور غلط محض ہے موافق آداب مناظرہ کے

اثبات اسکا ضروری ہی اور ثانیاً بموجب ارشاد فیض بنیاد جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ کی کما افاد فی جواب

الاستفتا وہ لغات اور قرأت جو اس قرآن مروج مین نہین ہی بنفس الامر مین شاذ نہین ہین عثمان محرق لقرآن

نی سب قرآنون منزل من اللہ کو جلا کر انکو شاذ بنا دیا ہی اگر سب قرآن موجود ہوتی تو یہہ لغات اور قرأت کا ہیکو

شاذ ہوتی اور ثالثاً فرضنا کہ بقول مجیب کی جو انکی سوا ہی وہ شاذ ہی پہر بہی مجیب ظریف کو شذوذ اسکا مفید نہین

اور نہ ہمکو مضر مجیب کو باوجود ادعای علم اپنی مذہب کی خبر نہین مسلم الثبوت محب اللہ بہاری اور شرح مسلم مولوی عبد العلی

ہی قرأت شاذہ یعنی وہ قرأت جو سوای قرأت مشہور کی ہے حنفیہ کے نزدیک وجب العمل ہے اور شافعی نی اسمین

خلاف کیا ہی اور ابو حنیفہ نی بنا بر قرأت ابن مسعود کی کہ فصیام ثلثۃ ایام متتابعات ہی کفارہ قسم مین تتابع یعنی

پیہم تین روزی رکہنا واجب جانتا ہی اور رافعی اور قاضی ابو الطیب اور قاضی حسین نی کہا ہی کہ مذہب ابو حنیفہ کا عمل قرأت

شاذہ پر ہی اور مجمع الجوامع اور شرح مختصر مین اسکی تصحیح ہی کہ علما اجماع کیا ہی صحابہ نی کاٹنی دست راست سارق پر

بنا بر قرأت ابن مسعود کی باوجودیکہ وہ قرأت شاذہ ہی تو معہذا جبکہ ابو حنیفہ کی نزدیک قرأت شاذہ واجب العمل ہے

فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی فاتوهن اجورهن کہ صریح ہے حلت متعہ مشروعہ مین گو
قرأت شاذہ ہی سہی واجب العمل ہے اور متعہ حنفیہ کی نزدیک بھی حلال ہوا اور مجیب غطریف کو اس کلام لغو سے کچھ فائدہ
حاصل ہوا قال المجیب الغطریف خصوصاً وہ قرأت کہ جس مین اختلاف کثیر اور حرمت اور حلت کا تفاوت ہی تو وہ مردود
ہی جیسی قرأت الی اجل مسمی بعد فما استمتعتم کی کہ شیعہ اس سے اباحت متعہ کی نکالتی ہین اقول
بفضل العلی القوی اللطیف اولاً مجیب غطریف نی لفظ اختلاف کثیر اور تفاوت حلت اور حرمت کا بیان بی محل اور بطور
مغالطے کے لکھا ہی قرأت فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی مین نہ اختلاف کثیر ہی اور نہ تفاوت حلت
وحرمت کا غالباً مجیب غطریف نی معنی اختلاف کثیر فی القرآن کی اپنی تفاسیر مین نہین دیکھی تفسیر جلالین مین ہے
افلا یتدبرون یتأملون القرآن وما فیه من المعانی البدیعه ولو کان من عند غیر الله لوجدوا فیه
اختلافاً کثیراً تناقضاً فی معانیه وتباینا فی نظمه انتهی اس عبارت تفسیر سے ظاہر ہے کہ معنی اختلاف کثیر فی القرآن
کی ہونا تناقض کے معانی قرآن مین اور تباین کا اوسکی نظم مین ہے یعنی خدای عز اسمه فرماتا ہی اگر قرآن مجید بنایا ہوا
مخلوقات کا ہوتا تو اوسکی معانی مین تناقض اور اوسکی نظم مین تباین ہوتا کہ بعض آیہ مناقض بعض کے اور بعض آیہ
فصیح اور بعض آیہ غیر فصیح ہوتی اور یہ تو ظاہر ہی کہ آیہ فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی نہ تناقض
کسی آیہ کا ہی نہ غیر فصیح ہے تو قرأت مذکورہ مین اختلاف کثیر نہین ہے اور علی ہذا القیاس قرأت مذکورہ مین تفاوت
حلت وحرمت کا بھی نہین ہے اگر بغیر قید الی اجل مسمی کے بھی اس آیہ سے حرمت متعہ کے نکالی ہوتی تو البتہ تفاوت
حلت وحرمت کا ہوتا متاخرین سنیونکی بھی کہ براہ تعصب وعناد کی متعہ مشروعہ کو حرام ٹھہراتی ہین آیہ مذکورہ غیر مقید
بقید الی اجل مسمی سے بھی حرمت متعہ کی نہین نکالتی بلکہ آیہ مذکورہ کو نکاح دایم مین کہتی ہین تو قرأت مذکورہ مین تفاوت
حلت وحرمت کا بھی نہین ہی یہ سب نافہمی اور ڈہکوسلا مجیب غطریف کا ہی اور ثانیاً قرأت الی اجل مسمی کو بعد فما استمتعتم کے
کہ قرأت ابی بن کعب اور ابن مسعود کی ہے کما فی التفسیر الکبیر وغیرہ من تفاسیر السنیہ اور منقول پیغمبر خدا صلی الله علیه
وآلہ بھی ہے مردود کہنا مردودان درگاہ خدا ورسول کا کام ہی مجیب غطریف خود صدر رسالہ مین جو عبارت
مجمع البیان کی بطور ردو نکیر ذکر کرچکا ہی اسمین مصرح ہے کہ عبد الله ابن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہما نی کہی ختم قرآن کی پیغمبر خدا
کی حضور مین کئی اور استیعاب سے لکھہ چکی ہین کہ قرأت ابن مسعود کی قرأت اخیرہ ہی کہ سال رحلت پیغمبر خدا مین دو مرتبہ
آنحضرت کے حضور مین پڑہی گئی اور آنحضرت نی فرمایا جو کوئی چاہی قرآن کو تر و تازہ پڑہی تو قرأت ابن مسعود پر پڑہی تو ایسی
قرأت کو مردود کہنا شاقت خدا ورسول ہی ومن یشاقق الله ورسوله فان الله شدید العقاب اعاذنا الله

اکابر سنیونکے

انکار سنیونکی بہی آیہ مذکورہ سے اباحت متعہ کی نکالتی ہین کہ جہہ شیعہ اس امر مین متفرد نہین ہین مجیب غطریف مرا کہنا
تجاہل کے شیعونکو اس امر مین متفرد کہنا ہی بلکہ لطف یہہ ہی کہ عمران بن حصین اور مقاتل اور مجاہد نے بہی خلاف مجیب کے
آیہ مذکورہ سے بغیر قید الی اجل مسمّی کے بہی وہی متعہ سمجہی ہین تفصیل اسکی اپنی مقام پر آویگی انشاء اللہ تعالی فاضل معاصر
معصوم سے مین مجیب غطریف کو لازم ہے کہ آیہ مذکورہ کو بغیر قید مذکور کے بہی مردود کہی وجزا اسکی روز جزا کو مالک
جزا سے پاوئگی **قال المجیب الغطریف** حالانکہ قیود ثلثہ مکذب اس قرارت کی ہین جو متعہ کو کیا کہی **اقول بعون العلی اللطیف**
قیود ثلثہ ہرگز مکذب اس قرأت کی نہین ہوسکتی اگر مکذب ہوتی تو ابن عباس اور ابی بن کعب اس قرارت کو کیون اختیار
کرتی اون دونوان صحابیون عدول صفینہ نی اسی قرأت کو پڑہا اور قیود ثلثہ کو مکذب وسکا نجانا پہر متعہ کو بحکم خدا
تبارک وتعالے کہی اور ایسا کہی مجیب غطریف اپنی زعم باطل مین اگر ابن عباس اور ابی بن کعب سے اعلم سمجہا ہی اور ان
اجلہ صحابہ کو جاہل جہوٹا ہوبہہ اور بڑی بات ہی کہ کہتی ہین مجیب غطریف تفسیر ثعلبی ونیشاپوری اور فخر رازی وغیرہ
مین دیکہی کہ یہہ قرات ابن عباس اور ابی بن کعب کی بہی اور تفسیر ثعلبی اور زمخشری مین دیکہی کہ وہ تصریح کرتی ہین کہ یہہ آیہ
ابن عباس کے نزدیک محکم ہے منسوخ نہین اور ابن عباس نکاح متعہ کی حرمت دیتی ہین **قال المجیب الغطریف** بیان وسیاق
(۸۵) یہہ ہی کہ حقتعالی نی پہلی اون عورتون کا مذکور فرمایا جنسی نکاح حرام ہی اسطرح پر کہ حرمت علیکم امہاتکم تا والمحصنات
من النساء الا ما ملکت ایمانکم کتاب اللہ علیکم بعد اسکی اون عورتونکا ذکر جنسی نکاح حلال ہے اسطرح پر کہ
واحل لکم الایہ مگر کئی قید لگی ایک ان تبتغوا باموالکم یعنی مال دینا قبول کرو دوسری محصنین
غیر مسافحین یعنی قید مین لاوی [illegible] طرح ہوسکتی نکالنی کو [illegible] ایسی وہ عورت اس مرد کی ہو جائے
اسکی جہوڑی بغیر [illegible] یعنی مدت [illegible] ذکر نہ آوی [illegible] سورہ [illegible] مین سے ہے اور بیان
بہی ہونا ہوئی نکاح مین کہ [illegible] لوگ شاہد ہوان [illegible]
غیر متخذات اخدان مین مفقود ہے **اقول بعون الملک القوی اللطیف** قطع نظر اس امر کے کہ عثمان نی تیسری قید کو بیان نہ اوٹہا کر سورہ مائدہ مین
پہینک دیا ہی **ولا** قید اول ابتغاء بمال ہے مکذب قرات ابن عباس اور ابی بن کعب کے اور مبطل متعہ کی نہین ہوسکتی
کسلئی کہ ہر کس وناکس کو معلوم ہے کہ متعہ بہی بی مہر اور بغیر ابتغاء بمال کے نہین ہوتا اور ثانیا قید ثانی سبب ہے کہ احصان
بہی مکذب قرارت مذکور اور مبطل متعہ کے نہین ہے کیونکہ احصان بمعنی قید مین لانی کے طرح پر بہی یا بمعنی اختراعی
مجیب غطریف کے بہی متعہ مین بہی ویسا ہی ہوتا ہی جیسا نکاح دائم مین ہوتا ہے بلا تفاوت جیسا کہ
ستر پردہ اجانب وغیر محارم سے اور منع مجالست ومخالطت اغیار سے متمتع بہا مثل منکوحہ کی ہو [illegible] حقیقت حال [illegible]

محصنین غیر مسافحین کے معنی جو مجیب عظریف نے مثل معنی ناحصر بھائی اپنی جودت طبع سے لکھی ہیں کتب لغت اور تفاسیر
سے علیحدہ ہیں تفسیر جلالین میں اوسکے معنی متزوجین غیر زانین لکھے ہیں اور تفسیر بیضاوی میں محصنین اعفاء کالاحصان العفاف
والسفاح الزنا اور کشاف میں الاحصان العفة وتحصین النفس عن الوقوع فی الحرام والمسافح
الزانی من السفح وھو صب المنی اور تفسیر زاہدی میں ہے پارسایان باشند نازنا کنندگان اور قاموس میں یونہین
واحصنها البعل وحصنها واحصنت ھی فھی محصنة ومحصنة عفت وتزوجت او
حملت اور صراح میں ہے احصان زن خود بستن بر و وحصنت المراة ای عفت اور قاموس وصراح میں عفت کے معنے
پارسائی اور باز رہنا حرام سے ہیں بالجملہ احصان کے معنی از روی تفاسیر اور لغت کے نگاہ رکھنا نفس کا بھی حرام سے یعنی
زنا اور نہ نگاہ رکھنا کسی کا اپنے گھر میں اور نہ یہ کہ وہ عورت ہمیشہ اوس مرد کی ہو جاوے اور اوسکی بغیر چھوڑے نہ چھوٹے
مدت کا ذکر نہ آوے صاحبان عقل و انصاف دیکھیں کہ معنی طبع زاد مجیب عظریف کی لغت اور تفسیر میں کہیں پائے
نہیں جاتے اور نگاہ رکھنا نفس کا حرام سے کہ معنی احصان کی لغت اور تفاسیر میں ہیں متعہ میں مثل نکاح کی متحقق ہے اور ثالثاً
مجیب عظریف نے محصنین غیر مسافحین کے معنی میں یہ جو لکھا ہے کہ ہمیشہ وہ عورت اوس مرد کی ہو جاوے اوسکی چھوڑے
بغیر چھوٹنے قطع نظر اسکی کہ یہ معنی نہ لغت سے مستفاد ہوتے ہیں نہ تفسیر سے میں اوس سے یہ پوچھتا ہوں کہ اونے ہمیشہ سے
کیا مراد لی ہے اگر زندگی بھر زن و مرد کا مراد ہے تو یہ معنی ٹھیک نہیں بنتے کیونکہ اس تقدیر پر چاہیے کہ عورت کسیطرح پر
بغیر چھوڑے مرد کے زندگی میں نہ چھوٹنے پاوے حالانکہ سنیوں کی یہاں بغیر چھوڑے مرد کے چھوٹ جاتی ہے مثلاً جسوقت مرد صحیح العقل اپنے
حالت صحت نفس و ثبات حواس میں براہ ہزل کے لفظ طلاق کا زبان پر لاوے اور نیت اور ارادہ طلاق دینے کا نہو
تو بھی ابو حنیفہ کے نزدیک جورو اوسکی مطلقہ ہو جاتی ہے اور وہ عورت بغیر چھوڑے مرد کی چھوٹ جاتی ہے اور علی ہذا
القیاس سکران یعنی مست اور مکرہ یعنی مجبور کے طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے اور عورت بغیر چھوڑے مرد کے
چھوٹ جاتی ہے حالانکہ سکران اور مجبور کا ارادہ اور نیت طلاق کی نہیں ہوتی چنانچہ رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ
وغیرہ کتب فقہ سنیوں میں مصرح ہے اور اگر مجیب نے ہمیشہ کے معنی یہ لیے ہیں کہ جب تک عقد باقی ہو تب تک
عورت اوس مرد کی ہو جاوے بغیر چھوڑے مرد کی نہ چھوٹے تو یہ معنی صحیح ہیں لیکن مجیب عظریف کو کچھ مفید نہیں بلکہ اوسکو
سراسر مضر ہیں کیونکہ یہ معنی منافی متعہ مشروعہ کی نہیں کہ مدت عقد تک متعہ میں بھی عورت مرد کی ہو جاتی ہے اور مدت
متعہ میں بغیر چھوڑے مرد کی نہیں چھوٹتی اور رابعاً تیسری قید جو مجیب نے سورہ مائدہ میں بتائی یعنی قولہ تعالیٰ
ولا متخذی اخدان اور مقصود اوسکا یہ لکھا کہ لوگ شاہد ہوں کم سے کم دو مرد یا ایک مرد دو عورت سو جاننا چاہیے

کہ یہہ معنی ہی اور مجیب کی ہین تفاسیر مشہورہ سنیونمین بہی نظر سی نہین گذری عدای ان الآیۃ مذکورہ ہوچکی

زعم باطل مجیب غطریف کی نص سے اس امر پر کہ نکاح مین شاہد دونکا ہونا شرط ہی تو اوسکا امام محمد وزیر اعظم اوسکے

امام اعظم کا اور اوسکا امام مالک کہ یہہ دونو اشہاد کو شرط نکاح نہین کرتی جاہل باتفاق اور امام الحاجین

شہزی خزانۃ الروایات مین ہے فی الکافی والاشہاد شرط فی النکاح وقال مالک لیس بشرط وفی معدن الکنز نزدیک امام

محمد اشہاد شرط نیست انتہی اور امام اعظم سنیونکی نزدیک اگرچہ بظاہر اشہاد شرط ہی لاکن عند التامل اشہاد حنفی لغو

اور نامعقول ہے کسواسطی کہ ابو حنیفہ کے نزدیک موجود ہونا دو شاہد کا اگرچہ سوتی ہون شرط ہی اور یہی وجہ ہی ابو حنیفہ

کی نزدیک صحت نکاح مین علم عاقدین اور شاہدین کا ضرور نہین کما فی الدر المختار اور یہی وجہ ہی اوسکی مذہب مین دو گونگوں کے

سامنی نکاح پڑہنا صحیح ہے اگرچہ وہ سنین کسواسطی کہ موجود ہونا گواہونکا شرط ہی سننا شرط نہین ہے کما فی فتاوی

قاضیخان بالجملہ مجیب اپنی مذہب سی بہی بیخبر محض ہے اوسکی امام مالک اور امام محمد کی نزدیک تو گواہ نکاح مطلق

شرط نہین اور اوسکی امام اعظم کی نزدیک گواہ اون خری کے گونگی اور سوتی اور نکاح کے ہونی سے جاہل شرط ہی کہ ایسی

گواہون کا ہونا عند العقل نہونی سی بدتر ہی بلکہ درحقیقت شاہدون کا نہونا ہی اور جب نہونا شاہدونکا مبطل نکاح کا

(۸۷)

نہین ہیر مبطل متعہ کا کیونکر ... علاوہ برایں آیہ سورہ مائدہ کی جسمین مجیب نے تیسری قید بتائی ہی یہہ ہی ذٰاتیتمو

اجورهن محصنين غير مسافحين ولا متخذي اخدان اور تفسیر جلالین مین اجورہن کے تفسیر مین مہورہن

اور محصنین کے معنی متزوجین اور غیر مسافحین کے معنی غیر معلنین بالزنا بہن ولا متخذی اخدان کی معنی اخلاء تسرون

بالزنا بہن لکہا ہے اور خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ خدا وند کریم مومنون کو فرماتا ہی کہ حلال ہین تمہاری واسطی حرائر مومنات

اور حرائر اہل کتاب جب تم انکی ساتہہ مہر دیکر تزوج کرو اور حلال نہین تمکو زنا نہ باعلان نہ بکتمان اور تفسیر

بیضاوی مین غیر مسافحین کے معنی غیر مجاہرین بالزنا ولا متخذی اخدان کے معنی غیر مسترین بالزنا لکہی ہین اور ایسا ہی

کچہہ تفسیر مدارک اور تفسیر کشاف مین ہے اور تفسیر کبیر مین ہے کہ شعبی نے کہا زنا دو قسم ہے ایک سفاح کہ وہ زنا ہے

علی طریق الاعلان دوسرا اتخاذ الاخدان کہ وہ زنا کرنا ہی چپ کر اور اللہ تعالی نی اس آیہ مین دونو قسم زنا کو حرام کیا اور

تزوج کو حلال کیا کہ وہ تمتع عورتسی بر سبیل احصان ہے بالجملہ قید ولا متخذی اخدان سی جو مجیب غطریف نی شرط ہونا شاہدو

نکاح مین نکالا تفاسیر سنیہ مین بہی اوسکا اثر نہین مجیب غطریفکا ڈہکوسلا ہی اور خامساً اگر گواہونکا ہونا نکاح

مین بحکم آیہ قرآن کی شرط ہوا تو چاہیئی کہ نکاح اون حنفی سنیونکی جو تقلید امام محمد کی کرتی ہین اور نکاح اور بعض حنفی

سنیون کی باطل اور ان سبکی اولاد کو مادہ نکاح باطل ٹہرا دیا ۵ دشمن دانا کہ بی جان بود * بہتر ازان دوست

کرنا دا ان بود بہ عدا بیادہ مین کبھی ایسی گزرہ اور جو وقت طلوع صبح کا ہوسا دیتا اگر زعم باطل مجیب عطاریف کی یہہ قیود ثلثہ مبطل
متعہ مین تو عبد اللہ بن زبیر کی جہالت ثابت ہوتی ہے کہ جب ابن عباس نی ہنگام مناظرہ حلت متعہ کی وجہ اوسکی
تو سجہ کا ذکر کرکے ابن زبیر کو نادم اور محجوج کیا تھا ابن زبیر نے ان قیود ثلثہ سے بطلان متعہ کا کر کی پہلی مدت او
حفت کیون نہ مثا ہی و اونیس قلیس اور سا تھا اگر قیود ثلثہ کو بقول مجیب عطاریف کی مبطل متعہ تسلیم کیا جاوے تو جاہل ہونا
یا شہوت پرست اور بیدین ہونا ایک لاکھ کئی ہزار اصحاب پیغمبر کا لازم آتا ہی کہ نصف خلافت خلیفہ ثانی تک
کرنا او نہیں پر ایسا معمول تھا اگر وہ لوگ ان قیود کو مبطل نہ سمجھی تو جاہل ٹہری اور اگر مبطل سمجھی اور متعہ کو باطل اور
حرام بھی جان چکی پہر بھی اوسکی مرتکب رہی تو شہوت پرست اور بیدین ٹہری سعدوت مین زبان حال مجیب کی تمام
با این شعر ہے ۵ شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی * لو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد اور تماشا اگر قیود
ثلثہ متعہ کے مبطل تھیں تو خلیفہ جی نے منبر پر چڑہ کر وبال ناحق مہاکا اپنی سر پر کیون لیا لازم تھا کہ اس ایۃ
انہین قیود ثلثہ کو منبر پر لوگون کو منع کرتے یا رب مگر یہہ کہ جاہی استا خال مجیب عطاریف اوسوقت نہ تھی جو خلیفہ
ہدایت کرتی تماشا سب سی بڑہ کر یہہ بات ہی کہ بزعم بر کیہ قیود ثلثہ موجب نعم بالتحجیب کے مبطل متعہ ہین تو ہری
شیخ جی کے شخی تو کرکری ہوگئی اور جہالت اوسکی بخوبی ثابت ہوئی کہ اوسکی عہد حکومت میں متعہ بین الاصحاب جاری
رہا اور وہ مدعی خلافت ہی ان قیود ثلثہ سے بطلان متعہ سمجہا تو لوگون کو بموجب مضمون ان قیود کے
حرمت متعہ کے سمجہا کر نہی عن المنکر کرتا اور سیر واجب ہی یار مگر یہہ وجہ قول مجیب غلط ہے کے
قرآن صحیح اوسکی پاس تھا او او سکو قرآن پڑہنی کے اور صحیح کرنیکی فرصت کبھی نہ ملی اور علاوہ ان سب وجوہ سے حق یہ ہے یا بھی کہ
قرآن میں جیسی کہ بالی جلیل القدر سنیون کی نام نامی و تفاسیر ابدی سم ساخلیفہ ثانی ہی بالقصہ آیۃ نوع نا خود تیں علم
محرق الفواتی و استیعاب میں او نکو بقول محمد بن سیرین کے افضل من نزل البصرۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لکہا ہے آیۃ فما استمتعتم کو بقرأت الی اجل مسمی کے ہی نص محکم غیر منسوخ حلت متعہ مین جانتی ہیں اور کہتی ہین کہ
نازل ہوئی ہے آیت متعہ کے قرآن مین اور بعد اوسکی کوئی آیت ناسخ اوسکی نازل نہین ہوئی اور یہہ حکم متعہ کرنیکا
دیا رسول خدا نے اور ہمنی متعہ کیا اور نہی نہین کی آنحضرت نے متعہ سی تا دم وفات اپنی بعد اوسکی کہا ایک مرد نے اپنی رای سے
جو چاہا جیسا کہ تفسیر کبیر او تفسیر نیشا پوری مین اور حلیۃ ابو نعیم اور مسند احمد بن حنبل مین بتفاوت یسیر مذکور ہے اور مقاتل
بہی اس آیہ سے متعہ سے مراد لیتی ہین کما فی تفسیر القرطبی او مجاہد اور سدی بہی آیہ مذکورہ سے متعہ سے مراد لیتی ہین کما فی
الدر المنثور سیوطی تو نازل ہونا آیہ مذکورہ کا حلت متعہ مین باتفاق ان اکابر سنیون کی اور بشہادت الشہود عدول ثابت ہی

نفاث

ہی صورت

یہی اسصورتمین اگر قیود ثلثہ مذکورہ موافق زعم باطل مجیب عظریف کی مبطل متعہ فرض کی جاوین تو اختلاف کثیر
قرآن مجید مین اور تناقض وعکس معانی مین اور تباین اوسکی نظم مین ثابت ہوتا ہی اور قرآن مجید بدولت سوء
فہمی مجیب عظریف کی کلام خدا کا نہین رہتا ہی کہ سیاق آیہ مذکورہ مین قیدین مبطل متعہ کی ہین ان تبتغوا باموالکم
محصنین غیر مسافحین اور سیاق آیہ مذکورہ کہ فما استمتعتم بہ منہن الایہ ہی حلت متعہ مین ہی سبحانک
ہذا بہتان عظیم تلک عشرۃ کاملۃ ہادمۃ لبنیان ما اسسہ المجیب العظریف تبعا لبعض
اسلافہ فی اختراع معانی العقود الثلثۃ بارائہ الفاسدۃ الناقصۃ بالجملہ مجیب عظریف نے
جو معنی آیہ کی اپنی رای سی لکھی ہین قطع نظر اسکی کہ تفسیر کرنا قرآن کا اپنی رای سی ممنوع ہی کما فی فردوس الاخبار
للدیلمی برخلاف لغت اور مخالف تفاسیر سنیونکی بہی ہین اور وہ قیود ثلثہ ہرگز مکذب قرات ابن عباس وابی
بن کعب کے اور مبطل متعہ مشروعہ کی نہین ہین اور آیہ اذا اتیتموہن اجورہن محصنین غیر
مسافحین ولا متخذی اخدان اور آیہ واحل لکم ما وراء ذلکم ان تبتغوا باموالکم محصنین
غیر مسافحین جیسی نکاح اور ملک یمین پر صادق آتی ہے ویسی ہی متعہ پر صادق ہے بلا تفاوت بینہما اور
(۸۹) مجموع قیود مذکورہ کا جیسا نکاح اور ملک یمین مین پایا جاتا ہے ویسا ہی متعہ مین پایا جاتا ہی ۵ پایان
نہین حد الکمال انصاف شرط ہی * بی صحبت اشتر گوگین کا شرط ہی قال المجیب العظریف کیونکہ تحلیل الفروج
اور اعارۃ الفروج سوداے مفت ہین یا حلوائے بی دود اقول بعضل العلی الغوی اللطیف یہہ کلام مجیب عظریف کا مسروق
تحفہ مسروقہ سی ہے جو رکی گہر چہور اسوجواب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ فی مارفہ ضیغمیہ مین اسکی جواب مین
افادہ فرمایا ہی کہ تحلیل الفروج اور اعارۃ الفروج اکابر سنیونکی نزدیک جائز بلکہ اونکا معمول ہے اور یہہ سوداے
مفت اور حلوائی بی دود اونکی یہان بہت پسند و از بس مقبول ہے ولا یرمی بالحجارۃ من کان بیتہ
من الزجاجۃ اسصورتمین سنیونکو ایسی تعریض کرنا بیجا نہی ہے عطا بن ابی رباح کہ امام اعظم سنیونکی نو حنیفہ
نی اوسکی شان مین کہا ہی کہ مینی اپنی ملاقاتیون مین عطا سی افضل کسیکو نہین پایا جیسا کہ شیخ عبد الحق
دہلوی نے رجال مشکوۃ مین لکہا ہی سو وہ عطا بن ابی رباح تحلیل الفروج اور اعارۃ الفروج کو جائز کہتا تہا
اور اوسکا معمول تہا چنانچہ ابن خلکان نے کہا کہ ہمارے اصحاب نے اوسکی مذہب کو یون نقل کیا ہی کہ وہ واسطے
لونڈیونکی ونکی مالکونکی اذن سے جائز جانتا تہا اور ابو الفرج محلی نے نقل کیا کہ عطا اپنی لونڈیون کو اپنی مہمانون
کی پاس بہیجتا تہا انتہی مجیب عظریف اور پلید دہلوی اس اپنی حلوائی ... کو کیون یاد نہین کرتی اور علی ہذا القیاس

بیہودہ ہی صفت ہیا خائفی کیون نہین دیکھتی کہ شاوی کا فوری اور رحمۃ الامہ اور میزان شعرانی مین کہ یہ سب کتب معتمدہ سنیہ
سے ہین مرقوم ہی کہ اگر کوئی مرد سفر کو جاوی اور اپنی زوجہ سی دس برس غائب ہی اور اوسکی زوجہ دوسری مرد کی ساتھہ
نکاح کرلی اور ہر سال اس دوسری شوہر کے نطفہ سی ایک بچہ جنی تو یہہ سب بچی جو دوسری مرد کی نطفہ سی پیدا ہوتی ہین لا
پہلی سے شوہر کی جو غائب ہے ہونگی ابوحنیفہ کے نزدیک اور ایسی ہی فتوی ہے اور تفسیر کبیر اور رحمۃ الامہ مین ہے کہ مرد
مشرق مین ہو اور نکاح کری اوس عورت سی کہ مغرب مین ہو اور وہ عورت بغیر ملاقات ہمبستری کی بچہ جنی تو ابوحنیفہ
کی نزدیک وہ بچہ اوسی مرد مشرقی کا ہی باوصفیکہ بالیقین معلوم ہے کہ اوس مرد مشرقی کی نطفہ سی نہین ہی اور میزان
شعرانی اور رحمۃ الامہ مین ہے کہ اگر کسی مرد نی نکاح ایک عورت کی ساتھہ کیا اور اوسی مجلس نکاح مین قبل خلوت و ملاقات کے
اوسکو طلاق دیدی اور بعد چہہ مہینے کے اوس عورت مطلقہ کی بچہ پیدا ہو وہ بچہ تو ابوحنیفہ کی نزدیک اوسی مرد کا ہوگا
جسنی نکاح کرنی کی وقت فوراً بغیر کرنی جماع کی طلاق دی تہی حالانکہ اوسنی جماع اوس عورت سی نہین کیا اور علی ہذا القیاس
پندرہ برس کا آدمی سو برس کی عمر والی آدمی کو امام شافعی تو ابوحنیفہ کی نزدیک یہہ دعوی اوسکا مقبول ہی کہ اوسکا قدیم
وغیرہ بہانات الجملہ ایسی خرافات مجیب غطریف کی مذہب مین ... وہ ایسا حلوا ہی دو دو اور سود
صفت کو کیون بہول گیا **قال المجیب الغطریف** و متعہ مین احصان نہین **اقول بفضل العلی العفو اللطیف** یہہ کلام
بہی مجیب کا مسترق تحفہ مسروقہ سے ہے اور دعوی متعہ مین احصان نہونی کا جو مجیب نے باقتدای سارق دہلوی کے
کیا دعوی بلادلیل و تحکم بحت ہے ہم اور تفاسیر سنیہ اور کتب لغت سی بتصریح و بسط لکہ چکی ہین کہ آیہ ان تبتغوا
باموالکم محصنین غیر مسافحین مین احصان بمعنی عفت و پارسائی کا حال متعہ مین ویسا ہی ہے جیسا
نکاح مین ہی بلا تفاوت ہیہ اور اگر علی سبیل التنزل بخاطر مجیب غطریف کی معنی احصان کے قید مین لانی ہی ہم ان لین
تو بہی مخفی نہین کہ قید مین لانا متمتع ہا کا بلا تفاوت مثل قید مین لانی منکوحہ کی ہوتا ہی بالجملہ متعہ مین احصان معدوم
اور جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی بارقہ ضیغمیہ مین یہہ افادہ فرمایا ہی کہ فخر رازی نے تفسیر کبیر مین اعتراف کیا اور
کہا ابوبکر رازی نے جو کہا کہ احصان نہین پایا جاتا مگر نکاح مین یہہ دعوی اوسکا بلادلیل ہے بالجملہ جب امام رازی نی سنیونکی
ابوبکر رازی کے دعوی کو دعوی بلادلیل کہا تو یہہ دعوی ملحد دہلوی کا کہ اس دعوی مین مقلد ابوبکر رازی کا ہے
اور دعوی مجیب غطریف کا کہ مناسی ملحد دہلوی کا اس دعوی مین بقول امام فخر رازی امام سنیونکی غلط اور دعوی
بلادلیل ہوا **قال المجیب الغطریف** متعہ کا بہی معمول ہے کہ ہر ماہ یا یاری وہر سال در کنار رہا کرتی ہے **اقول**
بفضل العلی القوی اللطیف یہہ کلام بہی ماخوذ تحفہ مسروقہ ملحد دہلوی کا ہی اور سرقہ در سرقہ ہی جناب مستطاب مجتہد العصر

مسائل عجیبہ سنیہ

دوم طعن تازہ ضمیمہ میں اسکا جواب یون رقم فرمایا ہی کہ یہہ کلمہ حقیقت مین سوء ادب اور گستاخی ہے حق مین اون
اصحاب کی جنہون نے عہد جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین بحکم خدا و پیغمبر خدا متعہ کیا تہا کسواسطی کہ قول مذکور مین
تشنیع صریح ہے زن متعہ کی اور تشنیع زن متعہ کی عین اہانت و تشنیع اونکی شوہرون کی ہی جو اصحاب رسولخدا کی تہی اور یہی بنابر
روایت جو ہری سنی کے اسمابنت ابوبکر خلیفہ اول نے زبیر کے ساتہہ متعہ کیا تہا تو یہہ کلام بی ادبی خلیفہ کی بیٹی کے اور زبیر کے
جورو کی ہوئی ہے بلکہ زبیر اور خلیفہ اول تک پہونچی اور حقیقت مین یہہ کلام مجیب غطریف و بلید دہلوی کا کہ راجع طرف
اسمابنت ابوبکر اور ازواج دیگر اصحاب کے ہوتا ہی قذف محصنہ اور قائل اوسکا مستحق حد قذف ہی اور حقیر یہہ کہتا ہے
کہ عرب مین دستور قدیم اور یہی امر مشروع ہی کہ جب شوہر کسی عفیفہ کا مرجاتا ہی یا طلاق دیتا ہی تو وہ عفیفہ دوسرے
مرد سی نکاح شرعی کرلیتی ہی اور جب وہ بہی مرجاتا ہی یا طلاق دیتا ہی تو تیسرے مرد سی نکاح شرعی کرتی ہی و علی ہذا
تو مجیب غطریف کو لازم ہی کہ ایسی عفائف کی حق مین بہی کہی کہ ہر شب بابا ری و ہر سال ور کنار ی رہا کرتی ہین یہہ تو
حقیقت مین طعن اسلام اور اہل اسلام پر ہوا نعوذ باللہ من سوء فہم الجاہل المتعصب اور یہہ بہی اوسی
مین ایسی کلمات نکالنا گویا ہر قسم کرنا اسلام و ایمان کا اور تمہید شنیعہ کا ہی قال المجیب الغطریف بلکہ اگر اس آیہ
مین غور کیا جاوی تو صاف متعہ حرام ٹہرتا ہی اسواسطی کہ اگر وہ مباح رہتا تو لونڈی کی نکاح کو بعد نکاح حرہ کے
فقط و من لم یستطع منکم طولا پر نسبت داور تقیید اور الزام قیود کیون ارشاد فرماتی اقول بفضل الملک العلی
اللطیف یہہ کلام بہی ماخوذ تحفہ مسروقہ سی ہے جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نے تازہ ضمیمہ مین کلام صاحب
دہلوی کے کئی جواب دندان شکن رقم فرمائی ہین حقیر یہان اونکو ذکر نہین کرتا مگر ایک جواب جو میری خیال شریف
میں آیا اوسی پر اکتفا کرتا ہون وہ یہہ ہے کہ مرجع اس قول مجیب غطریف اور صاحب دہلوی کا طرف اس قیاس شرطیہ
کی ہے یعنی اگر متعہ ماذون ومباح ہوتا تو نکاح لونڈیونکا ماذون ومباح ہوتا لاکن نکاح لونڈیونکا تو ماذون
ومباح ہے تو متعہ ماذون ومباح نہین ہے اور یہہ قیاس مثل اسکی ہو اگر آفتاب طالع ہوتا تو رات موجود ہوتی لاکن رات
تو موجود ہی تو آفتاب طالع نہین ہی اور اسصورت مین درمیان اباحت متعہ اور حرمت نکاح لونڈیون اور درمیان
حلت نکاح لونڈیون اور حرمت متعہ کی ملازمہ ٹہرتا ہی حالانکہ اونمین ملازمہ نہین ہوسکتی کسواسطی کہ تلازم مین ضرور ہے
سبب ہونا ایک کا دوسری کی لئی اور یہان ایک بہی سبب دوسری کا نہین نہ اباحت متعہ کی سبب ہی حرمت نکاح لونڈیون
کا اور نہ حلت نکاح لونڈیون کی سبب ہی حرمت متعہ کی تو یہہ قیاس فاسد الاساس مثل قیاس اول مذکور کی
کسیطرح مفید مطلب بلید دہلوی اور مجیب غطریف کی نہین ہوسکتا کلام مجیب غطریف اور بلید دہلوی کا سراسر باطل ہو

علیہ حجیت سی عاطل ہے قال العجیب الغطریف اور مہند اگر یہ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم
فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون کہ صاف دو قسم کی مباشرت
پر ناطق ہی ایک بی بی سی ایک لونڈی سی اور جو سوا ان دو قسمون کی ہی اوسکو موجب فرمائی کا فرمایا حرمت متعہ پر اوسکی
دلیل ہے اقول بفضل العلی القوی اللطیف یہہ کلام بہی ماخوذ تحفہ مسروقہ سی ہی جواب مستطاب مجتہد العصر
دام ظلہ نے بارقہ ضیغمیہ مین اسکی دس جواب کلہ شکن تحریر فرمائی ہین مین اونمین سی ایک جواب پر اکتفا کرتا ہون
کہ آیہ الا علی ازواجہم الایہ سورہ مومنون اور سورہ معارج میت کہ یہہ دونون مکی ہین واقع ہی اور آیہ
فما استمتعتم الایہ سورہ نسا مین کہ مدنی ہے واقع ہی اور ہر جاہل و فاضل کو معلوم ہے کہ حکم آیہ موخر مدنی
کا آیہ مقدم مکی سی منسوخ نہین ہوسکتا علیہ دہلوی اور عجیب غطریف کا با ادعای علم ایسقدر جنبیت کلام اللہ سے
کمال مستبعد ہی ؏ گر ہمین قرآن ہمین نمط خوانی ٭ ببری رونق مسلمانی قال العجیب الغطریف کیونکہ ظاہر ہے
کہ ممتوعہ ان دونون قسمون سے باہر ہی نہ زوجہ ہوسکتی ہے نہ ملک یمین اقول بفضل العلی القوی اللطیف ایہ
مضمون بہی مسترق تحفہ مسروقہ سی ہے جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نے بارقہ ضیغمیہ مین اسکا جواب یون
رقم فرمایا ہی کہ زن متمتع بہا داخل ازواج ہے چنانچہ علامہ زمخشری کی کہ سنی ہی کشاف مین متمتع بہا
کو زوجہ لکھا ہے اور یہی اطلاق زوجہ کا متمتع بہا پر شرعا اور لغۃ اور کتب سنیون مین موجود ہی چنانچہ صحیح بخاری
سنیون مین موجود ہے ۔ خس نسائنا تزوج المرأۃ بالثوب الی الاجل مسمی اور تاریخ طبری سنی مین ہے
تزوج زبیر اسماء بنکاح المتعۃ اور مین یہہ کہتا ہون کہ وہ صحابہ اور وہ تابعین جو بقول ابن حزم کی کہ ما فی
فتح الباری حلت متعہ پر بعد پیغمبر خدا کی قایم رہی ہین اور ابن جریج شیخ امام مالک کا اور امام مالک سنیون کا اور سائر
فقہای مکہ جو اباحت متعہ کی قائل ہین ان سب کی نزدیک بہی متمتع بہا داخل ازواج ہی کیونکہ جب آنکی
آیہ وافی ہدایہ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم الایہ کی حصر مباشرت کا بی بی اور لونڈی
مین ہوا اور زنان متمتع بہا ملک یمین اور لونڈی مین تو داخل نہین ہوسکتی تو اون صحابہ و تابعین و غیرہم کے
نزدیک بہی جو حلت متعہ پر قایم ہین داخل ازواج مین ہین اور اسماء اون اصحاب کی جو حلت متعہ پر قایم رہی ہی کما
فی فتح الباری یہہ ہین ابن مسعود اور ابو سعید خدری اور ابن عباس اور جابر اور سلمہ بن امیہ بن خلف اور معبد بن
امیہ بن خلف اور عمرو بن حریث اور معاویہ اور اسماء اور تابعین کے جو حلت متعہ پر قایم ہین کما فی فتح الباری
یہہ ہین طاؤس اور سعید بن جبیر اور عطا اور سائر فقہا ی مکہ کی اور کلام شیخ عبد الحق دہلوی سی رجال مشکوۃ مین ثابت

ہوتا ہی کہ ابن جریج شیخ مالک بھی اباحت متعہ کا قائل ہے اور ہدایہ اور شرح مقاصد اور قاضیخان اور کنز الدقائق
اور خزانۃ الروایات اور تاتار خانی اور جامع الرموز مین مصرح ہی کہ امام مالک کے نزدیک بھی متعہ حلال ہے **قال المجیب**
الغطریف اسو اسطی کہ لوازم زوجیت کی مثل طلاق و ایلا وغیرہا ممتوعہ مین کیطرح نہین جیسا مفصل آئیگا حالانکہ
یہہ مقررات فن سی ہے کہ **الشئی اذا ثبت ثبت بلوازمہ** **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف یہہ مقدمات سے
مسروق تحفہ مسروقہ سی ہین اور جواب شافی مسکت جو جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی بارقہ ضیغمیہ مین ارقام فرمائے
ہین آگی جلکی مفصل لکھے جاوینگے یہان اوسکی خلاصہ پر اکتفا کرتا ہون کہ طلاق وغیرہ لوازم ذاتیہ زوجیت سی نہین
ہین بلکہ عوارض مفارقہ مشروطہ بشروط زائدہ سی ہین اگر لوازم ذاتیہ زوجیت سی ہوتی تو لازم تہا کہ کبھی زوجیت سے
منفک نہوتی حالانکہ وہ زوجیت دائمیہ سی منفک ہوجاتی ہین چہ جائکہ زوجیت منقطعہ سی مثلا اگر زوجہ مرتدہ ہوجاے
تو بغیر طلاق کے چھوٹ جاتی ہے اگر طلاق لوازم زوجیت سی ہوتا تو بغیر طلاق کے افتراق بین الزوجین یہان بھی نہوتا
اور بھی اگر طلاق و ایلا وغیرہا لوازم ذاتیہ زوجیت سی ہوتی تو لازم تہا کہ کوئی نکاح قطعا طلاق وغیرہ سے
خالی نہوتا اور ہر نکاح کے ساتھہ طلاق و ایلا وغیرہا ضرور ہوا کرتی اور مخفی نہین کہ طلاق وغیرہ جانا کبھی کسی نکاح مین
(۹۳) ہوا کرتا ہے نہ ہر نکاح مین و علی سبیل التنزل کہا جاتا ہی کہ اگر تسلیم کیا جاوی کہ یہہ امور لوازم ذاتیہ زوجیت سی ہین
تو ہم تسلیم نہین کرتی کہ لوازم ذاتیہ مطلق زوجیت سی ہین بلکہ اگر ہون تو لوازم ذاتیہ زوجیت دائمیہ سی ہون اس
صورت مین انفکاک اونکا متعہ سی کچھ مضرت حلت متعہ اور زوجیت متمتع بہا مین نہین پہونچاتا **قال** المجیب الغطریف
اسی و اسطی امام رازی نی بطریق تنزل کے فرمایا کہ **وہذہ القراءۃ علی تقدیر ثبوتہا لاتدل الا علی
ان المتعۃ کانت مشروعۃ ونحن لا ننازع فیہ انما الذی نقولہ ان النسخ طرء علیہ** **اقول** بعون
العلی القوی اللطیف مجیب غطریف تو در پی تکذیب اس قراءۃ کی ہی اور اپنی زعم باطل مین قیود ثلثہ مذکورہ کو مبطل
متعہ اور مکذب اس قراءۃ کا ٹہراتا ہی اور امام رازی نہ تکذیب اس قراءۃ کی کرتا ہی نہ قیود ثلثہ کو مکذب اونکا
کہتا ہی نہ مبطل متعہ کا بتاتا ہی بلکہ وہ امام سنیونکا تکذیب مجیب غطریف کی کرتا ہی کسو اسطی کہ وہ کہتا ہی کہ دلالت
کرتی اس قراءۃ مبنی بر تقدیر ثبوت آن مشروع ہونی متعہ پر ہمکو نزاع نہین ہم تو یہی کہتی ہین کہ نسخ اوسپر طاری ہوا ہے
اور یہہ ظاہر ہی کہ طاری ہونا نسخ کا فرع ہی ثبوت منسوخ کا اہل مذاق سمجھین کہ قلم رازی سی پہلی جو لفظ علے
تقدیر ثبوتہا کا نکل گیا تہا اور اس سے ایہام تردد کا ہوتا تہا اوسکو کلمہ انما لفظ حصر سی رفع کر دیا یعنی کہ سوا
اسکی کہ نسخ اوسپر طاری ہوا ہی ہم اور کچھہ نہین کہتی اور مخفی نہین کہ لفظ انما سی قید علی تقدیر ثبوتہا کی لغو ہے

مجیب غطریف طرفہ معجون ہی کہ نافع کو ضار سمجہا **قال المجیب الغطریف** اور اوسکو ملا زمان جواونی اپنی بجاوکی واسطی مطلقہ
بی قید تفسیر کبیر پر حوالہ کیا اور غلط اس فقرہ کو قران مین پڑہا ﻫ گر تو قران مدین نمط خوانی * ببری رونق مسلمانی
اقول بتفضل العلی القوی اللطیف جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی جو ارشاد فرمایا ہی کہ تفسیر کبیر مین مذکور
ہی کہ فما استمتعتم بہ منهن الی اجل مسمی قراۃ ابن عباس اور ابی بن کعب کی ہی ماخذ اوسکا یہہ عبارت تفسیر
مذکور کی ہے روی ان ابی بن کعب کان یقرأ فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی وهذا ایضا قراۃ ابن عباس والامة
ما انکروا علیهما فی هذه القراۃ انتہی ملخصاً تمین مجیب غطریف نی جو عوام کی دہوکا دینی کو کہا کہ ملا زمان والانی اپنی بچاوکی
واسطی بی قید تفسیر کبیر پر حوالہ کیا دلیل اوسکی اجنبیت کی ہی اپنی کتب سی مجیب غطریف بتا ہی کہ اس عبارت تفسیر کبیر مین
کونسی قید ہی جسکو جناب مستطاب نی فروگذاشت کیا اور غلط پڑہنا قرانکا سجیہ غیر مرضیہ شیخین کا ہی کہ بقول مجیب کے
قرانکو صحیح نکیا غلط اور منتشر اور غیر مرتب ہی رکہا اور غلط ہی پڑہا اور معاذ اللہ کہ اہل حق امامیہ قرانکو غلط پڑہین اور شعر
سعدی شیرازی کے جو مجیب غطریف نی لکہی اپنی اصحاب عدول کے خدمت مین لیکے اور وہ فقرہ ہرگز غلط نہین ہے ابن
عباس و ابی بن کعب جو مجیب کے اصحاب عدول مین ہین اونہون نی اوسیطرح پڑہا ہی **قال المجیب الغطریف**
بس معلوم ہوا کہ متعہ حرام ہے **اقول بتفضل العلی القوی اللطیف** جب ہم ثابت کر چکی کہ قیود ثلثہ مکذب قراۃ
الی اجل مسمی کی اور مبطل متعہ کی نہین ہین اور متعہ بحکم خدا و اذن پیغمبر خدا کی اصحاب عدول سنیون مین حیات
پیغمبر خدا سی لیکر نصف خلافت خلیفہ ثانی تک رایج رہا اور عمر نی اپنی نصف خلافت کی ایام گذرنی کی بعد باجرای عمرو بن
حریث مین متعہ کی نہی کی اور سر منبر کہا متعتان کانتا مشروعتین فی عهد رسول الله وانا انهی عنهما کما فی
التفسیر الکبیر وغیره من کتب السنیۃ اور عمران بن حصین نی کہ اصحاب عدول سنیون سی ہین کہا نزلت
آیۃ المتعۃ فی کتاب الله ولم ینزل بعدها آیۃ تنسخها وامرنا بها رسول الله وتمتعنا ومات ولم
ینہ عنها ثم قال رجل برایہ ماشاء کما مر من کتب السنیۃ تو بخوبی ثابت و محقق ہوا کہ متعہ حلال ہی اگر
حرام ہوتا تو نصف عہد خلیفہ ثانی تک بین الاصحاب کیون جاری رہتا عمر کا حرام کرنا اور مجیب کا اوسکو حرام کہنا بی ثمر
ہی اب مجیب غطریف کو بجز اسکی چارہ نہین کہ یا متعہ مشروعہ کی حلت کا قائل ہو اور محرم کو اوسکی نفرین کری یا اپنی
اصحاب عدول کو جو نصف خلافت تک اوس حرام کرنی والی کے متعہ کرتی رہی بی دین اور شہوت پرست کہی ﻫ
ہمہ خواہشی ہسم دنیا و دون * نجاست و نجاست وجنون **قال المجیب الغطریف** اور یہہ قراۃ الی اجل مسمی
شی نہی ہی ہرگز ابن عباس و عمرہ سی ثابت نہین شہوت پرستون نی اپنی لذت نفسانی کیو سطی بنا ہی ہی **اقول**

بتفضل العلی

بفضل العلی القوی اللطیف قراءہ الی اجل مسمی کی تو ہرگز غلط نہین مجیب ظریف البتہ خود غلط اتنا غلط
ملا غلط ہی جم غفیر وجمع کثیر صنادید سنیہ کو جو راوی اس قراءۃ کی ابن عباس و ابی بن کعب سی ہین اونکو مجیب جاہل
شہوت پرست کہی جا ہی منہمک لذت نفسانی مین کہکر مستحق حد قذف ہوی اور مجیب ظریف نی جو کہا کہ یہہ قراۃ
ہرگز ابن عباس وغیرہ سی ثابت نہین یہہ انکار بدیہی و سوفسطائیت ہی امام سنیونکا فخر رازی کہتا ہی کہ یہہ قراءۃ
مین اون دونون پر انکار و اعتراض نہین کیا جیسا کہ ہمنی قول سابق مین وہ عبارت عربیہ بعینہا نقل کی ہی اور یہی
تفسیر کشاف مین ہے کہ منقول ہے ابن عباس سے کہ وہ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی پڑہتی تہی اور ثعلبی
نی کہ اکابر مفسرین اہلسنت سی ہی اپنی تفسیر مین حبیب بن ثابت سی روایت کی ہی کہ اوسنی کہا مجکو ابن عباس نی
مصحف دیا اور کہا کہ یہہ موافق قراءۃ ابی بن کعب کے ہی اوس مصحف مین لفظ الی اجل مسمی اس آیہ مین تہا اور یہی
تفسیر مین ہی ابو نضرہ نی کہا مین نی ابن عباس سے متعہ کو پوچہا ابن عباس نے کہا تو سورہ نون کو کیا نہین پڑہتا مین
نی کہا پڑہتا ہون پہر ابن عباس نے کہا تو فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی نہین پڑہتا مین نی کہا مین
اسطرح نہین پڑہتا ہون ابن عباس نے تین مرتبہ کہا قسم خدا کی خدا نی اس آیہ کو اسیطرح پر نازل کیا ہی اور یہہ روایت
تفسیر معالم التنزیل ہی موجود ہے اور یہی ثعلبی نے اپنی سند سے کہا کہ ابن جبیر نے فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ اِلٰی
اَجَلٍ مُسَمًّی پڑہا اور حاکم نی مستدرک مین اپنی سند سی ابو مسلمہ سی روایت ابو نضرہ کی جو ثعلبی سی مذکور ہوئی
روایت کی ہے اور تفسیر نیشاپوری و حلیہ ابو نعیم اور مسند احمد حنبل سی ثابت ہوتا ہی کہ ابن عباس کا مذہب حلت متعہ
اور یہہ قراءت اونکی قراۃ ہی اور یہی تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر کشاف مین مصرح ہی کہ آیہ مذکورہ ابن عباس کے
نزدیک محکمہ ہے منسوخ نہین اور ابن عباس نکاح متعہ کی رخصت دیتی تہی اور علی ہذا القیاس اور بہی روایات کثیرہ ہوت
قراءۃ مذکورہ مین ابن عباس سے کتب معتمدہ سنیون مین موجود ہین اسصورت مین انکار اس قراءۃ کا سوفسطائیت اور
انکار صحت اعتماد اپنی کتب معتمدہ کا کرنا اور اپنی اکابر او علما کو شہوت پرست کہنا اپنی پانو پر تیشہ مارنا ہے

قال المجیب الظریف وخلاف سیاق اور سباق قرانی کی اوسکو دلیل متعی کے ٹہرائی ہے **اقول** بفضل
العلی القوی اللطیف **اولاً** بر تقدیر فرض محال اگر خلاف سباق و سیاق قرانی ہے تو ابن عباس و ابی بن
کعب اور عمران بن حصین و مقاتل اور مجاہد اور سدی وغیرہ اپنی اصحاب و تابعین سے کہی کہ تمنی خلاف سباق
و سیاق قرانی کے کیون آیہ مذکورہ دلیل متعی کے ٹہرائی ہے وہ لوگ مجیب و اولیای مجیب کو جواب دیے
لین گے ہمکو جواب دینے کی حاجت نہین اور **ثانیاً** قراۃ مذکورہ ہرگز خلاف سباق و سیاق قرانی نہین ہے

(۹۵)

جو اسطور تین قران موجب تشتت النظم ہی کہ سباق آیہ فما استمتعتم مین کہ آیہ واحل لکم ما وراء ذلکم
ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین ہے ذکر نکاح دائم کا حرائر کی ساتھہ ہی اور آیہ فما استمتعتم
بہ منہن الی اجل مسمی مین ذکر متعہ کا ہی کہ نکاح منقطع ہی اور سیاق مین اسکی کہ آیہ فمن لم یستطع منکم
طولا ان ینکح المحصنات فمما ملکت ایمانکم الآیہ ہی ذکر نکاح دائم کا لونڈیون کے ساتھہ ہی خدا تعالی نے
نکاح دائم با حرائر اور نکاح دائم با اماء اور نکاح منقطع یعنی نکاح متعہ کو ہر آیہ مین بکمال اتساق و انتظام مذکور فرمایا
ہمین کچھہ خلاف و اختلاف سباق و سیاق کا کسیطرح نہین ہے مجیب ظریف کی سوء فہمی ہے جناب مستطاب دام ظلہ
بارقہ ضیغمیہ مین ایسا ہی افادہ فرمایا ہی **قال المجتہد** العلام اللطیف اگر تم کہو کہ قراءۃ الی اجل مسمی کے قرارت شاذہ
ہی اسکا اعتبار نہین تو ہم کہین گے کہ یہہ قراءۃ شاذہ نہین ہی بلکہ تمنی اسکو شاذ بنا دیا ہی اس لئی کہ بہت سی قرآنون نے
کو جلا ڈالا اور ایک ہی کو باقی رکھا پہر جو قرارت اوسکی سوا ہوگی وہ تو شاذ کہی جاوی سگے اگر وہ سب قرآن موجود ہوتے
تو کاہیکو شاذ ہوتی اور یہہ قراءۃ تو تفسیر اہلبیت سے ثابت ہی اور موافق حدیث ثقلین کے بعد انکی قرائکی اونسی مخالف ہے
قال المجیب الظریف اقول الفضل العزیز العلام حضرت مجتہد کہ ارباب کونسل کو نظر اپنی کتب پر اور خیال اپنی بات کا
نہین رہتا تہا نہین سمجھتی کہ اگر یہہ قراءۃ شاذ نہو تو اہلبیت اور قرآن مین جدائی لازم آتی ہی اور یہہ بنا بر زعم ملازمان (۹۶)
والا کی محال ہے شاید یہی وسطی کا نسخہ انکے تفسیر منہج الصادقین مین تحت کریمہ فما استمتعتم کی شاذ ہونیکا
انکار نہین کیا بلکہ یون لمعہ سی نقل کر رہا ہی کہ گفتہ است و در قراءۃ شاذہ بنقل از عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن مسعود
و ابی بن کعب و غیر ایشان چنین وارد است کہ فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی **اقول الفضل لعلی**
القوی اللطیف اولا مجیب ظریف نی المحق امامیہ کو جو ارباب کونسل کہا ہے صریح غلط فہمی اوسکی ہی المحق تو کو
اور ارباب کونسل سے بیزار ہین اور اون پر تبرا کرتے ہین کس واسطے کہ ارباب کونسل تو اصحاب سقیفہ بنی ساعدہ تہی کہ
کونسل کرکی خاندان نبوت کو برباد کیا اور حقوق ایسی ولی نعمت کی کہ جسکی بدولت شرف بہی عزت اور دولت دنیا
و دین پائی تہی تلف کئی اور احسانات اوسکی فراموش کئی اوسکی کفن و دفن مین شریک نہوئی اور بلا وجہ شرعی اور
بلا استحقاق عرفی با وصف موجود ہونی اولاد و اقارب و منسوبان جناب کے خلیفہ اوسکی حجرہ مین بیٹہی اور حکم اسکے
کو کہ شعار خلاف نابکار کا ہی کار بند ہوئی خاص و عام کا دستور ہی کہ اگر کسی کا عزیز و قریب یا ادنی دوست بہی
مرتا ہی تو سب کام چہوڑ دیتی ہین اور بہر حال مشتغل اوسکی کفن و دفن کے ہوتی ہین مشایعت اوسکی جنازہ کی کرتے
ہین جیسی کو تہی او ر بجا تہی اور بی اعتنائی اصحاب سقیفہ نی کی ویسی تو کوئی شریف تو کیا کوئی رذیل بہی نہین کرتا

کوئی عنصر

(۹۷)

کوئی عظیم اوس وقت مدینہ منورہ پر مشرف تھا کہ دفع کرنا اوسکا واجب فوری تھا اور بغیر تعرض خلیفہ خلافت سے دفع کرنا اوسکا ممکن تھا اور اگر ایسا ہی ہوتا تو بھی مقتضای شرافت اہلبیت اور دینداری اور نکوکاری اور اسلام کا یہی تھا کہ خاندان نبوت کو آباد رکھتی اور آنحضرت کی اولاد کو خلیفہ ظاہری بنا کر بدست و بیعت قلع اور قمع غنیم کا کرتے اور ظاہر میں اونکی اطاعت کرتی اور وزیر و مشیر و مشار الیہ بن کر چین کرتی اور طوق لعنت کا اپنی گردن میں نہ پہنتی ولنعم ما قیل شعر

گویند کہ پیغمبر ما رفت ز دنیا | میراث به بوبکر و عمر داد نه زهرا | نی نی ملکان ملک به بیگانه ندادند
ور دختر شاهان جهان جمله تو بر خوان | با ابن عم و دختر و داماد و دو فرزند | میراث به بیگانه دهد هیچ مسلمان
سعدی روش و قاعده دین نه من است این | رحمت به ابوبکر و عمر باد و به عثمان |

اور حقیقت حال تو یہہ ہی کہ ارباب کونسل نے اظہار اپنی نفاق مضمر کا ایام مرض رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ میں شروع کر دیا تھا کہ مانع تحریر ایسی وصیت کے ہوئی کہ باعث نجات امت کی ضلالت سے تھی تہمت ہذیان کی پیغمبر خدا مصداق وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُوحَىٰ پر کی اور قوموا عنی کا خطاب اور نکال دی جانی کا خلعت بارگاہ رسولخدا سے پایا کما فی صحاح السنۃ اور جیش اسامہ سے تخلف کر کے مورد ای لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ کی مطعون ابدی ہوئی کما فی کتبہم اور وقت وفات آنحضرت کی فرصت کو غنیمت جانکر اعراض تجہیز و تکفین و مشایعت جنازہ اور دفن اوس والاجناب سے کر کے غصب خلافت کیا اور خلیفہ نے بکر غصب فدک موہوب و مقبوض جناب سیدہ بضعہ رسولخدا علیہا السلام کا کیا کہ پیغمبر خدا نے بعد نزول آیہ وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ کی بحکم رب جلیل و اشارہ حضرت جبرئیل کے جناب سیدہ علیہا السلام کو ہبہ مع الاقباض کیا تھا کما فی الدر المنثور للسیوطی و روضۃ الصفا و معارج النبوۃ و غیرہا من کتب السنیۃ المعتمدۃ اور احراق بیت اہلبیت علیہم السلام کا کہ تخویف باحراق اور آگ کے لانی کا اقرار کتاب سقیفہ ابوبکر جوہری اور ملل و نحل و عقد ابن عبد ربہ اور کنز العمال اور تحفہ سرورقہ و غیرہا میں موجود ہی اور اغضاب بضعہ رسول کا کیا کہ باعث اغضاب رسولخدا اور خدای رسول ہے کما فی کتبہم المعتمدۃ اور اہلبیت پیغمبر خدا کو جنسے تمسک کرنے کی پیغمبر خدا نے وصیت کی تھی اسقدر عاجز و مضطر و ملجا کیا کہ نوبت شہادت جناب امام حسین علیہ السلام جگر گوشہ سید المرسلین کے نظلم و ستم پہونچا تھی کیا خوب کہا ہی کسی نے رحمہ اللہ شعر

گر کند شخصی سوال از دانا ۔ کہ بگو کشتہ شد حسین کجا ۔ گفت اندر سقیفہ اش کشتند ۔ بہر دنیای جیفہ اش کشتند

فَعَلَیْہِمْ مَا عَلَیْہِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآخِرَ تَابِعٍ لَهُ عَلَىٰ ذٰلِكَ اسعد تعین اہلحق امامیہ کونسل و ارباب کونسل سے بیزار ہیں اور اوس سے تبرا کرتی ہیں کیوں ارباب کونسل نے ہوائی کونسل کر کے سقیفوں کو مبارک رہی کہ صاحبان کونسل شوری کی پیرو ہیں اور ثانیاً عجب ظریف نی یہہ جو کہا کہ اگر

...اور یہہ قرائت ... اہلبیت ... لازم آتی تہی یہہ تو بد بابت محض ہی نہیں معلوم کہ انکی شاذ ہونی میں

... ملازم کی ... صحیح جمع ... حضرت امیر علیہ السلام کو بقول کا سینو کی منبع علوم کثیرہ اور سلے

... آیات والاستیعاب ... رد ... جسکی بابت شیطان بہی بہاگتا ہے

مروج ... حضرت ... سلام ... تہا ... سیخ ... جہ ... اور اہلبیت میں نہوتی

اور ... ہو نگے اور ثالثاً بر تقدیر مطابق اصل الاصل کہلاتا ہی کہ ملا فتح اللہ علیہ الرحمہ

نی اگر شاذ ہونی قرأۃ مذکورہ کا انکار نہیں کیا اور عبارت ... بہی منہ قرأۃ مذکورہ بہی ہی نقل ہے کی تو شذوذ

اوسکا ... مروج کی ... قران مروج کی نسبت شاذ ہونی سی حقیقت میں شاذ ہونا ثابت نہیں

ہوتا اگر محرق القران سب قرانون منزل من اللہ جمع کئی ہوتی اصحاب عدول سینون کو علی الخصوص قرأت حبر مصطفے

عبد اللہ بن مسعود کو بجلاتا تو حال شذوذ اور تواتر حقیقی آیات قران کا کہلتا اور قلعی محرق القران کی بہی کہلتی اور تصحیح

النقل عبارت منہج الصادقین کے سبب موجود ہونی تغییر مذکور کی ہوسکی اور رابعاً ملا فتح اللہ علیہ الرحمہ نی اگر

انکار شاذ ہونی قرأۃ مذکورہ کا کیا مسلما کہ وہ قرأۃ شاذ ہی ہی پہر مجیب ظریف کو اوسکی شذوذ سی کیا فائدہ ہوا

امام اعظم ابو حنیفہ کی نزدیک تو قرأۃ شاذہ بہی واجب العمل ہے جیسا کہ کتاب مسلم الثبوت اور اوسکی شرح سی جو مولوی

عبد العلی کی لکہی ہے سابق میں مذکور ہوچکا اور فتح الباری شرح صحیح بخاری میں بہی مسطور ہے کہ قرأۃ شاذہ ابو حنیفہ کی نزدیک

حجت ہے قال المجیب الظریف و ہمو مقصر کہ صاحب مجمع البیان و ملا صادق شارح کلینی نی نقل کیا ہی کہ یہہ قران

... وہی قران ہے حضرت ... وقت میں تہا اور امام مہدی کی عہد میں ہو گا نہیں کہاں ... الی اجل مسمی

کا تہا کہ جو ... کی نسبت ... اقول تفضل العلی الغوی للطیف جواب اسکا ہم مکرر لکہ چکی ہیں مجیب ظریف جو ...

... تہی ... ہم بہی مکرر جواب جال کرتی ہیں کہ عبارت مجمع البیان میں تو موجود ہونا قرائت ابن مسعود

اور ابی بن کعب کا پیغمبر خدا کی عہد کرامت مہد میں اور مدارست انہیں قرانون کی مصرح ہے قران موجود و مروج مدارست کا

ذکر نہیں اصلا و مطلقا نہیں ہے پہلا اسکی اس قران مروج کی مدارست کا ذکر عہد کرامت مہد پیغمبر خدا میں کیونکر ہوتا ہی

قران مروج کا تو اوسوقت میں وجود ہی نہ تہا اسکو تو عثمان نی اپنی عہد حکومت میں باعتراف مجیب ظریف بلکہ باتفاق

سب سنیونکی جمع اور مرتب کروایا ہی اگر مجیب ظریف یہہ کہتا ہی کہ عہد پیغمبر خدا میں یہہ قران مروج موجود تہا تو اولا

مجیب اسکا جواب دے کہ ابو بکر و عمر نی زید سی دوسرا قران باوجود موجود ہونی اس قران مروج کہ باظہار مجیب کے اسکی مدارست

بہی پیغمبر خدا اور جبریل امین علیہم السلام کی روبرو ہو چکی تہی کیوں جمع کروایا اور ثانیاً اگر قران موجود کا موجود ہونا

پیغمبر خدا

معیشہ خدا کی وقت مین تسلیم کیا جاوے تو مجیب عظریف یہہ بتاوی کہ عثمان نے کیا جمع کیا مجموع و مرتب کا جمع کرنا یعنی جو او نکو
شارح کلینی سے نے اگرچہ تصحیح الشیخ اونکی عبارت کی نہین کی گئی وبطیر القرآن وتشتہر بہذا الترتیب کہا ہی اور ظاہر ہے کہ ادا ہونا
غائب چیز کے لیے کہا جاتا ہی نہ حاضر و موجود کی لیے اور علی ید العباس مشہور ہونا غیر مشہور کے لیے ہوتا ہی نہ مشہور کے لیے
ظاہر کا ظاہر ہونا اور مستور ہونا یعنی جو تو ہین قرآن موجود کہ ظاہر و مشہور رہی قول ملا صادق کا صادق نہین آتا ملا اوسکا
قرآن پر جو غائب اور مستور و غیر مشہور ہے کہ وہ قرآن کامل جمع کیا ہوا جناب امیر علیہ السلام کا ہی جسکو عمر نی رد کیا اور ابنا
اور وہ جناب صاحب الامر علیہ السلام کی پاس موجود ہی اور خلق سی مستور اور غائب اور غیر مشہور ہی بالجملہ مجیب عظریف
عبارت مجمع سمجھا اور ملا صادق کو یا تو سمجھا نہین یا تجاہل عارفانہ کرتا ہے **قال المجیب العظریف** اسکو شاذ نہ کہنی کے
کیا معنی باتفاق شیعہ وجب العمل تو یہی قرآن موجود ہی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف مجیب عظریف عجب بی ربط
کلام کرتا ہی وجب العمل ہونا قرآن موجود کا بسبب رواج بنا لی قرآن کامل **صحیح** بدولت عمر کی تا ظہور موفور السرور
جناب صاحب الامر علیہ السلام کی مستلزم شاذ ہونی قراءۃ **الی اجل مسمی** کا ہرگز نہین ہو سکتا کیونکہ احدہما علت دوسرے
کی نہین اگر مجیب عظریف یہہ کہتا کہ یہہ قرآن موجود باتفاق شیعہ کی متواتر ہی تو کلام اوسکا بی ربط ہوتا اور بر تقدیر ثبوت
(۹۹) تواتر قرآن موجود کی اور ثبوت شذوذ قراءۃ مذکورہ کی یہہ دونوں امر غیر ثابت ہین مجیب عظریف خائب و خاسر ہے
اوسکا مطلب حاصل نہین ہوتا کسواسطی کہ اوسکی امام ابوحنیفہ کی نزدیک قراءۃ شاذہ بھی واجب العمل احکام مین المسلم
و منہ جو مجیب کو یہہ سیاہ کرنا کاغذ کا اور تضییع اوقات کیا ضرور تھی **قال المجیب العظریف** اور جو خبر اسکی ظاہر
کی مخالف ہی شاذ ہی و متروک ہی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف کہان مخالفت خبر کی ظاہر قرآن سی اور
کہان اختلاف قراءۃ کا اوسکو گھٹنا بھوکی اونپہ قیاس کرنا جو بنا کا دوسرے پر قیاس مع الفارق ہے اگر خبر مخالف
ظاہر قرآن موجود کی شاذ و متروک ہی تو مجیب خبر یا نورث ما ترکناہ صدقۃ کہ خلاف ظاہر [illegible]
ورای آن اگر خبر مخالف ظاہر قرآن شاذ و متروک ہو تو ہو اگر قراءۃ شاذہ تو ابوحنیفہ کی نزدیک متروک العمل نہین
ہی بلکہ واجب العمل ہے وہ امام مجیب کا تابع یعنی ہیم رکہنا روزونکا کفارہ قسم مین بموجب قرأت شاذہ فصیام
ثلثۃ ایام متتابعات کی واجب جانتا ہی اور کاٹنا سیدہے ہاتھ چور کا بموجب قراءۃ شاذہ ابن مسعود کے فاقطعوا
ایمانہما کی مجمع علیہ صحابہ کا ہے کلام مرادا مجیب عظریف کو اسقدر بی خبری اپنی مذہب سی خوب نہین ۵
گرہمی بخبر سے حضرت والا ہو گی * نار وبود حنفی سب نہ و بالا ہو گی **قال المجیب العظریف** صاحب تہذیب
باب من احل اللہ نکاحہ مین بعد ذکر حدیث جمیل بن دراج اور حماد بن عثمان و منصور بن حازم کی جو ابی عبد اللہ

بہی مرروی ہی چنانچہ کہہ رہا ہی کہ ھذا ان المخبر ان شذ و ذہ لشاذ بن مخالفین ظاہر کتاب اللہ عز
وجل وکل ما ورد ھذا المورد فانہ لا یجوز العمل علیہ **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف مجیب معترض
فضول یا تین خارج از مطلب ہمرام کی دہو کا دینیکو ناحق بنا رہا ہی اصل مطلب مجیب کا تو یہہ ہی کہ قراۃ الی اجل مسمی
کی شاذ ہی اور جب شاذ ہوئی تو متروک العمل ہوئی اس صورت مین اوسکو لازم ہی کہ متروک العمل ہونا قرارۃ شاذ کا ثابت
کری اور یہہ ثبوت اوسکو ممکن نہین تو مغلطی کے چال چلا اور عبارت تہذیب کی یہان محل لکہی کسو سطی کہ یہان بحث فیہ مین
تو ذکر اس امر کا ہی کہ قرارت شاذہ واجب العمل ہی یا متروک العمل اور عبارت تہذیب کے اس امر کے ذکر سے خالی ہی
اوسمین تو ذکر مخالف ہونی خبر کا ظاہر قران سے ہی اور وہ امر تجز ہی کچہہ تنازع فیہ نہ متنازع فیہ کی مماثل
قال المجیب الظریف چنانچہ بنا برہی تحقیق کے والد ماجد جناب نے اپنی کتاب صوارم مین ہشامین وغیرہ کی طرف سے
بنا جواب کی رکہے ہے **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف یہہ امر مذہب حق مین البتہ محقق ہے کہ جو خبر مخالف ظاہر
قرآن ہوگی متروک العمل ہو گے اگر جناب مستطاب غفران مآب علیہ الرحمہ نی بناء جواب ہشامین وغیرہ کے طرف سے اسی
تحقیق پر رکہی ہو تو وہ منشاء استدلال مجیب کا شذوذ قرارۃ الی اجل مسمی پر اور متروک العمل ہونی قرارۃ شاذہ
نہین ہو سکتا مجیب کو ان امور خارج از بحث کا ذکر کرنا بنای مغلطہ درست کرنا ہی یہان تو مجیب کی ذمہ پر اول اثبات
شذوذ قرارۃ مذکورہ کا اور ثانیاً اثبات متروک العمل ہونی قرارۃ شاذہ کا واجب ہے سو ہو نہین سکتا اوسکو لازم ہے
کہ وہ کتابین اپنی مذہب کے اصول فقہ کی مسلم وغیرہ دیکہی کہ قرارۃ شاذہ اوسکی بڑی امام کے نزدیک واجب العمل ہے
نہ متروک العمل **قال المجیب الظریف** اب فرماتی کہ یہہ قرارۃ شاذہ اور متروک العمل ٹہری یا نہین **اقول** بفضل
العلی القوی اللطیف ہم مکرر فرما چکی ہین اور اب بہر حسب استدعای مجیب کے فرماتی ہین کہ یہہ قرارۃ شاذ نہ ٹہری
اور اگر بالفرض بخاطر مجیب کے شاذ بہی ٹہرائی جاوی تو بہی مجیب کو کچہہ مفید نہین اوسکی امام اعظم کی مذہب مین قرارۃ
شاذہ واجب العمل ہے نہ متروک العمل کما مر مراراً من المسلم وشرحہ اب مجیب ظریف فرماتی کہ اس قرارۃ کی شاذ ٹہرانی
مین آپکا کیا مطلب حاصل ہوا بہوتی سو ہنہ سی کچہہ تو بولو کیا مرغی کے ایک ہی ٹانگ کہی جاوگی **قال المجیب الظریف**
اگر نہین تو ناسخ اللہ او رصاحب مجمع البیان اور صادق کو جواب دیجئی **اقول** بفضل العلی اللطیف
جواب ان امور کے ہم مکرر لکہ چکی ہین اور اب بہر بخاطر مجیب کے تکرار در تکرار کرتی ہین کہ اگر ناسخ اللہ علیہ الرحمہ نی
عبارت امالی کی جو متضمن لفظ شذوذ ہی نقل کی اوس سے حقیقت مین شاذ ہونا قرارۃ مذکورہ کا ثابت نہین ہوتا
مدعی من کیا معنی شاذ ہی سہی پہر بہی موافق مذہب مجیب کے واجب العمل ہوئی اور عبارت مجمع البیان مین مراد

قران ابن مسعود و ابی جو صحابی کے تھے بیہ قراۃ بقول کاتب تفسیرین شیعہ کی موجود ہی مذکور ہی وہ درست قرآن
عثمانی کی امدہ صادق لی نظیر و شیعہ ہراس قرآن عثمانی ظاہر و مشہور کو نہین کہاہی اور تفصیل ان جوابون کے کر دیے
فانظر ثمہ **قال** المجیب الظریف اور اگر ہی تو کتاب صوارم کی سیر کیجیی کہ حکم شاذ کا معلوم ہو **اقول** بفضل العلی
اللطیف کتاب صوارم کی سیر کے ہمکو کیا حاجت ہی حکم جو شاذ مخالف ظاہر قرآن کا ہمکو معلوم ہی اب مجیب ظریف
کو لازم ہی کہ مسلم محب اللہ بہاری اور شرح مسلم مولوی عبد العلی اور دیگر کتب ہی اصول فقہ کی سیر کری کہ حکم قراۃ شاذہ کا
اونکو معلوم ہوا اور ان کتب کے سیر کے بیہ حضرت مجیب فرماوی کہ مذہب حنفی مین قرارت شاذہ واجب العمل ہی
یا نہین اگر ہی تو آیہ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی پر عمل کرین اور اگر نہین تو صاحب مسلم
اور شارح مسلم وغیرہ پر تبرا کرین ما علینا الا البلاغ **ع** من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم * تو خواہ از
سخنم پند گیر و خواہ ملال * الغرض ہمنی مجیب کو ہدایت کر دی چاہے مانی سے ہو جاہے اپنی جہالت پر
اڑا رہی اور مضمون ہدایت سمون وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَیْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰی عَلَی الْهُدٰی کو ورد زبان
رکہی **قال** المجیب الظریف مخالفت باپ کی بی شرمی ہی اور انکار اوسکا ہٹ دہرمی **ع** کچھ ہی تو جبین سے کچھ
انصاف کیجیی * زنگ کجی سے شیشۂ دل صاف کیجیی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف اس کلام کی محل (101)
خارج از مطلب کا مطلب نہین کہلتا کہ اس کلام کو کہ بیکار اور کلام مازار یونکا ہی شاذ ہونی اور شاذ ہونی قراۃ
مذکورہ سی اور واجب العمل یا متروک العمل ہونی قراۃ شاذہ سی یہ کیا سجگہ بحوث عنہ اور مطلب اصلی ہی ہی کیا علاقہ اور
کو نسا ربط ہی مجیب ظریف بی شرم اور ہٹ دہرمی کو کام فرماتا ہی اور دلیل کچھ نہین سوجہتا ہی شیشۂ دل کو زنگ کجی
سی صاف نہین کرتا و لنعم ما قیل **ع** آب کوثر و زمزم سفید نتوان کرد * گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ *
حقیقت حال بیہ ہی کہ یہ مغلطہ وہی ہے کہ لی تطویل لاطائل برخلاف مقتضای مقام کی کرتا ہی اگرچہ بیہ کلام اوسکا
لغو محض ہے بیہودہ مصرع مشہور قابل جواب کے نہ تہا مگر چونکہ قلم انداز کرنا اوسکی جواب کا حمقا اور سفہا کی نزدیک دلیل عجز
کی ٹہرتا ما جا بجوای کلموا النّاس علٰی قدر عقولهم کے موافق مثل مشہور جواب ترکی بترکی بندہ عرض
کرتا ہی کہ یہاں تک کی نہ مخالفت باپ کی بی شرمی ہے کہ مجیب ظریف اپنی خلیفہ زادی اور خلیفہ زادہ کے
لی شرمی اور ہٹ دہرمی کی جرم العصیان عائشہ نی اپنی باپ کی مخالفت کی کہ باپ نی اوسکی اپنی عہد خلافت عہدِ عیسی
مین کہا اقیلونی اقیلونی و لست بخیرکم و علی فیکم یعنی مجکو خلافت سی معزول کرو کہ علی کے ہوتی ہوی مین
لائق خلافت نہین ہون کما فی تاریخ الطبری وغیرہ اور عائشہ ہنگام خلافت ظاہری اوس جناب کے برہم کرنے

خلافت حقہ حقیقیہ اون جناب مین سرگرم رہی اور شق عصای مسلمانان چاہا اور اوس جناب سے لڑی کہ بموداؔ کا حرکت
حربی کے وہ حرب عین حرب پیغمبر خدا کے ساتھ تھی مجیب کو لازم ہی کہ حال جنگ جمل کا تاریخ اعثم کوفی وغیرہ مین اور
فرمایشات جناب کے اور ارشاد فیض بنیاد ایاک ان تکونی یا حمیرا کا یاد کرے اور مخالفت اوس بیبی بی شرم کے
جو باپ سے کی دیکھے اور سوچے کہ یہ مخالفت باپ کے بی شرمی ہی اور بھی مخالفت باپ کے
بی شرمی وہ ہی جو عبد اللہ بن عمر نے اپنے باپ سے کی کہ باپ نے اوسکی بروز غدیر خم بیعت خلیفہ بحق جناب امیر
کی تھی اور بخ بخ لک یا علی اصبحت مولای و مولی کل مؤمن و مؤمنۃ کہا کما فی کتاب ابن مغازلی
شافعی اور بموجب روایت مشکوۃ کے ہنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت مولای و مولی کل مؤمن و مؤمنۃ
کہا اور ابن عمر نے ہنگام خلافت ظاہری اوس خلیفہ برحق کے اوس جناب سے بیعت نہ کی کما فی الاستیعاب وغیرہ اور
بھی بی شرمی وہ ہی جو ابوبکر نے اپنے باپ ابو قحافہ کی مخالفت کی کہ جب ابوبکر بغیر استحقاق شرعی و عرفی کے خلیفہ بنکے
بجبر بن بیٹھا تو ابو قحافہ نے اوس سے کہا کہ اگر ترا ہونا اس مین باعث خلافت کا ہی تو مین تجھسے زیادہ تر سزاوار خلافت
ہون ابوبکر نے بجای اسکے اپنے باپ کے نسنی کما فی شرح ابن الحدید المعتزلی علی نہج البلاغۃ مجیب غطریف اگر چشم
بینا رکھتا ہوتا تو ان بی شرمیون کو یاد کرکے کہتا کہ مخالفت باپ کی بی شرمی ہے مجیب غطریف کو اپنی خانگی امور سے
کیون چشم پوشی ہے بالجملہ ہم ہر چند چاہتے ہین کہ اپنے قلم کو حتی الوسع تحریر فضایح اصحاب سنیوسنی سے روکین لاکن
مجیب غطریف نہین مانتا اور ہماری قلم کو رکنے نہین دیتا ہم ناچار و معذور ہوئے اور اسجگہہ جودت کمیت قلم سے
کہ مجیب نے ہماری توسن طبع کو ناحق چھیڑ دیا مجبور ہوئے ارباب انصاف سے انصاف طلب ہون والسلام علی من
اتبع الہدی **قال** المجیب الغطریف اور حق تو یہ ہے اسکو حضرت امیر نے شاد نہ بنا دیا کہ چھپا رکھا اگر ظاہر کرتے
تو کاہیکو یہ شاد کہلاتی یہ کیسی خضر ہی کے زبانی ہے **اقول** بعون العلی اللطیف کبرت کلمۃ تخرج (۱)
من افواہہم مجیب غطریف کمال بی ادب و بی دیانت اور غول بیابان ضلالت ہی کہ ایسی کلمات غوایت سمات
مونہہ سے نکالتا ہی فض اللہ فاہ ؎ از خدا جوئیم توفیق ادب * بی ادب محروم ماند از فضل رب *
بی ادب تنہا نہ خود را داشت بد * بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد * جناب امیر علیہ السلام مذہب تسنن مین خلیفہ چارم
اور بموجب حدیث وصیت کی منجملہ ثقلین اور موافق حدیث سفینہ کی سفینہ نجات اور خضر راہ ہدایت ہین اور علی
جناب نے کہ وصی رحمۃ للعالمین تھی مقتضای عموم رحمت کے بہت چاہا کہ اصحاب اہلسنت اشقیائے امت دریائے
شقاوت سے نکلین اور ساحل نجات بسعادت برآوین لاکن بمفاد شعر مشہور ؎ تہیدستان قسمت را چہ سود

اور پہر کہا ہی ٭ کہ حضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را ٭ عمر بقاین مجہ ضلالت مآل مرتبت بمارح حرمت
پیغمبر خدا کو تعلیق کے بارہ میں ان سنا کر دیا حقوق عترت طاہرہ صاحب معجزات باہرہ کی غصب کی جانتک
ہو سکا اونکو ایذا دہی میں پہونچائیں قرآن مجید کو کہ جناب امیر نے علی ترتیب النزول جمع کیا تہا رد کیا اور نہ لیا اور
بی ادب عجب فرعون آل محمد نے اوس قران کو نہ لیا اور کہا ہمکو تمہاری قران کی حاجت نہیں تو کشتی ڈوبا سکے
پہری اوس غریق دریای شقاوت کی سبب سے نہ ڈوبائی ہوئی خضر راہ ہدایت کی اوس عالیجناب نے تو قران کو علی
الاشہاد مجمع صحابہ میں حاضر اور ظاہر کیا اور نہ چہپایا عمر نے جسکی سایہ سی شیطان بہاگتا ہی اوس قران کو نہ
لیا اور ظاہر ہونی نہ دیا اور چہپوایا اگر جناب امیر علیہ السلام اوسکو مجمع اصحاب میں نہ لاتی اور ظاہر کرتی یا کوئی
مانگتا اور طلب کرتا اوسکو نہ دیتی تو اطلاق چہپانی کا ہو سکتا تہا واذ لیس فلیس و رشاد ہونا اور رشاد کہلایا جانا
قرارۃ مذکورہ کا صرف بسبب جلالی سب قرآنوں کی منزل من اللہ کی سبب سے تہا اور کسی سبب سی اور ہم سابق میں مکرر
لکہہ چکی ہیں کہ قرارۃ شاذہ ہی سہی پہر بہی مجیب کے امام اعظم کے نزدیک واجب العمل ہے بصورتیکہ شذوذ فرضی
اوسکا ہباءً منثوراً ہے **قال** المجتہد العلام الغریف خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ یہہ قران مروج بلاشبہہ منزل من اللہ اور واجب
العمل ہے **قال** المجیب الظریف اقول بفضل العزیز العلام بی شبہہ یہہ بات حق ہے اور انکار اسکا کفر اور ضلال
ملا زمان والا سہواً یا عمداً الطوعاً تقیہ یا اجتہاد جدید کی یہہ کلام یہان سرزد ہوا ور نہ رسالہ بارقہ ضیغمیہ میں کہ تصنیف خاص جنکی
ہی اسکی خلاف ارشاد ہو رہا ہے کہ چون این نظم قران نظم عثمانی است بر شیعیان احتجاج بآن نشاید ظاہر تو
یہہ بات اختلاط سی خالی نہیں ہا **اقول** بفضل العلی اللطیف ٥ مردم اند حسرت فہم درست ٭ عجبی
سمجہہ سے کام پڑا ہی ایسی واضح بات ہی نہیں سمجہا کہ رسالہ بارقہ ضیغمیہ کی عبارتیں جو مجیب نے نقل کی ہے اوس
عبارتیں اطفال ابجد خوان بہی سمجہہ لینگے کہ اوسکی معنی یہہ ہین کہ نظم اور ترتیب اس قران مروج کی عثمانی ہے
اور ترتیب و نظم عثمانی لایق احتجاج کی شیعون پر نہیں ہی اور عبارت مذکور سی قران کی منزل من اللہ ہونی کا انکار
کسیطرح نہیں نکلتا اور عبارت مذکور انکار منزل من اللہ ہونی پر قرانکی ہرگز دلالت نہین کرتی نہ مطابقۃً نہ تضمناً
نہ التزاماً اور نہ صراحۃً نہ کنایۃً ہر کوئی جانتا ہے کہ قران فی نفسہ اور چیز ہے اور نظم و ترتیب اوسکی دوسری چیز
بصورتیکہ ان دونوکو مخالف یکدیگر سمجہنا اور تناقض کہنا مجیب ظریف کی سمجہہ کا پہیر ہے اور اختلاط سی خالی
نہیں **قال** المجتہد العلام الغریف مگر یہہ جو بوجہتی ہو کہ کچہہ کم و کاست اسمین ہوا یا نہیں سور و آیات و احادیث
شیعہ اور سنی سی قرانکا نقصان فی الجملہ ثابت ہوتا ہی لاکن نہ ایسا نقصان کہ مانع وجوب عمل کا اس قران موجود

یہ ہو رہی اسی کا شبہ حضرت اہلبیت علیہم السلام کا بھی حق اس قرآن مروج پر تھا اور حکم عمل کرنیکا اسپر جملوں پہنچا ہے
ہان بعض قراء ای حق کا شبہ تمہارا کا بمرونکا نقصان قرآن کا بھی کیا ہے مگر یقین اس امر پر کہ نقصان کچھہ اسمین نہین
ہوا ایک مشکل ہے اسکی ارباب دانش کسی آیت کا انتقاء الیہ نہین ہو نہی **قال المجیب الغطریف** اقول الفضل العزیز الحالم
حال روایات معتبرہ اور احادیث صحیحہ اہلسنت کا مفصل معلوم ہو چکا کہ شائبہ نقصان قرآنکا انکی کتب سے ثابت
نہین نہ صراحۃً نہ اشارۃً اب اسکو ذرا انکی سرماندہ بنا گویا اس پردہ مین اپنا عیب چھپاتا ہی کیا یہہ بھی اجتہاد مین
داخل ہے کہ جو چیز ثابت ہو خواہ انکا مخالف ہے اسکو ناحق ثابت کیجئے غیر کے مذہب مین اجتہاد جناب کا کب سے ہے
ہی **اقول** الفضل العلی اللطیف مجیب غطریف نے حیا کو جواب صاف دیا ہی اور خوگر انکار بدیہیات کا ہو گئی
صحیح بخاری مین کہ باعتقاد سنیوں کی اصح الکتب بعد کتاب الباری اور مقدم سب کتابوں پر اور ثانی قرآن صحیح مسلم ہے
صحیح مسلم مین اور اتقان سیوطی وغیرہ کتب معتمدہ سنیوں مین روایات نقصان قرآنکی حد سے زیادہ موجود ہین و
انکار کو کہ باین شد و مد کیا کہ شائبہ نقصان قرآنکا کتب سنیہ سے ثابت نہین سوا بے حیائی اور بے شرمی اور بیشرمی اور
دہرمی کی کیا کہیئے حقیر اس رسالہ مین اگرچہ چند روایات سنیہ نقصان قرآن کی بطور مشتی نمونہ از خروارے سابق مین لکھہ
چکا ہی اور آگے چلکی انکی ازبسیارے محل اور موقع پر اور بھی لکھونگا کہ مجیب غطریف تکرار سے سود کرتا ہی ہمکو بھی ناچار
تکرار کرنی پڑتی ہے لیکن یہان اکتفا دو روایت پر کرتا ہون کتاب اتقان سیوطی مین کہ مصنف اور معتمد دونو
مستمدین سنیوں کی ہین عائشہ ام المؤمنین بنت ابوبکر سے کہ فقاہت اور علم اور اجتہاد اوس سوارہ جمل کا سنیوں کے
نزدیک سب اصحاب سے بڑا ہوا ہے مروی ہی کہ سورہ احزاب مین زمانہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ مین دو سو آیتین
تہین عثمان نی اتنی ہی رہنی دین جتنی اب ہین اور تفسیر در منثور سیوطی مین عبد اللہ بن عمر سے کہ اورع اور افقہ
اصحاب سنیونکا ہے مروی ہے کہ کوئی یہہ نہ کہی کہ مین نے سارا قرآن پڑھا وہ کیا جانتا ہی کہ قرآن کتنا ہی بہت
قرآن جاتا رہا ہی اب مجیب غطریف خواب غفلت سے چونکی اور آنکھین بے شرمی کی ملکر دیکھی کیسے دو نون ثقاۃ
عدلین اوسکی شیخین کے بیٹی بیٹا کیسا بصراحت نقصان قرآنکا بیان کر رہے ہین اور مجیب غطریف کو کیسا جھوٹا
اور بے اعتبار کر رہے ہین اب عیب کسکا کھل گیا اور خوار ہم ہوا ہے حق کسطرح پر ثابت اور واضح ہو گیا منصف لوگ
مجیب غطریف کی انکار بدیہیات اور سوفسطائیت کو دیکھین اور اوس سے پوچھین پر دعویٰ تو تمہاری جو کہا کہ شائبہ نقصان
قرآنکا کتب سنیہ مین نہین نہ صراحۃً نہ اشارۃً یہہ کیا خرافات ہے کیا صحیحین بخاری اور صحیح مسلم تبری کرادتین ہے
روایات کثیرہ مشعر نقصان قرآن موجود ہین کا سند کرا اور اتقان سیوطی اور در منثور سیوطی کتب سنیہ سے نہین ہین

بالجملہ انسان کو انجام بینی اور عاقبت اندیشی اور دست کشی ایسی امر کی عقل سے واجب ہی
آدمی را آدمیت لازم است * عود را گر بو نباشد ہیزم است **قال المجیب الظریف** آپ اپنی نقصان
پر ریشی محققین امامیہ کیون فرماتی ہین اونکو جو چاہئی سو کہئی شیخ ابو جعفر کتاب الاعتقادات مین لکھتی ہین
ومن نسب الینا انا نقول انه اکثر من ذلک فهو کاذب اور مصائب النواصب مین ہے
وما نسبه الی الشیعة من قولهم بوقوع التغییر فی القرآن لیس مما قال به جمهور
الامامیة وانما قال به شرذمة قلیلة لا اعتداد لهم فیما بینهم فرمائی کہ ان دونو
کتابون مین مدلین کی شہادت سی کون جھوٹا اور بی اعتبار اور بموجب تصریح صاحب مجمع البیان کے جسکا ذکر
گذرا کون حشویہ نابکار ٹہرتا ہی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ
توجہ فرمایا ہی کہ ہان بعض قدمای علمای ہماری بالمرة انکار نقصان قرآن کا ہی کیا ہی پہر مجیب ظریف کو ذکر
عبارتون کتاب الاعتقادات اور مصائب النواصب سے بجز تحصیل حاصل کے کیا حاصل ہوا اور جب اختلاف علما
کا آپسمین سنیون کی مذہب مین رحمت ہی اور باعث ثبوت کذب و بی اعتباری احدہم کا نہین ہوتا تو اختلاف علمای
اہلحق کا آپسمین اگر کہین ہو تو کیون باعث ثبوت کذب و بی اعتباری احدہم کا ہوگا مثلا ابو حنیفہ کہتا ہے کہ
خدا تعالی جسم و جسمانی نہین ہے مکان اور حیز مین نہین ہے اور امام احمد حنبل کہتا ہی نعوذ باللہ منہ کہ خدا جسم جسمانی ہے
اور ہوتا ہی اور عرش پر بیٹھا ہی کہ عرش چرّاتا ہی یا مثلا ابو حنیفہ کہتا ہی کہ سگ اہلی نجس و حرام ہی اور امام
مالک کہتا ہی کہ سگ اہلی طاہر اور حلال ہے یا مثلا ابو حنیفہ کہتا ہی کہ منی انسان کی نجس ہے اور امام شافعی کہتا ہے
کہ منی انسان کی طاہر ہی اور باوجود ایسی اختلاف فاحش کے سنیون کی نزدیک ان ائمہ سنیون سی کوئی جھوٹا اور
بی اعتبار نہین ٹہرتا تو علمای امامیہ اختلاف مسائل اجتہادیہ سی کیون جھوٹی اور بی اعتبار ہونی لگی اور ہم بموجب
استفسار مجیب ظریف کی بتاتی ہین کہ عائشہ اور ابن عمر کی شہادت کو ہی اسی جو اتقان و درمنثور سی مذکور ہوئی
مجیب ظریف جھوٹا اور بی اعتبار ٹہرا اور بموجب تصریح صاحب مجمع البیان کی ابن عمر اور عائشہ حشویہ نابکار
ٹہرتی ہین **قال المجیب الظریف** شاید اسی ڈرسی خواجہ طوسی نے الزام نقصان قرآن سی اپنی تجرید کو
مجرد کیا **اقول** بفضل العلی اللطیف علما کو مسائل اختلافیہ مین ذر کیا نہین ہوتا ہر کوئی اپنی تحقیق
کی موافق لکہتا ہی اسکو تعبیر بخوف کرنا بیجا و فضول ہے **قال المجیب الظریف** طرفہ یہ ہی کہ اس قرآن کو ناقص
بہی بتاتی جاتی ہین اور عمل کرنی کو بہی بتاتی جاتی ہین **اقول** بفضل العلی اللطیف

عمر نی علم قطعی وحتمی نقصان قران کا کیا ہی و ایسا علم قطعی النقصان کا جناب مستطاب مجتهد العصر دام ظلہ نی نہین فرمایا کسواسطی جناب مستطاب کی عبارت تو یہی ہے کہ روایات اور احادیث شیعہ اور سنی سی قرانکا نقصان فی الجملہ ثابت ہوتا ہی لاکن نہ ایسا نقصان کہ مانع ومنافی عمل کا ہووی اور ظاہر ہے کہ نقصان فی الجملہ مانع عمل کا اوسیر جنتک کہ کامل نہ میسر ہو نہین ہوسکتا اور حقیقت حال یہہ ہی کہ جبکہ قران صحیح کامل جمع کیا ہوا جناب امیر علیہ السلام کا کہ اس قران مروج پر مشتمل تہا اور بقول اکابر سنیونکی علی ترتیب التنزول اور منبع علوم کثیرہ ہی اور ناسخ ومنسوخ اوس سے معلوم ہوتا ہی کما یظہر من فتح الباری والاستیعاب حضرت عمر کی مدولت جنکی سایہ سی شیطان بہاگتا ہی رواج نہ پاسکا ناچار ایمہ علیہم السلام نی شیعون کو پڑہنی اور عمل کرنی کا اسی قران مروج پر ایام غیبت مین تا ظہور صاحب الامر علیہ السلام کی حکم فرمایا ہی کما مرغیر مرۃ اور یہہ امر کچہ طرفہ نہین ہے بلکہ طرفہ تر سنیون کا عمل کرنا اس قران مروج پر ہی جب بنت ابوبکر عائیشہ مجتہدہ اور ابن عمر اورع وافقہ اس قران مروجکی نقصان سے گواہی باآن شد ومد دین توسنیون کو ایسی ناقص قران پر عمل کرنیکی کونسی صورت ہی **قال المجیب العظریف** ہرگز دریافت نہین ہوتا کہ قرانکو ناقص بتانا کس راہ سی ہے **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف طرفہ غبی ہے کہ اوسکو وجہ ناقص ہونیکے دریافت نہین ہوتی حالانکہ اوسکی عائیشہ اور ابن عمر نے اس مطلب کو خوب واضح کردیا ہی اور ایسا دکہایا ہوا بتایا ہے کہ سورہ احزاب بہت کم ہوگئی اور قران بہت جاتا رہا کما مر فتذکر **قال المجیب العظریف** اگر یہہ سبب ہے کہ فضایل امیر المومنین اور مناقب اہلبیت طاہرین اسمین نہین توسورہ ہل اتی اور آیہ تطہیر کسکی حقمین نازل ہوا **اقول** بفضل العلی اللطیف الحمد للہ کہ مجیب عظریف کی ہوئی مونہہ سے اتنا تو نکلا کہ سورہ ہل اتی اور آیہ تطہیر فضایل امیر المومنین اور مناقب اہلبیت طاہرین میں سے ہے حالانکہ صاحب تحفہ نی انکار کیا ہے درخصوص آیہ تطہیر اور سورہ ہل اتی کی باب مین فخر رازی اور کفش دوز کا قول نہین مانتا کہ جناب امیر کے شانمین بتاوں **قال المجیب العظریف** ہان اخبار خلافت خلفای راشدین اور فضایل ازواج مطہرات سید المرسلین خصوصا فضیلت جناب صدیقہ اور تائیدات مذہب اہلسنت کی بہی اسمین مذکور ہین **اقول** بفضل العلی اللطیف اگرچہ اسلاف مجیب نے احادیث وضعی ابوہریرہ وغیرہ سی اپنی مطلب کے موافق بہتیرین اور قرائین بہی فی الجملہ دخل کرلیا ہے جیسا کہ مثلا درمنثور سیوطی مین ابن مردویہ اور ابن عساکر سی مروی ہے کہ ابن مسعود اس آیہ کو یون پڑہتی تہی وکفی اللہ المومنین القتال بعلی ابن ابیطالب اور قران مروج مین لفظ بعلی ابن ابیطالب نہین ہے اور مثلا تفسیر کبیر وتفسیر ثعلبی وغیرہ مین ہی کہ مصحف ابن عباس وابی بن کعب

مین یون تھا اور وہ آیہ کو اسطرح پڑہتی ہی فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی اور قرآن میں ہیچ
مین لفظ الی اجل مسمی کا نہین و علی ہذا القیاس اور مواضع مین بہی قرآنکی قطع و برید صحاح ستہ سنیہ سے ثابت
ہوتی ہی الا کلّ معلوم کہ اسلاف مجیب نے قرائین اخبار خلافت خلفائے ثلثہ کی کیون نہ دخل کئی حقیر مجیب عطریف کے
خدمت مین گذارش کرتا ہی کہ ایسی امور بے اصل مزخرفات بعیدی کا جنکی اصل تمہاری کتابون مین بہی نہین کتاب
مین لکھنا کیا ضرور تھا بعقدر تو خیال کیا ہوتا کہ اگر اخبار خلافت خلفاے جور کی قرائین ہوتی تو تہامی خلافت بکر کی
شورای سقیفہ بنی ساعدہ پر کیون ہوتی اور ابوبکر عمر کا استخلاف کیون کرتا اور عمر اپنی بعد خلافت کو چھہ شخصون مین
کیون دائر کرتا ورای آن اگر اخبار حقیت خلافت خلفای راشدین سنیونکی قرائین ہوتی تو ابوبکر ہنگام
نزع کی کیون حسرت و افسوس کرتا کہ مین نی ہای پیغمبر سی کیون نہ پوچھا کہ اپ کی بعد خلافت کسکا حق ہی کما فی
کنز العمال و مروج الذہب للمسعودی و کتاب السیاسۃ والامامۃ لابن قتیبہ و غیرہا من الکتب بہرحال مجیب عطریف
بتاوی تو خبار حقیت خلافت خلفای راشدین سنیونمین کونسی آیہ ہی آیا آیہ تریدون عرض الدنیا واللہ
یرید الآخرۃ ہی یا آیہ علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم ہی یا آیہ ان الذین تولوا منکم
یوم التقی الجمعان انما استزلھم الشیطان ببعض ما کسبوا ہے یا آیہ و یوم حنین (۷۰
اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم
ولیتم مدبرین ہے یا آیہ و من یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا
الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ و ماواہ جھنم و بئس المصیر ہے اور علی ہذا القیاس
مجیب عطریف یہہ بہی بتاوی کہ فضایل عایشہ او حفصہ مین کونسی آیہ ہے کیا آیہ ان تتوبا الی اللہ فقد
صغت قلوبکما بلکہ تمام سورہ تحریم کیا ان دونون کی فضایل کے بیانمین ہی شاید مجیب عطریف نے
آیہ عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات مومنات قانتات تائبات
عابدات سائحات ثیبات و ابکارا مین لفظ خیرا منکن مسلمات مومنات واقع ہی کبہی نہین دیکھا خدا
غرا اسمہ فرماتا ہی اگر پیغمبر خدا تمکو طلاق دیگا تو خدای تعالی تمسی بہتر ازواج مسلمات مومنات اوسکو بدل دیگا یہہ لفظ
خیرا منکن مسلمات مومنات ایا بلکہ تصریح ہی اون دونون کی نفاق پر کسواسطی کہ جب خدا تعالی نے انکی بیان بہتر کا اور فضیلت
کا یہ کیا کہ وہ مومنات اور مسلمات ہون کی تو اس سی بخوبی واضح ہوا کہ جنکی طرف خطاب ہی وہ مومنات اور
مسلمات نہین ہین اور نفاق مخاطبات کا تو ظاہر ہی کہ عایشہ او حفصہ نی پیغمبر خدا کی طرف اوس امر کی نسبت

اور اعتراض کیا کہ اوسکی بہل ہی اور اپکا اوس لکی مرہی لئی کہ حضرت تہی یعنی کہا ما مغافیر کا کہ جس سی بدبو ہوتا ہی پس
دونون ذات شریف نی باہم مشورہ کیا اور حفصہ نی کہا کہ پیغمبر خدا جو مری مکان اوینگی تو مین کہونگی تمہاری منہہ
سی بوی بد آتی ہی تمنی مغافیر کہایا ہی اور تمہاری مکان آوین تو تم بہی یہی کہنا چنانچہ ان دونون نی رنج دینی لیئی
پیغمبر خدا کی ایسا ہی کیا اور اوس محبوب خدا کو رنج دیا اور یہی آنحضرت نی کوئی بات راز کی اونسی کہی اور تاکید اوسکی
کتمان کی کی اونہون نی علی الرغم اوس عالیجناب کے اوس راز مین کہ امانت تہا خیانت کی اور با وصف تاکید تحفظ
کی بکتمان اوس راز کو افشا کیا جیسا کہ تفاسیر سنیہ مین یہہ قصہ بشرح و بسط مذکور ہی ورای ان پیغمبر خدا حضرت صفیہ
پر کہ ازواج آنحضرت سی تہین عنایت اور رعایت بہت فرماتی تہی عایشہ نی مذمت صفیہ مین پیغمبر خدا سی کلام نا مناسب
کیا اور حضرت کو رنج دیا کما فی مدارج النبوۃ سوا اسکی اسما کو کہ حضرت نی اوسکی ساتہہ بکمال اشتیاق و رغبت کو لانکی
ازدواج کیا تہا عایشہ اور حفصہ نی باہم متفق ہوکر اسما کو فریب مین لیکر عایشہ نی اوسکی خاصندی کی اور حفصہ نی اوسکی
سوی سر کو شانہ کیا اور اظہار کمال محبت اور شفقت اوس سی کرکی پیغمبر خدا کی رنج دینی کو اوس بیچاری کو سکہلایا کہ
جب حضرت تجہسی خلوت کرین تو حضرت سی کہنا اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ کہ حضرت بسبب اس کہنی کی تجہسی بہت خوش
ہونگی چنانچہ اوس بیچاری نی ویسا ہی کیا جیسا ان ذات شریفون نی اوسکو تعلیم کیا تہا حضرت نی اوسی وقت اوس
سی افتراق کیا اور بہت رنج اوٹہایا اور تفصیل اسکی بہی مدارج النبوۃ مین ہی علاوہ بر ان عایشہ نی ایکدفعہ خشمناک
ہوکر پیغمبر خدا کی سینہ بی کینہ پر گستاخانہ ہاتہہ مارا اور براہ گستاخی و بی ادبی کہا تو ہی دعوی کرتا ہی کہ مین پیغمبر خدا
کا ہون کما فی کتاب ذخیرۃ الملوک للسید علی الہمدانی اور علی ہذا القیاس بہت سی امور کتب سنیہ مین مذکور ہین
نفاق دونون منافقات پر خوفاً عن الاطناب بقدر پر اکتفا کیا گیا عاقل کو اشارہ کافی ہے جاہل کو ہزار تصریح
غیر وافی اگر کسی کو شبہ پڑی کہ پیغمبر خدا کی ازواج منافقات کیونکر ہو سکتی ہین تو دفع اس شبہ کا خود خدای
عز اسمہ نی اسی سورہ تحریم مین کر دیا ہی کہ ازواج حضرت نوح اور حضرت لوط علی نبینا و آلہ وعلیہم السلام کی کافر
تہین حضرت نوح کی زوجہ کا نام واہلہ تہا اور حضرت لوط کی زوجہ کا نام واعلہ تہا خدای عز اسمہ نی فرمایا
ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَةَ نُوحٍ وَامْرَأَةَ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا
صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا الایہ پہر اگر پیغمبر خدا کی بعض ازواج بہی منافقہ ہوئین تو کیا قباحت لازم آتی ہی لیکن اصل
اخبار حقیت خلافت خلفای سنیان قرابتین جو خلفای سنیون کو تو تاکہ عرب عرب مانتی تہی معلوم عجب غضب
معلوم ہوئی شاید عجیب اپنی دہشت مین انکو خلفا سی علم و فضل جانتا ہی قَالَ العجب الظریف اور ذکر

اور ماجرای غصب کلثوم اور قصۂ آزردگی جناب زہراؑ اور رسن گلو ہونا شیر خدا کا اور جلسی اہلبیت کی اور مضامین

حق الیقین کے کہ حضرت پیغمبرؐ نی جناب زہراؑ اور علیؑ مرتضیٰ کو فرمایا کہ میرے فدای تو ماد و برادر عمت قربان تو باد

اور سید شبین مرثیہ ضمیر اور دبیر کی اوسمین نہین یہہ اسباب ان کی البتہ ہو سکتی ہین ا **قول** بفضل العلی

القوی اللطیف مجیب غطریف کو لازم ہی کہ اسباب نقصان قرآنکی پہلی اپنی عایشہ اور اپنی عبداللہ بن عمر سی پوچھی کہ

وہ دونو شد و مد نقصان کی قائل ہین من بعد اگر ہمسے استفادہ کریگا تو ہم صحاح ستہ اور کتب معتمدہ

اوسکی مذہب کی دکھادینگی اور بد انست حقیر عایشہ کی نزدیک ظاہرا اسباب نقصان قرآنکی یہہ ہونگی کہ ذکر جنگ جمل کا

اور جانا اوسی سوارہ جمل کا ہزارہا نامحرم مومنین ور لڑنا اوسکا جناب امیرسی برخلاف فرمان واجب الاذعان نبوی

کہ حربک حربی وسلمک سلمی او زبر علی الرغم ارشاد فیض بنیاد نبوی کہ انا حرب لمن حاربتم و

سلم لمن سالمتم کما فی صحیح الترمذی اور باعث قتل ہزارہا مومنین کی ہونا اور آیا لان تکونی یا حمیرا

کو خس کے برابر نسجھنا قرآن مین نہین ہی اور اسباب نقصان قرآنکی ابن عمر کے نزدیک یہہ ہونگی کہ اوس اورع وافقہ

اصحاب سینیون نی جو بکمال تورع بیعت امام بحق جناب امیر علیہ السلام کی نکی اور بکمال شوق و عقیدت بیعت امام اپنے شنیع

یزید پلید کی کی کما فی الاستیعاب اور جب اہل مدینہ یزید کی ظلم و بیدینی دیکھہ کر خلع بیعت پر اوس پلید کی مستعد

ہوئی تو اونکو ممانعت خلع سی بشد و مد کی اور اپنی خدم و حشم کو جمع کر کی کہ اوسمی احتمال تقیہ کا نہین ہو سکتا

اونکو مواعظ و نصایح کہی کہ ہمنی بیعت یزید سے علی بیعۃ اللہ و رسولہ کے ہے خلع اوس سے مکرنا چاہئی بموجب

حدیث نبوی کے کما فی جامع الاصول وغیرہ مفصلاً اور یہی وہ اورع صحابہؓ جو حجاج بن یوسف سی باشتیاق

تمام بیعت کرنے کو گیا حجاج نی پانون اپنا پھیلا کر کہا کہ ہاتہہ میرا خالی نہین ہے میری پانونسی بیعت کرلے

کما فی کتب السیر والتواریخ قرآن مین مذکور نہین تو یہہ امور عایشہ و ابن عمر کی نزدیک اسباب نقصان قرآنکی ہین سبحان اللہ

نقصان اگر بین ورا اور ونکولی برین آمدم بر بسکہ مجیب غطریف نی جو بطور تعریض کے کہا کہ بدا کا ذکر قرآن مین نہین

یہہ دلیل اوسکی جہالت کی آیات قرآنی سی ہی غالباً جیسی بقول مجیب غطریف کی اوسکی شیخین کو کثرت حروب

و تجہیز جیوش نی فرصت قرآنکی تصحیح کی نہ دی ویسی ہے مجیب کو بسبب کثرت انہماک کی مغلطہ بازی اور تحکمات

سازی مین فرصت قرآنکی پڑہنی کی نہین ملتی ورنہ وافی ہدایہ ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر

منہا او مثلہا اور یہی آیہ ہدایت سرمایہ لکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء و یثبت و

عندہ ام الکتاب کو کبہی تو دیکہتا اور اوسکی معانی سمجہتا ارباب انصاف دیکہین کہ نسخ کرنا اور بہولانا آیات کا

(۱۰۹)

اور اونا اوسنی بہتر آیات کا یا اونکی مماثل آیات کا اونکی عوض ہین اور محو و اثبات احکام وغیرہ کا بداہین
ہی تو کیا ہی کسواسطی کہ بدا کی معنی اصطلاح علما مین یہی ہین کہ تبدل و تغیر احکام مین باعتبار اختلاف اوقات
مصالح کی واقع ہوا اور تغیر عالم کون و ایجاد مین با حداث و اعدام و احیا و اماتت واقع ہو جناب قادر مطلق
عظیم سلطانہ مصالح اپنی عباد کی خوب جانتا ہی جو کچھہ مقتضای وقت و اصلح بحال مخلوقات ہوتا ہی اوسکی موافق
کام کرتا ہی کبھی پیدا کرتا ہی کبھی مارتا ہی کبھی صحیح کرتا ہے کبھی مریض اور یہہ تبدیل و تغیر بکمال وضوح و ظہور ظاہر ہے
انکار اسکا غالب کہ سوفسطائی بہی نکرین اور جاننا چاہی کہ خدای تعالی نے دو لوح پیدا کی ہین اور اونمین جمیع
کائنات و جملہ حوادث ثبت فرمائی ہین ایک کا نام لوح محفوظ ہی کہ جو کچھہ اوسمین لکہا ہی اوسمین اصلا مطلقا تغیر
و تبدیل واقع نہین ہوتی اور وہ لوح مطابق علم الہی کے ہے اور دوسری لوح کا نام لوح محو و اثبات ہی کہ اوسمین
بحسب مصلحتون اور حکمتون کی بامر و حکم قادر مطلق کے کچھہ چیزین اوس سی محو کیجاتی ہین اور کچھہ چیزین اوسمین
لکہی جاتی ہین مثلا اول اوسمین لکہا ہی کہ عمر زید کی پچاس برس کی ہے یعنی مقتضای حکمت یہہ ہی کہ عمر اوسکی
پچاس برس کی ہو اگر کوئی سبب زیادہ ہونی یا کم ہونی عمر کا اوس سے عمل مین نہ آوی پہر اگر زید نی صلہ رحم یا تصدق
مثلا کیا پچاہ سال کی اوسکی محو ہو کر شصت سال کی اوسکی لکہدی اور اگر قطع رحم مثلا اوسنی کیا پچاہ سال کی او (۱۰)
محو کی اور چہل سال کی لکہدی یہہ حال ہے لوح محو و اثبات کا اور لوح محفوظ مین اول سی لکہا جاتا ہی کہ زید صلہ رحم
کریگا اور اس سبب سے اوسکی عمر ساٹھہ برس کے مقرر ہے یا وہ قطع رحم کریگا بسبب اسکی اسکی عمر چالیس برس کے
ہی تو بدا عبارت ہو انعیر تغیر سی لوح محو و اثبات مین کہ خدا تعالی نے خود فرمایا ہی آیہ شریفہ مع عبارت تفسیر
جلالین کی لکہتا ہون لکل اجل مدۃ کتاب مکتوب فیہ تحدیدہ یمحوا اللہ منہ ما یشاء و یثبت بالتخفیف والتشدید
منہ ما یشاء من الاحکام وغیرہا وعندہ ام الکتاب اصلہ الذی لا یتغیر منہ شئی وہو ما کتبہ فی الازل انتہی بالجملہ بدا صفات
صفات کمالیہ خدا تعالی سی ہے کہ مثبت اوسکی عظمت و جلال و کمال قدرت و اختیار کے ہی واللہ علی کل شئی قدیر
اور آیہ قل اللہم مالک الملک توتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز
من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شئی قدیر کا مظہر بدا ہی منکرین بدا
مقلد یہود کی ہین یہود کہتی تہی ید اللہ مغلولۃ خدا کو جو کچھہ کرنا تہا کر چکا اب اوسکو تغیر و تبدیل کا کسیطرح
اختیار باقی نرہا اوسکی ہاتہہ بندہ گئی اور وہ معطل ہو گیا نعوذ باللہ منہ خدا تعالی نی عقیدہ یہود کو رد فرمایا
اور ارشاد کیا غلت ایدیہم و لعنوا بما قالوا بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشاء یہی

مختصر و مجمل حال بداہۃ اگر مہیب الاسباب صاحب شیخ ہوالدلی فرصت عطا فرماوینگے تو رسالہ جدا مین بشرح و بسط لکھہ

پیکش احباب کرونگا واللہ غالب علی امرہ وھو حسبی و نعم الوکیل ومجیب عظریف نی یہہ جو

کہا ذکر تقیہ کا قرآن مین نہین یہہ بہی دلیل وسکی اجنبیت کے ہی قرآن سے الحق مجیب نے لا یتخذ المؤمنون

الکافرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیء

الا ان تتقوا منہم تقاۃ اور آیہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان اور آیہ وقال

رجل من آل فرعون یکتم ایمانہ کبہی دیکہی پڑہی نہین تفسیر کبیر مین ذیل تفسیر آیہ لا یتخذ المؤمنون

الکافرین اولیاء الایہ مین مسطور ہی الحکم الرابع التقیۃ جائزۃ لصون النفس وھل

یجوز لصون المال یحتمل ان یکون فیہما بالجواز لقولہ علیہ السلام حرمۃ مال المسلم کحرمۃ

دمہ ولقولہ علیہ السلام من قتل دون مالہ فھو شہید ولان الحاجۃ الی المال شدیدۃ

والماء ان بیع بالغبن سقط فرض الوضوء وجاز الاقتصار علی التیمم دفعا لذلک

القدر من نقصان المال فکیف لا یجوز ھھنا واللہ اعلم الحکم الخامس قال مجاھد ھذا

(۱۱۱) الحکم کان ثابتا فی اول الاسلام لاجل ضعف المؤمنین فاما بعد قوۃ الاسلام

فلا وروی عوف عن الحسن انہ قال التقیۃ جائزۃ للمؤمنین الی یوم القیامۃ وھذا

القول اولی لان دفع الضرر عن النفس واجب بقدر الامکان انتہی اور صحیح بخاری

مین باب الاکراہ مین مسطور ہے باب قول اللہ تعالی الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان وقال

ان تتقوا منہم تقاۃ وھی تقیۃ وقال الحسن التقیۃ الی یوم القیامۃ انتہی اور تفسیر

بیضاوی مین ذیل تفسیر آیہ طیبہ ولبثت فینا من عمرک سنین وفعلت فعلتک التی

فعلت وانت من الکافرین مین لکہا ہی فانہ یعنی موسی علیہ السلام کان یعاشرہم بالتقیۃ انتہی او

بہی خداتعالی نے مومن آل فرعون کی جو تقیہ کرتا تہا اور اپنی ایمان کو چہپاتا تہا مدح کی ہی بالجملہ ذکر تقیہ

کا قرآن مین موجود ہی دل دانا او چشم بینا چاہی اور مجیب عظریف لی بتقلید اپنی اسلاف کی جو ذکر عقد

ام کلثوم کا بطور تعریض کے کیا جناب کو لازم ہوا کہ حقیقت حال اسکی کتب معتمدہ سنیون سی لکہون اور جواب دندان

شکن ایسا رقم کرون کہ دانت سنیون کی کہٹی ہوجائین اور کذب و عذر اونکا اونہین کی کتب معتمدہ سی واضح اور ظاہر

ہوجاوی تاکہ آیندہ کو مجیب عظریف اور اوسکی اصحاب کو یارا گفتگو کا اس امر خاص مین نرہی اب ارباب انصاف

و تارکان اعتساف بگوش حق نیوش سنیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی ایک بیٹی بنام ام کلثوم بطن جناب سیدہ
علیہا السلام سے تھیں اور ایک ربیبہ بھی بنام ام کلثوم بنت ابوبکر بطن اسما بنت عمیس سے ظل تربیت میں آنحضرت
کی تھی اور تزویج عمر کی بعد اصرار بسیار کے کہ غصب عبارت اوس سے ہی ساتھہ اوسی ربیبہ کی ہوئی ہی راویوں
نے جو تزویج ام کلثوم کو خلیفہ جی کے ساتھہ لکھا ہے اسی ام کلثوم ربیبہ کو لکھا ہی اسلاف و اخلاف سنیوں
کی غلط بحث کر کے جو تزویج کذائی سے استدلال کرتی ہیں ایمان عمر اور مصافات اہلبیت علیہم السلام پر
اوس فرعون آل محمد سے وہ مغلطہ بحث ہی کسو سطی کہ عند التامل روایات کثیرہ سنیونکی جو مدار تزویج مذکور
اونکی نزدیک ہیں باعلی صوت پکارتے ہیں کہ تزویج اوس کے ساتھہ بیٹی جناب امیر علیہ السلام کی جو بطن
جناب سیدہ علیہا السلام سے تہیں ہرگز نہیں ہوئی کما ستفصلہ ورای آن بعض روایات سنیہ میں جو تصریح وارد
ہی کہ تزویج عمر کی ساتھہ ام کلثوم بنت ابوبکر کی کہ ربیبہ جناب امیر علیہ السلام کی تہی ہوئی ہی کما سیاتی معاضد قول حق
کی ہے اور یہہ امر تو اظہر من الشمس وابین من الامس ہے بلکہ متفق علیہ صنادید سنیہ کا ہی اور کتب معتمدہ اور
صحاح ستہ سنیونکی اس سے مملو ہیں کہ جناب سیدہ بضعہ رسولخدا اوس فرعون آل محمد سے ایسی آزردہ تھیں
کہ بعد غصب خلافت و فدک کی اور ایذا دینی اوس کے اوس محبوبہ محبوب رب ودود کو کہ موذای من اذاها (۱
فقد اذانی میں ایذای رسول مقبول تہے وہ معصومہ مدت العمر اوس سے ہمکلام نہوئیں اور اوسپر ایسی غضبناک
رہیں کہ اوسکا آنا اپنی جنازہ پر بعد اپنی مرنے کے بہی گوارا نکیا اور وصیت کی کہ وہ دشمن خدا و رسول بلکہ موذی
من آذاها فقد آذانی و من آذانی فقد آذی اللہ کی وہ موذی خدا و رسول میری جنازہ پر نہ آوی کما ہو مصرح
فی کتاب السقیفہ لابی بکر الجوہری وکما یستفاد من صحیحی البخاری والمسلم وشروح المشکوۃ سیما الشرح الفارسی
للشیخ عبدالحق الدہلوی وغیرہا من کتب الحدیث و اسپر ایسی صورتمین عقل کسی عاقل کے کیونکر تجویز کر سکتی
ہی کہ جناب امیر علیہ السلام اوس مہجور فاطمہ زہرا اور اوس موذی خدا و رسولخدا سے وصلت کریں اور جناب سیدہ
علیہا السلام کی بیٹی کا ازدواج اوس فرعون آل محمد سے کر کی روح مقدس اوس معصومہ کو ایذا دیں لاحول
ولا قوۃ الا باللہ جب جناب سیدہ علیہا السلام کو اوسکا آنا اپنی جنازہ پر گوارا نہوا تو تزویج اپنی پارہ
جگر کی اوسکی ساتھہ ممکن نہیں کہ کسیطرح پر گوارا ہو سکی اور یہہ بہی ممکن نہیں کہ جناب امیر علیہ السلام باعث
ایذای روح مطہر اوس طاہرہ کی ہوں اور اب حقیر پہلی روایات سنیونکی جو اونکی نزدیک مدار تزویج اور
درحقیقت منبای و دلیل عدم تزویج اوسکی بنت جناب سیدہ کی ساتھہ ہیں لکھتا ہی ارباب انصاف گوش

آسایش است شیخ سعد الدین حموی در حق صاحب الزمان کتابها ساخته است و مدح وی بسیار گفته انتهی و در لطائف

اشرفی از حضرت گنجشکر قدس سره نقل میکند که جمیع انبیا و اخص الاولیا در مقام تحیر بوده اند سرور حضرت رسالت پناه

صلی الله علیه وآله وسلم این مرتبه خود ساخته بود اللهم زدنی تحیرا لیکن این مرتبه وراثت خاص صاحب تا بست نیست اولیای را

چنانکه فرموده لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل پس باید دانست که العلماء ورثة الانبیا این

مقام است در مرآة الاسرار گفته اند که یکی ازین طایفه بهترین اجتهادات تحیر است که عارف کامل را فنا در حقیقت

دست میدهد یعنی در ذات مطلق چنان محو میگردد که هر چند خود را می جوید نمی یابد حرکات و سکنات وی مثل نائم گردد

چنانچه حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم اکثر فرمودی اللهم زدنی تحیرا یعنی ای پروردگار من زیاده کن

تحیر را انتهی از روی تنصیص سعد الدین حموی بثبوت پیوست که صاحب الزمان علیه السلام بنیابت حضرت رسالتمآب

علیه و آله الصلوة والسلام مشتغل ارشاد و هدایت طوائف انام بوده اند چون بامر الهی غیبت اختیار فرمودند از

اختلاط خلایق اعراض فرموده بفراغ بال مشغول سیر الی الله گردیده در ذات حقیقة الحقائق محو و فانی شدند

بمرتبه فنا فی الله رسیدند و صوفیه میگویند که حرکات و سکنات صاحب این مرتبه مثل نائم میگردد و از روی

نص بطلیموس واضح گردیده که منجم فرق در نائم و میت نمیتواند کرد پس هر که او حال این امر بکند در حقیقت ازین علم

بهره ندارد و پس محتمل است که آنچه دلیل قصر عمر تصور کرده دلیل سرعت طول زمان غیبت و اختفا و انقطاع ظاهری

از تدابیر امور دنیا باشد و حصول بعضی دلائل خفا نیز موید اختفا است و این معنی عین دعوای ملیه است انتفای

این احتمال بادلیلی که موجب وثوق نفس باشد در کار است بر تقدیر تنزل و تسلیم مقابله کاملین که قهرمان عالم

دلین و مرکز دائره آسمان و زمین اند و سیر لهای عالم محکوم حکم قضا جریان ایشان است بر کافه ناس خصوص مع

الفارق است چه جائز است که منع تاثیر نحوست نحوس و متاثر نشدن از نکایت آن و ازدیاد سعادت

سعود از خواص نفوس قدسیه ایشان بوده باشد لاجرم موت و حیات اولیای عظام باختیار ایشان میباشد

در مرآة الاسرار در ضمن احوال شیخ احمد عبد الحق نوشته که آنحضرت بعضی اوقات میفرمود که من با ملک

جان خودم ملک الموت نتواند که بی رخصت من جان من قبض کند موت من باختیار من است اگر نخواهم

نمیرم و اگر خواهم تا ابد الآباد بر همین هیئت بمانم مگر آنکه باختیار خود بروم و او را خبر نباشد ☙ در کوی

عاشقان چنان جان همی دهند ☙ کانجا ملک الموت نگنجد هرگز + انتهی بر منصف خبیر مخفی نیست که حضرت

صاحب الزمان علیه السلام اکمل اولیای کرام اند پس موت و حیات ایشان بطریق اولی باختیار

۲۵۹

[illegible]

ایشان خواهد بود و تخویف منجم با حضرت امیر نخواهد بود و دلائلی که در زایجه حضرت امام دال بر قصر عمر بود و دلالت آن بر قصر عمر اولی کامل عیار مسلم است و در کتب نجوم اهل هند غیر تصریح بان واقع شده بود و دیوان منسوب بحضرت امیر المؤمنین علیه السلام و در دیباچه تخویف منجم اخوفنی بتراجع المریخ فی بیت الحمل فقلت دعنی من الکاذیب الحیل المشتری عندی سواء والاصل ادفع عن نفسی افانین المدد الی غافلقی و رانقی و بعض عزیز رسانیده استاره شناسی صاحب تمامی خود از رجعت مریخ در خانه حمل پس گفتم بگذار مرا از دروغها و حیلها مشتری و مریخ نزدیک من یکسان است و دفع میکنم از نفس خود انواع گردشها با فریبنده و روزی دهنده که خالق است و بزرگ است قاضی میبذی در فواتح فرموده وجه تخویف منجم آنکه طالع مرتضی علیه السلام نوزده درجه عقرب بوده و صاحب طالع مریخ و رجعت صاحب طالع دلیل ضعف و مصراع خامس مشعر بعلو مرتبه ناظم علیه السلام چه تاثیر نجوم در ما تحت اوست نه در ما فوق و مؤید اینست بازگشتن آفتاب برای ناظم و دوران افلاک بانفاس تحمل انتهی کلامه و در بعضی کتب معتبره آمده که چون بر مامون فور عالم حکیم ایزد خواه در علم نجوم ظاهر شد روزی باو گفت تو با این علم و زیرکی چرا ایمان نمی آری بر پیغمبر ما گفت چگونه ایمان بیاورم باو حال آنکه دروغ او بر من ظاهر شده زیرا که گفته است من خاتم پیغمبرانم و این را دروغ میدانم زیرا که در طالعی متولد شده است که هر که در آن متولد شود می باید که پیغمبر باشد پس یکی از حکما حاضر بود جواب گفت که ما از طالع او خبر داریم که او راست گوست زیرا که حکما اتفاق کرده اند که طالع مشتری و زهره و عطارد و مریخ است و هر فرزندی که بان طالع متولد شود می باید که همان ساعت بمیرد و اگر بماند البته پیش از روز هفتم میمیرد و آن پیغمبر با این طالع متولد شده و شصت و سه سال زندگانی کرد و این علاوه سائر معجزات اوست پس او اقرار کرد و مسلمان شد و مامون او را ایزد خواه و ماشاء الله نام کرد انتهی با آنکه از دلائل فلکیه بنا بر زایچه طول عمر استنباط میتوان نمود چه سعادت و قوت حال هیلاج و تعدد آن و سعادت کدخدا و نظر کواکب بنظر مودت بسوی آنها و اتصال نتایج ببعضی از کواکب ثوابت که در عظم اول و دوم اند چنانچه در این زایچه واقع است دلیل طول عمر می تواند شد قال یحیی الدین المغربی فی الغنیة ناقلا عن الحکیم اوطوفیوس من کثرت هیالجه طال عمره و سیما فیه متی اتفق قوة الهیلاج مع قوة الکدخدا دل علی قوة النفس وطول العمر در شجره ثمره آورده چون هیلاج بود یا در خانه یا شرف خود بود و هم کدخدا عطیه کبری خود دهد و آن یکصد و بیست سال باشد و محیی الدین مغربی در غنیه فرموده اتصال الهیالج باحد الکواکب الثابتة التی فی العظم الاول و الثانی یطول دلالة

دلالة الکواکب الثابتة فی المولود و غیره و نقل از انفاق لکه در بهنان الغنایة که از کتب معتبره نجوم است
مسطور است که دلیل ابو بکر قمر بود و دلیل عمر زحل و دلیل عثمان مشتری و دلیل علی مریخ بوده و در عهد سعادت عهد
آنحضرت علیه السلام بر حسب علامه اما به ضعف و هزیمت حاید حال کفار مقیان و ختائیان خواهد شد و در زایچه
از جمله که دلیل عمر و مشتری که دلیل عثمان است هر دو راجع و ساقط اند اگرچه دلیل ابو بکر قوت بسیار جنید دارد لیکن نفعی
نمی بخشد زیرا که او در عداوت استقلال و استبداد نداشت و درین امر تابع متبوع خود است و دلیل حضرت
اسد الله الغالب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیه الصلوة و السلام که مریخ است در نهایت قوت است و در غایت
ظهور و شدت و در وسط السماء حیث السلطنت واقع است دلیل قوت دولت خاندان عالیشان آنحضرت است و مولود
امام او صاحب جبا کر باشد و نظر زهره و آفتاب به مریخ دلیل عدم صدور ظلم از آنحضرت است پس عدل آنحضرت
نیز از این زایچه با ثبات میرسد و نظر مریخ دلالت می کند بر شجاعت و جلادت و قتال و قهر و محاربه آنحضرت
امور دیگر نیز از این زایچه استنباط میتوان نمود از انجا که فاضل ناصب درین مقام نهایت اختصار بکار برده
بود لاجرم در جواب آن بطریق اجمال بدین قدر اکتفا رفت هر که طالب مزید تفصیل و توضیح دلائل نجومیه بوده
باشد بحواشی ابن عجاله که مسمی بشهب ثواقب و مشتمل بر اجوبه شکوکی است که فاضل ناصب ناصرین او برین رساله نموده اند ٢٩١
رجوع نماید دوم آنکه دلالت زایچه دوم بر قصر عمر آنحضرت محذوری ندارد زیرا که زایچه مذکور غلط محض است یا
غلط بودن احکام آن نیز مضائقه ندارد و غلط بودن زایچه مذکور کالشمس فی وسط السماء بر خواص و عوام روشن است
چه از مقولات است که در وقت طلوع صبح هر برجی که آفتاب در آن برج است طلوع میکند و این معنی از شدت
ظهور باستشهاد و دلیل احتیاج ندارد بمنزله مثل سایر گردیده بعضی از فضلای شعرا چنین بقید نظم آورده اند
انتقول حکیمان جهان و رسم است بر که بود طالع لند هر است این کار جهان از آن سبب با خطر است کاندر برج
طالع هر روزه خور است پس فرض تولد آنحضرت علیه السلام در وقت صبح و بودن طالع سرطان و بودن شمس
در آن وقت در اسد در نهایت غرابت است و وقوع استقبال و مقابله شمس و قمر در بیست و سوم ماه چنانچه درین
زایچه واقع است نیز از قبیل ممتنعات عادیه و مماثل طلوع شمس از مغرب است از همه غریب تر آنکه مخدوم ما وجود
ادعای تبحر در جمیع فنون متنبه بر آن نشده آنچه گفته که لازم نیست که هر خرق عادت که از پیغمبر یا دیگر مسلمانی
بظهور آمده باشد از پیغمبر ما نیز یا از ائمه این امت هم بظهور رسد الخ مجرد منع است و مخالف روایات و احادیث
که در کتب فریقین مذکور است پس از حیز سداد خارج باشد بغوی در معالم التنزیل فرموده قال الشیخ الامام

وما اوتی آیة الا واوتی نبینا صلی الله علیه وسلم مثل تلک الآیة وفضل من غیره بآیات مثل
انشقاق القمر باشارته وحنین الجذع علی مفارقته وتسلیم الحجر والشجر علیه وکلام البهائم
والشهادة بحق رسالته ونبع الماء من بین اصابعه وغیر ذلک من المعجزات والآیات التی لا تحصی
واظهرها القرآن الذی عجز اهل السماء والارض عن الاتیان بمثله انتهی یعنی داده نشده است هیچکس هیچ
مگر آنکه داده شده است پیغمبر ما صلی الله علیه وآله وسلم مانند آن وفضیلت داده شده است بچند معجزه مانند
شق شدن قمر باشاره او وناله کردن شاخ خرما بمفارقت او وسلام کردن سنگ ودرخت بر او وسخن گفتن بهائم
وگواهی دادن به پیغمبری او وجاری شدن آب در میان انگشتان او وغیر اینها از معجزات وآیات که باحصا نمی آید
وظاهر ترین آنها قرآن است که اهل آسمان وزمین از آوردن مثل آن عاجز شده اند وآنچه در مقام سند گفته والا هم
پیغمبر ما از عمر نوح ولقمان بن عاد یا کم نیست از ما نحن فیه خارج است چه طول عمر حضرت نوح بر طبق عادت اهل آن
زمان بوده نه خارق عادت که کلام در آن است آری آنحضرت را مماثلت با حضرت عیسی علی نبینا وعلیه السلام
درین باب ثابت نیست اگرچه طول عمر حضرت عیسی علی نبینا وعلیه السلام باتفاق امت ثابت است ودر بعضی روایات
اهل سنت واقع است که آنحضرت را موت طاری شده باز زنده شدند تا وقت موعود زنده خواهند ماند ۲۶۲
بغوی در معالم التنزیل در ضمن اثنای تفسیر کریمه اذ قال الله یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی میگوید
قال بعضهم المراد بالتوفی الموت وروی علی بن ابی طلحة عن ابن عباس ان معناه انی ممیتک
یدل علیه قوله تعالی قل یتوفیکم ملک الموت الآیة فعلی هذا له تاویلان احدهما انه
وهب توفی الله عیسی ثلث ساعات من النهار ثم رفعه الله تعالی الیه وقال محمد بن اسحق ان النصاری
یزعمون ان الله توفاه سبع ساعات من النهار ثم احیاه ورفعه الیه انتهی جناب سرور کائنات
علیه وآله الصلوة والسلام نیز بعد طریان موت باز زنده شد حتی باقی ماند الا شاه اسمه شیخ عبد الحق که
در مدارج النبوة بعد ذکر اخباری که دلالت بر حیات انبیا دارد میفرماید ازینجا معلوم میشود که حیات انبیا
حیات ظاهری دنیاوی است نه مجرد باقی بودن ارواح چنانکه شهیدان را هم ارواح شهیدان نیز با ابدان طیبه
می اندازند وصاحب تلخیص از شافعیه گفته است مالی که از آنحضرت مانده بر ملک او باقی است چنانکه در حالت
حیات او بود وانتقال نمیکند بملک ورثه چنانکه اموات را میباشد وامام الحرمین این قول را تصحیح نموده فرموده است
که این موافق مذهب صدیق است رضی الله تعالی عنه در آنچه از مال آنحضرت گذاشته بود انتهی وگفته اند عجب است از امام که خود

رفته بگویم مات رسول الله عن عشرة و هو افضل من العشرة پس نسبت موت بآنحضرت صلی الله علیه
میکنند بنا بر اثبات حیات بجهة آنست که زندگی میکرده که هیچ مقام تعجب نیست مات فاحیا والله تعالی یسکی را بر شعار بخاتم
می آرد که بار اکمل هیچ و هر دو ثابت است مرحمه اموات را چنانکه در قبر لیکن سخن در استقرار دو حالت موت است
در بدن چنانکه بوی نسبت میگردد و بدن چنانکه در دنیا بود انتهی الی آخر ما قال و طول عمر امام علیه السلام یکی از معجزات
آنحضرت است علیه و آله الصلوة والسلام و آنچه در حاشیه این مقام گفته اکثر تواریخ خروج امام مهدی که
از آیات و آثار بهم رسیده اند غیر مطابق افتاده و از آن جمله ضرب صواحتی یاتی الله بامره لفظ حتی یاتی سیصد و سی و شش
و کذلک از بیت امیه او تحول عمر عیاس من طرف هم حتی یاتی امر الله ان الله لا یخلف المیعاد و از آن جمله انقول امیر المؤمنین
علیه السلام که فرموده بنی اذا ما جاشت الترک فانتظر ولایة المهدی یقوم و یعدل و ذل ملوک
الارض من آل هاشم و بویع منهم من یلذ و یهز الهمی من الصبیان لا رای عنده ولا عنده جد
و لا هو یعقل فثم یقوم القائم الحق منکم و بالحق یأتیکم و بالحق یعمل سمی نبی الله نفسی فداه
فلا تخذلوه یا بنی و عجلوا الشوق از لفظ الخطاب جمل مقصود حمل و دو بیرون اورده اند و از آن جمله عبارت
۲۶۳ مکتوبه حضرت امام حسن عسکری را باستشهاد می آورد که فرموده و ینفجر لهم ینابیع الحیوان بعد لظی النیران تمام
الم و الطواسین من السنین هذه ذرة من جبل الرحمة و قطرة من بحر الحکمة کتبه الحسن بن
علی العسکری سنة اربع و خمسین و مائتین گویند که الم در بطن ثانی و لفظ طا از الفاظ طواسین که سه است
در بطن اول جمله پانصد و هفتاد و سه باشد چون با تاریخ کتابت کتاب که دویست و پنجاه و چهار است جمع
کنند هشتصد و بیست و هفت گردد و آنچه مشهور است اذا صار الزمان عقیب صوم بسم الله فالمهدی قاما
بصوم بصاد معجمه و عدد لفظ بسم الله گیرند بهر دو صورت غلط شده است و همچنین لفظ چراغ که تاریخ
خروج ایشان مشهور است غلط برآمده اگر تاریخ تولد ایشان باشد هنوز احتمال باقی است انتهی بالحواشی
نیز محل تامل است زیرا که توقیت خروج آنحضرت علیه الصلوة والسلام در هیچ حدیثی از احادیث بنص صحیحه
تعیین در نیافته بلکه بفحوای کذب الوقاتون منع از توقیت و تعیین شده است و ابیاتی که ملازم دیوان حضرت امیر المؤمنین
علیه السلام نقل نموده اولا در صحت انتساب آن بآنحضرت علیه السلام کلام است و بر تقدیر تنزل دلالت
بر توقیت ندارد چه ظاهر آنست که ابیات تقدیم و تاخیر واقع شده و بعضی ابیات از میان افتاده باشد و از طبع
الزمان الخ از اشعار سعد الدین حموی است چنانچه قاضی میبدی در شرح دیوان تصریح بآن فرموده و قبل

رسوده است بالجمله عباراتی که ذکر کرده است با آنکه در کتب معتبره ازان اثری نیست از قبیل متشابهات اند لهذا معانی آنرا
باید فهمید و باید فهمانید بعد ازان از مدلول آن خصم را الزام باید داد و آنچه گفته است لفظ چراغ که تاریخ مشهور
ایشان است غلط برآمده از عجائب افادات است و در هیچ کتابی از کتب ائمه غرر اثری ازان نیست و نه از محصلین
امامیه مسموع شده نوشتن این چنین مزخرفات بعید از فضل و کمال اوست و بر تقدیر تسلیم میگوییم وجود و خروج
و ظهور حضرت امام علیه الصلوة والسلام بر وقت موعود باخبار حضرت مخبر صادق علیه و آله الصلوة و ائمه اهل بیت
علیهم السلام که وارثان علم آنحضرت اند باخبار متواتره بثبوت پیوسته و از توقیت و تعیین وقت خروج منع فرموده اند
با این همه اگر متجاسری از راه ظن و تخمین از بعضی آثارات ظنیه استنباط تعیین وقتی بکند و ثانی الحال ظن او مطابق
واقع نیفتد این معنی بهیچ وجه شکی در یقین با ثبت بالتواتر نخواهد رسانید نظیرش آنست که حدوث قیامت و وقوع
بعث و نشر از کتاب و سنت بتواتر ثابت گردیده و یقین بوقوع آن حاصل است و بمقتضای و عنده علم الساعة تعیین وقت او را
آن از امارات ظنیه استنباط بکند و تخمین او مطابق واقع نیفتد غلط استنباط و اجتهاد او در یقین آنچه بتواتر ثابت شده
نقصی نخواهد رسانید چنانچه بعضی از علمای اهل سنت زعم نموده بود که قیامت قبل از تمام الف بر پا خواهد شد
شیخ جلال الدین سیوطی در رد آن کتاب الکشف عن مجاوزة هذه الامة الالف تالیف نموده و از تخمین او دو صد
و بیست سال دیگر گذشته از قیامت اثری پیدا نیست و خود وی با آنکه درین رساله فرموده که مدت این امت
از یک هزار سال زیاده میشود و زیادت بپانصد سال نمیرسد در بعضی نسخ این رساله افاده فرموده بود
که حدوث قیامت در سال هزار و دویست هجری مقدسه خواهد شد ازان باز هم بیست سال منقضی شده
از قیام قیامت نشانی نیست چنانچه مطابق نیفتادن این تخمینات خللی در یقین بوقوع قیامت نمیکند از
مطابق نشدن تخمیناتی که بعضی متجاسرین در تعیین وقت خروج و ظهور حضرة امام صاحب العصر والزمان
نموده باشند یقینی که از اخبار متواتره از مخبر صادق و ورثه علم او علیه و علیهم الف الف تحیة و سلام حاصل شده
بهیچ نوع منقص نمیشود درین مقام نقل عبارت این رساله اطمینان قلوب مستفیدان را مناسب نمود شیخ
جلال الدین سیوطی میفرماید و بعد فقد کثر السوال عن الحدیث المشهور علی السنة الناس ان
النبی صلی الله علیه وسلم لا یمکث فی قبره الف سنة وانا اجیب بانه باطل لا اصل له ثم جاءنی
رجل فی شهر ربیع من سنة ۸۹۸ معه ورقة بخطه ذکر انه نقلها من فتیا افتی لها بعض
اکابر العلماء ممن ادرکته فیها انه اعتمد مقتضی هذا الحدیث وانه یقع فی المایة العاشرة

[illegible]

۲۶۴

العاشرة خروج المهدي والدجال ونزول عيسى وسائر الاشراط والنفخ في الصور النفخة الاولى ومضي
الاربعون سنة التي بين النفختين وينفخ نفخة البعث قبل تمام الالف فاستبعدت حدوث
هذا الكلام من هذا العالم المشار اليه وكرهت ان اصرح برده تادبا منه فقلت
هذا شيء لا اعرفه فحاولني السائل تحرير المقال في ذلك فلم ابلغه مقصوده الى ان قال فاجبت
الى ما سالوا وشرعت لهم منهلا فان شاؤا اعلّوا وان شاؤا انهلوا وسميته الكشف عن
مجاوزة هذه الامة الالف فاقول والله الهادي دلت عليه الاثار ان هذه الامة تزيد
على الف سنة ولا يبلغ الزيادة عليها خمسمائة سنة الى اخر ما قال في تلك الرسالة ودر
تصانيف او در آخر اين رساله نوشته رايت في اخر بعض النسخ ما صورته وحكى بعض اهل التاريخ
ان تاريخ الدنيا من لدن ادم عليه السلام حين اهبط من الجنة الى طوفان نوح عليه السلام
الفي عام ومائتي عام ومن طوفان نوح الى زمن ابراهيم ع الف عام ومائة عام ومن زمن
ابراهيم عليه السلام الى زمن موسى عليه السلام الف عام ومن زمن موسى عليه السلام
الى زمن عيسى عليه السلام الف عام ومن زمن عيسى عليه السلام الى زمن نبينا محمد صلى الله
٢٦٥
عليه وسلم خمسمائة عام ومن الهجرة الى الان تسعمائة عام واربعة وعشرون سنة فمجموع ذلك
ستة الاف وسبعمائة سنة واربعة وعشرون سنة وعلى هذا يقال الباقي لقيام الساعة
من يومنا هذا وهو سنة اربعة وعشرين وتسعمائة مائتا سنة وستة وسبعون سنة بلا
قوله صلى الله عليه واله وسلم عمر الدنيا سبعة ايام من ايام الاخرة وبعثت في اخر اليوم
السادس قال الله تعالى وان يوما عند ربك كالف سنة مما تعدون والله اعلم بحقيقة ذلك
تم الكتاب بعون الله وحسن توفيقه انتهى دوم آنكه قول او نيز دلايل قطعيه عقليه خصوصا بر اصول شيعه
قائمند بر بطلان اعتقاد طول بقاى ايشان الخ قيام دلائل داله بر بطلان اعتقاد طول بقاى آنحضرت ادعاى
محض است بيان آن بر ذمه اش لازم است تا نظر در ان نموده ايد وانچه درين مقام ذكر كرده باطل ومردود است
ودليل عدم تحصيل اوست اصول اماميه را چه موافق اصول اثنا عشريه وجود امام بجهت نظام عالم اصلح وواجب
است [illegible] امكان اشرف مقتضى آنست زيرا كه امام بجهت آنكه اشرف اكوان ارضيه است سبب وجود وبقاى
ارض واكوان ارضيه وغايت ذاتيه خلق اوست پس وجود وبقاى او سبب وجود وبقاى ان وارتفاع او سبب

ارتفاع ارض و سائر اکوان است چنانچه مشروحا انشاء الله تعالی در باب امامت بمعرض بیان آید و تصرف امام
و تسلط او به جنبه لطف است لیکن در نظام عالم واجب نیست بلکه نظام عالم گاهی مقتضی ظهور و تسلط او میباشد
و درین هنگام عالم نورانی میباشد و گاهی مقتضی عدم تسلط و کمون و خفای او درین اوان عالم ظلمانی باشد
از حضرت امیر المومنین علیه السلام مروی است ملا علی قوشچی در شرح تجرید چنین آورده لا یخلو الارض
عن حجة اما ظاهرا مشهورا او خائفا مغمورا لئلا یبطل حجج الله و بیناته و عدم تصرف او راجع برعیت است
که بسبب غلبه هوا و هوس طبایع و نفوس آنها طاعت و انقیاد او را ترک نموده از برکات لطف الهی
محروم مانند محقق طوسی در تجرید میفرماید وجوده لطف و تصرفه لطف آخر و عدمه منا انتهی فائده وجود امام
چنانکه سبق ذکر یافت تجهیز جیوش و سرایا و تقسیم غنایم و فتح بلدان و جنگ و صلح و اقامت جمعه و جماعات
و اقامت حدود و تعزیرات نیست چه فائده وجود او بقای زمین و زمان و سایر اکوان است و این امور بر وجود
و ظهور او مترتب میشود صدر المتالهین در شرح کافی میفرماید و مما یجب ان یعلم ان الغایة و الغرض
من وجود الامام لیس مجرد حصول الانعام حتی لو فرض امام لم یرجع الیه احد من الناس
فاتت الغرض من وجوده و کذا لو کان خاملا مستورا غیر ظاهر و قد اشرنا الی ان السبب و العلة ۲۶۶
فی کون الارض لا یخلو عن حجة ما ذا هو فبذلک یندفع طعن جماعة من المخالفین علی الامامیة
بانهم قائلون بوجود امام قائم مدة مدیدة من غیر ان یعرف واحد تشخصه حتی یهتدی بنوره
و ارشاده فما الفائدة فی وجوده و هذا الطعن غیر وارد اصلا فان الغایة الحقیقیة فی
وجوده شیء اعلی و ارفع من تعلم الناس منه و مع ذلک لا یلزم کونه بحیث یکون هدی للناس
ان اهتدوا و اما عدم اهتدائهم بنوره و استضائتهم بضوئه فلیس من جهته علیه السلام
بل جهة الناس لاحتجابهم عن الحق بالظلمة الغاشیة لنفوسهم لغلبة الهوی و الشهوات علی نفوسهم
الی ان یفتح الله من رحمة من عنده و یهب لهم عاطفة بکشف عنهم حجاب الظلمة و الهوی فیهتدوا
بنور الهدی و المحجة البیضا انشاء الله تعالی و نتیجه و ثمره و فایده امام اخذ مسایل از او منحصر نیست بلکه نفس
تصدیق بوجود آنحضرت و باینکه خلیفه خداست بر روی زمین امری است مطلوب لذاته و رکنی است از ارکان
ایمان مانند تصدیق معاصرین حضرت رسالت پناه علیه السلام که در باب وجود و رسالت واجب بوده
بوجود و نبوت آنحضرت پیش شبهه نیست بودن بوجود امام هست شبهه عبث بودن تکلیف مندفع شد

نیز بمثال تمییز انچه بمعرض بیان آمد اندفاع قول او اگر فرقۀ خود را عقائیه لقب کنند و بامامت عقا قائل شوند بظهور پیوست چه ابتدای خلق از ایشان عقلاً لوازم وجود او نیست بخلاف امام علیه السلام که ابتدای خلق بر افعال آنحضرت مترتب میشود • قال الفاضل الناصب بگوئیم که بعضی روات ایشان چیزی روایت کرده اند که براهین عقلیه و نقلیه بر استحاله آن قائم اند و این قسم راوی قدح میکنند بلکه روایات او را مقبول میدانند مثل ابو بصیر که از حضرت صادق دعوی الوهیت روایت میکند انتهی کلامه اقول وبه نستعین انچه درین مقام افاده کرده کذب محض است و بهتان بحت لان ابو بصیر بطریق امامیه روایتی که مشعر از دعوی الوهیت حضرت صادق علیه السلام باشد مروی نیست مجرد قول مدعی خصوصا در اکثر مواقع نقل خیانت و کذب و افترا از وی بوقوع آمده باشد معتبر و مقبول نیست بالجمله ذکر روایتی که مشعر بدعوی الوهیت آنحضرت است بر ذمه اش واجبست تا نظر دران نموده آید و بر تقدیر تنزل و تسلیم این طعن از جمله طعنهایی که صلاحیت جرح راوی و قابلیت قدح در قبول روایتش یکند نیست چه احتمال تاویل و عذر قائم است پس جائز است راوی اینچنین روایت بنا بر تاویل روایت نموده باشد یا قائل را عذری در ان ظاهر شده باشد

۲۴۷ دربزدوی شرح ان تنصیص فرموده که انا الحق که از منصور حلاج و سبحانی ما اعظم شانی و لیس فی الجبة سوی الله از ابا یزید بسطامی صدور یافته از اسباب قادح در روایت و از طعن صالح جرح نیست وهذا عبارته ومن ذلك اى من الطعن مما لا يصلح به الطعن ما لا يعد ذنبا فى الشريعة ولا يوجب قدحا فى المروة لانه اى محمدا قيل له اى لعبد الله فيه اى فى ابائه عن الاستماع قيل له لما لا تجيبه الى استماع الاحاديث لان اخلاق الفقهاء تخالف اخلاق الزهاد واعتبر هذا بموسى والعبد الصالح من خرق السفينة وقتل النفس واقامة الجدار حتى انكرها عليه مع انه قد وعد له الصبر وقد يحسن فى منزلة القدوة ما يقبح فى منزلة العزلة حتى يستحب للمفتى الاخذ بالرخص تيسيرا على العوام مثل التوضى بماء الحمام والصلوة فى الارض الطاهرة ظاهرا بدون المصلى وعدم الاحتراز عن طين الشوارع فى مواضع حكموا بطهارته فيها ولا يليق ذلك باهل العزلة بل الاخذ بالاحتياط والعمل بالعزيمة اولى بهم وينعكس ذلك مرة اى يحسن فى منزلة العزلة ما يقبح فى منزل القدوة مثل ما يحكى عن مشايخ العزلة من امور ظاهرة تخالف الشريعة صدرت ذلك عنهم بناء على تاويل او عذر لا

قال العلامة ... فی ... الرابع ... من ... ابی بصیر ... ان من ثقات ... عن الصادق کلاما ینبئ عن ادعاء الالوهیة ... کذب [illegible]

ظهر لهم مثل ما حكي عن منصور الحلاج من قوله انا الحق وما حكي عن ابي يزيد البسطامي من قوله ليس في الجبة سوى الله وقوله سبحاني ما اعظم شاني وما حكي عن الشبلي من اتلاف المال والقائه في البحر انتهى قال الفاضل الناصب تتمة الباب در دلائل شيعه بايد دانست كه اقسام دليل نزد ايشان چهار است كتاب و خبر و اجماع و عقل كتاب كه قرآن مجيد است بزعم ايشان قابل استدلال نيست زيرا كه اعتماد بر قرانيت او حاصل نمى شود مگر وقتى كه ماخوذ باشد بواسطه امام معصوم و قرآنى كه ماخوذ از ائمه است در دست ايشان موجود نيست و اين قرآن را ائمه بزعم ايشان معتبر نداشته اند و قابل استدلال و تمسك نشمرده اند چنانچه از كلينى و غيره كتب معتبره ايشان منقول خواهد شد و اين مطلب بچند وجه ثابت است اول آنكه جماعت كثير از اماميه از ائمه خود روايت كرده اند كه قرآن منزل را تحريف كلمات از مواضع آن و اسقاط آيات بلكه سور نيز بوقوع آمده و ترتيب هم متغير شده و حالا آنچه موجود است مصحف عثمان است كه هفت نسخه آنرا نوشته باكناف عالم شهرت داد و كسى را كه قرآن منزل بر اصل ترتيب و وضع مى خواند ضرب و شلاق مى نمود تا آنكه طوعا و كرها همه اتفاق بر اين مصحف اجماع كردند پس اين مصحف قابل تمسك و استدلال نباشد و نظم و الفاظ او و عام و خاص او محل اعتماد نباشد چه جائز است كه اين احكام كه درين قرآن موجودند همه اينها يا اكثر اينها منسوخ باشند يا آياتى و سورى كه اسقاط كرده اند يا مخصوص باشند بآيات و سور مسقط وجه دوم آنكه ناقلان اين قرآن بلا تشبيه مثل ناقلان توريت و انجيل اند كه بعضى ايشان اهل نفاق بودند مثل عظماى صحابه و كبراى ايشان و بعضى از ايشان مداهن و دنيا طلب و دين فروش مثل عوام صحابه كه بطمع مال و مناصب اتباع رئيسان خود كردند و از دين مرتد شدند مگر چهار كس يا شش كس سنت پيغمبر خود را جواب دادند و با خاندان او دشمنى و عداوت پيش گرفتند كتاب او را تحريف و خطاب او را تغيير كردند مثلا بجاى من المرافق الى المرافق ساختند و بجاى آية هي ازكى من ائمتكم امة هي اربى من امة نوشتند و على هذا القياس چنانچه در دعاء صنمى قريش كه او را قنوت امير المومنين و متواتر انگارند مذكور است و بعض اين دعا در باب ثانى گذشت پس چنانكه بر توريت و انجيل اعتماد نتوان كرد و عقيده و عمل را از ان نمى توان گرفت همچنين باين قرآن موجود تمسك نبايد كرد و هم چنانكه احكام آنها منسوخ شد بقرآن مجيد همچنين از اين قرآن هم چيزى بسيار نسخ شد و ناسخ را غير ائمه كسى نميداند سوم آنكه ثبوت نزول قرآن و اعجاز آن بلكه ثبوت نبوت پيغمبر موقوف است بر ثبوت صدق ناقلين و چون ناقلين نبوت پيغمبر اين جماعه باشند كه بسبب غرض فاسد خود نصى را كه حضور يك لك و بيست و چهار كس پيغمبر فرموده بودند اخفا و كتمان نمودند و هيچ كس عند

[illegible]

جهت الحاجت اظهار نساخت تا انکه حق خاندان نبوت تلف شد و اصل عظیم دین که هم جنب نبوت است یعنی امامت
بعدم گشت بر نقل اینها چه اعتماد شاید که بنابر غرض فاسدی این همه توطیه بر بسته باشند که فلانی نبی بود و معجزه ها
اورد و قران برو نازل شد همه بلغا از معارضه او عاجز شدند و در واقع هیچ نباشد انتهی کلامه **اقول** و بنستعین
انچه درین مقام افاده نموده است بچند وجه مردود است **اول** انکه قول او کتاب که قرآن مجید است بعدم ایشان قابل
استدلال نیست الخ در حیز منع است و خبطی است ناشی از جهل و عدم اطلاع او بر عقیده امامیه درین مسئله چه علمای
امامیه بعد اجماع و اتفاق آنها بر اینکه در کلام الله زیادتی و تبدیل کلمه بکلمه دیگر واقع نشده اختلاف نموده اند
که آیا نقصانی دران واقع شده است یا نه صنادید علمای امامیه از متقدمین و متاخرین مانند شیخ صدوق محمد بن
بابویه قمی و شیخ ابو جعفر طوسی و سید مرتضی علم الهدی و ملا محسن کاشی صاحب وافی و شیخ حر عاملی و غیر اینها قول ثانی
اختیار نموده قایل شده اند که در کتاب الله اصلا تغییری و تحریفی و نقصانی واقع نشده است بنابرین قول
قابل استدلال و صالح احتجاج بودن کلام الله از واضحات جلیه است که قابل تشکیک نیست و بعضی که قایل اند
باین که در کلام الله نقصانی وقوع یافته میگویند که سور و آیاتی که در قران مجید حذف و اسقاط شده است
درین ازمنه منسوخ التلاوت است و قرآنی که حضرت امیر المومنین علیه السلام ترتیب داده بود اگرچه نزد ما
موجود نیست لیکن تا درین زمان مامور بتمسک بهمین قران مجید ایم که در اصول و فروع تمسک بان نمائیم و استدلال
و احتجاج بان بکنیم و از انجا که امر بتمسک بان و احتجاج و استدلال بان و حض و ترغیب بتلاوت و قرائت آن در نماز
از ائمه معصومین علیهم الصلوة والسلام ورود یافته در ماخوذ بودن ان باین لحاظ و اعتبار از ائمه هدی
علیهم السلام شکی نیست و در قابلیت آن باستدلال ریبی نه هرچند این معنی بر ناظران کتب امامیه وضوح تام دارد
بنا بر اطمینان قلب عوام بنقل اقوال علمای اعلام و تفصیل مقام مبادرت نموده میشود پس میگویم که از جمله مشایخ
ثلاثه رضوان الله علیهم که مولف کتب اربعه اند که درین اعصار غالبا مدار عمل بر مولفات ایشان است از ثقة الاسلام
شیخ محمد بن یعقوب کلینی رحمه الله تعالی نصی درین باب واقع نیست مگر انکه بعضی از روایات که ظاهر اینها موهم وقوع
امثال این امور است در کافی آورده از ینجا است که بعضی گمان برده انکه او رحمه الله تعالی نیز قائل بوقوع نقصانی
درین قران مجید است و حق آنست که مطلق روایت دلالت بر اعتقاد راوی بظاهر مضمون آن روایت ندارد
چه شیخ صدوق ابن بابویه نیز در کتب خود امثال این روایات ایراد نموده با اینکه مذهب و معتقد شیخ عدم
وقوع نقصان است نیز محدثین اهل سنت مانند بخاری و مسلم و دیگران نیز مثل این روایات در کتابهای خود آورده اند

وشیخ محمد ابن بابویه در کتاب اعتقادات بر عدم وقوع نقصان در کلام الله تصریح فرموده و نیز کلام او نص است بر جمیع
که اعتقاد جمیع فرقه امامیه همین است و تصریح فرموده که هر که بما نسبت میکند که ما قائل بوقوع نقصان در قرآن هستیم
کاذبست وهذه عبارته اعتقادنا ان القران الذی انزله علی محمد صلی الله علیه واله هو ما بین
الدفتین وهو ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذلک ومبلغ سوره عند الناس مایة واربع
عشرة سورة وعندنا الضحی والم نشرح سورة واحدة وکذلک الفیل ولایلاف سورة واحدة
ومن نسب الینا انا نقول انه اکثر من ذلک فهو کاذب وما روی من ثواب قراءة کل سورة
من القران وثواب من ختم القران کله وجواز قراءة سورتین فی نافلة والنهی عن قراءة سورتین
فی فریضة تصدیق لما قلناه فی امر القران وان مبلغه ما فی ایدی الناس وکذلک ما روی
من النهی عن قراءة القران کله فی لیلة واحدة وانه لا یجوز ان یختم فی اقل من ثلاثة ایام
تصدیق لما قلناه ایضا بل نقول انه قد نزل من الوحی الذی لیس بقران ما لو جمع الی القران
لکان مبلغه مقدار سبع عشرة الف ایة وذلک مثل قول جبرئیل علیه السلام للنبی صلی الله
۲۷۰ علیه واله ان الله یقول لک یا محمد دار خلقی مثل ما اداری ومثل قوله اتق شحناء الناس
وعداوتهم ومثل قوله عش ما شئت فانک میت واحبب ما شئت فانک مفارقه واعمل
ما شئت فانک ملاقیه وشرف المومن صلوته باللیل وعزه کف الاذی عن الناس
ومثل قول النبی صلی الله علیه واله ما زال جبرئیل یوصینی بالسواک حتی خفت ان احفی وادرد
وما زال یوصینی بالجار حتی ظننت انه سیورثه وما زال یوصینی بالمراة حتی ظننت انه
لا ینبغی طلاقها وما زال یوصینی بالمملوک حتی ظننت انه سیضرب له اجلا یعتق فیه
ومثل قول جبرئیل علیه السلام للنبی صلی الله علیه واله حین فرغ من غزوة الخندق یا محمد صلی الله
علیه وسلم ان الله تبارک وتعالی یامرک ان لا یصلی العصر الا ببنی قریظة ومثل قوله صلی الله
علیه واله امرنی ربی بمداراة الناس کما امرنی باداء الفرائض ومثل قوله علیه السلام انا
معاشر الانبیاء امرنا ان لا نکلم الناس الا بمقدار عقولهم ومثل قوله صلی الله علیه واله
ان جبرئیل اتانی من قبل ربی بامر قرت به عینی وفرح به صدری وقلبی قال ان الله عز وجل یقول
ان علیا امیر المومنین وقائد الغر المحجلین ومثل قوله علیه السلام نزل علی جبرئیل علیه السلام

علیه السلام فقال یا محمد صلی الله علیه واله ان الله تبارک وتعالی قد زوج فاطمة علیاً علیهما السلام
من فوق عرشه واشهد علی ذلک خیار ملائکته ومثل هذا کثیر کله وحی ولیس بقران ولو کان قرانا
لکان مقرونا به وموصولا الیه غیر مفصول عنه کما کان امیر المومنین علیه السلام جمعه
فلما جاءهم به قال هذا کتاب ربکم کما انزل علی نبیکم لم یزد فیه حرف ولم ینقص منه حرف
فقالوا لا حاجة لنا فیه عندنا مثل الذی عندک فانصرف وهو یقول فنبذوه وراء ظهورهم
فاشتروا به ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون وقال الصادق علیه السلام القران واحد نزل من عند
واحد علی نبی واحد وانما الاختلاف من جهة الرواة انتهی یعنی اعتقاد ما آنست که قرانی که فرستاده است
از خدا تعالی بر پیغمبر صلی الله علیه و آله همین است که در میان دو جلد مصحفها است واو همانست که الان در دست
مردم است بیشتر از آن نیست وعدد سورهای قران نزد مردم صد و چهارده است ونزد علمای امامیه الضحی والم نشرح یک
سوره است ولایلاف والم ترکیف یک سوره وهر کس که نسبت بکند بفرقه حقه امامیه اینکه میگویند قران بیشتر از این است
آنکس کاذب ودروغگوی است وانچه مروی است از ثواب قرات هر سوره قرآن وثواب ختم تمامی قران وجواز خواندن دو سوره
در رکعت نافله ونهی از جمع دو سوره در یک رکعت فریضه وهم چنین انچه مروی است از نهی قرات تمام قران در یک ۲۷
شب وانکه جائز نیست ختم قران در کمتر از سه روز موید قول ما است که قرآن همین قدر است که در دست مردم است
بیشتر از این نیست بلکه میگوئیم که نازل شده است بر پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم از وحی غیر قرآن که انرا حدیث قدسی
گویند انقدر که اگر آنرا با قران جمع کنند هر آئینه مقدار هفده هزار ایه شود مثل قول جبرئیل مر پیغمبر را صلی الله علیه واله وسلم
که خدا تعالی ترا میفرماید یا محمد دار خلقی مثل مداراتی خلقی یعنی ای محمد مدارا بکن با خلق من چنانچه من مدارا میکنم با خلق
خود تا آخر انچه فرموده است شیخ حر عاملی در رساله تواتر قران میفرماید وهو ظاهر بل نص فی نقل الاجماع
علی ذلک من الامامیة من غیر اشارة الی نقل خلاف بل صرح بتکذیب من نسب الیهم غیر ذلک
الاعتقاد وقد صرح فی اول کتابه بان ما فیه هو اعتقاد الامامیة واورده فی اول باب والحال
ما فی الابواب علیه والعبارة واحدة فی الجمیع من غیر تغییر وایضا فالحمل علی ان قوله اعتقادنا
من صیغة المتکلم لتعظیم نفسه لا وجه له ولا مناسبة بالمقام اصلا وکذا القول بان معه
غیره لا جمیع الامامیة اذ لا تخصص فلا تخصیص بغیر دلیل ولا یفهم ذلک من هذه العبارة
مع انه قد صرح اولا بما صرح وتمام اطلاعه علی مذهب المتقدمین لا شک فیه والتقیة

ملحق است از اصل کتاب نیست همچنین است قول در کتاب مازنی که معلوم است که عنایت بنقل قرآن و ضبط آن اصح و اوثق است از
عنایت بضبط کتاب سیبویه و دیوان های شعر نیز میفرماید که قرآن در عهد کرامت مهد حضرت رسول خدا صلی الله علیه
و آله مجموع و مؤلف بوده بر طبق آنچه درین ملاست و در معرض استدلال بر این امر میفرماید ان القرآن کان یدرس
و یحفظ جمیعه فی ذلک الزمان حتی عین جماعة من الصحابة فی حفظهم له وانه کان یعرض علی النبی
صلی الله علیه و آله و یتلی علیه و ان جماعة من الصحابة مثل عبد الله بن مسعود و ابی بن کعب و غیرهما
ختموا القرآن علی النبی صلی الله علیه و آله ختمات و کل ذلک یدل بادنی تامل علی انه کان مجموعا
مرتبا غیر منثور و لا مبثوث و ان من خالف فی ذلک من الامامیة و الحشویة لا یعتد بخلافهم
فان الخلاف فی ذلک مضاف الی قوم نقلوا اخبارا ضعیفة ظنوا صحتها لا یرجع بمثلها عن المعلوم
المقطوع علی صحته انتهی بدرستیکه قرآن در زمان سعادت نشان آنحضرت صلی الله علیه و آله همه اش درس داده
میشد و حفظ نموده میشد تا آنکه جماعت از صحابه را برای حفظ او تعیین فرموده بود و بر آن جناب عرض نموده میشد
و بحضور فائض النور آنحضرت تلاوت کرده میشد و جماعت از صحابه مانند عبد الله بن مسعود و ابی بن کعب و غیر آنها ختم
کردند قرآن را بحضور آنسرور صلی الله علیه و آله همه این امور دلالت میکند بر آنکه قرآن در عهد کرامت مهد آنحضرت ۲۷۴
مجموع و مرتب بوده و ناقص و پراکنده نبوده و هر که درین قول مخالفت نموده است از امامیه و حشویه یعنی محدثین اهل سنت
اعتدادی بخلاف ایشان نیست چه خلاف آنها درین امر منسوب است بقومی از اصحاب حدیث که اخبار ضعیفه را نقل کردند
و گمان بردند صحت آنها را با مثل این روایات ضعیفه از احادیثی که صحت آنها یقینی قطعی است اعراض و رجوع نموده
نمیشود و شیخ امین الاسلام ابو علی طبرسی در تفسیر مجمع البیان فرموده است و من ذلک الکلام فی زیادة القرآن
و نقصانه فاما الزیادة فیه فمجمع علی بطلانه و اما النقصان فقد روی قوم من اصحابنا
و قوم من حشویة العامة ان فی القرآن تغییرا و نقصانا و الصحیح من مذهب اصحابنا خلافه
و هو الذی نصره المرتضی قدس الله روحه و استوفی الکلام فیه غایة الاستیفاء فی جواب
المسائل الطرابلسیات انتهی ملا محسن کاشی در رساله منهاج النجاة میفرماید ان القرآن کلام الله و وحیه
و قوله و کتابه لا یاتیه الباطل من بین یدیه و لا من خلفه تنزیل من حکیم حمید و انه
الحق و انه قول فصل ما هو بالهزل و ان الله تبارک و تعالی محدثه و منزله و ربه و حافظه
و هو المهیمن علی الکتب کلها و انه حق من فاتحته الی خاتمته نؤمن بمحکمه و متشابهه خاصه

وخاصه وعامه وعده ووعیده وناسخه ومنسوخه وقصصه واخباره لایقدر احد من
المخلوقین ان یاتی بمثله انه بعینه ما هو بین الدفتین فی ایدی الناس الیوم ولیس باکثر من ذلک
ومافی بعض الاخبار عن اهل البیت علیهم السلام مایدل علی خلافه فهو ماول کما ذکرناه فی
کتابه المسمی بعلم الیقین انتهی کلامه یعنی قرآن کلام خدا و وحی او و کتاب اوست ونگاهبان کتب است از تبدیل
وتحریف واو قول جدا کننده میان حق وباطل است هزل نیست وخدای تعالی آفریننده او وفروفرستنده او
وپروردگار ونگاهدارنده اوست از اینکه تبدیل وتحریف بآن راه بیاید واو از فاتحه تا خاتمه اش حق است ایمان
میآریم بمحکم او ومتشابه او وخاص او وعام او ووعد او ووعید او وناسخ او ومنسوخ او وقصه های او واخبار او
وقدرت ندارد یکی از مخلوق که بیارد مانند آنرا او بهمان قدر است که در میان جلد مصحفها الیوم در دست مردم است
وزیاده وبیشتر از آن نیست وآنچه در بعضی اخبار اهلبیت علیهم السلام خبری است که دلالت میکند بر خلاف آن
پس آن ماول است چنانچه ذکر کرده ایم ما آنرا در کتاب خود که مسمی است بعلم الیقین واحادیثی که در باب عرض
احادیث بر کلام الله واقع است که حضرت ائمه معصومین علیهم السلام فرموده اند اذا جاءکم حدیث
فاعرضوه علی کتاب الله فما وافق کتاب الله فخذوه وما خالف کتاب الله فدعوه نیز دلالت ۲۷۵
دارد براینکه در قرآن متداول تحریفی وتبدیلی وزیادتی واقع نشده بجمیع اجزائه کلام الهی معتمد وموثوق به است
والا عرض حدیث بران فائده نداشتی بلکه عرض در صورت وقوع تحریف تبدیل وزیادتی موجب اغرابر قبیح
وباعث ایقاع مردم در تشویش وتحیر صریح می بود بالجمله قول راجح ومذاهب اکثر محققین علمای امامیه آنست
که در کتاب الهی اصلا تغییری وتحریفی وزیادتی ونقصانی واقع نشده وروایاتیکه دلالت بر وقوع آن وارد
باوجود بودن انها از قبیل اخبار احاد ماول اند بتاویلات سدیده ومحمول اند بر محامل
حدیده مثل آنکه محمول اند بر وقوع تحریف در معنی وبرانکه منقوص جزء قرآن متلو نبود بلکه تاویلی بود که با تنزیل
نازل شده بود ویا آیاتی بودند که تلاوت آنها منسوخ شده حکمش باقی است یا تلاوت وحکم آنها هر دو منسوخ شده اند
یا وحی بود غیر قرآن ونیز نقصان در بعضی از آن قبیل بود که بحذف آن خللی در نظم قرآن راه نمی یابد مانند
نامهای اشخاصی که آیات در شان آنها نازل شده مانند اسامی مبارک علی وآل محمد علیهم السلام واسامی
منافقین واکثر آن از قبیل اختلاف قرائت است ودر بعضی مواضع مثل آن در روایات اهلسنت نیز واقع
است چنانچه عنقریب انشاء الله تعالی بمعرض بیان می آید وبعضی علما قائل شده اند بوقوع نقصان

در قرآن مجید مجید این قول مرجوح است لیکن قائلین این قول میگویند که تجویز این معنی محذوری ندارد زیراکه
مخالفت سوالف بالاتفاق تصحیح نموده اند که در صدر اسلام بعضی از آیات بجهت آنکه تلاوت آنها فقط
یا تلاوت و احکام آنها منسوخ گردیده محذوف شده اند در شرح بزدوی که از مشاهیر کتب اصول فقه
حنفیه است میگوید وهو ای نسخ التلاوة والحکم جمیعا بصرف القلوب عنهما جائز فی القرآن فی حیات
النبی صلی الله علیه وسلم للاستثناء فی قوله تعالی سنقرئک فلا تنسی الا ما شاء الله اذ لو لم یتصور
النسیان لخلا ذکر الاستثناء عن الفائدة وقوله تعالی او ننسها یدل علی الجواز ایضا وذلک مثل
ما روی عن عائشة رضی الله عنها انها قالت کان فیما انزل عشر رضعات محرمات فنسخت بخمس
وروی ان سورة الاحزاب کانت تعدل سورة البقرة وقال الحسن ان النبی صلی الله علیه وسلم
اوتی قرآنا ثم نسیه فلم یکن شیئا ای فلم یبق منه شیء لما رفع الله تعالی عن قلبه ذلک یعنی نسخ و
تلاوت حکم هر دو جایز است در قرآن بصرف قلوب از آن در حیات آنحضرت علیه السلام بجهت استثنا در قول
او تعالی سنقرئک فلا تنسی الا ما شاء الله چه اگر نسیان متصور نبودی استثنا بیفائده بودی و قول او تعالی
او ننسها نیز دلالت بر جواز میکند و این مانند آنست که مروی است از عائشه رضی الله عنها که او ۱۲۶
گفت بوده است در آنچه نازل شده است ده رضعه محرمه پس منسوخ شد به پنج رضعه و مروی است که سوره احزاب برابر
سوره بقره بوده و گفته است حسن داده شد حضرت رسول خدا صلی الله علیه وسلم قرآنی پس فراموش کرد آنرا
پس نبود چیزی یعنی باقی نماند از آن چیزی بجهت آنکه برداشت خدا تعالی از دل مبارک آنرا نیز در شرح بزدوی گفته
واما القسم الثانی وهو نسخ التلاوة دون الحکم فتمسکوا بالمعقول والمنقول ایضا اما المنقول فمثل
قراءة عبد الله بن مسعود رضی الله عنه فی کفارة الیمین فصیام ثلاثة ایام متتابعات وقد
کانت هذه القراءة مشهورة الی زمن ابی حنیفة ولکن لم یوجد فیها النقل المتواتر الذی
یثبت بمثلها القرآن ومثل قراءة ابن عباس رضی الله عنه فافطر فعدة من ایام اخر ومثل
قراءة سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه وله اخ او اخت فلکل واحد منهما السدس وکروایة
عمر الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما البتة نکالا من الله والله عزیز حکیم ثم لا یظن بهؤلاء
انهم اخترعوا ما رووا من انفسهم فیحمل علی انه کان مما یتلی ثم انتسخت تلاوته فی حیوة رسول الله
صلی الله علیه وسلم بصرف القلوب عن حفظها الا قلوب هؤلاء لیبقی الحکم بنقلهم فان

فان خبر الواحد موجب للعمل به فكان بقاء الحكم بعد نسخ التلاوة بهذا الطريق لا ان يكون
نسخ التلاوة بعد وفات رسول الله صلى الله عليه وسلم فان قيل لا يتصور نسخ التلاوة مع
بقاء الحكم لان القران لا يثبت الا بالنقل المتواتر ولم يثبت بالنقل المتواتر ان ما رووا كان قرانا
ثم نسخت تلاوته وبقي حكمه والدليل عليه ان الحكم الباقي ليس بقطعي ولو كان حكم القران لكان
قطعيا قلنا القران يثبت بالسماع من رسول الله صلى الله عليه وسلم واخباره انه من عند الله
تعالى وقد ثبت ذلك في حق هؤلاء الرواة وغيرهم الا ان تصرف قلوب غيرهم عنه لم يثبت
القرانية في حقنا فلا يخرج به من انه كان قرانا حقيقة غاية ما فيه انه يلزم كونه قرانا
في الزمان الماضي بالظن وهو ليس بقادح فيما نحن فيه لان الثبوت بطريق القطع مشروط
فيما بقي بين الخلق من القران لا فيما نسخ ودر مسلم وعضديه و ديگر كتب اصول فقه نسخ تلاوت فقط و نسخ تلاوت
و حكم معا با مثال اين ايات اثبات نموده اند بلکه فاضله انشاء الله تعالى در موضع مناسب مذكور خواهد شد بالجمله از
تقرير اين علماى اعلام و روايات كه بعد از اين از صحيح بخارى و صحيح مسلم و ديگر صحاح سته و كتب احاديث اهل سنت مذكور
خواهد شد بوضوح پيوست كه بسيارى از آيات در ابتداى تنزيل قرآن متلو بودند هم در زمان سعادت نشان آنحضرت ٢٧٧
صلى الله عليه و آله منسوخ گرديده در دلهاى بعضى روات براى ابقاى حكم محفوظ مانده آيات مذكوره در حق اين اشخاص قرآن
هستند و در ثبوت وقوع اين معنى در عهد كرامت مهد آنحضرت صلى الله عليه و آله خلافى و شبهه نيست اما اينكه بعد از آنحضرت
صلى الله عليه و آله نيز مثل آن واقع شده است يا نه اختلافست هرچند شارح بزدوى و ديگران انكار آن نموده اند ليكن
حق اينست كه انكار بعيد از صواب است و روايات بسيار از طرق اهل سنت و جماعت دلالت بر وقوع آن دارد از جمله
در شرح بزدوى آورده قال عمر رضي الله عنه قرأنا آية الرجم ووعيناها وروي في حديث عائشة
رضي الله عنها ان ذلك كان مما يتلى بعد وفات رسول الله عليه السلام يعنى خوانديم ما آيه رجم را و حفظ
كرديم آنرا و روايت كرده شده است در حديث عائشه رضى الله عنها كه اين از جمله بود كه تلاوت كرده ميشد بعد وفات
رسول خدا صلى الله عليه وسلم شيخ والد فاضل ناصب در كتاب مسوى من احاديث موطا آورده مالك عن يحيى بن سعيد
عن سعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب قال اياكم ان تهلكوا عن آية الرجم ان يقول قائل انا لا نجد
حدين في كتاب الله فقد رجم رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجمنا والذي نفسي بيده لولا ان يقول الناس
زاد عمر بن الخطاب في كتاب الله لكتبتها الشيخ والشيخة اذا زنيا فارجموهما البتة فانا قد قرأناها

نیز در کتاب مسوی گی رو مالک عن زید بن اسلم عن القعقاع بن حکیم عن ابی یونس مولی عائشة ام المومنین انه قال
امرتنی عائشة ان اکتب لها مصحفا ثم قالت اذا بلغت هذه الآیة فآذنی حافظوا علی الصلوات
والصلوة الوسطی و قوموا لله قانتین فلما بلغتها اذنتها فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی
وصلوة العصر و قوموا لله قانتین ثم قالت سمعتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی روایت است
از مالک از زید بن اسلم از قعقاع بن حکیم از ابی یونس مولی عائشه ام المومنین گفت امر کرد مرا عائشه که بنویسم برای او مصحفی پس
گفت هرگاه برسی باین آیه پس خبر کن مرا حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی و قوموا لله قانتین پس هرگاه
رسیدم باین آیه را خبر کردم او را پس املا کرد بر من حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وصلوة العصر و قوموا لله
قانتین پس گفت شنیدم این آیه را از حضرت رسول خدا صلی الله علیه وسلم نیز در کتاب مذکور آورده مالک عن زید
بن اسلم عن عمرو بن نافع انه قال کنت اکتب مصحفا لحفصة ام المومنین فقالت اذا بلغت هذه الآیة
فآذنی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی و قوموا لله قانتین فلما بلغتها اذنتها فاملت علی حافظوا
علی الصلوات والصلوة الوسطی وصلوة العصر حافظ ابن مردویه از زر از عبد الله بن مسعود روایت کرده
قال کنا نقرء علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان ۲۷۸
علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس یعنی ای پیغمبر خدا برسان
بمردم آنچه فرستاده شده است بسوی تو از پروردگار تو بدرستیکه علی مولای مومنان است واگر نرسانیدی این را
نرسانیدی رسالت او را و خدا نگاه میدارد ترا از مردم نیز ابن مردویه از عبد الله بن مسعود روایت کرده انه
کان یقرء هذا الحرف وکفی الله المومنین القتال بعلی بن ابی طالب وکان الله قویا عزیزا حاکم در مستدرک
روایت کرده عن ابن ادریس عن ابی بن کعب انه کان یقرأ اذ جعل الذین کفروا فی قلوبهم الحمیة حمیة
الجاهلیة ولو حمیتم کما حموا لفسد المسجد الحرام فانزل الله سکینته علی رسوله فبلغ ذلک عمر
فاشتد علیه فبعث الیه وهو یهنأ ناقة له فدخل علیه فدعا ناسا من اصحابه فیهم زید بن
ثابت فقال من یقرأ منکم سورة الفتح فقرأ زید علی قرائتنا الیوم فغلظ له عمر فقال له ابی لاتکلم
فقال تکلم فقال لقد علمت انی کنت ادخل علی النبی صلی الله علیه وسلم و یقرئنی وانتم علی الباب فان
احببت ان اقرأ الناس علی ما اقرأنی اقرأت والا لم اقرأ حرفا حییت قال بل اقرأ الناس مسلم
در صحیح خود روایت کرده عن عائشة قالت کان فیما انزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن

يعني بود
بما من ثم نسخن بخمس معلومات فتوفى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي فيما يقرأ من القرآن
شده
در چیزی که فرو فرستاده شده است از قرآن این کلام عشر رضعات معلومات یحرمن یعنی ده رضعه که بیقین معلوم شده
باشند وجود آن حرام میکرداند پیشتر منسوخ کرده شدند ده رضعات معلومات به پنج رضعه معلومه یعنی این فرود آمد
که خمس رضعات معلومات یحرمن پس وفات یافت پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم حال آنکه این کلام که خمس رضعات
معلومات یحرمن ثابت بود در چیزی که خوانده میشد از قرآن مجید و روایات بهمین مضمون بسیار اند برخی از ایشان
انشاء الله تعالی بعد مذکور شود بالجمله این روایات و روایات دیگر که بعد بمعرض بیان آید صحیح الدلالة اند بر آنکه
بعد آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم نیز اکثر آیات منسوخ التلاوت شدند و انکار بر دوی ناشی از قلت
تتبع است و حمل بر جهل و عدم علم این صحابه عظام از منسوخ التلاوت شدن امثال این آیات در کمال بعد است
و از اینجا است که مذهب بعضی صحابه نیست کتابت و نوشتن کل قرآن در مصحف واجب و لازم نیست و از اینجا است
که ابن مسعود معوذتین را که بالاجماع داخل کتاب الهی است در مصحف خود ننوشته اسقاط نموده بود چنانچه نووی در شرح
صحیح مسلم از قاضی عیاض نقل کرده باندک فاصله سبق ذکر یافت نیز مختار در احادیث تجویز اقتصار بر نقل بعض ۲۷۹
وحذف بعض متن است بشرط عدم اخلال در معنی اگر بعضی صحابه کتاب را بر سنت قیاس نموده بنابرین وجه
یا وجه اول و بنابر مصلحت وقت اجتهاد ایشان مقتضی حذف و اسقاط بعضی آیات و سور بنهجی که بسبب آن
خللی در نظم قرآن واقع نشود شده باشد امتناعی فاستبعادی ندارد از بعضی صحابه نسخ بعضی احکام در حین حیات
آنحضرت صلی الله علیه واله نیز بوقوع می آمد و آنحضرت صلوات الله و سلامه علیه واله بعفو و صفح میگذرانیدند
از انجمله مسلم در صحیح خود روایت کرده است از ابو هریره انه قال کنا قعودا حول رسول الله صلی الله
علیه وسلم ومعنا ابوبکر وعمر فی نفر فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم من بین اظهرنا فابطأ
علینا وخشینا ان یقتطع دوننا وفزعنا فقمنا فکنت اول من فزع فخرجت ابتغی رسول الله صلی الله
علیه وسلم حتی اتیت حائطا للانصار لبنی النجار فدرت به هل اجد له بابا فلم اجد فاذا ربیع
یدخل من جوف حائط من بئر خارجة قال فاحتفزت فدخلت علی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فقال ابو هریرة فقلت نعم یا رسول الله قال ما شانك قلت کنت بین اظهرنا فقمت فابطأت علینا
فخشینا ان تقتطع دوننا ففزعنا فکنت اول من فزع فاتیت هذا الحائط فاحتفزت کما یحتفز الثعلب وهؤلاء
الناس ورائی فقال یا ابا هریرة واعطانی نعلیه فقال اذهب بنعلی هاتین فمن لقیك من وراء هذا

له
احتفز ای الجا و المهتز و الزان المجتمعه بنهم الفا قیل لها التی و المتقات من فوق
بمعنی تضام ای گرد آمده و جمع کرد اعضای خود را

الحائط يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة فكان اول من لقيت عمر فقال ما هاتان
النعلان يا ابا هريرة قلت هاتان نعلا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثني بهما من لقيت يشهد ان
لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه بشرته بالجنة فضرب عمر بين ثديي فخررت لاستي فقال ارجع
يا ابا هريرة فرجعت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجهشت بالبكاء وركبني عمر فاذا هو على
اثري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مالك يا ابا هريرة قلت لقيت عمر فاخبرته بالذي بعثتني
به فضرب بين ثديي ضربة خررت لاستي فقال ارجع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عمر
ما حملك على ما فعلت قال يا رسول الله بابي انت وامي ابعثت ابا هريرة بنعليك من لقيني يشهد
ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه بشره بالجنة قال نعم قال فلا تفعله فاني اخشى ان يتكل الناس
عليها فخلهم يعملون فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فخلهم گفت ابو هریره بودیم ما نشسته گرد پیغمبر خدا
صلى الله علیه وسلم در حالتی که بودند با ما ابو بکر و عمر در ضمن جماعتی که بودند پس ایستاد و بیرون رفت پیغمبر خدا صلى الله
علیه وسلم از میان ما پس درنگ کرد آنحضرت بر ما و دیر باز آمد و زمانی بگذشت که باز نیامد و ترسیدیم ما که تنها یافته
شود آنحضرت و گرفته شود و از جانب دشمنی مکروهی باو برسد و اثر ترس و خوف ما را یافت پس برخاستیم و بودم ۲۸۰
من نخستین کسی که ترسید و بایستاد و پس بیرون آمدم در حالی که میجستم پیغمبر خدا را صلى الله علیه وسلم تا آنکه آمدم بستانی را
که از یکی از انصار بود و مر بنی نجار را که قبیله ایست از انصار پس گرد آن بستان گردیدم شاید بیابم مر آن را دری
پس نیافتم در مر آن بستان را پس ناگاه دیدم جدولی صغیر که در می آید در میان دیوار از چاهی که بیرون آن
بستان بود گفت ابو هریره پس گرد آوردم دست و پای خود را تا بگنجانم خود را در آن جدول و در آیم پس در
آمدم به پیغمبر خدا صلى الله علیه وسلم پس فرمود آنحضرت بطریق تعجب و استفهام ابو هریره گفتم آری منم ابو هریره یا رسول الله
صلى الله علیه وسلم فرمود چیست حال تو چه کار میکنی و چون آمدی گفتم بودی تو یا رسول الله صلى الله علیه وسلم
میان ما پس برخاستی و درنگ کردی بر ما پس ترسیدیم که مکروهی رسانیده شود ترا پس برخاستیم ما و بودم من نخستین
کسی که ترسید پس آمدم این بستان را و در آمدم در جدول چنانکه در می آید روباه در سوراخ خود و این مردم می آیند
در پس من پس فرمود آنحضرت صلى الله علیه وسلم ای ابو هریره و داد مرا نعلین خود تا نشان آن باشد که از پیش حضرت
وی می آیم پس فرمود ببر این نعلین مرا پس هر که پیش آید ترا از پس این بستان در حالی که گواهی میدهد بالوهیت حق
نبوت پیغمبر در حالی که یقین کننده باشد باین شهادت دل او پس بشارت بده او را به بهشت و بود نخستین

نخستین کسیکه پیش آمدم او را عمر پس گفت چیست این نعلین ای ابو هریره گفتم این نعلین پیغمبر خدا است صلی الله علیه وسلم فرستاده است مرا باینها برای اینکه هر کرا ملاقات کنم که گواهی میدهد باین کلمه بیقین دل خود بشارت دهم او را به بهشت پس زد عمر میان دو پستان من پس بر زمین افتادم پس گفت عمر باز برگرد ای ابو هریره پس باز برگشتم بسوی پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم پس زاری کردم و پناه جستم بآنحضرت در رسیده آمد بالای من عمر پس نگاه کردم ناگاه وی در عقب من است پس گفت رسول خدا صلی الله علیه وسلم چیست ترا ای ابو هریره و چه رامی کری گفتم که ملاقات کردم عمر را پس خبر دادم من او را بآن حکم که فرستاده بودی مرا بدان حکم پس زد عمر میان دو پستان من زدنی سخت که افتادم بر مقعد خود پس گفت عمر بازگرد پس فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم ای عمر چه داشت ترا بر آنچه کردی و بازگردانیدی ابو هریره را گفت پدر و مادر من فدای تو باد آیا براستی فرستادی ابو هریره را با نعلین خود و حکم کردی که هر که ملاقی شود یشهد ان لا اله الا الله مستیقنا بها قلبه بشره بالجنة فرموده اری او را فرستاده ام که این بشارت بدهد گفت عمر پس مکن این حکم را زیرا که من میترسم که تکیه کنند مردم برین بشارت یا برین کلمه مجرد و عمل نکنند پس بگذار مردم را که عمل کنند پس فرمود حضرت پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم فخلهم انتهی ترجمة الحدیث پس اگر بعد وفات آنحضرت صلی الله علیه و آله بنا برانکه نوشتن کل قران در مصحف مجید نزد بعضی صحابه واجب نبود اگر بعضی آیات و سور را ننوشته باشند بعد از ان باجماع منسوخ التلاوت شده باشد محل استبعاد نیست ۲۵۱

و بالجمله بعضی از علمای امامیه که قائل شده اند بوقوع نقصان در کلام الهی آیات و سور محذوفه ساقطه را درین باب از قبیل منسوخ التلاوت میدانند که در ابتدا متلو بودند بعد از ان منسوخ التلاوت گردیدند اعم از انکه نسخ تلاوت در حیات حضرت سرور کائنات علیه و آله افضل التسلیمات وقوع یافته باشد بعد از ارتحال آنحضرت صلی الله علیه و آله بعالم عقبی بر نسخ تلاوت ان اجماع شده باشد و دلیل برانکه حروف کلمات و آیات محذوفه ساقطه درین ازمنه منسوخ التلاوت نام است انست که کلینی در کتاب کافی در آخر باب فضل القران از سالم بن سلمه روایت کرده قال قرأ رجل علی ابی عبد الله علیه السلام حروفا من القران لیس علی ما یقرأ الناس فقال له ابو عبد الله علیه السلام کف عن هذه القراءة اقرء کما یقرء الناس حتی یقوم القائم علیه السلام فاذا قام القائم قرأ کتاب الله علی حده گفت سالم خواند مردی بر حضرت ابو عبد الله علیه السلام چند حرف از قران که نبود بر طبق انچه مردم می خوانند پس فرمود آنحضرت او را باز بمان ازین قرائت و بخوان چنانکه مردم می خوانند تا انکه قائم علیه السلام ظاهر شود و هرگاه قائم علیه السلام ظاهر شود خواهد خواند کتاب خدا را بر حد خودش پس بعضی از ان حروف و آیات محذوفه جزو قران متلو نبود بلکه تاویلی بود که بان نازل شده بود یا وحی بود غیر قران که در صدر اسلام با قران در یک کتاب می نوشتند و درین ازمنه امیه

علیهم السلام بتلاوت وتعلم وتعلیم ودرس وتدریس وتمسک وعمل باین قرآن شده اول امر فرموده اند پس این قرآن بهم ورسیده حقیقت
ملحوظ ائمه معصومین است علیهم السلام که تمسک باین وعمل بان از لوازم واجبات است ودلائل وشواهد این معنی در احادیث امامیه بکثرت
است ودرین مقام بذکر چند حدیث اکتفا کرده میشود از انجمله شیخ طبرسی در کتاب احتجاج حدیث طویلی روایت کرده در موضع حاجت
اقتصار نموده شد فقال له علی علیه السلام یا طلحة ان کل ایة انزلها الله علی محمد عندی باملاء رسول الله
صلی الله علیه واله وخط یدی وتاویل کل ایة انزلها الله وکل حلال وحرام اوحد وحکم او شیء یحتاج
الیه الامة الی ان قال طلحة لا اراك یا ابا الحسن اجبتنی عما سألتك عنه من القران الا یظهره للناس فقال
یا طلحة عمدا کففت عن جوابك فاخبرنی عما کتب عمر وعثمن اقران کله ام فیه ما لیس بقران فقال طلحة بل
قران کله قال نعم ثم قال ان اخذتم بما فیه نجوتم من النار ودخلتم الجنة فان فیه حجتنا وبیان حقنا
وفرض طاعتنا الحدیث بطوله ثقة الاسلام محمد بن یعقوب الکلینی باسناد خود از حضرت ابی عبد الله علیه السلام روایت کرده
قال ان هذا القران فیه منار الهدی ومصابیح الدجی فلیجل جال بصره ویفتح للضیاء نظره فان التفکر
حیوة قلب البصیر واز حضرت ابو جعفر علیه السلام روایت کرده تعلموا القران فان القران یاتی یوم القیامة فی
احسن صورة الحدیث واز حضرت پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله روایت کرده اذا التبست علیکم الفتن کقطع ۲۸۲
اللیل المظلم فعلیکم بالقران فانه شافع مشفع من جعله امامه قاده الی الجنة الحدیث واز حضرت امیر المومنین
علیه السلام روایت کرده قال ان القران هدی النهار ونور اللیل المظلم الحدیث واز حضرت علی بن الحسین علیه السلام
روایت کرده انه سئل ای الاعمال افضل قال الحال المرتحل قیل وما الحال المرتحل قال فتح القران وختمه
کلما حل باوله ارتحل فی اخره واز حضرت ابو عبد الله علیه السلام مروی است که فرمود من قرء القران فهو غنی لا غنی
بعده نیز از انحضرت علیه السلام روایت کرده قال القران عهد الله الی خلقه فقد ینبغی للمرء المسلم ان ینظر
فی عهده وان یقرء منه فی کل یوم خمسین ایة نیز از حضرت علی بن الحسین علیه السلام روایت کرده که انحضرت فرمود
ایات القران خزائن کلما فتحت خزینة ینبغی لك ان تنظر فیها نیز از حضرت امیر المومنین علیه السلام مروی است
که فرمود البیت الذی یقرء فیه القران ویذکر الله فیه یکثر خیره وتحضره الملائکة الحدیث واز حضرت
ابی جعفر علیه السلام مروی است که انحضرت فرمود من قرء القران قائما فی صلواته کتب الله له بکل حرف مائة حسنة
ومن قرء فی صلوته جالسا کتب الله له بکل حرف خمسین حسنة ومن قرء فی غیر صلوة کتب الله له بکل
حرف عشر حسنات ودر حدیث دیگر مانند این روایت کرده واین فقره افزوده ومن استمع القران کتب الله له بکل

دل استماع کرین اور عجیب عجیب ظریف اور اوسکی تہذیب مجسم عبرت دیکہین پہلی روایت صواعق محرقہ ابن
حجر مین ہی صح عن عمر انہ خطب ام کلثوم من علی فاعتل بصغرھا و بانہ اعدھا لابن اخیہ
جعفر فقال لہ عمر ما اردت الباءۃ ولکن سمعت رسول اللہ یقول کل سبب و نسب
ینقطع یوم القیامۃ ما خلا سببی و نسبی یعنی عمر نے خواستگاری کی ام کلثوم کی علی سے پس علی نے عذر کیا صغیرہ
ہونے ام کلثوم کا اور یہہ بہی عذر کیا کہ اوسکو پسر جعفر طیار کی لیے رکہا ہے پس عمر نے کہا کہ نہین ارادہ رکہتا ہون
مین جماع کا لاکن رسولخدا نے فرمایا ہے کہ سب سبب اور نسب قیامت کی دن منقطع ہوجاوینگے دوسری
روایت اوسی صواعق محرقہ ابن حجر مین یہہ ہے وفی روایۃ ان الحسین سکت وتکلم الحسن
فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال یا ابتاہ من بعد لعمر صحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وتوفی وھو عنہ راض ثم ولی الخلافۃ فعدل فقال لہ ابوہ صدقت ولکن کرھت ان
اقطع امرا دونکما ثم قال لہا انطلقی الی امیر المؤمنین فقولی لہ ان ابی یقرئک السلام
ویقول لک انا قد قضینا حاجتک التی طلبت واخذھا عمر وضمھا الیہ واعلم من
عندہ انہ تزوجھا فقیل لہ انھا صبیۃ صغیرۃ فذکر الحدیث السابق یعنی جب خواستگار
کی ام کلثوم کی عمر نے علی سے حسنین سے استیذان کی حسین نے سکوت کیا حسن بولے اور حمد وثنا کی خدا کی پھر کہا اے پدر بزرگوار
کون برابری کرتا ہے عمر کی مصاحبت کی پیغمبر خدا کی اور پیغمبر خدا نے رحلت فرمائی راضی و خوشنود اوس سے پہر وہ خلیفہ
ہوئے تو عدل کیا تب علی نے کہا تم نے سچ کہا لاکن مجکو مکروہ معلوم ہوا کہ بغیر تمہاری مشورہ کی کوئی کام کر بیٹہون
پہر ام کلثوم سے کہا کہ جا عمر کے پاس اور اوس سے کہہ کہ میری پدر نے تمکو بعد سلام کی کہا ہے کہ مین نے حاجت تمہاری
جو طلب کی تہی روا کردی عمر نے اوسکو پکڑا اور سینہ سے چمٹایا اور اوس سے کہا کہ علی نے میری ساتہہ تزویج تیرے
کردی لوگون نے عمر سے کہا کہ وہ لڑکی ہے اور صغیرہ ہے تو عمر نے حدیث سابق ذکر کی تیسری روایت
ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری لکہتا ہے ان علیا لما ابی عن نکاح ابنتہ لعمر واستعذر بصغرھا
لم یکن یقبل منہ ذلک لعذر حتی الجاہ الی ان یراھا اباہ فارسلھا الیہ فلما راھا
عمر اخذھا وضمھا الیہ وقبلھما یعنی جب علی نے انکار کیا نکاح کرنے سے اپنی بیٹی کی عمر کی ساتہہ
اور عذر اوسکی صغیرہ ہونے کا کیا عمر نے اس عذر کو قبول نکیا اور علی کو اس امر پر مضطر و ملجا کیا کہ وہ حجاب اوس لڑکی
کو کہا دین عمر کو پس علی نے اوسکو عمر کی یہان بہیجدیا جب عمر نے اوسکو دیکہا پکڑا اوسکو اور چہاتی سے لگایا اور بوسہ

اوسکی نی صواعق محرقہ مین کہتا ہی وتقبیلہ وضمہ لہا علی جہۃ الاکرام لانہا لصغرہا لم

تبلغ حدا تشتہی حتی یحرم ذلک ولولا صغرہا لما بعث بہا ابوہا یعنی بوسہ لینا اور

چہاتی سے لگانا عمر کا اوسکو براہ تعظیم کی تہا نہ براہ شہوت کی تہا کسواسطی کہ وہ یعنی ام کلثوم بسبب صغیرہ ہونے

کی مشتہاۃ نہتی یعنی قابل اسکی نہتی کہ اوسپر شہوت آتی اور اگر وہ صغیرہ نہوتی تو باپ اوسکا اسکو نہ بہیجتا +

بہیجوتے روایت استیعاب مین ہے خطبہا عمر بن الخطاب الی علی فقال لہ انہا صغیرۃ

فقال لہ عمر زوجنیہا یا ابا الحسن فانی ارصد من کرامتہا ما لا یرصد احد فقال علی

انا ابعثہا الیک فان رضیتہا فقد زوجتکہا فبعثہا الیہ ببرد وقال لہا قولی لہ

ہذا البرد الذی قلت لک فقالت ذلک لعمر فقال قولی قد رضیت رضی اللہ عنک

ووضع یدہ علی ساقہا فکشفہا فقالت اتفعل ہذا لولا انک امیر المومنین لکسرت

انفک ثم خرجت یعنی خواستگاری ام کلثوم کی عمر نے علی سے کی علی نے کہا وہ صغیرہ ہی عمر نے کہا ای ابو الحسن

اوسکو میری ساتہہ تزویج کر دو مین اوسکی بزرگی کی جسقدر اشت بہت رکہتا ہون علی نے کہا مین اوسکو تیری پاس

بہیجتا ہون اگر تو اوسکو پسند کری تو مین نے اوسکی تزویج تیری ساتہہ کر دی اور بہیجا اوسکو معہ ایک چادر کے

اور اوس سے کہا کہ تو عمر سے یہہ میری طرف سے کہنا کہ یہہ وہ چادر ہی جسکو مین نے تجہسے کہا تہا ام کلثوم گئی عمر کی پاس

اور وہی بات کہی عمر نے کہا تو اپنے باپ سے کہنا کہ مین تجہسے راضی ہوا خدا تجہسے راضی ہوا اور عمر نے اپنا ہاتہہ ساق پر

ام کلثوم کی رکہا اور ساق کو کہولا ام کلثوم نے کہا یہہ تو کیا کرتا ہے اگر تو امیر المومنین نہوتا تو مین تیری ناک توڑ

ڈالتی اور یہہ کہکر چلی گئی پانچوین روایت اوسی استیعاب مین یہہ ہے عن محمد بن علی ان عمر

بن الخطاب خطب الی علی ابنتہ ام کلثوم فذکر لہ صغرہا فقیل لہ انہ ردک فعاودہ

فقال لہ علی ابعث بہا الیک فان رضیت فہی امرأتک فارسل بہا الیہ فکشف

عن ساقہا فقالت مہ لولا انک امیر المومنین للطمت عینک یعنی عمر بن خطاب نے

علی سے اونکی بیٹی ام کلثوم کی خواستگاری کی علی نے اسکی صغیرہ ہونی کا ذکر کیا پہر لوگون نے

عمر سے کہا کہ علی نے رد سوال تیرا کیا پہر عمر آیا علی پاس اور پہر خواستگاری کی علی نے کہا مین اوسکو تیرے

پاس بہیجون گا اگر تو پسند کری تو وہ تیری جورو ہی پہر ام کلثوم کو علی نے عمر کی پاس بہیجا عمر نے کشف ساق اوسکا

کیا ام کلثوم نے کہا بس اگر تو امیر المومنین نہوتا تو مین تیری آنکہہ مین طپانچہ مارتی چہٹی روایت شرح تجرید الاکی 114

دولت آباد سے

دولت آبادی نے باب ششم کتاب المودۃ میں شرح حضاف سے لکھی ہی کہ ان عمر بن الخطاب لما خطب
ام کلثوم بنت علی فقال علی انها صغیرة ان رضیت هی امرأتک یعنی عمر نی جب خواستگاری
کی ام کلثوم بنت علی کی علی نی کہا وہ صغیرہ ہی اگر تو راضی ہے تو وہ جورو تیری ہی ساتوین روایت کتاب
المودۃ مذکور مین یون ہی ان عمر بن الخطاب لما خطب ام کلثوم واعتذر علی بصغرها
فقال عمر مالی حاجة الی النساء ولکن ابتغی الوسیلة الی محمد علیه السلام وهو یقول
کل سبب ونسب ینقطع بالموت الا سببی ونسبی فتزوجها علی ایاه بمهر اربعین
الف درهم فساق ذلک کله عمر وهی بنت اربع سنین ومابین الاربع الی الخمس
وعمر ستین سنین فاجلسها عمر الی جنبه فرفع میزرها ومسح یده علی راسها
فجرد ساقها فرفعت یدها وکادت ان تلطمه وقالت لو کان امیر المؤمنین للطمت علی خدک
فقال عمر دعوها فانها هاشمیة قرشیة یعنی عمر نی جب خواستگاری کی ام کلثوم کی اور علی نی عذر اوسکی
عمر صغیرہ ہونی کا کیا تو عمر نے کہا مجکو حاجت نسا کی نہین ہی لاکن مین وسیلہ چاہتا ہون محمد علیہ السلام کیطرف
کہ انحضرت نی کہا ہی سب سبب و نسب منقطع ہو جاتی ہین موت سی سوای سبب و نسب میری کی پس تزویج کر دیا ۱۱۵۱
ام کلثوم کو علی نے عمر کی ساتھہ اور مہر چالیس ہزار درہم کی عمر نی وہ چالیس ہزار درہم بہیجدیئی اوسوقت
سن عمر کا ساتھہ برس کا تہا پس عمر نی اوسکو اپنی پہلو مین بٹہایا اور مقنعہ کو اوسکی دور کیا اور اوسکی سیر پر ہاتھہ
پہیرا اور ساق کو اوسکی کہولا پس ام کلثوم نی ہاتھہ اوٹہایا اور قریب تہا کہ عمر کی طمانچہ ماری اور کہا اگر تو
امیر المومنین نہوتا تو مین تیری مونہہ پر طمانچہ مارتی عمر نے کہا اوسکو چہوڑ دو کہ وہ ہاشمیہ قریشیہ ہے
اٹہوین روایت اوسی شیخ شہاب الدین دولت آبادی کی اوسی کتاب المودۃ مین بعبارت فارسی یون
لکھی ہی عمر بعلی گفتہ فرستاد کہ ام کلثوم دختر کہ بانوی جنت فاطمہ مرا بزنی دہ ام کلثوم چہار سالہ بود و عمر شصت
سالہ علی بعذر پیش آمد و گفت دختر خویش را بپرسم اگر راضی باشد بتو تسلیم کنم عمر عذرش دریافت و گفت
یا علی مرا بازنان حاجت نماندہ زیرا کہ شیخ فانی گشتہ ام لاکن میخواہم کہ مرا وسیلتی باشد بسوی پیغمبر پس امیر المومنین
ام کلثوم را تسلیم کرد و عمر ہم مہر ام کلثوم کہ چہل ہزار درہم بود فرستاد پس عمر آنرا بزانوی خود نشاند و مقنعہ کہ بر سر
بود عمر آنرا دور کرد و دست بر سرش آورد و جامہ از ساقش برداشت ام کلثوم دست برداشت و خواست کہ طمانچہ
زند و گفت اگر امیر مومنان نمیبودی طمانچہ بر روی تو میزدم عمر گفت نمیباید کہ کسی سخن او در دل گیرد و کذارید این از

ونسل ہاشم و قریش است آمدم بمطلب کہ ان روایات متکاثرہ متواترہ سنیہ سے قدر مشترک جو ثابت ہے
وہ یہی دو امر عمدہ ہین ایک یہہ کہ عمر نے اپنی شصت سالگی مین خواستگاری تزویج ام کلثوم کی جناب امیر علیہ السلام
کی کہ فقرہ ما اردت الباءۃ اور فقرہ ما لی حاجۃ الی النساء اور فقرہ وعمر ستین سنۃ اور فقرہ
عمر شصت سالہ بود کہ گفت مرا بازنان اکنون حاجت نماندہ زیراکہ شیخ فانی گشتہ ام اس مطلب مین نص ہین
دوسرا امر یہہ کہ ام کلثوم مخطوبہ عمر صغیرہ تہی کہ فقرہ فاعتل بصغرها اور فقرہ واستعمل بصغرها
اور فقرہ فقال انها صغیرۃ اور فقرہ لانها لصغرها لم تبلغ حد التشہی حتی یجوز ذلک ولکن
صغرها لما بعث بها ابوها اور فقرہ وهی بنت اربع سنین وما بین الاربع الی الخمس
اور فقرہ ام کلثوم چار سالہ بود ام کلثوم مخطوبہ عمر کی صغر سنی مین صریح ہین اور چونکہ ام کلثوم بنت جناب سیدہ
علیہا السلام ہنگام شصت سالگی عمر کے کہ وقت خطبہ و خواستگاری ہے صغیرہ اور چار سالہ نہ تہین کما ستتضح
نور کالنور علی شاہق الطور ثابت ہوا کہ خطبہ اور تزویج عمر کی ساتہہ ام کلثوم بنت جناب سیدہ علیہا السلام کی ہرگز
نہین ہوا اب اسجگہہ دو امر دریافت کرنا چاہئے ایک یہہ کہ شصت سالگی عمر کی کس وقت مین تہی دوسرا یہہ ہنگام
شصت سالگی عمر کی سن ام کلثوم بنت جناب سیدہ علیہا السلام کا کیا تہا سو امر اول یعنی یہہ کہ شصت سالگی عمر
کی کس سن ہجری مین تہی یون معلوم ہوتا ہے کہ استیعاب وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ مین ہے کہ ولادت اوس ہرنا
بالغ کی سن چودہ عام الفیل مین ہوئی اور سن تیئیس ہجری مین کہ مطابق چہتر عام الفیل کے ہوتی ہین وہ اپنے
مقر کو گیا اور چودہ عام الفیل سے چہتر عام الفیل تک ترسہٹہ برس ہوئی تو اس حساب سے سن عمر کا ترسہٹہ
برس کا ہوا اور شصت سالگی اوسکی کہ ہنگام خطبہ ام کلثوم صغیرہ ہی سن بیس ہجری مین تہی اور تطابق سن
بتیس ہجری کا چہر عام الفیل سے یون معلوم ہوتا ہے کہ استیعاب وغیرہ مین حال جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ
وآلہ مین مسطور ہے کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ نے سن گیارہ ہجری مین کہ مطابق چونسٹہہ عام الفیل کے تہے
رحلت فرمائی ہے اور دوسرا امر یہہ ہے کہ ام کلثوم بنت جناب سیدہ علیہا السلام سن بیس ہجری مین کہ ہنگام شصت
سالگی عمر ہی صغیرہ نہ تہین یون دریافت ہوتا ہے کہ باتفاق ارباب سیر و تواریخ و علمائے فریقین کے وفات جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کی اوایل سن گیارہ ہجری مین اٹہائیسوین صفر کو یا بارہوین ربیع الاول تک علی اختلاف
الروایات ہوئی ہے اور اوس وقت جناب سیدہ علیہا السلام بحمل حضرت محسن حاملہ تہین کہ عمر نے دروازہ اوس
معصومہ پر گرا کر اسقاط محسن کا کیا ہے جیسا کہ روایت کیا ہے اس امر کو مخالفان شیعہ نے اور اون لوگون نے بہی جو عمر کو

ابہا معتقد

تھا معتقد اور خلیفہ ثانی بعض جاہلی ہین جیسا کہ حضرت محمد بن علی رازی سنی کی کتاب توضیح ا . نور جہ
اور نظام معتزلی کی کہ گرگ ہا مصحوبونکا ہی اوجہ حسن عقیدت عمر سی مثل سنیون کے رکھتا ہی کتاب الملل و النحل اور
میزان ذہبی مین ترجمہ احمد بن محمد سری مین بھی مذکور ہی تو اس صورت مین تولد ام کلثوم بنت جناب سیدہ کا لا محالہ
سن گیارہ ہجری کی قبل آٹھ ہجری اور لا اقل نو ہجری مین ہوا ہوگا کس واسطی کہ سن دس ہجری مین وہ جناب معصومہ
بحمل حضرت محسن حامل تھین ابتدای گیارہ ہجری مین عمر اوسکی اسقاط کا باعث ہوا اور اسی سن گیارہ ہجری مین
کئی مہینہ بعد رحلت پیغمبر خدا کی جناب معصومہ نی بھی رحلت فرمائی اور سن نو ہجری سی کہ سن تولد ام کلثوم تھا
سن بیس ہجری تک کہ ہنگام شصت سالگی عمر ہی بارہ برس ہوتی ہین تو ثابت ہوا کہ ام کلثوم بنت جناب سیدہ
سن بیس ہجری مین بارہ برس کی تھین ہرگز چار سالہ بلکہ صغیرہ بھی نہ تھین اور جب صغیرہ نہو تھین تو بنا بر روایات
متکاثرہ سنیہ کی جو مذکور ہوئین خطبہ اور نکاح انکا عمر کی ساتھہ نہوا ثبت المطلوب بلکہ بنا بر قول صاحب مواقف
کی کہ اوسنی کہا ہی کہ جبکہ ابوبکر نی فدک کو اوس جناب سے چھین لیا اور اوس جناب معصومہ نی فرمایا کہ میرے
والد سید المرسلین نی فدک مجکو ہبہ مع الاقباض کیا ہی تو ابوبکر نی جناب معصومہ موہوب لہا قابضہ سی ہبہ کا
بینہ طلب کیا تو جناب حسنین اور ام کلثوم نی گواہی ہبہ کی دی اس قول صاحب مواقف سی معلوم ہوتا ہے
کہ ام کلثوم سن گیارہ ہجری مین ہنگام غصب فدک کی ابتدائی خلافت غصبی ابوبکر مین قابل ادای شہادت
کی تھین بالجملہ سن بیس ہجری مین کہ ہنگام شصت سالگی عمر اور بھی ہنگام خطبہ عمر ہے کسی طرح سی ام کلثوم
بنت جناب سیدہ علیہا السلام صغیرہ نہین ٹھہرتی تو خطبہ و خواستگاری بھی انکی نہین ٹھہرتی اور جاننا چاہئے
کہ تزویج ام کلثوم بنت جناب سیدہ کی محمد بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی ساتھہ ہوئی ہی صاحب استیعاب ترجمہ
محمد بن جعفر مین لکھتا ہی ومحمد بن جعفر هو الذی تزوج ام کلثوم بنت علی بن ابیطالب کرم اللہ
وجهه بعد موت عمر بن الخطاب انتهى اور جب براہین قاطعہ عدم وقوع بلکہ عدم امکان تزویج
اون ام کلثوم کی عمر کی ساتھہ ثابت ہو چکی تو قول صاحب استیعاب کا بعد موت عمر بن الخطاب خلاف واقع ہے
اور محمول ہے تعصب مذہب اور عدم تدبر پر اصل ماجرا مین آمدم بر اینکہ اس مقام مین ارباب عقل و انصاف پر لازم
کو معلوم کرین کہ سنیون نی جو تزویج بی اصل حضرت ام کلثوم بنت جناب سیدہ علیہا السلام کی عمر کے
ساتھہ کہ مستحق سب و شتم پیغمبر خدا ہی العیاذ باللہ منہ مشہور کر کی اپنی ماتھای اعمال کو مثل اپنی دلون کے سیاہ کیا
اور باوصف انتحال نام اسلام کی یہودیت کو تائید ہوئی اور اس پیرایہ مین عمر کی ایمان اور جلالت شان پر

(۱۱۷)

استدلال کیا ہی یہہ استدلال اون حضرات کا خود غلط اشد غلط اغلط کا ہی اور یہہ بہی جاننا چاہیے کہ
روایات سنیہ مین جو مذکور ہوئین یہہ مضمون جو ہی کہ مین اس تزویج ام کلثوم سے یہہ چاہتا ہون کہ مجکو پیغمبر خدا سے
سببیت یعنی مصاہرت حاصل ہو دال نہیں اس امر پر کہ اوسکو سببیت پیغمبر خدا سے حاصل نہتی اور یہہ کنب مخفوظ سے
کسو سطی کہ اوسکو سبب حفصہ کی سببیت پیغمبر خدا سے حاصل تہی تو یہہ روایات وضعی محض ہین اور حقیقت حال جب
اون روایات سنیہ مذکورہ کی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ عمر نے جناب امیر علیہ السلام سے خواستگاری کی ام کلثوم
بنت ابو بکر ربیبہ جناب امیر کی کہ وہ بہ نسبت حضرت ام کلثوم بنت جناب سیدہ کی صغیرہ تہی اور جناب امیر
کی سایہ عاطفت اور تربیت مین ہمراہ اپنی ما در اسما بنت عمیس کے کہ یہہ اسما بعد مرجانی ابو بکر کے زوجہ جناب
امیر ہوئی تہی رہتی تہی جناب امیر کو تزویج اپنی ربیبہ کی جو اوس فرعون آل محمد کی ساتھہ اوس نظر سے گوارا نہتی ہوا
عذر اوسکی صغر سن کا کیا بالآخر جب عمر نے اصرار کیا اور اوس جناب کو ملجا کیا تو تزویج ربیبہ مذکورہ کی اوسکی
ساتھہ کر دی اور یہہ امر مخفی نہین کہ عرف عرب و عجم مین ربیبہ کو بہی بنت کہتی ہین تو راویان سنیون نے
ام کلثوم ربیبہ کو جو بنت علی کہا تو کچہہ اس سے مدعا سنیونکا ثابت نہین ہوتا اور اشتراک نام بنت
و ربیبہ کا سنیون کو ذریعہ غلط بحث کا ہوا اور ہونا ایک دختر ابو بکر کا بنام ام کلثوم کی کتاب استیعاب ۱۱۸
سے ترجمہ عمر مین ثابت ہی اور کنز العمال اور کتاب ریاض النضرہ وغیرہ مین بہی موجود ہی اور موئدات و
معاضدات اس امر سے یہہ ہی کہ تزویج عمر کی ام کلثوم بنت ابو بکر ربیبہ جناب امیر کی ساتھہ بوارق محرقہ اور بہجت
السعدا وغیرہ کتب معتمدہ سنیون مین مصرح ہی عبارت کتاب بہجت السعدا کی علی ما نقل عنہ یہہ ہی ام کلثوم
دختر ابو بکر بود و مادرش اسما بنت عمیس کہ اول زن جعفر طیار بود و باز بنکاح ابو بکر در آمدہ از ابو بکر پسری عبد الرحمن
نام و یک دختر ام کلثوم زائید بعد ازان بنکاح علی ابن ابیطالب آمد ام کلثوم ہمراہ ما در آمدہ عمر بن الخطاب
با ام کلثوم دختر ابو بکر نکاح کرد انتہی الحاصل روایات تزویج ام کلثوم بنت ابو بکر ربیبہ جناب امیر علیہ السلام مراد ہی
اور بعض روایات شیعہ مین جو آیا ہی کہ جناب امیر بعد مرنی عمر کی ام کلثوم کو قبل عدت کی اپنی دولتخانہ پر بیت کا شانہ
مین لی آئی تہی اوس سے بہی ام کلثوم ربیبہ مراد ہی کہ جناب امیر ہی بسبب اسما بنت عمیس زوجہ اپنی کی اوسکی مربی و سرپرست
تہی و علی ہذا القیاس بعض روایات شیعہ مین یہہ جو آیا ہی کہ ام کلثوم اور بیٹا اوسکا زید ابن عمر دونون ایک وقت
مین مری تقسیم میراث مین اونکی اشتباہ واقع ہوا اور جناب سید الساجدین نی دونون جنازون پر ایک سے نماز
پڑہی تو اس روایت اور ماشابہہا مین وہی ام کلثوم ربیبہ جناب امیر علیہ السلام مراد ہی ورای آن بعض علمانی

جو مجوزین

جو مجوزین نکاح مومنہ سنی کی ساتھہ ہین استدلال جواز ایسی نکاح سی مثال تزویج ام کلثوم کی عمر کی ساتھہ دی
ہی اسمین بہی وہی ام کلثوم ربیبہ مراد ہی اور روایات سنیہ مین یہہ جو آیا ہی کہ بطن ام کلثوم سی زید ابن عمر پیدا ہوا
یہہ روایت بہی دلیل ہے اس امر کی کہ ام کلثوم منکوحہ عمر و مادر زید خواہر جناب امام حسین علیہ السلام کی نہتی کسواسطی کہ اگر
زید ابن عمر خواہرزادہ جناب امام حسین کا ہوتا تو جسطرح اولاد حضرت زینب کی ہمراہ اپنی مان کی کربلا مین گئی کا
سعادت جناب امام حسین علیہ السلام مین تہی اور شہید ہوئی زید بہی لامحالہ ہمراہ اپنی مادر کی کربلا مین ہوتا اور
لا اقل ہنگام تشریف لیجانی اوس امام مظلوم کی بسمت کربلا جسطرح عبد اللہ بن عمر اور محمد حنفیہ اور عبد اللہ بن
عباس وغیرہم اوس امام عالیمقام سی رخصت ہوئی اور موافق اپنی افہام کی مانع قصد کربلا ہوئی زید ابن عمر
بہی کہ موافق قول سنیون کی بہ نسبت عبد اللہ بن عمر کی امام حسین علیہ السلام سی قرابت قریبہ اور خصوصیت رکہتا تہا
ضرور رخصت کی لئی حاضر حضور امام علیہ السلام ہوتا اور اگر بیٹا ام کلثوم خواہر امام حسین کا ہوتا تو بالیقین اپنی
مادر کی پاس رخصت کرنی اور ہونی کو آتا حالانکہ کسی روایت سنی و شیعہ مین نہین پایا جاتا کہ زید ابن عمر رخصت
کیوقت حاضر ہوا یا کربلا مین ساتھہ اپنی مادر حضرت ام کلثوم کی تہا وراے اس کتب سیر و تواریخ سی یہہ بہی نہین معلوم
(۱۹) ۱م ہوتا کہ زید ابن عمر بعد معاودت حضرت ام کلثوم کی کربلا سی اونکی پاس تعزیت و غمگساری کے لئی آیا تو لا
براہین قاطعہ کالنور علی شاہق الطور روشن ہوا کہ ام کلثوم منکوحہ عمر اور زید ابن عمر اقربای قریبہ امام حسینؑ
سی اور آل ابیطالب سے ہرگز نہتی اور پلید دہلوی عزیز الاغبیا نی اپنی تحفہ مسروقہ مین جو واسطی اثبات تزویج
عمر کی ساتھہ حضرت ام کلثوم بنت جناب امیرؑ کی روایت بی سر و پا اول فرج غصب منا جناب صادقؑ کی طرف ایک قسم
نسبت کی ہی اور بمقتضای مثل مشہور دروغگورا حافظہ نباشد کی دوسری جگہہ بغیر تصریح و تعین اسم مبارک
جناب صادق علیہ السلام کی لکہا ہی کہ شیعہ بحضرت نسبت میکنند کہ میفرمودند اول فرج غصب منا قطع نظر اس
تہافت کی فرض کیا ہمنی کہ روایت مذکور مروی ہے لاکن اس روایت سی تزویج حضرت ام کلثوم بنت جناب
امیر و جناب سیدہ علیہما السلام پر استدلال کرنا بیہودہ ہوای طلبہ استدلال اپنی حماقت و بلادت پر کرتا ہے
کیا پلید دہلوی اس امر سی جاہل ہے یا تجاہل کرتا ہی کہ روایت مذکور مین لفظ یہہ اول فرج غصب منا وارد ہے
نہ لفظ اول فرجنا غصب منا اگر روایت مذکورہ مین لفظ فرجنا باضافت فرج کی طرف ضمیر متکلم کی وارد ہوتا
تو اوسوقت مین روایت مذکور بادی النظر مین اگرچہ موہم مطلب عزیز الاغبیا کے ہوسکتی مگر جب ہم کو سنئے
مسائل خیبر اور سعد و قمین بہی بنظر تامل روایات متکاثرہ سینہ کو جنمین تصریح شیخوخت ناکح پیر نابالغ اور صغر

سن منکوحہ کی نسبت وہ بہی دیکھتا تو وہ وہم اوسکا دفع ہوجاتا اور سمجھ لیتا کہ چونکہ یہ بشرعا و عرفا کا لجزو
ہوتا ہی بنظر اس جزئیت کی لفظ فرجنا کا وارد ہوا ہے اور روایت مذکور ہین کہ لفظ غصب کا واقع ہی اوس
سی مراد تزویج اضطراری ہی نہ غصب حقیقی اور عزیز الانبیا نی اوسی تحفہ مسروقہ مین جو واسطی تائید روایت
ہو اول فرج غصبنا کی لکہا ہی معہذا اکذب این روایت دروغ، روایات صحیحہ در کتب امامیہ موجود است سئل
الامام محمد بن علی الباقر عن تزوجہا فقال لولا انہ رآہ اہلا لہا ما کان یزوجہا
وکانت اشرف نساء العالمین جدہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخوہا الحسن والحسین
سیدا شباب اہل الجنۃ وابوہا علی ذو الشرف والمنقبۃ فی الاسلام وامہا فاطمۃ
بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وجدتہا خدیجہ بنت خویلد انتہی غلط بحت بلکہ ہذیان محض ہے
کسواسطی اولا اوس مصداق من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا
نی عوام کی دہوکا دینی کو لفظ روایات صحیحہ صیغہ جمع کا لکہا اور تفصیل مین اوس اجمال کے ایک روایت بی سر و پا لکہی
نہ کتاب کا نام لکہا نہ راویون کی اسما کیا عزیز الانبیا یہ نہین جانتا کہ بموجب داب مناظرہ کی مقام استدلال
و احتجاج مین روایات مقبولہ خصم و معتمد علیہا خصم کے لکہنا چاہیی اوسکو لازم تہا کہ موافق اپنی ادعا کی روایات
صحیحہ متعددہ لکہتا اور نام کتاب کا اور روات کا بہی لکہتا اور اثبات صحت روایات و تعدیل رواۃ اپنے
کتب امامیہ سی کرتا وانی لہ ذلک بالجملہ قول مثل بول عزیز الانبیا کا ضرطات بعیری سی کم نہین اور ثانیا
فاہر از روایت مذکور کہ اوہن نسج عنکبوت سی ہے بافتہ و ساختہ اوسی عبادت پناہ کی معلوم ہوتے
ہی کہ سراسر غلط اور خلاف محاورہ ہے کلام امام محمد باقر علیہ السلام کا کہ وہ عالیجناب اہل لسان اور افصح الفصحا
اور ابلغ البلغا تہی کیونکر ہوسکتا ہے فقرہ اولی اوسکا لولا انہ رآہ اہلا لہا مشتمل ہے اضمار قبل الذکر
بلکہ اضمار بلا ذکر مراجع پر کہ موافق قواعد نحو کی جایز نہین ہے اور بہی مشتمل ہے انتشار ضمائر پر کہ مخل فصاحت
ہی کسواسطی کہ موافق زعم باطل عزیز الانبیا کی انہ کی ضمیر بارز متصل راجع ہے جناب امیر علیہ السلام کے
طرف اور رآہ کی ضمیر بارز متصل راجع ہی عمر کیطرف اور اہلا لہا کی ضمیر راجع ہی جناب ام کلثوم کے
طرف وراے اون لفظ اہلا لہا کا کہ از روی لغت و محاورہ کی معنی مستوجبا لہا کی ہے اسجگہ مہمل ہے
معنی ہی عمر کا مستوجب ہونا جناب ام کلثوم کی نہی یعنی جو اگر اہلا للتزویج ہوتا اور ثالثا روایت مذکور مین توضیح معنای
ذکر مہر کا مطلقا نہین اگر لفظ عن تزویجہا بالمہر ہوتا تو موافق مطلب عزیز الانبیا کے ہوتا واذ لیس فلیس

بالجملہ مدعای افترا ہی عزیز الاعجبیا اور سب سنیونکا کہ تزویج عمرؓ ساتھہ ام کلثوم بنت جناب امیرؑ
کی حاشا وکلا ثابت نہین ہوتا نہ روایات سنیہ سی نہ روایات شیعہ سی بلکہ روایات متواترہ متکاثرہ اونکی جو
مین نی اوپر ذکر کی ہین سنیونکو جہوٹا کر رہی ہین جس کسی کا جی چاہی تصحیح النقل اور تطابق النقل بالاصل کرے
۵ خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان ٭ تا سیہ روی شود ہر کہ در و غش باشد هذا ولا تکن من
الجاهلين ولعل هذا الجواب من خواص هذه العجالة وهو مما الهمني ربي وذلك فضل الله
يوتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم اور مجیب عظریف نی جو تعریض ازردگی جناب سیدہ علیہا السلام
جناب امیر علیہ السلام سی کی ہی بی اصل محض و دروغ بی فروغ اور مفتریات خوارج سی ہی کتب امامیہ میں
اسکا ذکر پایا نہین جاتا اور اگر بالفرض ایسا اتفاق ہوا بھی ہو تو مجیب عظریف کو تعرض و تعریض اسکی بیجا ہے
کسو سطی کہ اوسکی عایشہ تو پیغمبر خدا کو اکثر رنج دیا کی تہی کما مر تبذ منہا پھر جب رنج دینا پیغمبرؐ کا باوصف
ارشاد من اذانی فقد اذی اللہ کی تیری نزدیک موجب کسر شان عایشہ کا نہو تو آزردگی باہم اوس جلیل
اگر مسلم رکہی جاوی کس سبب سی باعث تیری تعریض کے ہو سکتی ہے حقیقت حال یہہ ہی کہ مجیب عظریف سنت
خوارج پر چلتا ہی کہ ایسی تعریضین کرتا ہی اور انکار ان مکلوہوں کی جناب امیر علیہ السلام کا اور ہمکیسی اہلبیت پیغمبرؐ کا
بطور تعریض کے جہل یا تجاہل مجیب عظریف کا ہی کتب معتمدہ سنیونکی ظلم ظالمون اور غاصبون اور مظلومیت
جناب امیر و اہلبیت علیہم السلام سی مملو ہین ابوبکر جوہری کہ ثبت اوسکی دلیل اوسکی تسنن کی ہے اور وہ محدث
جلیل القدر سنیونکا ہی اوسنی کتاب سقیفہ مین لکہا ہی کہ جناب امیر علیہ السلام کو بیعت کی لئی طلب گہر سی باہر نکالا
یعنی چادر گلی مین ڈالکر اور رسن لگوا اور چادر لگوا یا نت مین دو لو برا برہین اور سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد
مین لکہتا ہی اما ما وقع بين الصحابة من المحاربات والمشاجرات على الوجه المسطور في كتب التواريخ
والمذكور على السنة الثقات يدل بظاهره على ان بعضهم قد حاد عن طريق الحق و
بلغ حد الظلم والفسق وكان الباعث له الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملك
والرياسة والميل الى اللذات والشهوات الى ان قال واما ما جرى بعدهم من الظلم على
اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم فمن الظهور بحيث لا مجال للاخفاء ومن الشناعة
بحيث لا اشتباه على الاراء ويكاد يشهد به الجماد والعجماء ويبكي له الارض والسماء وتنهد
منه الجبال وينشق الصخور ويبقى سوء عمله على كر الشهور ومر الدهور فلعنة الله على من

ماشرا و رضی و سعی لعدات کا آخرۃ اشد و ابقی بالجملہ مجیب غطریف کتاب سقیفہ ابوبکر جوہری
اور کتاب استیعاب و ملل و نحل و تاریخ اعثم کوفی وغیرہ کی سیر کری اور ظلم اہل ظلم اور بیکسی اہلبیت پیغمبر کی دیکھکر
ظالمون پر نفرین کری اور فرمانا پیغمبر خدا کا جناب سیدہ علیہا السلام اور جناب امیرؑ کو کہ بدرت فدای تو باد
و برادر عمت قربان تو باد عقلاً و نقلاً مستبعد نہین یہہ سب تعریفات مجیب غطریف کی بیجا ہین **قال**
المجیب الغطریف خدا جانتا ہی کہ بعض شیعہ مذہب جو انصاف سی کچھہ بہرہ رکھتی ہین حقیقت نقصان کی سنکر
ہاتھہ ملتی ہین کہ احد الثقلین یعنی عترت نبی انمین اکثر تو انتقال فرما گئی اور ایک آدہ جو زندہ ہین وہ غیبت کے
سبب ہاتھہ نہین آتی ہرچند عریضی لکھتی ہین پر جواب کا پتا نہین لگتا آنسو پونچھنی کو یہہ قرآن کہ احدہما اعظم من
الآخر اسکی شان ہے باقی رہگیا تھا اب اسکو بھی جناب قبلہ و کعبہ نی ناقص ٹھہرایا شعلہ کینہ دشمنان محمدی کو بہڑکایا
بڑی سند اونکی ہاتھہ لگی چشم خوابیدہ فتنہ کی جگا **اقول** بفضل العلی اللطیف زبان و چشم انصاف
مجیب غطریف اور اوس شیعہ جعلی و فرضی کے جو مجیب غطریف کا سنوی ہی حق کی دیکھنی اور کہنی سے
بند ہی ورنہ ایسا نہ کہتی کسواسطی کہ یہہ امر اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے کہ عایشہ اور ابن عمر افقہ و ادرع
اصحاب و مقتدایان سنیون نی قرآنکو ناقص ٹہراکر شعلہ کینہ دشمنان محمدی کو ہندا سی بہڑکایا ہی اور چشم خوابیدہ
فتنہ کو جگایا ہے کما مر من کتب السنیۃ نہ جناب قبلہ و کعبہ نی رہا سہا اب سنئی اور مجیب غطریف نی بلاوجہ
ایسا ملحق کو چہیڑا کہ اونکو چارہ بجز اسکی نہوا کہ اقوال اور اعتقادات خلیفہ زادی اور خلیفہ زادہ سنیونکی اور
مضامین کتب معتمدہ سنیونکی جو ملحق کے خوف سی صندوق توریہ مین چھپی تہی ظاہر و بیان کرین اور اونکی دیکھنی
اور ابن سنیونکو جو خوف تھا کہ کوئی ایرانی اگر اونکو دیکھہ پاوی کا تو وہ چار اعتراضین جڑ دی کا بہیر پچھتانا ہوگا
اوس سے مشکل بڑی کا وہی ظہور مین آیا بالجملہ مجیب غطریف طرفہ ماجرا ہی کہ گناہ اپنی خلیفہ زادی اور خلیفہ زادہ
کا ملحق کے سر پر سہو تیا ہی اس دریدہ چشمی کا کیا علاج ہے چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد
اور شیعہ جعلی و فرضی مجیب غطریف کا ظاہرا وجود نہین رکھتا یہہ انشا پردازی مجیب غطریف کی ہے معلوم ہوا
اور اگر شیعہ فرضی کا حقیقت مین وجود ہی تو وہ بھی عجب سادہ لوح ہی کہ مجیب کا دہوکا کھا کر بلا تحقیق کہنی لگا
کہ جناب قبلہ و کعبہ نی ناقص ٹہرایا حالانکہ جناب قبلہ و کعبہ نی ناقص نہین ٹہرایا ہی اسقدر فرمایا ہی کہ روایات
و احادیث سنی و شیعہ سی نقصان فی الجملہ ثابت ہوتا ہی اور مجیب غطریف نی بزبان شیعہ جعلی ذکر غیبت کا
جو تعریضاً کیا خوارق عادات اپنی اسلاف کے یاد ہی کی کہ اوسکی اسلاف اخلاف نی بر غرور رحلت پیغمبر خدا کے

خاندان

خاندان نبوت اور عترت طاہرہ سید المرسلین پر [illegible]

مالک دنیا و دین مثل اجاد الناس ورعایا کی ہوگئی اور شہادت جناب امام حسین علیہ السلام سید شباب اہل جنت

اور یہی غیبت جناب صاحب الامر علیہ السلام کی اوسی ظلم وستم کا ایک ثمر ہی اور چونکہ نواب جناب صاحب الامر

علیہ السلام کی علمای امت مصداق علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل موجود ہین آسنو چہنچی کو شیعیان حقیقی

کی کافی ہین اور بسبب استطرادی ہونی مقام کی جواب تعریض غیبت مین ادلہ تفصیلیہ غیبت کی تحریر سی حقیر نی

اسجگہہ اعتراض کیا کتب فن مین شرح وبسط اوسکی موجود ہی مگر بموادی ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ

کی مجملاً اسیقدر لکہتا ہون کہ علما کی سینان قدیماً و حدیثاً اپنی فکر کوتاہ اندیش سی غیبت صاحب الامر علیہ السلام

مین دو استبعاد سست بنیاد نکالتی ہین ایک استبعاد طول عمر کا دوسرا استبعاد افادہ واستفادہ کا امام

غائب سی کہتی ہین کہ جب امام غائب ہوا تو خلق کو اوس امام غائب سی کیا فایدہ متصور ہی سو استبعاد طول

آنحضرت کا تو اسطرح پر مدفوع و مردود ہی کہ بقا اور حیات امر ممکن ہے کچہہ ممتنع نہین ہے ابن طلحہ شافعی

اور صاحب فصول مہمہ مالکی کہ اکابر علمای سنیون سی ہین کہتی ہین کہ استبعاد طول عمر کا نامعقول ہے کسواسطے

کہ امر ممکن بلکہ واقع ہی مقبولین سی مثل خضر وعیسی والیاس وادریس علیہم السلام کی اور مردودین سی مثل (۲۴۳

ابلیس ودجال کے کہ انکا وجود وبقا کتاب وسنت سی ثابت ہوا ایس اگر خدا تعالی نی حضرت مہدی کو بہی

طول عمر عنایت کیا تو کیا مقام استبعاد کا ہی اور ملا عبد الرحمن جامی نے بہی کتاب شواہد النبوۃ مین وجود

باجود جناب صاحب الامر علیہ السلام اور آپ کی بقا کا اقرار کیا کا ہی اور ملا سعد الدین تفتازانی شرح عقاید مین

کہتا ہی کہ بنا بر خبر مشہور من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ کی نسبت مذہب

امامیہ کا مشکل معلوم ہوتا ہی

ان اقوال سے بہی طول عمر جناب صاحب الامر علیہ السلام کا منقح بلکہ ثابت

ہوتا ہی پہر استبعاد کہان رہا اور دوسرا استبعاد سنیونکا کہ افادہ واستفادہ خلق کو امام غائب سی مستبعد

بلکہ ممنوع ہی بہی مدفوع ومردود ہی اسطرح پر کہ افادہ خلق اوس جناب سے کچہہ حضور اور ملاقات پر منحصر نہین اور افادہ

واستفادہ کی بہت قسمین اور بہت صورتین ہین بعض اقسام وصور افادہ واستفادہ کی غیبت مین بہی باتم

واکمل وجوہ وطرق حاصل ہین چنانچہ اکمل افراد افادہ واستفادہ وجود باجود آنجناب علیہ السلام سی وجود

وبقای عالم ہی جیسی کہ آفتاب تہ ابر روز ابر باعث بقای روز ہی ویسی ہی بقای آنحضرت علیہ السلام

اگرچہ عجیب ہی مین ہی باعث بقای عالم ہی بلکہ یہہ مضمون بعض احادیث سنیہ مین بہی وارد ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ وجود بقای ذریت معترت کا زمین پر امان ہی اہل زمین کیواسطی اور باعث بقائے
دنیا ہی بالجملہ مجیب غطریف خود غلط املا غلط انشا غلط ہی اور جملہ تعریضات اوسکی بیجا ہین **قال المجیب الغطریف**
شان خدا ہی کہ جنکی تقرب اور تالیف کی لیی علمازمان والائی خاک چہانی اون لوگون نے ہی ایک نماسنے **۵**
تحسین ہی نکی شیرین نے اس تیشہ نے پر * تہہ پر ٹین فرہاد تیری کو ہکنی پر **اقول بفضل العلی اللطیف**
مجیب غطریف سی جواب اصل مطلب کا سرانجام نہین ہوسکتا کہ اوسکی پہر محرق القران نے قران منزل من اللہ
ومقبول خدا اور رسول خدا وجبرئیل امین وحی تنزیل کیون جلا دئی جنکو رسولخدا نے نہین جلایا تہا اور اونکی جلانے کا
حکم بہی خدا اور رسول نے نہین دیا تہا اور مقبول عائشہ فقیہہ صحابہ اور ابن عمر اور عام اصحاب کی جو نقصان بہی قرآن مین
کیا کیون کیا اور جواب جمع کیا تہا اوسمین لحن و غلطی جو نعوذ باللہ منہ خدا اور رسول و حامل التنزیل سی موجب
اوسکی عقیدہ کی ہوتی تہی بحال رہنی دی جواب ان امور کا کسطرح سرانجام نہین ہوسکتا کلام فضول خارج از
مطلب مذاق بازاریون پر زبان قلم پر لاتا ہی اور ہر جواب اصل مطالب مذکورہ کی جو اوسنی لکہی ہین اصل اصول
ان جوابونکی معنی ادعا و تحکم وانکار بہت و معدلہ مارنی پر ہی خاپچہ حقیر نے ہر جگہہ اوسکی تصریح کردی ہی اب مدعا مطلب
کہ جواب اسکلام مجیب غطریف کا اگرچہ خارج از مطلب ہی یہہ ہی کہ تقرب اور تالیف حکام کی لیی خاک چہاننا
اور سر پٹکنا خاصہ طبیعی علمای سنیونکا ہی صدر رسالہ مین خاک چہانی حال کے علمای سنیونکا تقرب حکام کے لیے
مذکور ہوچکا ہی کہ علمای سنیون نے تقرب حکام کی لیی فتوی قتل مولوی مہر علی کے لکہ کر اوس بیچارہ کو قتل کروا دیا
اور علمای سلف سنیونکا حال اب سناتا ہون کہ وہ لوگ تقرب حکام جور کی لیی فتوی اونکی خواہش کے
موافق خلاف حکم خدا اور رسول کے دیتی رہی کتاب حبیب السیر مین بیانات حال ہارون رشید مین مذکور ہے
کہ ایک رات مین ابو یوسف قاضی شاگرد ابو حنیفہ کو دولت ہارون نے پچاس ہزار دینار ملی حال اسکا یہہ
ہی کہ ابراہیم برادر ہارون کی ایک کنیز جمیلہ تہی ہارون تیس ہزار درہم اوسکی عوض مین ابراہیم کو دیتا تہا ابراہیم
نے قسم کہائی کہ لونڈی کو نہ بیچونگا نہ ہارون کو بخشونگا بعدہ پشیمان ہوا اور ہارون نے ڈر کر ابو یوسف سی حیلہ
پوچہا ابو یوسف نے کہا آدہی لونڈی ہارون کی ہاتہہ بیع کر اور آدہی اوسکو بخش دی ابراہیم نے ایسا ہی کیا ہارون
نے پچاس ہزار درہم اوسکی جلدو مین ابراہیم کو دئی ابراہیم نے تیس ہزار دینار ابو یوسف کو شکرانہ تعلیم
حیلہ مین دئی ہارون نے چاہا کہ اوسی شبکو بغیر استبراکی اوس لونڈی سی وطی کری ابو یوسف سی حیلہ چاہا ابو یوسف نے

کہا کہ اوس لونڈی کا نکاح اپنی کسی غلام سی کردو اور قبل دخول کے اوس سی طلاق دلوالو اسصورت مین
احتیاج استبرا کی نہوگی ہارون نی ایک غلام کی ساتھہ اوسکا نکاح کر کی طلاق چاہی غلام طلاق نہین دیتا تہا
ہارون دس ہزار درہم بہی غلام کو دیتا تہا مگر اوسنی طلاق ندی ابو یوسف نی ہارون سی کہا غلام کو
لونڈی کو ہبہ کردو جب لونڈی اوسکی مالک ہوجاویگی نکاح فسخ ہوجایگا ہارون نی ایسا ہی کیا اور شکرانہ
مین اس حیلہ کی دس ہزار درہم ابو یوسف کو دئی اور اوس لونڈی کو اپنی تصرف مین لاکر دس ہزار دینار اوسکو
دئی لونڈی نے اس شکرانہ مین کہ اوسکو خلیفہ تک پہونچایا وہ دس ہزار دینار ابو یوسف کو دی دئیے
انتہی عجیب غطریف اس خاک چاہئی اور بیرحئی اپنی امام و قاضی کے دیکہی اور شرمائی اور یہی جلال الدین
سیوطی نی تاریخ الخلفا مین لکہا ہی کہ ابن المبارک نی کہا کہ جب ہارون رشید بادشاہ ہوا اوسکو ایک لونڈی
خوبرو اپنی باپ مہدی عباسی کی پسند آئی اوس سی مباشرت چاہی لونڈی نی انکار کیا اور کہا کہ مین تمپر حلال نہین
ہون تمہاری باپ کے ہم بستر ہون ہارون نی ابو یوسف کو کہ شاگرد رشید ابو حنیفہ کا اور مفتی غیر رشید خلیفہ کا تہا
بلوا کر حیلہ پوچہا ابو یوسف نی کہا ای امیر المومنین اوس لونڈی کی بات کا کیا اعتبار ہی وہ امانت دیانت نہین
رکہتی اوسکی قول کو مانو نکرو اوسکی ساتھہ جو کچہ چاہتی ہو کرو ابن المبارک نی بعد روایت اس حکایت کی کہا (۱۲۵)
کہ اس ماجرا مین کسکی حال سی مین تعجب کرون آیا حال ہارون رشید سی کہ باوجود سفاکی و بیباکی و خونریزی
مسلمانون اور غارتگری اموال مومنون کی ایسمقدمہ مین حیلہ شرعی اور فتوی چاہتا اور بدون فتوی دینی مفتی
کی قصد ہتک حرمت اپنی باپ کا نکیا یا تعجب کرون اوس لونڈی کی حالسی کہ طمع زخارف دنیا کی
اور صحبت خلیفہ وقت سی بخوف خدا انکار کیا یا تعجب کرون حال اوس فقیہ روی زمین اور قاضی زمانہ سی
کہ خوشامد اور رضامندی خلیفہ کی لئی فتوی حلال ہونی مدخولہ پدر کا دیا سبحان اللہ ابو یوسف تو امین مسند
ہوئی اور وہ لونڈی بی دیانت اور یہی سیوطی مذکور نی عبد اللہ بن یوسف سی روایت کی ہی کہ ہارون رشید
نی ایکدن قاضی ابو یوسف سی کہا کہ مین نی ایک لونڈی خرید کی ہی چاہتا ہون کہ اوس سی اسی وقت مباشرت
کرون اور انتظار استبرا کی مدت کا کہ شرع مین لونڈیون نو خرید کی لئی مقرر ہی نکرون ابو یوسف نی کہا حیلہ
اسکا یہ ہی کہ اوس لونڈی کو اپنی کسی اولاد کو ہبہ کردو اور پہر اوس سی نکاح کرلو کہ احتیاج استبرا کی نکاح
مین نہین ہی اور یہی سیوطی مذکور نی اسحاق بن راہویہ سی روایت کی ہی کہ ایک شب ہارون رشید نے
ابو یوسف کو [illegible] ایک فتوی [illegible] ابو یوسف نی موافق مرضی ہارون [illegible] فتوی [illegible]

ابو یوسف کو دو ابو یوسف نے کہا اسیوقت انعام مجکو ملے بعض حضار نے عرض کی کہ داروغہ خزانہ کا لیے

گہر مین ہی اور دروازون پر قفل ہین اسوقت جلدی انعام کی دینی مین نہین ہو سکتی ابو یوسف نے کہا جب مجکو

بلایا تہا تب بہی تو دروازی بند تہی اور میری آنی کی لیے کہل گئی انعام کی واسطی کیون نہین کہل سکتی جلد مجکو

دو اور زمخشری نی ربیع الابرار مین لکہا ہی کہ ابو یوسف ہارونکی دروازی پر پڑا رہا اور اوسکی پاس نہ پہونچ سکا

تا اینکہ ایکواقعہ واقع ہوا کہ ہارون رشید ایک لونڈی زبیدہ خاتون کو چاہتا تہا اور زبیدہ نی قسم کہائی تہی

کہ لونڈی کو ہارون رشید کی ہاتہہ نہ بیچون گی اور نہ ہبہ کرونگی فقہا اسکی چارہ مین متحیر تہی تب ابو یوسف پہونچی اور ہارون

رشید سی کہا اسکا فتوی مین آپکی سامنی تنہائی مین دون یا مجمع فقہا مین پس فقہا جمع کئی گئی ابو یوسف نی اوس وقت

کہا چارہ اسکا یہہ ہی کہ زبیدہ خاتون آدہی لونڈی خلیفہ کو ہبہ کری اور آدہی لونڈی خلیفہ کی ہاتہہ بیچی فقہا نی اوسکی

تصدیق کی ہارون رشید مسرور ہوا اور ابو یوسف کا مرتبہ اوسکی نزدیک بلند ہوا اور

ولی اللہ باپ صاحب تحفہ مسروقہ کا اوسنی اپنی رسالہ انصاف

مین لکہا ہی کہ ہارون رشید نی حجامت کی تہی امام نماز جماعت ہوا اور ابو یوسف نی اوسکا مقتدی ہوکر اوسکی

پیچہی نماز پڑہی اور پہر اوسی نی اوسی رسالہ انصاف مین لکہا ہی کہ ابو یوسف اور محمد صاحبین امام اعظم نی عیدین (١٢٦

کی نماز عیدین ہارونکی خوشامد کی لیے تکبیر ابن عباس کی پڑہی تہی کہ ہارونکو اپنی دادا کی تکبیر مرغوب تہی ما لمحلہ مجیب

عظر یف خاک چھانتا ہی اماموں کا تقرب اور تالیف حکام کی لیے دیکہہ کر فرماتی **قال المجیب العظریف**

کہیں بصحت ثابت نہیں ہوتا کہ جناب امیر المومنین یا بقیہ ائمہ طاہرین نی اس قرانکو ناقص بتایا ہو یا اپنی اولاد

امجاد کو نہ پڑہایا ہو سبب اسی کو لکہتی پر ہستی آتی اور سر آنکہہ پر رکہتی اہی **اقول** بعفضل العلی القوی

اللطیف جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی کہین نہین فرمایا کہ جناب امیر المومنین یا بقیہ ائمہ طاہرین علیہم السلام

اس قران کو ناقص بتاتا ہی یا اپنی اولاد امجاد کو نہین پڑہایا ہی نہین معلوم کہ مجیب عظریف کا اس کلام سی کیا مطلب

ہی کیونکہ ان حیلون و مغلطون مجیب عظریف سی طعن جلالی قرانوں منزلہ من اللہ کا عثمانسی دفع نہین ہوتا مجیب کو

دفع کرنا اس طعن کا لازم ہی نہ فضول باتین اور حیلہ سازی و مغلطہ بازی کرنا اور بد نسبت حقیر کی یہہ کلام مجیب کا استفہام

بصورت خبار ہی بصورت حقیر بخاطر مجیب عظریف کی لکہتا ہی فرض کیا ہمنی کہ جناب امیر علیہ السلام نی اگرچہ لسانا

اس قرانکو ناقص نہ بتایا ہو لاکن اسمین شک نہین کہ وہ باب مدینہ علم اس قرانکو لااقل بسبب سہو نی اسکی ترتیب

کی علی ترتیب النزول یا بسبب کسی دیگر وجوہ کی کامل بجانتی تہی باقی رہا پڑہنا و پڑہانا بقیہ ائمہ طاہرین

علیہم السلام

علیہم السلام اجمعین کا اپنی اولاد امجاد کو بہی قران **اولاً** ثبات طلب ہے مجیب کو ثبات اسکا لازم ہی **وثانیاً**
بر تقدیر ثبوت تعلیم وتعلم اس قران مروجکی یہہ کسطرح ثابت ہوگا کہ ایمہ طاہرین علیہم السلام اجمعین اپنی اولاد
امجاد کو تعلیم قران کامل جمع کئی ہوئی جناب امیر علیہ السلام کی کرتی تہی یہہ جو مجیب عطریف نی بطور حصر کے
کہا کہ سب اسی کو لکہنی پڑتی آئی نہ حصر عقلی ہی نہ حصر استقرائی اور **ثالثاً** سکو معلوم ہی کہ زمانہ ایمہ علیہم السلام
کا زمانہ تقیہ کا تہا اعادی اہلبیت وموالیان اصحاب ثلثہ سی اور برپا رکہنی والون مراسم ثلثہ سی اور چلنی والون سے
سنت ثلثہ پر وہ زمانہ مملو تہا ایسی وقت مین اگر پڑہنا پڑہانا ایمہ علیہم السلام کا قرانکو کہ اسمین ایسا نقصان کہ نافع
ومنافی عمل کا ہو نہین ہی براہ تقیہ مسلم رکہا جائی تو بہی مجیب عطریف کو کچہہ مفید وجواب طعن احراق قرانکا نہین
ہو سکتا **قال المجیب العطریف** اگر یہہ قران ناقص تہا تو جناب امیر نی قران کامل کیون نہ پہیلایا یہان بات بنا نی
گویا غیرت منانی ہے **اقول بفضل العلی القوی اللطیف** مجیب عطریف بیغیرتی سی ایک ہی مضمون کے
بار بار تکرار کرتا ہی جواب اسمضمونکا مکرر گذرا کہ جناب امیر علیہ السلام نی قران کامل پہیلانی کیواسطی اظہار اوسکی جمع کا
کا مجمع صحابہ مین کیا مگر عمر نی کہا ہمکو تمہاری قرانکی حاجت نہین تب لیانا اور ونکو لینی دیا جیسی کہ وی
(۱۲۷) بیدین نی رسول کریم مصداق وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ کو وصیت نامہ نہ لکہنی دیا
ویسی ہے قران کو بہی نہ پہیلانی دیا جناب امیر علیہ السلام کا کیا قصور ہی لعنہ بغض مجیب عطریف کی سراسر بیجا ہی
حقیر سفاہت مجیب عطریف پر متعجب ہے کہ یہہ سفیہ کیون بار بار ذکر نفاق عمر کا باعث ہوتا ہے +
قال المجیب العطریف فی الحقیقت اعتقاد نقصان قرانکا مثل اعتقاد اون لوگون کی ہی کہ خدا اور رسول سی
لاچار ہو کر بعضی قائل الوہیت حضرت امیر کی ہوئی اور بعضون نی ادعای نبوت آنحضرت کا کیا چنانچہ اسکا بیان
بجای خود مذکور ہے **اقول بفضل العلی القوی اللطیف** سابق مین کتب معتمدہ سنیہ سی مکرر ومتواتر مذکور
ہو چکا کہ عایشہ اور ابن عمر معتقد نقصان قرانکی ہین تو یہہ دونو صاحبزادی وصاحبزادہ سنیونکی موافق تحریر
مجیب عطریف کے مثل نصیری اور غرابی کی ہوئی قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ اور صحیحین سنیہ مین بہی بہت
احادیث مشعر نقصان اور تغیر وتبدیل الفاظ قرانکی موجود ہین کہ اوسی معلوم ہوتا ہی کہ اکثر اصحاب سنیونکے
نقصان قران کی معتقد ہین تو وہ بہی مانند مدعیان الوہیت ونبوت جناب امیر کی مطابق تحریر مجیب کے
ٹہری اور الحمد للہ کہ اہلحق امامیہ تو عتقاد الوہیت ونبوت جناب امیر علیہ السلام بلکہ سب اعتقادات فاسدہ سے
پاک ہین اسصورتمین ایسی تعریضات مجیب کے اونکی عایشہ اور ابن عمر اور دیگر اصحاب سنیہ کی طرف متوجہ ہونی

ہین اور مثل مشہور نامرد ہاتہی گہر کی فوج کو ماری رہست آئی ہی **قال** المجتہد العلام الغریف اور جو یہ نہی ہوتا جمع کیا ہو حضرت امیر کا یہی قران ہی تو یہہ سوال متی بعید تہا سو سطی کہ اگر یہہ وہی قران ہوتا تو محنت اور مشقت حضرت عثمان کی جمع کروانی قرا مین زید ابن ثابت وغیرہ سی اور احراق باقی مصاحف مین بالکل بربادہ ہو جاتی اسکو تم کیونکر گوارا کرسکتی ہو اور وہ قران جو حضرت امیر علیہ السلام نی موافق تنزیل کے جمع فرمایا تہا وہ اونہین حضرت کی پاس اور اونکی اولاد طیبین اور طاہرین کی پاس موجود اور مخزون رہا اور اب حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی پاس موجود ہی جسوقت کہ اونحضرت کا ظہور ہوگا تو وہ بہی ظاہر ہوگا فقط **قال** المجیب الغطریف اقول بفضل العزیز العلام یہہ سوال تو ظاہرًا بعید نہین معلوم ہوتا کیونکہ جب باعتراف ثقات ساری ایمہ ہدی اور اونکی اولاد امجاد اسی قران کو پڑہتی لکہتی اہی مگر بشہادت طبرسی اور شیخ طوسی حشویہ اور کذاب جب اس نقصان کی قائل ہوئی تو سائل کو شبہہ پیدا ہوا کہ یہہ وہی قران ہی جو حضرت امیر نی جمع کیا تہا یا اور ہی اگر وہی ہی تو ہو المراد اور نعم الوفاق اور اگر وہ نہین تو اپنی قران کو کیون چہپا رکہا اور سکو نہ پڑہا پڑہایا سبحان اللہ پڑہنی پڑہانی کو یہہ قران اور رکہنی چہپانی کو وہ قران حق یہہ ہی کہ جس قران کو حضرت عثمان نی جمع کیا اوسی کو جناب امیر نی قبول کیا اور فرمایا کہ اگر عثمان جمع نکرتا تو مین جمع کرتا جیسا اوپر گذرا اور اکی مقدمہ مین سب پر احسان جناب عثمان کا جو اس احسان کو نمانی احسان فراموش ہی اور بار بار ایما نسی سبکدوش اور یہہ بہی پہلی مذکور ہوا کہ جمع کرنا جناب امیر کا قرانکو ثابت نہین نہ سنی کی یہان نہ شیعہ کے یہان پس اونکی اولاد کی پاس خصوصًا صاحب الامر کی پاس کیونکر موجود ہی اوپر تو ملا صادق کہ بی شک ہم مذہب مین صادق ہی کاذب نہین کلینی کے شرح مین تصریح لکہ گیا کہ یظہر القران بهذا الترتیب عند ظہور الامام الثانی عشر ویشهر به یعنی یہی قران حضرت امام آخر الزمان کی وقت مین ظہور کریگی کا اور مروج اور مشہور رہیگا پس اس قول مین ملا صادق صادق ہی یا ملا زمان والا انصاف فرمائی کہین سی کہین بجائی **اقول** بفضل العلی اللطیف یہہ سوال جسکو مجیب غطریف نی بکمال جودت طبع کی کہا کہ یہہ سوال تو ظاہرا بعید نہین معلوم ہوتا ہر عاقل و جاہل کے نزدیک بلا شک بعید بلکہ ابعد ہے کسواسطی کہ ترتیب اس قران مروج کی بہ خلاف ترتیب قران جمع کئی ہوئی جناب امیر علیہ السلام کی اور مخالف تنزیل کے بتصریح اکابر علمای سنیونکی ہے اور حماد یہ علمای سنیان یہہ بہی تصریح کر چکی ہین کہ قران جناب امیر کا معمول ور مروج نہوا مقصود مین سائل اور مجیب غطریف کو شبہہ قران جناب امیر کا قران مروج پر ویسا ہی ہی جیسا اوس روز حدیبیہ عمر کو شبہہ نبوت میں

پر حق مین ہوا تہا معجزات اور خوارق عادات پیغمبر خدا کی دیکہتا تہا اور اوس امام المرتدین اور قدوۃ المرتابین کا
شبہ پڑہتا ہی جاتا تہا ویسا ہی سائل ومجیب اپنی کتب معتمدہ مین دیکہتی جاتی ہین کہ قران جناب امیر کا ترتیب
تنزیل ہے اور مروج منوفی پایا ہیر اوسکا شبہ اس قران مروج پر کرتی ہین ۵ مردم اند حسرت فہم درست *
اور مجیب عظریف نی یہہ جو کہا کہ باعتراف ثقات سارے ائمہ ہدی وراونکی اولاد امجاد اسی قران کو پڑہتی لکہتی آئے
اولاً یہہ حصر صریح غیر صحیح اور اثبات طلب ہے اور ثانیاً نہین معلوم کہ کس ثقہ نی یہہ اعتراف کیا اور کس
جگہ کیا اور اگر بالفرض پڑہنا لکہنا ائمہ ہدی علیہم السلام کا اس قرانکو ثابت بہی ہو تب بہی محمول علی التقیہ ہوگا اور اس
پڑہنی لکہنی سے نفی پڑہنی لکہنی قران جمع کئی ہوئی جناب امیر علیہ السلام کی لازم نہین آتی اور ثابت نہین ہوتے
اور جناب امیر علیہ السلام نی قران کامل کو نہین چہپایا بمجمع اصحاب مین لاکی ظاہر کیا عمر نی اوسکو رد کیا ملیا اور چہپوایا
کہ اوسکو جب کوئی نہ لی تو جناب امیر کا کیا قصور اور چہپانی کی نسبت آنحضرت کی طرف صورت مذکورہ مین کسی
طرح کوئی عاقل نہین کرسکتا اور جہالت وسوفسطائیت کا کیا علاج اور قبول کرنا جناب امیر کا قران مروج کو
دروغ بیفروغ ہی مجیب عظریف کو اثبات اسکا کتب امامیہ سی حسب داب مناظرہ لازم ہی وانی لہ ذلک اور غایۃ
وابن عمر المنۃ لقبول مجیب عظریف کی احسان فراموشی اور مار آستینی سے بدتر وحشی ہین جو عثمانکو جمع اور ترتیب
قران مین خائن کہتی ہین اور احسان اوسکا نہین مانتی اور انکار جمع کرلینی جناب امیر کا قرانکو انکار آفتاب نیمروز ہے
کتب معتمدہ سنیون مین جمع کرنا آنحضرت کا قرانکو بسند و مذکور ہی کتاب استیعاب مین ہی کہ کہا ابن سیرین نے
مجکو پہونچا ہی کہ جناب امیر نی قرانکو موافق تنزیل کے لکہا ہے اور اگر وہ ہاتہہ آتا تو تحقیق اوس سے علم کثیر حاصل ہوتا
اور فتح الباری مین ہے کہ مروی ہی جناب امیر سی کہ اونہون نی قرانکو جمع کیا ہی ترتیب نزول پر اسی طرح کہ اوسسے
ناسخ و منسوخ معلوم ہوتا ہی اور اگر وہ قران معمول ہوتا تو اوس سی تحقیق بہت علم ہوتا اور اتقان مین بہی یہہ روایت
موجود ہی اور بہی اتقان مین ہی کہ مصحف جناب امیر علیہ السلام مین پہلی سورہ اقرا ہی پہر مدثر پہر نون پہر مزمل پہر
تکویر پہر اور ایسی آخر تک پہلی مکی اور بعد اوسکی مدنی اور مجیب عظریف باوصف ادعای علم کی معنی عبارت ملا صادق
کی نہین سمجہا اور بغیر سمجہی اوس سی استناد و استشہاد کیا مجیب کیا یہہ نہین دیکہتا کہ عبارت مذکور مین لفظ یظہر و یشتہر
کا موجود ہی کہ گویا نص ہے حال قران غائب مین کما فصل سابقاً اور تفصیل ان سب امور کی جو یہان مجمل لکہی گئے
سابق مین مکرر گذری ہے فانظر ثمہ چونکہ مجیب تکرار بی سود کرتا ہی ہمکو بہی نا چاری تکرار جواب کی کرنی پڑی ہے
غالباً مجیب کو شعر مشہور یاد نہین ہے ۵ مکرر گرچہ سحر آمیز باشد * طبیعت را ملال انگیز باشد قال المجتہد العلام العریف

اب حضرات سینہ کو بیان اپنے اعتقاد کا اور جواب ہماری سوالون کا ضرور اور متحتم ہی واللہ یھدی من یشاء
الی صراطٍ مستقیم **قال المجیب العطریف** اقول بفضل العزیز العلام تمام اہلسنت کی اعتقاد مین یہی قران جو اسے
سطرح کا ہمین شبہ نہین ذٰلِکَ الکتابُ لاریبَ فیہ جسقدر حضرت خاتم النبیین سید المرسلین پر نازل ہوا بے
کم و کاست موجود ہے **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف یہہ قول مجیب غطریف کا نص ہی اس امر پر کہ عائشہ
اور ابن عمر سنی نہین ہین کیونکہ ظاہر کہ ان دونون کی اعتقاد مین یہہ قران بے کم و کاست نہین ہی کما مر من کتب السنیہ اہلسنت ع
اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ اعتقاد تمام اہلسنت کا مخالف اعتقاد ان صاحبزادی اور صاحبزادہ کی ہے پس ضرور نہین کہ
اعتقاد مجیب غطریف اور تمام اہلسنت کا مخالف اعتقاد صاحبزادی صاحبزادہ کی ہوا تو یہہ مخالفین صاحبزادی و صاحبزادہ
اہلسنت نہوئی بلکہ اہل بدعت ٹہری اور مورد کل بدعۃ سبیلہا الی النار کی ہوئے **قال المجیب العطریف** کیا
محال کہ کوئی ایک حرف بڑہا سکی قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون
بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا **اقول** قول بفضل العلی القوی اللطیف ولا
یہان انطباق دلیل کا ظاہر ادعوی پر نہین ہی مجیب غطریف کا دعوی تو یہہ ہی کہ کوئی اس قران مین ایک حرف
بڑہا نہین سکتا اور آیہ جو بطریق دلیل کے لایا اوسکا مضمون ہدایت مشحون یہہ ہی کہ کوئی مثل اس قران کی فصاحت (۱۳۲)
و بلاغت و خوش اسلوبی مین لا نہین سکتا بڑہانا حرف کا کچہہ اور ہی اور مثل قران کی نہ لاسکنا امر دیگر ہے
اور **ثانیاً** صحاح ستہ سنیہ مین جنکی شان مین بتصریح فاضل الخ وہان اتفاق علما کا ہے اس امر پر کہ اگر کوئی قسم کہا ئے
اسطرح پر کہ سب احادیث صحاح ستہ کی قول یا فعل رسولخدا کی اور تقریر اوس جناب سی ہین اور جو سب ایسے
نہون تو جورو اوسکی مطلقہ ہے تو طلاق واقع نہوگی اونہین صحاح مین احادیث کثیرہ موجود ہین کہ صریح ہین
اسباب مین یاروں نی قران مین کچہہ بڑہا یا ہی مثلاً صحیح بخاری مین کہ مقدم سب کتابون پر اور تالی کتاب باری ہے
باعتقاد سنیون کی ہے باب مناقب عمار و حذیفہ مین ابراہیم نی علقمہ سی جو راوی ہے لانی روایت کی ہی اوس سے
ثابت ہوتا ہی کہ سورہ واللیل مین لفظ وما خلق کا بڑہایا گیا ہی علقمہ نی کہا کہ ابوالدرداء نی مجہسی کہا کہ واللہ بتحقیق بڑہایا
مجکو رسولخدا نی اپنی موںہہ سی واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی والذکر والانثی اور روایت مذکور
صحیح مذکور مین باب مسطور مین مغیرہ سی بہی مروی ہے اور باب مناقب ابن مسعود مین بہی روایت مذکور کو علقمہ
سی ذکر کیا ہی اور صحیح مسلم مین بہی یہہ روایت موجود ہی من شاء فلیرجع الی الصحیحین **قال المجیب**
العطریف یا کچہہ کہٹا سکی انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون اور تغیر یا تبدیل کو اصلا اوسمین راہ نہین

وہمت

وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ وھو السمیع العلیم **اقول** بفضل العلی
اللطیف ونہین صحاح ستہ مین کہ بقول آنجناب اور بہان کی جنکی صحت بر اتفاق علماکا اوس مرتبہ ہی کہ مذکور ہوا روایات
کثیرہ موجود ہین کہ صریح ہین نقصان قران مروج مین مثلا ابن اثیر کی جامع الاصول مین ابن عباس سی روایت
ہی کہ وہ یون پڑھتی تھی لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فی مواسم الحج اور صحیح بخاری کی
روایت مین یون ہے لیس علیکم جناح ان تبتغوا فی مواسم الحج فضلا من ربکم اور ظاہر ہے کہ
لفظ فی مواسم الحج کا قران مروج مین نہین ہی یون ہی گھٹا دیا ہی اور تغیر و تبدیل اوسمین ہوئی ہی اور علی
ہذا القیاس روایات کثیرہ صحاح مذکورہ مین موجود ہین کہ اوسنی نقصان اور زیادتی اور تغیر و تبدیل قرانمین ثابت
ہوتی ہی جسکا جی چاہی صحاح ستہ کی سیر کری اور مجیب ظریف نی اس فقرہ مین بہی دونون آیتین بی محل لکہین ہین
فقط براور عائشہ و ابن عمر جو نقصان کی قرانمین اللہ و معتقد ہین سہو کر رکہ چکی ہین **قال** المجیب الظریف
اور یہہ کلام الٰہی قدیم ہی اور معجزہ ایک معجزہ یہی اوسکی یہہ ہی کہ منافق کو یاد نہین ہوتا ان المنافقین فی
الدرک الاسفل من النار ولن تجد لھم نصیرا **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف کلام
الٰہی کا بلاشبہہ یہہ معجزہ ہی کہ منافق ناپاک کو یاد نہین ہوتا چنانچہ ابوبکر و عمر کو یاد نہوا اگر یاد ہوتا تو زید سے
جمع نکرواتی ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ولن تجد لھم نصیرا اور اکثر اہل حق امامیہ کو قران یاد ہی مجیب ظریف
اگر چاہی پہلی اونسی سن لیں بعدہ سارا قران سن لے **قال** المجیب الظریف وباقی عقیدون کی حقیقت کتب
عقاید اہلسنت مین مذکور ہی جسکو منظور ہو مطالعہ کری **اقول** بفضل العلی اللطیف عقاید اہلسنت کے
کتب دیکہنی سے ہمکو حاجت نہین ہمکو عقاید اہلسنت کی قرانکی مقدمہ مین ہی معلوم ہین افراط یہان تک کہ
اونکی نزدیک کاغذ اور دفتی اور جلد اور حرف ان سب قدیم ہین اور تفریط یہانتک کہ معاذ اللہ لکھنا اوس کلام
پاک کا ان پاک لوگون کے یہان پیشاب اور خونسی جایز اور صحیح ہے کما مر من فتاوی قاضی خان اور یہہ
مسئلہ کتاب تجنیس مین ہی موجود ہی اور باقی عقاید بہی سنیونکی مشہور ہین کہ جائز ہی کہ خدای تعالی ظلم کری مطیع کو
دوزخ مین اور عاصی کو بہشت مین بہیجی تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا عصمت انبیا کی ضرور نہین نصب
امام مین خدا کو دخل نہین بالجملہ انکی عقیدہ مین بہاگنی والی جہاد سی تخلف کرنی والی جیش اسامہ سی تہمت ہذیان کے
کرنیوالی پیغمبر خدا مصداق وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی پر ایذا دینی والی بضعہ رسول مقبول کے
جلانیوالی قرانون منزل من اللہ کی پیشوا اور معتقد ان کی ہین سبحان اللہ کیا خوب عقاید ہین **قال** المجیب الظریف

اور جو یہہ فرمایا کہ جواب ہماری سوالون کا ضروری ہی سبحان اللہ کیا مشکل سوال کیا ہی کمترین اہلسنت نی ساری
سوال کے جواب دیئی اور مستفتی کی سوال ساتھہ اپنی سوالونکی ملازمان والا کی طرف متوجہ کی خبر لیجئی نفرتیب اُنکی یا تمام
رہی حقیقت شبہونکی بانی سی ہتسلی ہوکر ہی اب ہماری سوالون کی جواب دیجئی آئندہ کی تدبیر کیجئے ع ہا
مرد آخر بین مبارک بندہ ایست * واللہ یہدی من یشآء الی الصراط القویم اقول بفضل العلی القوی اللطیف ا
مجیب عظریف عوام کی دہوکا دینی کو جو کہتا ہی کمترین اہلسنت نی ساری سوال کے جواب دیئی اور مستفتی کے
سوال ساتھہ اپنی سوالون کے ملازمان والا کی طرف متوجہ کئی دروغ بیفروغ اور مغلطہ محض ہی مجیب عظریف نی کسی سوال
کا جواب نہین دیا مثلا جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی پوچھا تہا کہ پیغمبر خدا نی جو فرمایا تہا مین چھوڑتا ہون قرآن
اور عترت مراد اوس سی کونسا قرآن تہا یہہ قران عثمانی تو اوسوقت نہ تہا عثمان کی عہد مین مرتب ہوا ہی مجیب عظریف
اسکا جواب ندی سکا ٹال ٹول کردی اور مثلا جناب مستطاب نی پوچھا تہا کہ مصحف ابن مسعود وغیرہ اور مصحف
شیخین منزل من اللہ تہی یا نہین اگر منزل من اللہ تہی توکیون جلائی گئی اور اگر منزل من اللہ نہتی تو صحابہ عدول
نی کیا اپنی طرف سی بنائی تہی جواب اسکا بہی مجیب سی سرانجام نہین ہوا اور مثلا جناب مستطاب نی پوچھا تہا کہ
مصاحف شیخین اور ابن مسعود وغیرہ جو جلائی گئی اونکا کوئی حافظ جہان مین ہی یا نہین اور اونکی کوئی نقل کسیکے
پاس دنیا مین ہی یا نہین اگر موجود ہی تو فرمائی کہان ہی اور اگر موجود نہین تو آیہ وانا لہ لحافظون کسطرح صادق
ہوگا مجیب عظریف اسکا بہی جواب ندی سکا نری مغالطہ کی لی علی ہذا القیاس سب ایرادات جناب مستطاب کے
بحالہا باقی ہین اور مجیب عظریف کے ہذیانات کی جواب حقیر نی بموجب داب مناظرہ کی کتب معتمدہ سنیون سے
لکہی ہین نہ اپنی کتب سی اور مجیب نی جو کچہہ لکہا ہی خلاف داب مناظرہ اپنی روایات خانگی پیش کی ہین یا
عبائر کتب امامیہ مین تحریف کی ہی مضمون صدق مشحون فبہت الذی کفر واللہ لا یہدی القوم الظالمین
کا ظاہر ہوا ہے حقیر ارباب انصاف سی انصاف طلب ہی اور اگر مجیب سوفسطائیت کر کی تابع حق کی ہوتا ہی تو بہتر
ورنہ حقیر عقلای فرنگ اور علمای ہید شاستر کو محاکمہ کی تکلیف دیگا واللہ الہادی الی سبیل الرشاد
فہذا آخر البحث فی مسئلہ احراق القرآن احرق اللہ من احرق القرآن وعذبہ بعذاب النیران
والان نشرع فی رد جواب المجیب العظریف لجواب الاستفتاء الثانی فی باب المتعۃ بکلام
لطیف فاقول مستعینا باللہ العلی الاعلی قال المستفتی بحضور سید مجتہد العصر والزمان
اندرین مسئلہ متعہ کہ متلاشی صحت کا ہون مگر اتبک سند بحوالہ کتاب دستیاب نہین ہوئی کہ کونسی پیغمبر اسلام

سی یہ

سے یہہ مسئلہ جاری ہوا امامیہ مذہب اسکو روا رکھتے ہین اور سنت وجماعت اسکو روا نہین رکھتے ہمکو دریافت کرنا ہی مسئلہ کا سند کتاب ضرور ہی ور سند اسکی ہم بحدیث نبوی ور مطابق آیات کلام اللہ چاہتے ہین امید کہ آپ مجتہد العصر ہین دریں باب شک ہمارا رفع ہو **قال** المجتہد العلام العریف جواب سندین حلت متعہ کے بہت ہین کہ رسائل و کتب مبسوط مین لکھی ہین مگر سند مختصر بالفعل یہی کافی ہی کہ خود خلیفہ ثانی نی فرمایا ہے مُتعتان کانتا علی عہد رسول اللہ و انا احرمھما یعنی دو متعی زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین حلال تہی اور مین اونکو حرام کرتا ہون پس جبکہ متعہ نسا اور متعہ حج زمانہ آنحضرت مین حلال ہوا تو اس سے سند اور کون زیادہ ہوگی کہ فرمانا آنحضرت کا بی وحی الٰہی تہا وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ۵ **قال** المجیب الظریف اقول بفضل العزیز العلام یہہ جواب سوال ثانی کا بطور سوال ولکے بے سروپا ہی اور سراسر خلاف استفتا در ایک دلیل ہی حلت متعہ کی کتاب اور سنت معمولہ سے نہ لاسکے **اقول** بفضل العلی اللطیف مجیب ظریف شوخ چشم آنکھین انصاف کی بند کرلیتا ہی اور موہنہ بی انصافی کا کہول دیتا ہی کیا یہہ نہین دیکہا کہ مستفتی نی سند حلت متعہ کی حدیث نبوی سے مطابق آیات کلام اللہ کی چاہی تہی سو جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی مطابق اوسکی استدعا کی حدیث نبوی اور حکایت حکم نبوی جسکو قول عمر کا متضمن ہے لکھی ورای آن سند انما قول عمر ہی کہ رای اوسکی زعم سنیون مین مطابق وحی و کتاب کی ہوتی ہے اور قول اوسکا سنیون کے نزدیک حدیث نبوی سی کم نہین درحقیقت استدلال کتاب و سنت ہی سی ہی اور افحام و اسکات سنیون مین ابلغ و انفع اسکو کہتین مجیب ظریف کا ایسی جواب کو بی سروپا کہنا بی سروپا اور سراسر خلاف عقل و انصاف ہے علاوہ اسکی جناب مستطاب نے حدیث شامی اور عبد اللہ بن عمر اور حدیث جابر بن عبد اللہ وغیرہ کی بہی صحاح سنیہ سی کہ مبین سنت معمولہ کی اور مطابق حکم آیہ وافی ہدایہ فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی الآیہ کی ہین ترقیم فرمائی ہین کہ یہہ سب دلیلین حلت متعہ کی کتاب و سنت سی ہین مجیب ظریف کی چشم بصر اور بصیرت نی کیا کوتاہی کے جو ان دلیلون کو جواب استفتا مین نہین دیکہا جو کہتا ہی دو ایک دلیل بہی حلت متعہ کی کتاب و سنت معمولہ سی نہ لاسکی اسکے سوای شعر سعدی کی کیا کہا جای ۵ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم * چشمہ آفتاب را چہ گناہ **قال** المجیب الظریف بلکہ وہ حدیث کہ اوس سی الزاما حلت متعہ کی اپنی زعم مین نکالی لائی ہی **اقول** بفضل العلی اللطیف مخفی نہین کہ قول خلیفہ ثانی کا کہ دو متعی زمانہ پیغمبر خدا مین حلال تہی صریح ہے حلت متعون مین عہد کرامت مہد پیغمبر خدا مین اور مدلول مطابقی قول مذکور کا درحقیقت

ہتا در اوسکی یہی ہین جو جناب مستطاب وام ظلہ نی لکہی ہین اونکو مدلول التزامی اور بزعوم جناب مستطاب کا
سمجہنا میزان عقل سے باہر ہے اور زعم باطل مجیب غطریف کا ہی **قال المجیب الغطریف** وہ معنی اوسکی اپنی مدعا کی
موافق نہانی **اقول بفضل العلی اللطیف** معنی قول خلیفہ جی کے مدعای جناب مستطاب مجتہد العصر وام ظلہ کی
اگر بزعم باطل مجیب کے نہانی ہوئی معنی ہین تو وہ معنی خلیفہ زادہ افقہ صحابہ اور شیخ بصرہ اور رجال شامی اور مامون
رشید صاحب ابر سینیان کے کہ یہہ سب اہل لسان اور محاورہ دان ہین نہانی ہوئی ہین نہ نہانی ہوئی جناب مستطاب
کی کماسیانی تفضیلہ اور حقیقت حال یہہ ہی کہ اگر مجیب غطریف بہی انکار بیجا کو چہوڑی اور انصاف سی مونہہ
نہ موڑی تو سمجہی کہ قول خلیفہ جی کے یہی معنی حقیقی متبادر بلکہ متعین ہین جو موافق مدعای جناب مستطاب کے
ہین اور وہ معنی جو اسلاف مجیب کی نہاتی ہین وہ معنی بیان ہرگز نہین بنہتی کہ مصداق المعنی فی بطن الشاعر
کی ہین کسو سطی کہ عرب عربا جو اہل لسان اور محاورہ دان تہی قول خلیفہ جی سی وہ معنی نہانی ہوئی اسلاف
مجیب کے نہین سمجہی بلکہ وہ لوگ قول خلیفہ جی سی وہی معنی متبادر حقیقی سمجہی جو جناب مستطاب نی لکہی ہین چنانچہ
شیخ بصرہ نی کہ از اہل لسان اور محاورہ دان تہا قول مذکور خلیفہ جی کو دلیل حلت متعہ پر لاکر یحیی بن اکثم کو کہ (۱۳۴
معتقد حرمت متعہ کا بتقلید خلیفہ جی کے تہا محجوج کیا ہی اگر وہ معنی جو موافق مدعای جناب مستطاب کی ہین معنی
متبادر حقیقی قول خلیفہ کے نہوتی اور معنی نہانی ہوئی اسلاف مجیب کی قول خلیفہ جی سے نکل سکتی تو شیخ بصرہ
اوس قول سے استدلال حلت متعہ پر نکرتا اور یحیی بن اکثم بہی محجوج نہوتا **وَاِذْ لَيْسَ فَلَيْسَ** محاضرات امام راغب
اصفہانی امام سنیو نہین مذکور ہے کہ یحیی بن اکثم نی ایک شیخ بصرہ سی کہا کہ تو متعہ کو حلال جانتی مین کس سے پیروی
کرتا ہی شیخ بصرہ نی کہا عمر بن خطاب کے یحیی بن اکثم نی متعجب ہوکر کہا یہہ کیونکر ہوسکتی تو حلت متعہ مین عمر کا
پیرو ہی عمر تو اوسکی حرام کرنی مین بہت سخت تہا شیخ بصرہ نی کہا روایت صحیح مجکو پہونچی ہے کہ عمر نی منبر پر
چڑہ کی کہا تحقیق خدا اور رسول نے دو متعہ تمکو حلال کی ہین اور مین اون دونو نکو حرام کرتا ہون تمپر اور اونپر عقاب
کرتا ہون پس مین نے گواہی عمر کی متعون کی حلال ہونی پر قبول کی اور اوسکی حرام کرنی کو نہین مانتا ہون انتہی اب
مجیب غطریف دیکہی کہ شیخ بصرہ کہ اہل لسان اور محاورہ دان تہا خلیفہ جی کے وہی معنی متبادر حقیقی سمجہا جو جناب
مستطاب مجتہد العصر نی لکہی ہین یعنی دو متعون کو حلال خدا و رسول اور خلیفہ جی کو حرام کرنی والا جانتا اور یحیی بن اکثم
نی بہی کہ وہ بہی اہل لسان و محاورہ دان تہا اوسکی قول کو تسلیم کیا اور علی ہذا القیاس مامون رشید خلیفہ عباسی
وصاحب ابر سینیو نکا کہ باعتراف سیوطی کی تاریخ الخلفا مین علم اور فقہ سیست اکثر فقہا کی تہا اور اہل لسان اور محاورہ دان

ہوتا

ہوتا ہی اوسکا ظاہر ہی وہ یہی قول خلیفہ جی کی وہی معنی حقیقی متبادر سمجہا جو موافق مدعای جناب مستطاب کے
ہین اور مامون خلیفہ مذکور نی خلیفہ جی کو حرام کرنی والا جانکر اونکی شان مین بی ادبی کی اور کہا من انت یا جُعَل
تنہی عما فعله رسول الله وابو بکر یعنی تو لوگون سے ای جُعَل کہ نہی کرتا ہی اوس چیز سی یعنی متعہ سی جسکو رسول خدا اور ابو بکر
نی کیا ہی کذا فی تاریخ یافعی اور جُعَل بضم جیم وفتح عین مہملہ ایک کیڑا ہی کہ براز کی گولیان بناکر لئی پہرتا ہی ور ان سے
صحیح ترمذی مین ہی عن ابن عمر وقد ساله رجل من اهل الشام عن متعة النساء فقال هي حلال
فقال ان اباك قد نهى عنها فقال ابن عمر ارأيت ان كان ابي قد نهى عنها وصنعها رسول الله
نترك السنة ونتبع ابي یعنی ایک مرد شامی نی ابن عمر سے متعہ نسا کو پوچہا ابن عمر نی کہا وہ حلال ہی شامی نے
کہا تیری باپ نی اوس سی نہی کی ہی ابن عمر نی کہا خبر دی تو مجکو اگر میری باپ نی اوس سی نہی کی ہی اور پیغمبر خدا نی اوسکو
کیا ہی تو کیا مین ترک سنت کرون اور اپنی باپ کی پیروی کرون انتہی ملخصاً مجیب ظریف دیکہی کہ مرد شامی اور خلیفہ
زادہ کہ عرب عرباسی تہی وہ بہی متعہ کو حلال اور خلیفہ جی کو حرام کرنی والا اور نہی کرنی والا سمجہتی تہی اور قول خلیفہ جی کے
سی وہی معنی حقیقی متبادر سمجہی تہی جو موافق مدعای اہل حق کے ہین اور جناب مستطاب نے تحریر فرمائی ہین نہ
معنی تہامی ہوئی اسلاف مجیب کے اور بعض جو اس حدیث صحیح ترمذی کو متعۃ الحج مین ٹہرا کر اپنا اور خلیفہ جی کا
پیچہا چہوڑانا ذو ضرب مقولہ سی بہاگتی ہین سو یہ حیلہ کچہہ اونکا پیچہا نہین چہوڑتا اور اس تاویل علیل سے
علت خلیفہ جی کے نہین جاتی اور افلح اور استنکار نہین ہو سکتی کسو سطی کہ خلیفہ جی نے انا انهى عنهما و
انا احرمهما کہکی دونو متعون کو سلک تحریم مین کہینچا ہی جو ایک کا حال وہی دوسری کا حال **قال**
المجیب الظریف غور کرنا چاہی کہ اس حدیث مین متعتان محللتان کہان ہی جسکی ترجمہ مین ارشاد ہوتا ہے
کہ دو متعی زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین حلال تہی اور مین اونکو حرام کرتا ہون شاید یہہ غلطی لفظ کانتا
سی پڑی اور انا احرمهما کو اوسپر قرینہ ٹہرایا **اقول** بتفضل العلی اللطیف مجیب ظریف عجب بی مغز ہی اوروں کو
غور کرنی کو کہتا ہی اور خود غور نہین کرتا کہ ترجمہ قول عمر مین جو جناب مستطاب نے تحریر فرمایا ہی ناحق چون وچرا
کرتا ہی اور اوسکو غلط ٹہراتا ہی حالانکہ یہہ مجیب ظریف کی محض غلط فہمی ہے کئی وجہو سی **اولاً** اسلئے
کہ قول عمر مین لفظ محللتان نہین ہی نسہی اوس سے بڑہ کر لفظ مشروعتین کا موجود ہی اوسکا امام رازی نے
تفسیر کبیر مین لکہتا ہی روی ان عمر قال على المنبر متعتان كانتا مشروعتين في عهد رسول الله
وانا انهى عنهما متعة الحج ومتعة النكاح اور اس روایت کو اکثر علمای سنیون نی بتفاوت یسیر اپنی کتب

مین لکھا ہی اور ثانیاً خود مجیب عظر یف قبل ازین اسی رسالہ کی بحث اول میں جو بہ قران مجید مین سے
ایک عبارت تفسیر کبیر کے لکھہ چکا ہی اوسمین لفظ مشروعہ کا موجود ہی تو سکو شاید بسبب فقدان حافظہ کی بہول
گیا یا اوس سے دیدہ و دانستہ تجاہل و چشم پوشی کر کی اوسکی متناقض بیان کلام کر رہی ہی وہ عبارت رازی
یہہ ہی وھذہ القراءۃ تدل علی تقدیر ثبوتھا لا تدل الا علی ان المتعۃ کانت مشروعۃ ونحن
لا ننازع فیہ انما الذی نقولہ ان النسخ طرء علیہ اور ثالثاً رشید الانبیا نی خارستان شوکۂ عمریہ
مین وجہ چہارم فائدہ ثالثہ کی جواب مین لکھا ہی ومعنی قول حضرت عمر رضی عنہ کانتا متعتین علی عہد رسول
اللہ الخ آنست کہ متعہ کہ در وقتی از اوقات عہد کرامت مہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ مجوز شدہ بود بعد الوقت
معہود ممنوع شدہ انتہی مجیب عظر یف دیکھہ لی کہ اس ترجمہ رشیدی مین بہی لفظ مجوز شدہ بود موجود ہی اور ظاہر ہے
کہ مجوز و مرخص و حلال و مشروع متقارب المعنی ہین مجیب عظر یف کو چاہئی کہ ان کلاموں مین اپنی اسلاف کی غور
کری اور بچشم بصیرت دیکھی اور معلوم کری کہ ترجمہ جناب مستطاب کا صحیح ہے اور مجیب عظر یف خود مصداق
خود غلط املا غلط انشا غلط کا ہی اور رابعاً علی سبیل التنزل کہا جاتا ہی کہ اگر لفظ مشروعتین یا محللتین کا
قول عمر مین موجود بہی نہو تب بہی قول مذکور کے وہی معنی متعین ہین اور وہی ترجمہ صحیح ہے کہ جناب مستطاب مجتہد
العصر دام ظلہ نی رقم فرمایا ہی کسلئی کہ بر تقدیر نہونی لفظ محللتان کے قول مذکور مین قول مذکور دو حال سے
خالی نہین یا یہہ کہ لفظ محللتان وما فی معناہ اوسمین مقدر کیا جاوی یا لفظ محرمتان کا لاکن مقدر کرنا لفظ محرمتان
کا تو ہو نہین سکتا پس متعین ہوا کہ لفظ محللتان کا اوسمین مقدر ہی پس ترجمہ جناب مستطاب کا صحیح اور مطلب
ہمارا ثابت ہوا بیان اسکا یہہ ہی کہ اگر لفظ محرمتان کا قول مذکور مین مقدر کیا جای تو اولاً خلیفہ جی سنیونکی
نزدیک یہی کاذب ٹھہرینگے کسواسطی کہ بقول سنیونکی یہی دونو متعی عہد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین حرام مستمر
نتہی بلکہ بقول علمای سنیونکی کبہی موصوف بوصف حلت ہوتی تہی کبہی متصف بصفت حرمت پہر اونکو محرم
علی الاطلاق کہنا کذب صریح ہی اور ثانیاً اس تقدیر پر مجعولیت ذاتی لازم آتی ہی کیونکہ درصورت مقدر کرنی
لفظ محرمتان کے قول مذکور مین ثابت ہوتا ہی کہ وہ دونو متعی عہد پیغمبر خدا مین حرام ہی تہی اور پہر جو خلیفہ جی نے
فرمایا انا احرمھما تو خلیفہ جی سے حرام کو حرام کیا بالجملہ مقدر کرنا لفظ محرمتان کا قول مذکور مین ثابت کرنا مجعولیت
ذاتی کا ہی وہو کما تری اور ثالثاً احادیث صحاح سنیونسی ظاہر ہی کہ متعہ نسا کا عہد پیغمبر خدا سی
نصف عہد خلیفہ جی تک اصحاب پیغمبر خدا مین جاری و معمول رہا ہی خلیفہ جی نی ماجرای عمرو بن حریث

(۱۳۶)

من وکو

مین اوسکو حرام کیا ہی اگر وہ قبل ماجرای عمر بن حریث کی ہی حرام تہا تو متعہ کرنی والی اصحاب حرام کا رشرک
مین العیاذ باللہ منہ اور کلیہ کلھم عدول کا برہم اور بنا سنن کی درہم ہوتی ہی تو بوجوہ مذکورہ قول خلیفہ
جی مین لفظ محرمہان کے مقدر نہین ہوسکتا بلکہ بالیقین لفظ محللتان کا اوسمین مقدر ہی اسصورتمین ترجمہ جناب مستطاب
کا بہر حال صحیح اور تعرض مجیب غطریف کا سراسر بیجا ہہن معلوم مجیب غطریف کو کون سی لفظ سی غلطی بڑی
قال المجیب الظریف سمجہی کہ کسی عہد مین کسی شی کا ہونا نہ استیعاب کو لازم ہی اور نہ وصف حلت کو مستلزم
اقول بفضل العلی اللطیف مجیب غطریف نی براہ اعوجاج کی راہ کج مغلطا ور انکار بدیہیات کی پکڑ لی ہی جو ایسے
واہی تقریر کرتا ہی ورنہ جس کسیکو تہوڑا سا فہم بہی ہوگا کہ عہد کرامت مہد جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ
مین کسی شی کا باذن ورخصت آنحضرت کے ہونا بلاشبہ وصف حلت کو مستلزم ہی کسواسطی کہ ممکن نہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ اذن اور اجازت محرمات شرعیہ کی دین اور اذن دینا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کا اصحاب کو
متعہ کرنیکا احادیث صحاح ستہ سنیہ سی ثابت ہی کہ اونمین لفظ اذن لنا رسول اللہ اور رخص لنا
رسول اللہ بارہ متعہ نسا مین موجود ہی اسصورتمین ہونا متعہ کا عہد کرامت مہد آنحضرت مین وصف حلت کو مستلزم
ہی انکار اسکا مکابرہ محض ہے اور جاری رہنا متعہ کا اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین زور اذن تاحیات ۱۳۷(
آنجناب بلکہ تا تمام عہد خلیفہ اول بلکہ تا نصف عہد خلیفہ ثانی کی کہ صحاح وغیرہ کتب سنیہ سی بخوبی ثابت ہی استیعاب کے
لازم ہی اسکا انکار ہی سوفسطائیت بحت ہی اور سند مین حلت واذن متعہ کی اور اوسکی استیعاب کے عہد کرامت مہد
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین صحاح ستہ اور تفاسیر معتمدہ سنیون مین بکثرت موجود ہین یہان رد ًا للاختصار
چند احادیث اور روایات معتمدہ پر اکتفا کرتا ہون عاقل کو اشارہ کافی ہے اور جاہل کو ہزار تصریح غیر وافی
صحیح مسلم مین سبرہ جہنی سے مروی ہی کہ اوسنی کہا مین غزوہ فتح مکہ مین ہمراہ پیغمبر خدا کی تہا پس اذن دیا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ہمکو متعہ کرنی کا تو مین اور ایک مرد دوسرا ایک عورت کی پاس بنی عامر سی کہ جوان اور
گردن اوسکی دراز باعتدال تہی گئی اور ہم دونون نی اوس عورت سی درخواست متعہ کی کی اوس عورت نی کہا
تم مجکو کیا دوگی مین نی کہا اپنی چادر دونگا اور ہمراہی میری نی بہی یہی کہا کہ مین اپنی چادر دونگا اوسکی چادر اچہی تہی
اور مین جوان اچہا تہا وہ عورت جب اوس مرد کی چادر کو دیکہتی تہی اوسکو پسند کرتی تہی اور جب میری جوانی
دیکہتی تہی مجکو پسند کرتی تہی بالاخر مجکو پسند کیا مین تین دن اوسکی پاس رہا اور بہی صحیح بخاری وصحیح مسلم
مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ کہا اوسنی ہم ہمراہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی قتال مشرکین مین تہے

ہماری عورتین ہماری ساتھہ نتہین پس ہم بسبب غلبہ رغبت اور اشتیاق عورتون کی دلتنگ ہوئی اور حضرت
کی خدمت مین عرض کی آیا ہم اپنی اعضای تناسل کو قطع کر ڈالین حضرت نی ہمکو اس فعل سی منع کیا اور رخصت متعہ
کرنی کی دی پس لوگ نکاح متعہ کرتی تہی عورتون سی عوض جامہ کی مدت معین تک اور ابن مسعود نی یہہ آیہ پڑہا
یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم اور عینی شرح صحیح بخاری مین باب غزوہ خیبر مین
ابو سعید خدری اور جابر بن عبد اللہ انصاری سی روایت کی ہی اون دونون نی ہم متعہ کیا کرتی تہی نصف زمانہ
خلافت عمر تک تا اینکہ منع کیا عمر نی متعہ کرنی سی ماجرای عمرو بن حریث مین اور جمع بین الصحیحین حمیدی
مین جابر سی مروی ہی کہا اونہون نی ہم متعہ کیا کرتی تہی عورتون کے ساتھہ عوض ایک مشت خرما اور آٹی کی تین دن اور
زیادہ تک زمانہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین اور زمانہ خلافت ابی بکر مین تا اینکہ منع کیا عمر نی لوگون کو متعہ کرنے
سی بسبب عمرو بن حریث کی جب اوسنی متعہ کیا تہا اور تفسیر کبیر اور مسند احمد بن حنبل مین عمران بن حصین سے
مروی ہی کہ کہا اوسنی نازل ہوا متعہ نسا کا کتاب خدا مین اور متعہ کیا ہمنی پیغمبر خدا کی وقت مین اور نہ قرآن نازل
ہوا اوسکی تحریم مین اور نہی کی پیغمبر خدا نی متعہ سی تا دم وفات اپنی اور بعض کتب معتمدہ سنیہ مین جلکہ خارستان
شوکت عمریہ رشید الاغبیا مین لکہا اس روایت مین فقرہ ثم قال رجل برایہ ما شاء بہی موجود ہی یعنی کہا ۱۳۸
ایک شخص نے اپنی رای سی جو چاہا مراد اوس شخص سے عمر ہی عجیب ظریف نی کیا یہہ احادیث و روایات نہین
دیکہین یا دیدہ و دانستہ تجاہل کرتا ہی ان احادیث سی کالشمس فی رابعۃ النہار ثابت ہی کہ تمام زمانہ جناب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ مین بالاستیعاب متعہ بوصف حلت جاری رہا اسصورت مین عجیب ظریف کی اقوال مزخرفات
لغو ہی ہین اور جاری رہنی متعہ سی تمام زمانہ جناب پیغمبر خدا مین بلکہ تا نصف عہد ضلالت مہد خلیفہ جی کے
دو امر ظاہر ہوئی ایک یہہ کہ رسولخدا نی تا دم وفات متعہ کو ممنوع اور حرام نہین کیا دوسرا یہہ کہ خلیفہ جی نی اپنی رای
و اجتہاد سی اوس حلال خدا کو حرام کیا ہی جیسا کہ عمران بن حصین نے اسکی تصریح کی ہی اور کہا ثم قال رجل برایہ
ما شاء اب سنیونکو چارہ نہین اس سے یا تشریع خلیفہ جی کے قائل ہون یا اپنی اصحاب عدول کو فاسق کہین
لیکن اصحاب عدول کو فاسق نہین کہسکتی کہ اجماع اونکی عدالت پر بموداي کلہم عدول کے ہوچکا ہی پس واجب
و متعین ہوا کہ تشریع خلیفہ جی کے قایل ہون اور کہین کہ خلیفہ جی نی اپنی اجتہاد سی حلال خدا کو حرام کیا سوا
کہ متعہ کرنی والون اصحاب کو بہی خبر اور علم تحریم پیغمبر سی کہنا بعد بسکہ پیغمبر نی سزای تحریم اصحاب مین کریکی
تہی بعض بیہودہ نسلہا ہست ہی قال خود حضرات شیعہ قائل ہین کہ عباسیونکی عہد مین ہمادہ متعہ بہت تہی جالی

بیہ فعل

یہ فعل نہ موصوف بصفت حلت تھا اور نہ تمام اور مس عہد کو لازم ورنہ الا اکثر ایسا کیونکر صحیح رہتی **اقول** بفضل العلیم
القوی اللطیف **اولاً** قیاس کرنا مجیب عطریف کا عہد کرامت مہد جناب سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ
علیہ وآلہ کو عہد ضلالت مہد عباسیہ پر اور تشبیہ دینا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کو ساتھ خلفائی جور عباسیہ کے
اور حضرت کی عہد کو انکی عہد سے کہ عوذ بیہ نیچ نعوذ باللہ اور **ثانیاً** قیاس کرنا متعہ مشروعہ ماذونہ مرخصہ کا اوپر وزیر
سادات کشی محرم اور منہی عنہ کی قیاس مع الفارق ہے نہیں معلوم کہ مجیب عطریف کے عقل و دیانت پر کیا پتھر
پڑی ہیں جو پیروی اول من قاس اور ایسا قیاس فاسد الاساس کرتا ہی **قال المجیب الظریف** اس تقدیر پر معنے
احرمهما کی اخبر عن حرمتهما یعنی حضرت عمر فرماتی ہیں کہ دو متعی جو عہد کرامت مہد جناب سرور
کائنات میں تھی اور بہت لوگوں کو انکی حرمت کی خبر نہیں ہوئی سو اب میں خبر کی دیتا ہوں کہ وہ دونو
حرام ہیں **اقول** بفضل العلی اللطیف **اولاً** مشار الیہ لفظ اس تقدیر پر کا کون ہی مجیب عطریف اوسکو
بتاوی اور **ثانیاً** مجیب نے اس اپنے عبارت میں کہ دو متعی جو عہد کرامت مہد جناب سرور کائنات میں تھی اجمال
و اہمال عجیب کیا اور بیچ میں دم دبا کر نکل گیا صاف کہا کہ وہ دونو متعی عہد کرامت مہد میں بوصف حلت تھی
یا بوصف حرمت اور **ثالثاً** نہیں معلوم کہ مجیب عطریف فی بیان معنی قول خلیفہ جی میں کہ متعتان کانتا علی (۱۳۹)
عہد رسول اللہ وانا احرمهما یہی یہ فقرہ کہ بہت لوگوں کو انکی حرمت کی خبر نہیں ہوئی کس لفظ
کا ترجمہ کیا اور **رابعاً** بہت لوگوں اور اکثر صحابیوں کو در صورت تحریم پیغمبر خدا حرمت متعہ کی خبر نہ
ہوئی خیال باطل ہے کسواسطی کہ یہہ تو ظاہر ہے کہ پیغمبر خدا نی حکم تحریم متعوں کا خلیفہ جی کی کان میں دیگر اصحاب
سی مخفی تو نہ کہا ہوگا بلکہ بتصریح صاحب تحفہ سروقہ کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی حکم ندای تحریم متعہ کا دیا تھا
تو اس صورت میں اصحاب کو حرمت متعہ کی خبر نہ ہونی غیر ممکن ہے بالجملہ اسنی لوگ جو معنی انا احرمهما کے
اخبر عن حرمتهما کہتی ہیں ٹھیک نہیں بیٹھتی بہت وجہوں سی **اولاً** ظاہر ہی کہ اخبر عن حرمتهما
نہ تو معنی ظاہر حقیقی متبادر لفظ انا احرمهما کی ہیں نہ موافق محاورہ اور استعمال عرب کی ہیں بلکہ یہہ معنی تو تاویل
اور صرف عن الظاہر ہے اور چھوڑنا معنی ظاہر متبادر حقیقی کا اور پھیرنا طرف معنی غیر متبادر غیر ظاہر غیر حقیقی کی محتاج
نصب قرینہ کا ہی سو یہاں کوئی قرینہ صارفہ عن الظاہر پایا نہیں جاتا بلکہ بتقدیم مسند الیہ کی جو کہ یہاں ہیں قرینہ اختیار
کرنی معنی حقیقی متبادر کا ہی تو معنی حقیقی متبادر و موافق محاورہ و استعمال عرب کی کلام مذکور کی متعین ہوے
اور وہ یہہ ہیں کہ میں حرام کرتا ہوں اپنی رائے سی ان دونو متعوں کو جو پیغمبر خدا کی عہد میں مشروع تھی اور عمر نی

بن حصین کی قول سی بہی یہی ثابت ہوتا ہی کہ خلیفہ جی نی متعون مشروع کو اپنی رای سی حرام کیا ہی تفسیر ثعلبی
وغیرہ تفاسیر سنیہ اور احادیث صحاح سنیہ مین موجود ہی عن عمران بن الحصین قال نزلت آیۃ المتعۃ
فی کتاب اللہ تعالی و لم تنزل آیۃ بعدہا تنسخہا و امرنا بہا رسول اللہ و تمتعنا مع رسول اللہ
و مات و لم ینہنا عنہا ثم قال رجل بعد برایہ ما شاء اور یہہ امر ظاہر ہی کہ اخبر عن حرمتہا معنی حقیقی
متبادر انا حرمہا کی ہین نہ موافق محاورہ و استعمال عرب کی ہین کیونکہ اگر وہ معنی متبادر حقیقی یا موافق محاورہ
و استعمال عرب کی ہوتی تو عرب عربا اوسکو سمجہتی چنانچہ ابن عمر خلیفہ زادہ افقہ صحابہ سنیان اور سائل شامی کہ اہل
لسان اور محاورہ دان تہی خلیفہ جی کو خبر کرنیوالی حرمت متعہ کی نسمجہی بلکہ حضرت خلیفہ کو حرام کرنیوالا سمجہی اگر
مرد شامی خلیفہ جی کو خبر دینی والا حرمت متعہ کا سمجہتا تو خلیفہ زادہ سی یہہ نہ کہتا ان اباک قد نہی عنہا
یعنی تیری باپ نی متعہ سی نہی کی ہی اور علی ہذا القیاس خلیفہ زادہ بہی اپنی باپ کو خبر دینی والا سمجہتا تو شامی
سی یہہ کہتا ارایت ان کان ابی قد نہی عنہا و صنعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نترک
السنۃ و نتبع قول ابی یعنی خبر دی تو مجکو اگر میری باپ نی متعہ سی نہی کے اور پیغمبر خدا نی اوسکو کیا ہے
تو کیا مین سنت کو ترک کرون اور اپنی باپ کی قول کی پیروی کرون بلکہ ابن عمر شامی سی یون کہتی کہ
میری باپ نی پیغمبر خدا کی حکم سے خبر دی ہی کچہہ اپنی اجتہاد سی متعہ کو حرام نہین کیا ہی تو میری باپ کو کیون
حرام کرنیوالا کہتا ہی اور یہہ سوال و جواب شامی اور خلیفہ زادہ کا کہ صحیح ترمذی مین موجود ہی اور سابق مین
مفصل مذکور ہو چکا ہی دلیل ہی اس امر پر کہ خلیفہ جی نی اپنی رای ناقص سے متعون مشروع کو حرام
کیا ہی خبر حرمت سابقہ کی نہین دی ہی اسصورت مین انا حرمہا کو معنی اخبر عن حرمتہا کی پہنانا درست نہین ہوتا
اور جواب اسکا کہ یہہ حدیث بعض نسخ صحیح ترمذی مین باب متعۃ الحج مین وارد ہی اوپر گذرا فانظر ثمہ اور
علی ہذا القیاس گفتگو یحیی بن اکثم اور شیخ بصرہ کی جو محاضرات راغب اصفہانی کا م سنیون سی اوپر گذری اور
بہی قول اموں رشید خلیفہ صاحب امر سنیونکا خلیفہ جی کے شان مین من انت یا جعل حتی تنہی عما فعلہ
رسول اللہ و ابو بکر یعنی تو کون ہے ای جعل کہ نہی کرتا ہی تو اوس متعہ سی جسکو رسول خدا اور ابو بکر نی کیا ہے
کہ قول مذکور تاریخ یافعی سی سابق مین مذکور ہو چکا ہی ادلہ قویہ ہین اس امر پر کہ انا حرمہا کی معنی اخبر عن
حرمتہا نہین ہو سکتی اگر ہو سکتی تو یہہ عرب عربا بہی یہی معنی لیتی حالانکہ اوںہون نی یہہ معنی نہین لئی اور ثانیا
جلال الدین سیوطی اور عسکری کیمنا دید علمائے سنیہ سی ہین عمر کو مخبر حرمت متعہ کا نہین جانتی بلکہ پہلا حرام کرنی والا

کہتی ہین

لکہتی ہین تاریخ الخلفا مین سیوطی اولیات عمر مین لکہا ہی ہو اول من حرم المتعۃ یعنی عمر پہلا وہ شخص
ہی جسنی متعہ کو حرام کیا اور یہہ کلام صریح ہی اس امر مین کہ عمر سی پہلی کسی نی متعہ کو حرام نہین کیا اور جب عمر
پہلا حرام کرنیوالا متعہ کا ہوا تو انا احرمہا کی معنی لسنا عن حرمتہا نہین ہوسکتی وہ اسی آن سعد تہین لازم آتا ہی کہ
معنی ہو اول من حرم المتعۃ کی بہی ہو اول من اخبر بحرمۃ ... جاوین اور یہہ معنی یہان ہرگز صحیح نہین ہو سکتے
کیونکہ سیوطی کے بقول سنیونکی پہلا اول من اخبر بحرمۃ المتعۃ پیغمبر خدا ہی نہ عمر علاوہ بران اگر اول من حرم المتعۃ کی معنی اول
من اخبر بحرمۃ المتعۃ لی جاوین تو قطع نظر اسکی کہ وہ پہلا مخبر حرمت کا سنیونکی نزدیک ہی نہین ہو سکتا دیگر اولیات
عمر مین جو تاریخ الخلفا مین مذکور ہین یہی معنی خبر دینی کی لیے جاہین اور یہہ غیر معقول ہی تو ثابت ہوا کہ انا احرمہا کی
معنی اخبر عن حرمتہا نہین ہو سکتی تھی اور ثالثاً یہہ کلام کہ دو متعی پیغمبر خدا کی عہد مین مشروع تہی مین ان کی حرمت
خبر دیتا ہون کلام مجنونانہ اور سراسر بی ربط ہی اسلیے کہ صدر اس کلام یعنی یہہ فقرہ کہ دو متعی پیغمبر خدا کی عہد مین
مشروع تہی تشریح کی مشعر ہی اور عجز کلام مذکور کا یعنی یہہ فقرہ کہ مین انکی حرمت کی خبر دیتا ہون صریح اخبار حرمت
او نہین متعون مشروع سی قبل طاری ہوئی حرمت کی شارع کی طرف سی اور عدم ارتباط ان فقرون کا
باہم ظاہر ہی ہان اگر یون کہتی کہ دو متعی پیغمبر خدا کی عہد مین چند روز کو ضرورت کیواسطی مباح ہو گئی تہی
اور بعد ازان خود پیغمبر خدا نی انکو بحکم خدا بعد رفع اوس ضرورت کی حرام کر دیا تہا مین انکی حرمت کی خبر دیتا ہون
تو معنی خبر دینی کے ہو سکتے تہی و اذ لیس فلیس اور رابعاً علی تقدیر التنزل اگر انا احرمہا کو بمعنی
اخبر عن حرمتہا کی فرض کیا جاوی تو بقول ... خلیفہ جی سکے حرام ہو چکنا متعون کا عہد پیغمبر خدا مین اور
خلیفہ جی کو خبر کرنیوالا حرمت متعونکا تسلیم کیا جاوی تو مذہب تسنن باطل بلکہ مستاصل ہو جاتا ہی کیونکہ سیکڑون
اصحاب عدول سنیونکی حرام کرنیوالی اور فاسق اور خلیفہ جی حرام کروانی والا اور رئیس فساق کی ٹہرتی ہین
کیونکہ پیغمبر خدا نی تو بقول سنیونکی روز خیبر یا اوطاس علی اختلاف اقوال السنۃ متعہ کو حرام کر دیا تہا اور منادی بہی لوگونکی
تحریم کی کروا دی تہی مگر اصحاب سنیونکی باوجود نہی و منادی سبہی باجرای عمر بن حریث تک حرام کاری سی
باز نہی اور خلیفہ جی تو باوصفیکہ زمانہ ابو بکر مین عمدہ داری کا انکی اتنا تہا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سی تاکہ واجب تہا
ماجرای مذکور کہ عرصہ تہا ہی دراز کا ہوتا ہی باز رہی اور شیوع متعہ محرمہ کو کہ بین الاصحاب جاری تہا دیکہتی رہی
اور گونگی کا گڑ کہاہی بیٹہی رہی اور اس ماجرا سی پہلی کسیکو متعہ کی حرمت کی خبر نہ دی اور جاننا چاہی کہ خیبر کی
دنسی کہ جسکو کہہتا ہی تحریم متعہ ٹہراتی ہین ماجرای عمر بن حریث تک بڑا عرصہ ہوا اور وقت اوطاس سی بہی کہ

کہ نہی اوسکو تاریخ تحریم متعہ لیتی ہین یاہر ہی مذکور تمک نہ نصف خلافت خلیفہ ثانی مین ہوا ہی کم سی کم دس برس ہوے
اسقدر عرصہ دراز تک کان مین تیل ڈالی بیٹھی رہنا خلیفہ ثانی کا اور سکوت خلیفہ ثانی کا نہی عن المنکر سی اور فاق تھہرانا
اصحاب عدول کا اعلیٰ یہ ہرگز مقبول سنیان نہوگا بالجملہ بوجوہ مذکورہ انا احرمہما کی معنی اخبر عن حرمتہما نہین ہوسکتی
اورسوفسطائیت کا کیا علاج قال المجیب الظریف اور دلیل حرمت متعۃ النساء پر وہی قیود ثلثہ اقول الفضل
العلی اللطیف مطاوی جواب استفتای متعلقہ قران شریف مین جسجگہہ مجیب ظریف نی ذکر قیود ثلثہ کا کیا ہے
ہم تفصیل لکھہ چکی ہین کہ وہ قیود ثلثہ کسیطرح حرمت متعۃ النساء پر دلالت نہین کرتی صرف ڈھکوسلا مجیب کا ہی
اور اب یہان بطرز دیگر جواب اوسکا لکھتا ہون کہ وہ قیود ثلثہ جنکو مجیب اپنی زعم باطل مین دلیل حرمت متعۃ النساء
ٹھہراتا ہی وس آیہ مین ہین جو باتفاق اکثر مفسرین سنیونکی وہ آیہ حلت مین نازل ہوا ہی اگر وہ قیود ثلثہ پر ہون
تو اختلاف کثیر قران مین اور ہونا قران شریف کا کلام غیر خدا تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا
لازم آتا ہی کہ ایک آیہ دو مضمون متناقض پر مشتمل ہو حلت پر بہی اور حرمت پر بہی اور یہہ امر سراسر خلاف عقل
ہی کہ خدا ی حکیم و علیم حسب آیہ کو حلت متعہ مین نازل کری اوسمین ایسی قیدین لگادی کہ دلیل حرمت متعہ کی ہون
نعوذ باللہ منہ شاید خدا ی سبحانہ مجیب کے زعم باطل مین دیوانہ ہی کہ مثل کلام عمر کی کہ متعتان کانتا ۱۴۲
مشروعتین علی عہد رسول اللہ وانا احرمہما کلام متناقض نازل کرتا ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ
تجویز کرنا ایسی اختلاف کثیر کا قران مجید مین قرانکو کلام غیر خدای تبارک و تعالی ٹھہراتا ہی خدای پاک فرماتا ہی ولو
کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ وہ قیود ثلثہ جو زعم باطل مجیب
مین دلیل حرمت متعہ نسا کی ہین ایک ان تبتغوا باموالکم دوسری محصنین غیر مسافحین تیسری
ولا متخذی اخدان اور وہ آیہ کہ جسمین دو قید منجملہ قیود مذکورہ ہی یعنی آیہ واحل لکم ما وراء ذلکم ان تبتغوا
باموالکم محصنین غیر مسافحین فما استمتعتم بہ منہن فاتوہن اجورہن فریضۃ الایہ
بقول اسلاف مجیب ظریف کی مثل عمران بن حصین اور مقاتل اور مجاہد اور سدی وغیرہ کی اور بتصریح اکابر مفسرین
سنیونکی حلت متعۃ النسا مین نازل ہوئی ہی تفسیر بیضاوی مین ہی کہا گیا نازل ہوئی یہہ آیہ اوس متعہ مین کہ تین روز
تک فتح مکہ مین تہا اور بعد منسوخ ہوا اور تفسیر کشاف اور تفسیر مدارک سی بہی ایسا ہی سمجہہ ہی اور تفسیر کبیر سی یون ہی عمران
بن حصین سی مروی ہی کہ اوسنی کہا نازل ہوا آیہ متعہ کا قران مین اور بعد اوسکی کوئی آیہ ناسخ اوسکا نازل نہین ہوا اور متعہ
کیا ہم نی پیغمبر خدا کی سامنی اور آنحضرت نی اپنی زندگی مین تا دم وفات اوس سی نہی نہین کی پہر کہا ایکمرد نی اپنی رای سے

جو جاتا او رتفسیر قرطبی مین بھی کہا مقاتل نے مراد اس آیہ سے متعہ ہی اور تفسیر زاہدی مین یون ہی خدا کی لفظ
اجر کا کہنا مہر اور صداق کہنا دلیل ہے کہ اس آیہ سے متعہ مراد ہی اور تفسیر در منثور مین مجاہد سے روایت ہی کہ اس آیت سے
نکاح متعہ مراد ہی بالجملہ وہ قیود ثلثہ ہرگز دلیل درست متعۃ النسا نہین ہوسکتی اور نہ موجب خلاف اکثر کی قرائن ہونگے
اور خلاف کثیر کا ہونا قرائن عقلاً و نقلاً غیر ممکن ہے **قال** المجیب الظریف اور آیہ محکمہ ماضیہ الا علی
ازواجہم الآیۃ **اقول** بفضل العلی اللطیف جواب دندان شکن اسکا بھی سطاوی جواب استفتای قران
شریف مین کذر افانظر ثمہ **قال** المجیب الظریف اور احادیث آیۃ **اقول** بفضل العلی اللطیف احادیث
آیتہ اگر موافق داب مناظرہ کی مسلمات امامیہ سے ہونگی جواب ونکا انشاء اللہ المستعان لکھا جاویگا اور اگر مجیب ظریف موافق
اپنی عادت کی خلاف فن مناظرہ اپنی یہان کی روایات خانگی پیش کریگا تو وہ خود مدخول و مجروح ہین **قال**
المجیب الظریف و ارشاد جناب عمر کہ واللہ اللھم انی لا احل لھم شیئا حرمت علیھم و لا
احرم علیھم شیئا احللتہ **اقول** بفضل العلی اللطیف **اولاً** قول مجیب ظریف کا کہ دلیل حرمت
متعۃ النسا کی یہہ قول عمر ہی قبیل ہذیانات سے ہی کہ محصل اسکا معلوم نہین ہوتا قول عمر کو دلیل اور گواہ اوسی کے
فعل پر لانا سفاہت بحت او رمن قبیل شہادۃ بصب علی ذنبہ ہی او **ثانیاً** روایات عامیہ مناظرہ امامیہ مین پیش (۱۰۴۳
کرنا جہالت وخلاف داب مناظرہ ہی اور **ثالثاً** یہہ قول فاروق سینون کا واللہ اللھم او کذ بحلف
خطاباً الی اللہ تعالی نہین معلوم کہ خطاب ابتدا ہی یا جواب کسی کلام خدا کا ہی اور بہرحال مختل المعنی ہے
اور **رابعاً** یہہ قول مثل بول اوس کا ذب غادر کا کذب بحت او رجمع خرخرح زبانی ہی اور مناقض ہے
اوسکی قول و انا احرمھما کا کہ یہہ قول معاضد بروایات کثیرہ سنیہ ہی عرفہ مات ہی کہ باآنکہ اوس سے کوئی حلف
نہین لیتا اور سوا ای و لا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم کے قسم کہانا خوب نہین ہی بلکہ حلف کرنا بلا حاجت
اپنی آپکو منسوب بکذب و رمخاطب کو منسوب بسوء ظن کرنا ہی خلیفہ جی خدا تعالی سے خطاب کرکی العیاذ باللہ
خطاب بحضرت جلشانہ کو بدگمانی سے منسوب کرکی خود بخود ہوکر بقسم کہتا ہی کہ مین تیری حلال کو حرام نہین کرتا اور
لطف یہہ ہی کہ باوصف ایسی حلف شدید کی متعون مشروع و حلال کو حرام کرتی ہین فرماتی ہین متعتان کانتا
مشروعتین علی عہد رسول اللہ و انا احرمھما محض یہہ ہی کہ یہہ جمع خرخرح زبانی ایسی کا ذب غادر
کا جسکی کذب و غدر کی گواہ حضرت عباس عم رسول و جناب امیر رادر ریحان برادر پیغمبر خدا کی ہون عقلا
کی نزدیک کب پایہ اعتبار مین ہو سکتا ہے اور معارضہ اوسکی قول انا احرمھما کا کہ معاضدت اوسکی روایات

معتمدہ سنیون مین زیادہ از حد چہپا ہین کیونکر کر سکتا ہی حقیر وسطی کون نفس صانع کی اسجگہہ چند معاضدات اما
جر مہما کی اور مکذب اس قول کی لکہتا ہی صاحب عقول سلیمہ بچشم انصاف دیکہین اور بگوش ہوش سنین کہ منجملہ
معاضدات اما جر مہما کی یہہ روایت جامع الاصول کی ہی کہ کہا ابن عباس نی ما کانت المتعۃ الا رحمۃ رحم
اللہ بہا هذہ الامۃ ولو لا نہی ابن الخطاب عنہا ما زنی الا شقی اور تفسیر محمد جریر طبری مین اور تفسیر
نیشاپوری مین یون ہی کہ مروی ہی امیر المومنین علی سی لولا نہی عمر المتعۃ ما زنی الا شقی اور ایسا ہی
تفسیر در منثور مین ہی اور خلاصہ ان روایات کا یہہ ہی کہ ابن عباس اور جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا اگر عمر متعہ نساء کی
نہی نکرتا تو زنا نکرتا مگر بدبخت یا زنا کرتی مگر تہوڑی اور بہی منجملہ معاضدات وا ناجر مہما کی قول عمران بن حصین
ہی ثم قال رجل برأیہ ما شاء کہ تفسیر کبیر و مسند احمد حنبل وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ مین موجود ہے
اور بہی منجملہ معاضدات ا ناجر مہما کی روایت سودہ بیشی ہی کہ تاریخ طبری مین مذکور ہی اور عدو اللہ دہلوی ولد
شاہ عبد العزیز دہلوی نی کہ مود ای ہے برعکس نہند نام زنگی کافور کی معروف ولی اللہ تہا اپنی کتاب
ازالۃ الخفا موسومہ مین بہی اوسکو لکہا ہی وہ روایت فی محلہ طولانی ہی خلاصہ اوسکی دو فقرون کا جو ذکر متعون
مین ہین لکہتا ہون کہا سودہ بیشی نی کہ مین نی عمر سی کہا لوگ کہتی ہین تمنی متعہ الحج کو حج کی مہینون مین حرام
کیا ہی حالانکہ رسول خدا اور ابو بکر نی اوسکو حرام نہین کیا عمر نی کہا ہان سچ ہی مین نی اوسکو حرام کیا ہے
اسواسطی کہ اگر تم لوگ مہینون مین حج کی متعہ کرو گی تو اوسکو تم حج سی کافی جانو گی پہر حج نکرو گی اور مکہ تمام
سال عمرہ کرنی والون سی خالی رہیگا اور یہہ کام مین نی اچہا کیا ہی پہر سودہ بیشی نی کہا لوگ کہتی ہین کہ تمنی متعہ نساء کو
حرام کیا حالانکہ خدا تعالی نی اوسکی رخصت دی ہی اور ہم متعہ کرتی تہی ایک مشت آرد وغیرہ پر اور تین دن کے
بعد چہوڑ دیتی تہی عمر نی کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی متعہ کو حلال کیا تہا ضرورت مین اور لوگ اوسکو
بغیر ضرورت کی کرنی لگی پس اب جو شخص چاہی نکاح کری ایک مشت آرد وغیرہ پر اور تین دن کی بعد چہوڑ دی بطلاق
اور یہہ کام ہی مین نی اچہا کیا ہی اور رای میری صواب پر ہی انتہی عجیب ظریف دیکہی کہ خلیفہ جی نی سودہ شیعی
سی یہہ نہین کہا کہ پیغمبر خدا او ان دونو متعون کو حرام کر چکی تہی مین نی صرف اونکی حرمت کی دی ہی بلکہ یہی کہا
کہ رای میری صواب پر ہی اور مین نی اونکا حرام کرنا اچہا کام کیا پہلی و ظریفہ جی سی سودہ بیشی نی جو کہا کہ
لوگ کہتی ہین تمنی متعون کو حرام کیا ہی خلیفہ جی نی قول سودہ بیشی کو تسلیم کیا اور اوسی وا اللہ اللہم
انی لا احل لهم شیئا حرمت علیهم ولا احرم علیهم شیئا احللتہ کہا اگر اپنی اس قول

زن علیہ

۱۶۴

ہین خلیفہ صادق تہی مو سودہ لیتی سی کیون نہ کہا بالجملہ روایت سودہ لینی مکذب روایت واللہ اللہم انی لا احل
اشیاء حرمتہ آہ کی ہی اور منجملہ معاضدات انا احرمہما کی وہ روایت ہی کہ صاحب جامع الاصول مسلم اور نسائی سے
لایا ہی محصل اوسکا یہہ ہی کہ ابو موسی فتوی جواز حج تمتع کا دیتا تہا ایک شخص نے اوس سی کہا بہتر یہہ ہی کہ تو فتوی
مذی تجکو معلوم نہین کہ عمر نی کیا احداث کیا ہی ابو موسی نی عمر سی ملاقات کی او حقیقت حال پوچہی عمر نی کہا مین جانتا ہون
کہ پیغمبر خدا نی اور اونکی اصحاب نے حج تمتع کیا ہی لاکن مین مکروہ جانتا ہون اور مجکو اچہا نہین معلوم ہوتا کہ لوگ محل اراک
عورتون سی مقاربت کرین پہر غسل کرکی حج کی لیئی آوین اوس حالت مین کہ آب غسل کا اونکی سر سی ٹپکتا ہو انتہی
عجب عطر لیف دیکہی کہ خلیفہ جی نی ابو موسی سی اقرار کیا کہ اوسنی متعہ حلال کو اپنی رای سی حرام کیا ہی اور خلیفہ جی نے
ابو موسی سے اَللّٰھُمَّ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَا اُحِلُّ لَھُمْ شَیْئًا حَرَّمْتَ عَلَیْھِمْ وَلَا اُحَرِّمُ لَھُمْ شَیْئًا اَحْلَلْتَہٗ
نہ کہا کہ یہہ قول صرف جمع وخرج زبانی ہی اور منجملہ معاضدات انا احرمہما کی اور منجملہ مکذبات اَللّٰھُمَّ وَاللّٰہِ اِنِّیْ
لَا اُحَرِّمُ شَیْئًا اَحْلَلْتَہٗ کی وہ روایت ہی جو دہلی بعد پدر صاحب تحفہ مسروقہ نے
ازالۃ الخفا مین لکہی ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ کہا جابر بن عبد اللہ نی متعہ کیا ہمنی ساتہہ پیغمبر خدا اور ساتہہ ابو بکر کے
جب عمر خلیفہ ہوا اوسنی خطبہ پڑہا اور خطبہ مین کہا کہ قران وہی قران ہی اور رسول وہی رسول ہین دو متعی پیغمبر خدا ١٦٥
کی عہد مین تہی متعہ حج ومتعہ نسا منع کیا مینی ان دونون کو اور وہ دونون نہین ہین بعد پیغمبر کی انتہی پوشیدہ
نہین کہ لفظ متعتا ہما اور لیستا بعدہ اور انا احرمہما متحد المعنی ہین اور یہہ روایت بہی تکذیب وَاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ لَا اُحَرِّمُ شَیْئًا کی کرتی ہی اور منجملہ معاضدات انا احرمہما و مکذبات واللہ اللہم انی لا احرم کی یہہ ہے
کہ علامہ تفتازانی اور علامہ قوشجی نی مسئلہ تحریم متعتین کو اجتہادات عمر مین شمار کیا ہی فذلکہ کلام یہہ ہے
کہ جمع وخرج زبانی عمر کا وَاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَا اُحِلُّ لَھُمْ شَیْئًا حَرَّمْتَ عَلَیْھِمْ وَلَا اُحَرِّمُ عَلَیْھِمْ
شَیْئًا اَحْلَلْتَہٗ معارضہ اوسکی قول مُتْعَتَانِ کَانَتَا مَشْرُوْعَتَیْنِ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَنَا
اُحَرِّمُھُمَا کہ معاضدات اسکی کتب سنیہ مین بہت ہین بیان نہین کرسکتا اور جمع وخرج زبانی مذکور دلیل حرمت
متعہ نسا نہین ہوسکتا اور تماشا تشریعات عمر کی دین خدا مین کتب سنیون مین بہت مذکور ہین اور وہ
تکذیب مین لا احل لھم شیئا حرمت علیہم ولا احرم شیئا احللتہ کی کافی ہی اور وافی ہین حقیقت حال یہہ ہی کہ جو کچہہ
عمر کی دل مین آتا تہا وہی کرتا تہا امر ونہی او حلت وحرمت شرعی کا کچہہ لحاظ نہین کرتا تہا لا احل حراما ولا احرم حلالا اوسکا
اتنا اعتبار نہین رکہتا مشکوۃ مین ہی مالک کہتا ہی مجکو پہونچی روایت یہ پہونچی کہ موذن نماز صبح کی خبر دینی کو عمر کی

باس گیا او کو خواب غفلت مین پایا تب موذن نی کہا الصلوۃ خیر من النوم عمر نی موذن کو حکم دیا کہ اس فقرہ
کو اذان صبح مین داخل کر اتنی عجیب غطریف دیکہی کہ حی علی خیر العمل کو کہ پیغمبر خدا کی عہد مین داخل اذان تہا
نکال ڈالا اور الصلوۃ خیر من النوم کو جو حضرت کی عہد مین داخل اذان نتہا داخل کرنا تشریع فی الدین ہی یا نہین
اور تکذیب لا احل حراما ولا احرم حلالا کی ہی یا نہین اور نہایہ ابن اثیر مین ہی کہ عمر ایام قحط مین اجازت نکاح کرنی کے
نہین دیتا تہا اور احیاء العلوم غزالی مین ہی کہ عمر نے قصد جریہ الکانی کا کیا اون لوگون پر کہ با وصف استطاعت
کی حج نکرین اور بہی احیاء العلوم مذکور مین ہی کہ حاجی لوگ جب حج کر چکتی تہی تو عمر اونکو مارتا تہا اور مکہ معظمہ سی نکالتا تہا
اور کہتا تہا اپنی وطنون کو چلی جاؤ اور آدمیون کو کثرت طواف سی منع کرتا تہا اور کہتا تہا مین درتا ہون کہ آدمی
کعبہ سی کہین مانوس نہو جاوین باوجودیکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آدمیون کو حکم کثرت طوف کا کرتی تہے
اور شیخ عبد الحق دہلوی نے لکہا ہی کہ خلیفہ جی کہڑی ہو کر پیشاب کیا کرتی تہی باوجودیکہ پیغمبر خدا نی اس فعل سی اوسکو
نہی کی تہی عبارت شیخ عبد الحق کے بعینہا یہہ ہی بول کردن استادہ یا از بقایای عادت جاہلیت بود یا بجہت عذری
کہ اورا عارض شدہ بود و در حدیث عمر وجہی دیگر گفتہ اند کہ وی گفتہ کہ ایستادہ بول کردن نگاہ دارندہ تر است دبر را
پس تواند کہ در انوقت اورا علتی عارض بود کہ بدان ملاحظہ داشت کہ چیزی از طرف دیگر بدر آید و باوجود آن کہ نہی کردہ
ازان حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر را چنانچہ در حدیث وارد شدہ یا عمر لا تبل قائما انتہی
سنی لوگ لطایف اس عبارت کی اور خوارق عادت اپنی شیخ المشایخ اور بڑی پیر کی دیکہین کہ پیغمبر خدا نی تو
نہی کی اوسکو کہڑی ہو کر پیشاب کرنی سی اور وہ شیخ المشایخ اپنی دبر کی علت کی ملاحظہ سی کہڑا ہو کر پیشاب کرتا
رہا اور پیغمبر کے نہی پر اصلا التفات کیا ظاہرا موافق اعتقاد سنیون کی کہ وہ اتالیق پیغمبر کا تہا اور رای سکے
موافق وحی وکتاب کے تہی اوسنی بعض اون احکام کو جو پیغمبر خدا نی بحکم خدای تبارک وتعالی امت کو پہونچا
تہی اگر اپنی رای واجتہاد سی منسوخ کیا تو سنیونکو اوسمین تاویل سکے کون ضرورت ہی رای اوسکی موافق
وحی وکتاب کی تہی اوسکو نسخ احکام کا اختیار ہوگا تاویل علیل انا احرمہما کی بہ اخبر عن حرمتہا اور بقول مثل بول
اوسکی واللہ اللہم لنی احرم علیہم شیئا احلتہ کی کرنا تضییع بی فایدہ ہی حقیر اسجگہہ یہہ کہتا ہے
کہ ملا تفتازانی اور اوسکی اذناب نی انا احرمہما کی تو تاویل نہیں اپنی دانست مین کرلی گو وہ ٹہیک نہین مبتنی ان
تشریعات عمری اور تحریم حلال اور تحلیل حرام کی کیا تاویل کرینگی اور قول مثل بول اوسکا اللہم انی لا احل
لہم شیئا حرمتہ علیہم ولا احرم شیئا احللتہ ان امور پر کیونکر راست اویگا کہ خدای تعالی تو حکم

بدعت سیوم [illegible] الصلوۃ خیر من النوم [illegible]

[illegible] کہڑی ہو کر پیشاب کرنا خلیفہ جی کا [illegible]

(۳۶)

نہی

فانکحوا ما طاب لکم من النساء اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتی ہین النکاح سنتی فمن
رغب عن سنتی فلیس منی اور ذات شریف ایسی حلال کو ایام قحط مین حرام کرتی ہی اور یہی ذات شریف مسلمانون
پر جزیہ تجویز کرتی ہین اور حرام خدا کو حلال فرماتی ہین اور خدا ورسول خدا آدمیونکو حج کرنی اور طواف کا حکم کرتی ہین
اور ذات شریف کثرت طواف سی آدمیونکو منع کرتی ہین اور حاجیونکو مار مار کر مکہ معظمہ سی بھگاتی ہین اور پیغمبر خدا انکو
فرماتی ہین ی عمر کہڑی ہوکر پیشاب نکر اور ذات شریف علی الرغم حکم پیغمبر کے کہڑی ہوکر
پیشاب کرتی ہین اور ٹانگ اوٹھا کر کتی کی طرح موتتی ہین اور خطبہ نکاح پیغمبر خدا کو مرغوب تہا اور ذات شریف کو ناگوار
اور شاق کما فی نہایۃ ابن الاثیر بالجملہ کتب معتمدہ سنیونکی تشریعات عمر سی مملو ہین انکی از بسیاری یہان مذکور
ہوتی اور یہہ سب تشریعات معاضد اوسکی قول انا احرمہما کی اور مکذب اوسکی قول لا احرم علیہم ما احللتہ کے ہین بعون
جبلہ انگیزے عمر کی بقول اللّٰہم انی لا احل لہم شیئاً حرمت علیہم ولا احرم علیہم شیئاً احللت
کی بکار آمد عمر و مجیب غطریف کی نہین اور یہہ قول کہ صرف سخن سازی اور جمع خرج زبانی ہی اور یہہ قول مخالف اوسکے
فعل کے ہی معارض انا احرمہما کا کہ محفوف بقراین قویہ اور معاضد بمعاضدات کثیرہ ہی نہین ہو سکتا مجیب غطریف
نی جو قول مذکور دلیل حرمت متعہ کی اور دلیل براءت عمر کی تشریع سی ٹہرایا ہیہ اوسکا خیال باطل باندہنا اور
دماغ بیہودہ بکا ہی **قال** المجیب الغطریف ورحدیث استبصار و تہذیب کے احرم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وآلہ یوم الحمر الاہلیۃ ونکاح المتعۃ ہی **اقول** بفضل العلی اللطیف **اولاً** مجیب غطریف
نی نقل حدیث تہذیب مین خیانت کی کہ وراثۃ کا ذبون اور غادرون اور خائنون سی پائی ہی عبارت اوسکی
یون ہے واما ما رواہ محمد بن احمد بن یحیی المکنی بابی جعفر عن ابی الجوزاء عن الحسین بن علوان
عن عمرو بن خالد عن زید بن علی عن آبائہ عن علی علیہ السلام قال حرم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وآلہ یوم خیبر لحوم الحمر الاہلیۃ ونکاح المتعۃ فان ہذہ الروایۃ وردت مورد التقیۃ
وعلی ما یذہب الیہ مخالفوا الشیعۃ والعلم حاصل لکل من سمع الاخبار ان من دین
ائمتنا اباحۃ المتعۃ فلا یحتاج الی الاطناب انتہی مصنف لوگ دیکہین کہ مجیب غطریف نے
براہ خیانت حدیث مذکور سی لفظ یوم خیبر کا اوڑا دیا اور ہی صاحب تہذیب نی اوسکی تضعیف صحیح کی ہے اور اوسکو
مورد تقیہ مین جو کہا ہی مجیب نی اوس سی بہی غماض عین کیا اور **ثانیاً** بعض راوی حدیث مذکور کی باتفاق
شیعہ وسنی کے متروک و ہالک ہین تو حدیث مذکور من حیث السند ضعیف ٹہری اور قابل احتجاج کی نہوئی اور

(۱۴۷)

ہونی محمل صحیح اوسکا سوای تقیہ کی نہین ہو سکتا اور ہصورتین تمسک و استدلال بحدیث مذکور شبعہ پر روا اور
جائز نہین ہوتا کسو اسطی کہ حسین بن علوان کلبی جو سلسلہ رواۃ حدیث مذکور مین ہی بتصریح شمس الدین ذہبی سنے
کی کتاب مغنی مین کہ سینو نکی نزدیک کتاب مذکور اور اوسکا مصنف دونو معتمد ہین متروک اور ہالک ہی اور
بتصریح صاحب نقد الرجال اور صاحب رجال کبیر کی حسین بن علوان مذکور سنی ہے غیر معتمد ہین اور ضعفا سی اکثر روایت
کرتا ہی وعلی ما العباس بار روایات ہی حدیث مذکور کی مروج ہین تو یہہ حدیث ضعیف الاسناد کہ مورد تقیہ میں
وارد ہی معارض نہین ہو سکتی حدیث متفق علیہ بین الفریقین اور مقبول الطرفین سے کہ قول عمر بن الخطاب عنہما
ما ذنی کلا متنوق کے کہ مجبر حلت متعہ سی ہی اور ابن عباس اور جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کتب معتمدہ
سنیو نمین ہی مثل نہایہ ابن اثیر اور تفسیر ثعلبی و تفسیر ثعالبی اور تفسیر نیشاپوری اور تفسیر در منثور سیوطی اور تفسیر محمد
حریر طبری و تفسیر قرطبی اور کنز العمال مین مذکور ہین اسصورتین حدیث تہذیب کے جو مورد تقیہ مین وارد ہی اور مجیب نے
اوسکو بخیانت نقل کیا ہی کسیطرح دلیل حرمت متعہ کی نہین ہو سکتی اور ثالثاً علی تقدیر فرض المحال اسلمنا
کہ حدیث تہذیب مورد تقیہ مین وارد نہین اور اوسکی حال رواۃ اور ضعف اسناد سی جی اوسکی ہمنی بلحاظ مجیب لطیف
کی اغماض عین اور غض بصر کیا پہر بہی اوس سی حرمت دایمی متعہ کی ثابت نہین ہوتی جو مدعا مجیب کا ہی اسواسطی (١٤
کہ حدیث مذکور مین تصریح تحریم متعہ کی بروز خیبر ہے فرض کردم کہ روز خیبر پیغمبر خدا نی اوسکو حرام کیا ہو لاکن بعد روز
خیبر کی جو باتفاق فریقین و بتصریح صنادید سنیہ کے حلت متعہ کی بار دگر اوطاس وغیرہ مین ثابت ہی اوسکی تحریم
مجیب کہانسی ثابت کر سکیگا پس حدیث تہذیب و استبصار سی مطلب مجیب و سینو نکا ثابت نہین ہوتا اگر کتب
شیعہ سی کوئی حدیث تحریم متعہ کی بعد اوطاس کے ہو وی تو مجیب ورا اوسکی اعراب پیش کرین و انی لہم
ذلک اور یہہ حدیث تہذیب کی بمفاد الاحادیث تفسیر بعضہم بعضاً مفسر حدیث استبصار کے بلکہ من حیث
الاسناد و الرواۃ عین اوسکی ہے قال المجیب اللطیف اور متعہ الحج کہ جسمین سعی بین الصفا و المروہ پہلے
طواف قدوم کی اور پہلی طواف زیارت کی کرتی ہین یا وہ کہ اشہر حج مین عمرہ بجا لاکر اوسی سفر مین حج ادا
کرتی ہین یہہ دونون اتبک مشروع ہین کسی نے اونکو حرام نہین کیا اقول بفضل العلی اللطیف اولاً
یہان مثل مشہور مدعی سست اور گواہ چست ٹہیک بیٹہی عمر تو خود کہتا ہی متعتان کانتا علی عہد
رسول اللہ وانا احرمہما مجیب ظریف کہتا ہی کسی نے متعہ حج کو حرام نہین کیا بہلا مجیب ظریف
کی یہہ وکالت فضولے کون مانتا ہے ہان ٥ گر نشنود یا نشنود من گفتگوئی میکنم * دوسرا

امر ہی اور ثانیاً بنابر تصریح فخر رازی کی متعۃ الحج کی صورت یہہ ہی کہ احرام عمرہ کا حج کی مہینوں میں باندہ کر افعال
عمرہ کی بجا لاوین اور بعد ازان اوسی سال مین حج کرین سو اس متعۃ الحج کو بلاشبہ عمر نی حرام کیا ہی مجیب غطریف جو
چاہی سو کہی انکار بدیہی کا کیا علاج صاحب جامع الاصول مسلم اور نسائی سی جو روایت ابو موسی کے لایا ہی جسکو ہم اوپر
معاضدات ناہرہ میں ذکر کر چکی ہین اوسکی آخر مین یون ہی کہ عمر نی ابو موسی سی کہا مین جانتا ہون کہ پیغمبر خدا
اور اونکی اصحاب نے حج تمتع کیا ہی لاکن مین مکروہ جانتا ہون اور مجھکو برا معلوم ہوتا ہی کہ لوگ محل ہو کر عورتون
سی مقاربت کرین اور غسل کر کی حج کو آوین اوس حالتمین کہ آب غسل اونکی سرونسی ٹپکتا ہو مجیب غطریف دیکہی کہ
اس حدیث صحیح مسلم اور صحیح نسائی مین اقرار عمر کا تصریح ہی کہ حج تمتع کو پیغمبر خدا اور اونکی اصحاب نی کیا ہے
اور یہی اقرار اپنی حرام کرنی کا باین عبارت کہ مجھکو برا معلوم ہوتا ہی لوگون کا مقاربت عورتونسی کرکے اور غسل
کر کی حج [illegible] موجود ہی سبحان اللہ عمر خدا اور رسول خدا اسی علم اور زیادہ غیرت دار تھا نعوذ باللہ منہ کہ خدا
اور رسول کو وہ امر برا اور مکروہ معلوم نہوا عمر کو برا اور مکروہ معلوم ہوا یہہ تو بادی النظر مین بہی صریح تشریع فی الدین بلکہ
صریح نسخ شریعت ختم المرسلین اور مشاقت و محادہ خدا اور رسول ہے ان الذین یحادون اللہ ورسولہ اولئک
(۱۴۹) فی الاذلین قال المجیب الغطریف لاکن وہ متعۃ الحج کہ طواف کے بعد اگر ہدی میسر نہو تو افعال عمرہ کی بجا لا کر
حج کو فسخ کرین البتہ یہہ حرام ہی اور بسبب اسکی حرمت کے کریمہ واتموا الحج والعمرۃ للہ اور امر موسی کا حرمت
المنسوخ ہی کیونکہ یہہ مخصوص حجۃ الوداع مین تہا واسطی مٹانی رسم جاہلیت کی کہ کفار انکار تمتع کو اشہر حج
الفجر الفجور جانتی تہی جیسا بخاری مین مذکور ہی اقول بعون الملک اللطیف اولاً یہہ معنی متعۃ الحج کی جو مجیب غطریف
نی تقلید شیوخ علوی اور ورثہ بلا غبیہ لکہی تطویل بلا طائل ہی کیونکہ مجیب اور اوسکی اسلاف کو مفید نہین کیونکہ اسواسطی
کہ مطلب المحقق اما میہ کا ہر طرح حاصل ہی کہ باعتراف خود خلیفہ جی اور اکثر اکابر صحابہ سنیو نکے ثابت ہی کہ جو متعۃ
الحج کہ پیغمبر خدا مین مباح اور رائج تہا خلیفہ جی نی اوسکو حرام کیا خواہ بایمعنی فرض کیا جاوی خواہ بمعنی دیگر گردن خلیفہ جی
طوق تشریع فی الدین اور ابداع فی الدین سی باین حیلہ و حوالہ نہین نکل سکتی اور ثانیاً حدیث ابو موسی میں
جو جامع الاصول سے قبل ازین ہم لکہ چکی ہین مصرح ہی کہ عمر نی اوس متعۃ الحج کو حرام کیا ہی کہ عبارت ہے
اوس سے کہ حج کی مہینون مین احرام عمرہ کا باندہ کر افعال عمرہ کی بجا لائی اور محل ہو جائی اور پہر اوسی سال مین اوسی سفر
مین حج کری مجیب نے جو کہا کہ وہ متعۃ الحج حرام ہی کہ طواف کے بعد اگر ہدی میسر نہو تو افعال عمرہ کی بجا لا کر حج کو
فسخ کرے سو یہہ ذکر نسلا مجیب کا ہی اور ثالثاً نہایت تعجب ہے کہ مجیب غطریف اور اوسکی اسلاف اسقدر نہین سمجھے

۔ سخ حج بسوی عمرہ مین ثم تروحون الی الحج تقطر ذ کورهم جسکو عمر مکروہ جانتا ہی اور اپنی زعم باطل
مین اوسکو سبب تحریم متعہ کا بتاتا ہے کہان ہی وہان تو حج فسخ ہی کیا گیا ہی بلادت اور جمود ذہنی
انتہا سین اور را لعا فرض کردم کہ متعۃ الحج سی قول عمر انا احرمہما مین فسخ حج بسوی عمرہ ہی مرادہی اور بقول مجیب
غطریف اور اوسکی اسلاف کے آیہ واتموا الحج والعمرۃ للہ دلیل حرمت فسخ حج الی العمرہ کی ہوہی۔
لاکن پیغمبر اور اونکی اصحاب جو اوسکو کرتی رہے تو وہ خلاف زعم باطل مجیب کے معنی آیہ واتموا الحج والعمرۃ
للہ کی نہ سمجہی اور اوسکو دلیل حرمت فسخ حج الی العمرہ کی بجان سکی کہ خود بہی کیا اور اصحاب کو بہی اوسکی کرنی کا حکم
دیا اور خلیفہ جی اور مجیب غطریف آیہ واتموا الحج والعمرۃ للہ کی معنی اور اوسکی دلالت کو سمجہی اور فسخ حج الی العمرہ
کو حرام کیا اس تقدیر پر خدای تبارک و تعالی کو لازم تہا کہ عمر کو نبی اور مجیب غطریف اور اوسکی اضراب کو اوصیا نبی کرتا کہ
از عقل و فہم مین پیغمبر خدا پر نعوذ باللہ منہ فائق ہین یارب مگر یہہ کہ بزعم مجیب آیہ مذکورہ بعد پیغمبر خدا کی عمر پر نازل ہوا
ہو اور مجیب غطریف عوام کی دلمین یہہ وسوسہ نہین ڈال سکتا کہ پیغمبر خدا اور اونکی اصحاب کا فسخ حج الی العمرہ کرنا ثابت نہین
کسواسطی کہ حدیث صحیح مسلم اور نسائی مین جو جامع الاصول مین سی مذکور ہوئی یہہ فقرہ موجود ہی فقال عمر قد
علمت ان النبی قد فعلہ واصحابہ ولکن کرہت ان یظلوا بہا معرسین بہن فی الاراک ثم
یروحون فی الحج تقطر رؤسهم بالجملہ یہہ سخن ہماری مجیب کی کہ وہ متعۃ الحج حرام ہی کہ طواف کی بعد اگر ہدی
میسر نہو تو افعال عمرہ کی بجا لاکر حج کو فسخ کرین کسطرح ٹہیک نہین منہی اور خواستا فسخ حج کو مخصوص حجۃ الوداع
کہنا دعوی بلا دلیل ہی اثبات اسکا بدلیل مقبول الخصم لازم اور روایات نووی و بخاری کی امامیہ کی مقابلہ مین پیش کرنا سفاہت
بحت ہی ونکو اپنی بخاری ہین رکہہ چہوڑنا مناسب قال المجیب الغطریف ب حلت دونون متعون کی مفہوم مخالف
ارشاد فاروق اعظم سی کہان ثابت ہی اقول بفضل العلی اللطیف جب مزعومات باطلہ اور توہمات فاسدہ
مجیب غطریف کی اوسی کی صحاح ستہ اور کتب معتمدہ کی روایات سی وہی براہین ساطعہ اور دلایل قاطعہ ہم ذکر چکی
اور اوسکی ترہات اور مغویات کو قابلیت احتجاج اور لیاقت استدلال سی گرا چکی تو حلت دونون متعون کی ثابت
و باقی رہی و حرام کرنا عمر کا بیکار اور وہ حرام کرنی مین زیانکار ہوا فقد جاء الحق و زہق الباطل ان الباطل
کان زہوقا اور مجیب غطریف نے خلیفہ جی کو فاروق اعظم کا جو خطاب دیا غالبا بایں معنی ہوگا کہ خلیفہ جی بڑی بڑی
والیوں مین کہ ماری ڈر کی ہمیشہ فرار عن الزحف و تولی دبر کرتی رہی قال المجیب الغطریف اور وحی الہی نی انکی تائید کی
اقول بفضل العلی اللطیف ظاہرا مافی الضمیر مجیب غطریف کا اس عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ آیات قرآن

(۱۵۰)

دعوی بلا دلیل

موید عمر

سو یہ عمر کی اور مجیب غطریف کی تحریم متعتین میں ہی حالانکہ مجیب نے کوئی آیہ موید تحریم نہیں لکھی پھر یہہ مغلطہ کونسا
پر مغلطہ بازی کسو سطی اور حقیقت حال یہہ ہے کہ مجیب نے اپنا مدار کار مغلطہ بازی پر رکھا ہی ورنہ کیا اوسکو قول ابی عمران
بن حصین کا ولم ینزل بعدھا آیۃ تنسخھا یاد نہیں اور کیا مجیب یہہ نہیں سمجھتا کہ اگر کوئی آیہ تحریم متعتین میں نازل
ہوئی ہوتی تو خلیفہ جی منبر پر انا حرمہما کیون کہتی وہ آیات تحریم ہی پڑھ دیتی وَاِذْ لَیْسَ فَلَیْسَ اور مخفی نہیں کہ نزول
آیہ فما استمتعتم بہ منھن الآیہ کا حلت متعہ نساء میں باعتراف مجاہد اور مقاتل اور سدی اور ابن عباس اور ابی
ابن کعب وغیرہ اکابر سنیوں کی اور باقرار ثعلبی اور زاہدی وغیرہ مفسرین سنیوں کی اور نزول آیہ فمن تمتع بالعمرۃ
الی الحج الآیۃ حلت حج تمتع میں جیسا کہ رشید الانبیاء الجھی خارستان شوکت عمریہ میں جواب پنجم قاعدہ ثانیہ میں لکھا ہے
نص ہے اس امر کی کہ وحی الٰہی اور آیات قرآنی موید الحق امامیہ کی حلت متعتین میں ہیں نہ موید حرام کرنیوالی کی نہ اوسکی اذناب کے
اور مجیب غطریف نے الفاظ وحی الٰہی کا بظاہر موہم نزول وحی کا عمر پر ہوتا ہی استعمال کیا یہہ مغلطہ در مغلطہ ہی **قال**
المجیب الغطریف پھر باوجود اسکے اگر فرماوی کہ ہم معنی اخیر کی مجازی ہی حقیقت کی ہوتی ہم مجاز کو نہیں مانتی بس اس تقدیر پر
اگر یہہ معنی نہ لیجئے گا تو ارشاد ایمہ میں کہ نحن المحللون حلالہ [illegible] والمحرمون حرامہ کیا کیجئے گا اگر معنی حقیقی پر رکھیئے گا
(۱۵۱ تو ممنوع ہی والا اس صورت میں جو جناب فاروق پر وارد [illegible] تھا وہ بعینہ حضرات ایمہ پر وارد ہی اور اگر معنی مجازی پر رکھیئے
تو مسلم لاکن ما نحن فیہ میں اس ارادے کا کون مانع ہی **اقول** بفضل العلی اللطیف خلاصہ اس قول مجیب غطریف کا یہہ ہے
جیسی کہ انا حرمہما قول خلیفہ جی کا معنی اخبر عن حرمتہما کی اگرچہ مجازی ہی لاکن اوسی یہی معنی مجازی لیا چاہتی کہ ارشاد ایمہ
نحن المحللون حلالہ والمحرمون حرامہ میں لیتی ہیں کسو سطی کہ قول عمر اور ارشاد ایمہ میں کوئی امر مابہ التفرقہ نہیں ہے
جواب با صواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ قیاس مجیب کا فاسد لاساس اور تاسیس اوس میں قیاس ہی کسو سطی کہ **اولاً** ارادہ معنے
مجازی کی لئی قرینہ صارفہ عن الحقیقت یعنی قرینہ مجاز کا کہ اوس قرینہ سی سامعین کو معنی مجازی لینی کا جزم حاصل ہوجاے
ضروری ہی سو وہ قرینہ ارشاد ایمہ علیہم السلام نحن المحللون حلالہ والمحرمون حرامہ میں لفظ حلالہ وحرامہ کا کہ قرینہ
متعین ہونی معنی مجازی کا ہی موجود ہی ایمہ علیہم السلام فرماتی ہیں کہ ہم خبر دینی والی ہیں حلال ہونی سی حلال خدا کی اور ہم
خبر دینی والی ہیں حرام ہونی سی حرام خدا کی بخلاف قول خلیفہ جی کی متعتان کانتا مشروعتین
فی عہد رسول اللہ وانا احرمہما کی کہ اسمیں قرینہ ارادہ معنی مجازی کا مفقود بلکہ قرائن اوسکی خلاف کی موجود ہیں
کہ لفظ کانتا اور لفظ مشروعتین اور تقدیم مسند الیہ کی ہے اور **ثانیاً** ارشاد ایمہ علیہم السلام میں معنی حقیقی حلت و
حرمت کی لفظ محللون اور محرمون میں مراد نہیں ہوسکتی کہ مجعولیت ذاتی لازم آتی ہی کہ وہ محال عقلی ہی حلال کا

حلال کرنا اور حرام کا حرام کرنا یعنی جب تو معنی مجازی کا وسمین متعین ہوتی اور یہہ دوسرا قرینہ قویہ ارادہ معنی مجازی کا ہوا

بخلاف قول عمر کی کہ اوسمین ارادہ معنی مجازی کا بسبب فقدان قرینہ کی ممنوع اور ارادہ معنی حقیقی مین کوئی محال لازم نہین آتا

تو قول خلیفہ جی مین ارادہ معنی حقیقی کا متعین ہوا اسلا عجیب غطریف نیا ہی کہ قول خلیفہ جی متعتان کانتا مشروعتین

فی عہد رسول اللہ وانا احرمہما مین کونسا قرینہ ہی کہ معنی خبر دہی کی لیئی جاوین اگر قول خلیفہ جی کا یون ہوتا

متعتان کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ ثم حرمتا فی عہدہ فانا احرمہما تو البتہ معنی خبر

دہی کے ہوسکتی وا ذلیس فلیس بالجملہ قول خلیفہ جی وانا احرمہما کی یہی معنی ہین کہ عمر فرماتی ہین دونون متعتون مشروع

نبی حرام کیا ہی جیسا کہ سودہ لیستی ہی عمر [illegible] سودہ لیستی کی کہا تہا ان [illegible] ہی مین نی متعہ کو حرام کیا ہی اور

روایت سودہ لیستی کی سابق ہین ازالہ الخفا [illegible] ہی اور اس تحریم اجتہادی کا موید ہی حکم کرنا خلیفہ جی کا برجم

متمتع جیسا کہ جمع بین الصحیحین حمیدی مین قول خلیفہ جی کا موجود ہی فان اوتی برجل نکح امرءۃ الی اجل رجمتہ

بالحجارۃ یعنی عمر فرماتی ہین اگر کسی مرد کو جسنی متعہ کیا ہو میری پاس لاوین گی تو مین اوسکو سنگسار کرونگا اور یہہ

ظاہر ہی کہ حکم خلیفہ جی کا برجم متمتع اپنی طرف سے ہی بغیر حکم شارع کی تہا او [illegible] بتصریحات امام رازی وغیرہ بیوست

وغیرہ کی جب حکم رجم متمتع کا [illegible] ور سیاست [illegible] خلیفہ جی کے طرف سے بغیر حکم شارع کی تہا [illegible] امری کہ [illegible]

اور سیاست [illegible] [illegible] حرام کرنا خلیفہ جی کا

[illegible] کی طرف سے بغیر حکم شارع کی [illegible] حکم کرنا

خلیفہ جی کا برجم متمتع [illegible] اوس شخص [illegible]

بہن وغیرہ محارم [illegible] جماع کری [illegible] تو متعہ کرنی والی پر کس طرح

حد رجم لازم ہوسکتی [illegible] جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ابن عباس وعبداللہ

بن مسعود اور [illegible] حضرت [illegible] کو حلال جانتی اور کرتی ہو لیتا [illegible] لازم ہو واحد کا اوس شخص پر کہ اپنی

محارم شرعیہ سی نکاح کر جماع کری ابو حنیفہ کی نزدیک کتب فقہیہ سنیون مین مصرح ہی فتاوی قاضی خان مین ہی

لو تزوج بذات رحم محرم نحو البنت والاخت والام والعمۃ والخالۃ وجامعہا لاحد علیہ فی

قول ابی حنیفۃ وان قال علمت انہا حرام علی یعنی اگر کوئی تزوج کری اپنی بیٹی اور بہن اور ما اور پہوپہی

اور خالہ کی ساتھ اور اوس سی جماع کری تو اوسپر حد نہین ابی حنیفہ کی نزدیک اگرچہ وہ ناکح اوسکو حرام ہی جانتا

ہو الغرض قول خلیفہ جی انا احرمہما مین مانع ارادہ معنی مجازی کا فقدان قرینہ مجازکا اور وجود قرائن حقیقت

(۱۵۲)

اور قیاس

اور قیاس کرنا اما حرمهما اوپر نحن المحللون ما احله اللہ والمحرمون ما حرمه کے قرینہ مجاز کا موجود
ہی قیاس مع الفارق ہی **قال** المجیب اللطیف اور معہذا اپنے والد بزرگوار کو کیا جواب دیجیے گا کہ وہ اسی قول
ایمہ کی تفسیر اپنی کتاب حسام میں ابن عباس سے افادہ فرماتی ہیں یعنی درعہد جناب ایمہ است کہ تا ان اخبار فرمایند بڑی افسوس
مقام ہی کہ ملا زمان و اندازی گہر کی بہو خبر نہیں کہتے اور کا کیا ذکر ٥ گرہمی بی خبری صفت والا ہو * تا رو بود دیدہ نی
تہ و بالا ہوگی * **اقول** بفضل العلی اللطیف قول سابق میں تمام تفصیل ہم لکہ چکی کہ ارشاد ایمہ علیہم السلام
نحن المحللون ما احله اللہ ونحن المحرمون ما حرمه اللہ میں بسبب وجود قرینہ مجاز کی معنی مجازی متعین ہیں اور معنی حقیقی کا اوس
میں لینا مستلزم محال عقلی کو ہی بخلاف قول خلیفہ ثانی متعتان کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ وانا احرمهما
کی کہ بسبب فقدان قرینہ مجاز کی معنی حقیقی اوسکی متعین ہیں اور غفران مآب طاب ثراہ نی بہی کتاب مستطاب حسام میں ارشاد
ایمہ علیہم السلام کی بسبب وجود قرینہ کی معنی مجازی ہی تحریر فرمائی ہیں اور جناب مجتہد العصر دام ظلہ نی کچہہ خلاف اپنی والد ماجد
کی نہیں فرمایا جو مجیب غطریف براہ نادانی کلام عامیانہ کرتا ہی اور کہتا ہی کہ اپنی والد بزرگوار کو کیا جواب دیجیے گا اور لطف
یہ ہی کہ یہاں مجیب غطریف نی برخلاف اپنی اسلاف کی رستہ پکڑا کہ احل عن جن منهما کو معنی مجازی ناحر مهما کی کہا
اوسکی اسلاف تو اس معنی کو معنی حقیقی و متبادر اور موافق محاورہ کی کہتی چلی آئی ہیں بہلا مجیب غطریف اپنی اسلاف
کو اس اپنی خلاف کا کیا جواب دیگا جبکہ اوسکو اپنی گہر کا حال معلوم نہیں اور اگر معلوم ہین تو جدا حافظ ہی ٥
تو براوج فلک چہ دانی چیست * چون ندانی کہ در سرای تو کیست **قال** المجتہد العلام العریف و صحیح ترمذی
میں روایت ہی کہ ایک شخص نے کہ اہل شام سی تہا ابن عمر سی حال متعہ کا پوچہا ابن عمر نی کہا وہ حلال ہی اوس شخص نی
کہا کہ تمہارے باپ نی تو اوسکو منع کیا ہی ابن عمر نی کہا کہ تو مجکو بتا کہ اگر میری باپ نی اوس سی ممانعت کی اور کیا
اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی آیا میں ترک کروں سنت پیغمبر کو اور تابع ہوں اپنی باپ کی قول کا **قال**
المجیب الظریف جناب اجتہاد مآب کی دیانت سی بہت دور ہی کہ اسقدر نقل لفظ اور معنی میں خیانت کریں صحیح ترمذی
میں حدیث حرمت متعہ کی البتہ ابن عباس سی یون موجود ہی کہ قال انما کانت المتعۃ فی اول الاسلام کان
الرجل یقدم البلدۃ لیس لہ بہا معرفۃ فیتزوج المرأۃ بقدر ما یری انہ یقیم فتحفظ لہ متاعہ و
تصلح لہ شیئہ حتی اذا نزلت الآیۃ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم الآیۃ قال
ابن عباس فکل فرج سواہما فہو حرام **اقول** بفضل العلی اللطیف ملاہی دانشمندان روی
زمین کو کہ مجیب غطریف کی عقل و فہم و استعداد و فطانت کو دیکہیں کہ جناب مستطاب مجتہد العصر نی تو حدیث ابن عمر کی

۱۵۳

تصحیح مذہب سے کہ سنیون پر حجت ہے نقل کی ہے آپ روب کہتے ہین کہ مجتہد نے اسکی نقل لفظاً اور معنی مین خیانت
کی ہے اور تصحیح خیانت کی لیے حدیث ابن عباس کے ترمذی سے ذکر کی ماری کہنا بہوتی اٹکہہ کہان حدیث ابن عمر کی اور کہان
حدیث ابن عباس جناب مستطاب نے اسجگہہ حدیث ابن عباس کے ذکر ہی نہین کی پہر خیانت نقل لفظاً او معنی مین کہان اور
کسطرح ہوئی ظاہراً مجیب غطریف کو خلل دماغ ہے جو ایسے بی ٹہکانی کی کہتا ہے اور نسبت خیانت کی جناب مستطاب کے
طرف بلا وجہ کرتا ہے اِنَّ هٰذَا فِرْيَةٌ بِلَا مِرْيَةٍ اور جا ہے کہ مجیب غطریف کان کہول کر سنے کہ خائن لوگ وہ مین جنکے
خیانت کی خبر خدای عز اسمہ نی وحی مین دی ہے اور فرمایا ہے عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ اور جناب امیر علیہ السلام
اور حضرت عباس عم رسول مقبول انکو خائن اور کاذب اور غادر جانتے تہے مجیب غطریف اپنی تفاسیر اور اپنی صحاح مین
نام اونکی دیکہہ لے پہر اوسنے نسبت خیانت کی مصداق عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ پر جو بلا وجہ کے
مصداق خود غلط انشا غلط املا غلط کا ہے اندم برنکہ مجیب غطریف نے براہ مغالطہ کی اسجگہ حدیث ابن عباس جو ترمذی
سے ذکر کی صریح وضعی اور ابن عباس پر افترا و بہتان ہے کسواسطے کہ مضمون اوسکا یہہ ہے کہ ابن عباس کے نزدیک متعہ اول
اسلام مین تہا اور جب نازل ہوا آیہ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ تو ابن عباس نے کہا کہ وہ حرام ہے اور مخفی نہین کہ آیہ مذکورہ
مکی ہے تو اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ متعہ ابن عباس کے نزدیک مکہ ہی مین حرام ہوچکا تہا اور بعد ہجرت کے ابن (۱۵۴)
عباس اوسکو حلال نجانتے تہے حالانکہ یہہ خلاف واقع ہے کیونکہ ابن عباس حکم حلت متعہ کا اپنی آخر عمر تک دیتے
تہے چنانچہ عہد حکومت عبداللہ بن زبیر مین گفتگوی ابن عباس و ابن زبیر کی درباره متعہ کتب معتمدہ سنیون مین مصرح
ہے اسصورت مین مجیب غطریف اور اوسکا ترمذی بتاوے کہ آیہ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ کیا بعد عہد حکومت عبداللہ بن زبیر کے
ترمذی پر نازل ہوا ہے اگر مجیب غطریف مثوخ چشمی سے کہے کہ ہان آیہ مذکورہ بعد عہد مذکور کے ترمذی ہی پر نازل ہوا ہے تو
قابل خطاب کے نہین اور یہہ امر اظہر من الشمس ہے کہ اگر ابن عباس کے نزدیک متعہ اہل اسلام مین مکہ ہی مین بعد نزول آیہ
مذکورہ کے حرام ہوچکا تہا تو ابن عباس اپنی آخر عمر تک عہد عبداللہ بن زبیر مین فتوی اوسکی حلت کا کیون دیتے تہے
کتاب عقد ابن عبد ربہ مین مذکور ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے خطبہ پڑہا اور کہا ایہا الناس تم مین ایکمرد ہے کہ خدا نے اوسکی
انکہہ کو اندہا کیا ہے جیسا کہ اوسکی دلکو اندہا کیا ہے مراد اوس مرد سے ابن عباس تہے وہ مرد ام المومنین اور اصحاب
رسول سے لڑا اور فتوی حلت متعہ کا اوسنے دیا اوسوقت ابن عباس مسجد مین موجود تہے کہڑے ہوگئے اور اپنے غلام
عکرمہ سے کہا میرا موہنہ ابن زبیر کی طرف کردے پہر ابن عباس نے ابن زبیر کی طرف موہنہ کر کے کہا اگر خدا نے میری انکہہ
کا نور لے لیا ہے پس میرے دلمین اور میری عقل مین نور دیا ہے اور اے ابن زبیر تو نے جو کہا کہ مین ام المومنین سے لڑا

بس لوتی

پس تو نے اور تیری باپ نے اور تیری ماموں نے ام المومنین کو گہر سی نکالا حالانکہ ہماری سبب سی اوسکا نام ام المومنین ہوا اور ہم اوسکی بہترین ولا دہین اللہ تعالی اوسکی خطا سی درگذر کری اور تو اور باپ تیرا علی سی لڑنے اگر وہ مومن تہی تو تم مومنون سی لڑکی گمراہ ہوئی اور اگر وہ کافر تہی تو تم بسبب بہاگنی کی لڑائی سی کافر ہوئی اور متعہ کا یہہ حال ہی کہ مین نے امیر المومنین علی سی سنا کہ وہ کہتی تہی رسول خدا آئی اوسکی رخصت دی ہی پس مین نی اوسکا فتوی دیا اور اول مجمر متعہ کی جوان سلام مین روشن ہوئی ہی آل زبیر مین روشن ہوئی ہی انتہی اور ابن ابی الحدید معتزلی نی کہ بڑہای سینونکا ہی شرح نہج البلاغۃ مین اس مضمون کو زیادہ تر مصرح لکہا ہی کہ ابن عباس نے ابن زبیر سی متعہ کی بارہ مین کہا تو اپنی مادر اسما سی حال وجادر عوسجہ کا پوچہنا عبداللہ زبیر جب اپنی ماکی پاس گیا حال وجادر عوسجہ کا اوس سی پوچہا اوسکی مانی کہا آیا مین نی تجکو منع نہین کیا تہا ابن عباس اور بنی ہاشم سی کہ یہہ حاضر جواب ہین ابن زبیر نے کہا سچ ہی مین نی نا فرمانی تمہاری کی پہر اوسکی مانی کہا اس اندہی سی پرہیز کر کہ جن و انس اوس سی طاقت گفتگو کی نہین رکہتی اور جان لی کہ فضایح اور عیوب قریش کے اوسکو معلوم ہین اوس سی تمام عمر پرہیز کرنا اور دوسری روایت مین تصریح دو جادر عوسجہ کی اسطرح پر ہی کہ جب ابن زبیر نے اپنی مادر سی حال وجادر عوسجہ کا پوچہا تو اوس نے کہا کہ باپ تمہارا پیغمبر خدا کی پاس تہا عوسجہ نی دو جادر حضرت کی خدمت مین بطور ہدیہ کی نذر کی حضرت نی وہ جادرین تمہاری باپ کو عطا کین تمہاری باپ نے وہ نہین جادرون کی عوض مین
١٥٥ جیساکہ اندہا کیا ہی
مجہسی متعہ کیا اور مجکو تمہارا حمل رہا اور تم متعہ سی پیدا ہوئی انتہی اور صحیح مسلم مین سبرہ بن معبد سی مروی ہی اوسنے کہا کہ عروہ بن زبیر نے کہا کہ بہائی اوسکا عبداللہ بن زبیر مکہ مین آیا اور کہا کہ وہ لوگ کہ جنکی دلون کو خدانی اندہا کیا ہی اونکی آنکہون کو فتوی حلت متعہ کا دیتی ہین اور یہہ تعریض تہی ایک شخص پر اوس شخص نے عبداللہ بن زبیر کو پکارا کہ اور کہا کہ تو رذیل طبع ہیگا بتحقیق کہ متعہ عہد پیغمبر خدا مین کیا جاتا تہا ابن زبیر نے اوس شخص سے کہا تو مرتکب فجور کا ہوا قسم بخدا کہ اگر تو متعہ کریگا تو ضرور تجکو مین سنگسار کرونگا ابن شہاب کہتا ہی کہ مجکو خبر دی خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نی کہ ایکروز مین ایک شخص کے پاس بیٹہا تہا اوس شخص کے پاس ایکمرد اور آیا اور حکم متعہ کا پوچہا اوس شخص نے اوسکو حکم متعہ کرنی کا دیا پس اوس شخص سی ابن ابی عمرہ نی کہا بس کرو اور چپ ہو اوس شخص نی کہا مین نی کیا برا کہا قسم بخدا کہ متعہ عہد پیغمبر خدا مین کیا جاتا تہا انتہی اور صاحب فتح القدیر نے لکہا ہی کہ ابن زبیر نی تعریض ابن عباس کی تہی اور ابن عباس اندہی ہو گئی تہی اسیواسطی ابن زبیر نی کہا کہ اعمی الله ابصارهم اور یہہ گفتگو بعد وفات علی علیہ السلام کی عہد خلافت عبداللہ بن زبیر مین ہوئی تہی اس سے ثابت ہوتا ہی کہ ابن عباس ہمیشہ متعہ کو حلال جانتی رہی اور رجوع اوسکی حلت سی نہین کیا اور اوسکی حلت سی نہین پہری انتہی اور تفسیر کشاف مین ہی کہ ابن عباس

فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی پر بہی تہی اور اس آیہ کو محکمہ کہتی ہہی اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے
کہ ابن عباس کا مذہب یہہ ہی کہ آیہ متعہ کی محکمہ ہی غیر منسوخہ اور وہ نکاح متعہ کی رخصت دیتی تہی اور تفسیر قرطبی اور تفسیر در منثور
اور جامع الاصول اور نہایہ ابن اثیر میں ہی کہ ابن عباس نے کہا متعہ تہا مگر رحمت کہ خدا نی اس امت پر رحم کیا تہا اگر عمر
اوس سے نہی نکرتا تو زنا نکرتا مگر بدبخت یا تہوڑی آدمی اور فتح الباری میں ہی کہا ابن عبد البر نی کہ مذہب اصحاب ابن
عباس کا اہل یمن اور اہل مکہ سی اباحت متعہ ہی بعد رسولخدا کی ابن عباس اور ابن مسعود او معاویہ اور ابو سعید اور سلمہ
اور معبد بیٹی امیہ بن خلف کی اور جابر اور عمرو بن حریث اور روایت کی ہی جابر نی جمیع صحابہ سی اباحت متعہ کی عہد رسولخدا
اور ابو بکر اور عمر میں اور ثابت رہی اباحت متعہ پر تابعین سی طاوس اور سعید بن جبیر اور عطا اور سائر فقہای مکہ اور
بہی فتح الباری میں ہی کہا ابن بطال نی روایت کی ہے اہل یمن اور اہل مکہ نی ابن عباس سی اباحت متعہ کی اور
روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے رجوع کہ سندیں اوسکی ضعیف ہیں اور اجازت متعہ کی ابن عباس سی اصح ہی اور امام محمد
زرقانی نے شرح موطا میں کہا ہی کہ ثابت ہوا جواز متعہ کا ایک جماعت صحابہ سی مثل جابر و ابن مسعود و ابو سعید و معاویہ
و اسماء بنت ابو بکر اور ابن عباس و عمرو بن حریث اور سلمہ اور ایک جماعت تابعین سی اور شارح کنز کہتا ہی مشہور
ہی حلت متعہ کی ابن عباس سی اور اتباع ابن عباس کے ہیں اکثر اصحاب اونکی اہل یمن اور اہل مکہ سی اور ابطال الباطل
میں ہی نکاح بلا ولی ابو حنیفہ کی نزدیک صحیح ہے اور نکاح بلا شہود مالک کی نزدیک اور متعہ ابن عباس کی نزدیک
صحیح ہی الغرض بیان ان جم غفیر علمای سنیہ سی بحد تواتر و شیاع کو پہونچا ثابت ہی کہ مذہب ابن عباس کا حلت متعہ
ہی اور رجوع اونکا حلت متعہ سی ثابت نہیں اسصورت میں روایت متعہ کی ابن عباس سی جو مجیب عطریف نی اپنی صحیح
ترمذی سی سمجہ کی محل نقل کے ہی صریح مجہول و مختلق ہی تعدی اور مجیب کی اسقدر بیخبری اور جنبیت اپنی مذہب کے
کتب معتمدہ سی مناسب نہیں ٭ گر ہمی بیخبر سے حضرت والا ہو گئے ٭ تارو پود بدری سب تہ و بالا ہو گئے ٭
اور جب مجیب عطریف کو اپنی گہر کا حال معلوم نہیں تو یہہ شعر سعدی کا اوسکی حسب حال ہے ٭ تو بر اوج فلک چہ
دانی چیست ٭ چون ندانی کہ در سرای تو کیست ٭ قال المجیب العطریف وجس حدیث کو ملا زمان والا نی نقل
کیا ہی ہرگز کتاب مذکور کی ابواب النکاح کیا باب متعۃ النساء میں بہی نہیں ہان ابواب الحج کی باب ما جاء فی التمتع
میں بتصریح متعۃ الحج البتہ یہ عبارت موجود ہی کہ عن ابن شہاب ان سالم بن عبد اللہ حدثہ انہ سمع رجلا
من اہل الشام وہو یسأل عبد اللہ بن عمر عن حلال الی آخر ما نقلتم بحاصلہ پس یہہ حدیث
متعۃ النساء میں کہاں ٹہیری شاید اسی سہ ہذہ کی وجہ سی ترجمہ لفظ عن التمتع بالعمرۃ الی الحج کو حذف کیا اور

مغالطہ

مغالطہ دیتی کو صرف متعہ کا لیا سبحان اللہ جب یہ حال مجتہدون کا ہو کہ دیدہ و دانستہ حدیثون مین دخل کرین
تو مقلد کس گنتی مین ہاری کہشنا پہوٹی آنکہہ کہان کی بات کہان شہائی ہے ؎ چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسًا و ناولہا **اقول** بفضل العلی اللطیف اولاً بتصریح ابن اثیر کی جامع الاصول مین یہ خوب
ثابت ہی کہ نسخی صحاح ستہ سنیونکی قدیم اور جدید باہم مختلف ہین اس صورت مین غلطی حدیث مذکور ہی ابواب النکاح
اور باب متعۃ النسا بعض نسخہ ترمذی مین حکم ہوی حدیث مذکور کا ترمذی کی ابواب النکاح مین لمرہ نہین ہو سکتا اگر
مجیب عظریف اور اوسکی اضراب جمیع نسخ ترمذی منتشرہ فی الارض کو جمع اور پیدا کرکی تجسس و تفحص حدیث مذکور کا
کرین اور اون سب مین حدیث مذکور کو نپاوین تو حکم اوسکی نفی کا ترمذی مین البتہ ہو سکتا ہی اور ایسا تتبع و تجسس مستحیلات
عقلیہ اور علشیہ سی ہی تو یہہ عذر مجیب غطریف کا ابرد من الثلج او اوھن من النسج ہی اور جب باعتراف ابن اثیر
کی کہ اکابر علمائ دیدہ سنیہ سی ہی اختلاف نسخون صحاح کا ثابت ہوا تو دخل علمای فرقہ حقہ کا حدیث مذکور مین اور مغالطہ
دینا علمای اہلسنت کے طرف سی ہرگز ثابت نہین ہوتا بلکہ دخل اور تصرف حدیث مذکور مین دیدہ و دانستہ یا لاعن
قصد جسطرح پر ہو روایت سنیون ہی کی طرف عاید ہوتا ہی کہین کی بات کہین شہائی قدمای متاخرین سنیون کا ہیت
(۱۵۷) کہنہ آبائی اور جملہ قدمائی ہی اونہ مثل ماری کہشنا پہوٹی آنکہہ او نہین پر ٹہیک بیٹہتی ہی اور **ثانیاً** سلمنا کہ حدیث مذکور
بقول مجیب غطریف کی صحیح ترمذی کی باب الحج ہی مین مذکور ہی یہہ مجیب غطریف کو کیا مفید اور ہمکو کیا مضر ہی حرام
کرنا خلیفہ جی کا حلال خدا کو بہرحال ثابت ہی ہمارا اللو کہین نہین جاتا اور اگر مجیب غطریف براہ حدوث کہی کہ
یہان ذکر متعہ نسا کا ہی حدیث متعہ حج کا ذکر کرنا بیجا ہے تو جواب اسکا یہہ ہی کہ خود خلیفہ جی نی دونون متعون
کو ایک ہی سلک مین داخل کیا ہی اور کہا ہی متعتان کانتا فی عہد رسول اللہ و انا احرمہما تو اس صورت
مین جو ایک کا حال وہی دوسری کا حال اور ایک کا ثبوت بعینہ دوسری کا ثبوت ہی مجیب غطریف کا ہٹ
دہرمی کرنا بکار آمد نہین **قال المجیب الغطریف** اتنا بہی نہین جانتی کہ عبد اللہ بن عمر سی تو متعی کی حرمت مین
احادیث متعددہ مشہور ہین اور کتب معتبرہ مین مذکور منہا ما اخرجہ الامام احمد فی مسندہ عن عبد الرحمن
بن نعیم الاعرجی قال سأل رجل ابن عمر عن متعۃ النساء فغضب وقال ما کنا علی عہد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زانین ولا مسافحین و منہا ما اخرج ابن ابی شیبۃ عن
نافع عن ابن عمر سئل عن المتعۃ فقال حرام و منہا ما اخرج البیہقی منہ انہ قال لا یحل
لرجل ان ینکح امرأۃ الا بنکاح الاسلام یمہرہا و یرثہا و ترثہ پہر اباحت اوسکی اوسنی کیونکر مروی

ہو یہہ آپکی سمجھی ہوئی ہے قدمائی ہین بلکہ ہٹ گئی شدی ابائی ہی ا قول لعفنل العلی اللطیف ہنین معلوم مجیب عظریف
کی سمجھہ پرکیا بلا آئی ہی کہ جو کچھہ کہتا ہی خلاف عقل و نقل کہتا ہی ا ولاً اسلئے مناظرہ امامیہ کی مقابلہ مین
احادیث اپنی کتب کی سند مین لانا نچاہئے اور ثانیاً قطع نظر اس سی کہ مجیب کو یہان احادیث اپنی کتب کی لانا غیر صحیح
و ناجایز ہی جناب مستطاب مجتہد العصر والزمان دام ظلہ نے صحیح ترمذی سی کہ منجملہ صحاح ستہ کی ہی حدیث ابن عمر کی
حلت متعہ مین جو تحقیق فرمائی ہی مجیب عظریف ابنا ہی جو دت سی خواہ اوسکو متعہ الحج مین ٹہراوی خواہ متعۃ النسا مین پہر
اوسکی معارضہ مین احادیث ابن ابی شیبہ اور بیہقی سے کے لکھنا سفاہت بحت ہی کسواسطی کہ جب صحاح ستہ کی صحت پر
اجماع اکابر و صاغر سنیونکا یہان تک ہو چکا کہ اونکی حلف سی سنیون کی یہان جورو ون پر طلاق واقع ہو جاتی
ہی تو مرویات ابن ابی شیبہ اور بیہقی کہ اونکی صحت پر نہ اجماع اکابر سنیون کا مثل صحاح ستہ کی ہی نہ اونکی حلف سے
سنیون کی جوروون پر طلاق واقع ہوتی ہی معارض احادیث صحاح ستہ کی نہین ہوسکتی اور ثالثاً یہہ قول مجیب
عظریف کا کہ ابن عمر سی متعہ کی حرمت مین احادیث متعددہ مشہور رہین پہر اباحت اوسکی اونسی کیونکر مروی ہو یہہ اوسکا
مہملہ قدمائی بلکہ ہٹ گئی شدآبائی ہی یہہ نہین دیکھتا کہ اوسکی صحیح مسلم وغیرہ مین ابن عباس سی مثلا متعہ کی حلت مین
احادیث متعددہ مذکور ہین اور اوسکی حرمت مین بہی حدیثین موجود ہین اور علی ہذا القیاس اکثر روایات سنیون
سی کتب معتمدہ سنیونمین احادیث متناقضہ مذکور ہین پہر ابن عمر سی ایسی حدیثونکا مروی ہونا کیونکر مستبعد ہوسکتا ہے
راوی لوگ جو سنیونکی چاہتی ہین وہ روایت کر دیتی ہین مجیب عظریف کو کیا حال حضرت ابو ہریرہ کا مثلا معلوم
نہین یا تجاہل کرتا ہی بہر حال اوسکو لازم ہی کہ ہوش مین آوی اور جو کچھہ لکہی سمجھہ کر لکہی اسقدر بیہوشی باعث زینت
ہوتی ہی ہان شرم دیباچہ کتی است کہ پیش مردان بیایہ ابتر جز ہی اور رابعاً حدیث مسند احمد حنبل کو جو مجیب عظریف
اپنی خوش فہمی سی متعہ کی حرمت پر سند لایا ہی اسکی سمجھہ کا پہیر ہی ورنہ مخفی نہین کہ حدیث مذکور صریح ہی حلت
متعہ مین اوس سے حرمت کا نکالنا توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ ہی ظاہر اجیب عظریف کی زعم باطل مین یہہ
ہی کہ جیسی عمر نے متعتان کانتا مشروعتین علی عہد رسول اللہ وانا احرمہما کے معنی بدلالت بعض سنیون
کی ساتھ سنیونمین دیکھی ہین ویسی ہی ابن عمر نے بمقتضای الولد سر لابیہ کی اپنی قول واللہ ما کنا علی عہد
رسول اللہ زانین ولا مسافحین لی معنی کے لئی بدلالت مجیب عظریف کو مسنود کیا ہی اور یہہ اوسکا خیال خام
ہی کہ بطن متخیلہ مین اوسکی مستقر ہوا ہی حقیقت حال یہہ ہی کہ نہ قول عمر کی معنی موافق مزعوم سنیونکی بنتی ہین کما صرحنا
نہ قول ابن عمر کی معنی وہ ہین جو مجیب بناتا ہی جس کسیکو کچھہ بہی فہم اور مناسبت لسان عرب سی ہوگی وہ سمجھہ لیگا کہ خاص

قول ابن عمر کا اور معنی ظاہر متبادر اوسکی یہی ہین کہ ایک شخص نے ابن عمر سے متعہ نسا کو پوچھا تو ابن عمر غضبناک
ہوئے اور کہا قسم بخدا کہ ہم اصحاب رسول کے عہد پیغمبر خدا مین جو متعہ کیا کرتی تہی زانی اور مسافح نتہی یعنی اگر متعہ حرام ہوتا
تو ہم اصحاب رسول کی اوسکو کیون کرتی چونکہ وہ حلال ہی ہم لوگ اصحاب رسول کی عہد رسول مین اوسکو کرتی تہی اور
غضبناک ہونا ابن عمر کا سوال سائل سی اور کہنا وَاللہِ مَا کُنَّا عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللہِ زَانِیْنَ وَلَا مُسَافِحِیْنَ
موکد بحلف اور بصیغہ متکلم مع الغیر جواب سائل مین اور متعہ کو حرام نکہنا قرائن جلیہ اور دلایل واضحہ ہین حلت متعہ
پر اگر متعہ ابن عمر کی نزدیک حرام ہوتا تو ابن عمر سوال سائل سی غضبناک ہوتی اور وَاللہِ مَا کُنَّا عَلٰی عَہْدِ
رَسُوْلِ اللہِ زَانِیْنَ وَلَا مُسَافِحِیْنَ کہ مودای سوال ز آسمان وجواب از ریسمان ہی نہ کہتی بلکہ صاف صاف
کہدیتی کہ اِنَّہَا حَرَامٌ یعنی وہ حرام ہی اور یہہ تو ظاہر ہی کہ جو کوئی مسئلہ پوچھی اوس سی غضبناک ہونا یعنی جواور مسئلہ
پوچھنی والی کی جواب مین معما اور چیستان جیسی عجیب غطریف کیا یہہ نہین سمجہتا کہ لفظ وَاللہِ مَا کُنَّا عَلٰی عَہْدِ
رَسُوْلِ اللہِ زَانِیْنَ وَلَا مُسَافِحِیْنَ تو منادی با علی صوت ہی حلت متعہ پر کسو سطی کہ جابر اور ابو سعید خدری
اور عمران بن حصین وغیرہ اصحاب رسولخدا کی باذن ورخصت پیغمبر خدا کی بالاتفاق عہد پیغمبر خدا مین بالاتفاق مین
الفریقین متعہ کیا کرتی تہی اور عہد آنحضرت سی تا نصف خلافت عمر متعہ مین الاصحاب جاری اور رایج رہا تہا کما فی ١٥٩
صحاح السنیہ تو ابن عمر اوس متعہ مروجہ بین الاصحاب کو سفاح اور زنا عہد پیغمبر مین اور اصحاب رسولخدا کو زانی اور مسافح
کیونکر کہتی اور ابن عمر نی جیسی سائل سامی سی خشونت وغیظ کا کلام کیا تہا کہ اَ بِتَبِعُ اَمْرَ رَسُوْلِ اللہِ اَمْ اَمْرَ اَبِیْ
ویسی ہی اس سائل پر غیظ وغضب کیا اور متعہ کو فعل اصحاب رسولخدا بیان کرکی اوسکی حلت سی سائل کو متنبہ
کیا مگر مقام حیرت ہی کہ مجیب غطریف اور اوسکی اسلاف واذناب متنبہ نہین ہوتی ولنعم ما قیل ع آب کوثر و
ز نرم سفید نتوان کرد * گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ * بالجملہ شعر فہمی عالم بالا معلوم ہوئی مجیب غطریف
کو اس سمجہہ پر کہ عبارت عربی صاف واضح الدلالت کا مطلب نہین سمجہتا اور تمیز بین الضار والنافع نہین رکہتا
متصدی تصنیف وتالیف کتاب علی الخصوص ربی جواب اس مسئلہ لاجواب کے ہونا اور ناحق دخل درمعقول کرنا کیا
ضرور تہا اور خَامِسًا حدیث ابن ابی شیبہ مین لفظ متعہ کا بلا قید نسا واقع ہی اوسکو دلیل حرمت متعہ نسا ٹہرانا
تحکم بحت اور حدیث مذکور کو حرمت متعہ پر سند لانا سفاہت محض ہے محتمل ہی کہ ابن عمر نی متعۃ الحج کو حرام کہا ہو
جسکو اوسکی باپ نے کہا ہی کرہت ان یظلوا بہا معرسین اور ابن عمر اپنی باپ کی قول کراہت سی کراہت
تحریمی بقرینہ انا حرمہما کی سمجہا ہو واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال قاعدہ مشہور ہی اور اگر مجیب غطریف

ہی کہ یہہ حدیث کتاب ابن ابی شیبہ مین باب النکاح و متعہ مین واقع ہی اس سبب سی حرمت متعہ نساکی دلیل ہے
جواب اسکا یہہ ہی کہ ہرگاہ بتشریح صاحب جامع الاصول کے جب صحاح ستہ مین جنکی صحت پر اجماع سنیون کا ہے
ایسا غلط وخبط ہو کہ کسی باب کی حدیث کسی باب مین پائی جای تو مولفات ابن ابی شیبہ وغیرہ کہ رتبہ صحاح کو نہین
پہونچی کس شمار مین اور اونکی تالیف و ترتیب کا کیا ٹہکانا اور ساد سا یہ سیمای وضع او جعل کا حدیث بیہقی
کی بہی ناصیہ پر ظاہر ہی کیونکہ اوسمین حلت کو حصر کر دیا ہی نکاح مین ملکہ اوس نکاح مین جو سبب ارث کی یعنی اور
دینی کا ہو اسصورت مین بمجوای حدیث مذکور ملک یمین بہی حرام ہو گئی اور یہہ صریح تحریم حلال و رخلاف نص قرآن مجید
کی ہی اور اگر مجیب غطریف براہ تغلیط کی کہی کہ حدیث مذکور بیان نکاح مین ہی ملک یمین دوسری چیز ہی تو ہم کہین گے
کہ ساتہہ قطع نظر کی اس امر سی کہ اوس حدیث سی حرام نہونی تو متعہ بہی حرام نہوگا اور اگر مجیب قید یہ کا و ترکہ
سی متعہ کو حرام ٹہرای تو قید مذکور سی نکاح دایمی لونڈیون کے ساتہہ او نکاح با کافرہ اور با مرتدہ بہی حرام ٹہرے گا
کس لیے کہ لونڈی منکوحہ و کافرہ اور مرتدہ منکوحہ ترکہ شوہر سی میراث نہین پاتی ہین اور یہہ فتوی بیہقی و مجیب غطریف کا
سنیون کی مذہب کی بہی خلاف ہی تو ظاہر ہوا کہ حدیث بیہقی وضعی محض ہے بالجملہ یہہ احادیث موضوعہ معارضہ
حدیث صحیح ترمذی کا جو جناب مجتہد العصر دام ظلہ نی تحریر فرمائی ہے نہین کر سکتی مجیب کو ذکر ان احادیث موضوعہ
سی کچھہ فایدہ نہوا **قال** المجیب الغطریف شیخ حلی نے کتاب نہج الحق مین لکھا ہی کہ شافعی کی نزدیک نماز سفر مین
قصر کرنا معصیت ہی اور والد بزرگوار جناب کے کتاب صوارم مین شیخین کے طرف نسبت کرتی ہین عبارت فرماتی ہین کہ
ابن عمرو بن عاص شخصی است کہ بخاری و مسلم ہر دو در صحیحین حدیث او روایت نمودہ اند کہ گفت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ان آل ابی طالب لیسوا بی باولیاء حالانکہ کتب شافعیہ مین نہ معصیت کا
نام ہی نہ اون دونون کتابون مین نام ابیطالب کا نشان خدا آپ کی تقصیر معاف کری **اقول** بفضل العلی
اللطیف **اولاً** مراد مجیب غطریف کا اصل مطلب سے اور فضول باتین خارج از مطلب کرنا قابل دید اہل دید ہے
کلام تو متعہ کی حلت مین ہو رہا ہی مجیب غطریف اس معرکہ سی فرار و تولی دبر کی نماز سفر و حدیث آل ابیطالب
کی ذکر مین جا چہپا کہ یہہ صریح دلیل عجز کی ہے اور **ثانیاً** ارباب انصاف پر مخفی نہین کہ کتاب نہج الحق کثیر الوجود
ہی جو کوئی چاہی دیکہہ لے کہ اوسمین کہین نہین لکھا کہ شافعی کی نزدیک نماز سفر مین قصر کرنا معصیت ہے مجیب غطریف
خود گر افترا ہی اور وہ سارق دہلوی کی سنت پر چلتا ہی کہ سارق مذکور بہی اپنی تحفہ سمرقندیہ مین اکثر مفتریات ہی لکھا ہے
منجملہ اونکی لکھا ہی تحفہ سمرقندیہ مین کہ امامیہ کی نزدیک باتفاق متعہ کرنا مدت العمر کا صحیح ہی حالانکہ یہہ افترای

مین حصر حلت کا نکاح پر الٰہی سے متعہ بہی مثل ملک یمین کے دوسری شی ہی جب مجیب کی نزدیک ملک یمین ہے

(۱۶۰)

ومعنی ہذا العیان الکرمنقرات
اور یہی اوسنی لکہی ہے

بحث ہی کہ مذہب حق مین مشہور ہت العمر کا بالاتفاق صحیح ہین اور حال حدیث صحیحین کا جو عمرو بن عاص سی مروی
ہی یہہ ہی کہ حدیث مذکور مین تصریح لفظ آل ابیطالب کے نسخ قدیمہ صحیحین مین موجود تہی متاخرین سنیون نی اوسکی شناعت سی
پر متنبہ ہو کر اوسمین طرح طرح غلط وخبط اور تحریف وتصحیف کی ہی کہ وہ قابل دید اہل دید کی ہی مجیب غطریف نی جو کہا صحیحین مین
نام ابیطالب کا نشان نہین یہہ کید اور خدع اوسکا ہی یخادعون اللہ والذین امنوا وما یخدعون الا انفسہم وما
یشعرون فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا ولہم عذاب الیم مجیب غطریف نی کیا اپنی اسلاف کی مصنفات
اور اپنی مذہب کی کتابین نہین دیکھین ہے کہول کر آنکہہ دیکہہ لو صاحب * ہاتہہ کنگن کو آرسی کیا ہی * ابن ابی الحدید
معتزلی کہ گرہائی سنیونکا ہی اور حسن عقیدت اصحاب صنیونسی سنیونکی برابر رکہتا ہی کہتا ہی روایت کی گئی ہی عمرو عاص
سی وہ حدیث جو بخاری ومسلم نی اپنی صحیحین مین روایت کی ہی مسند ومتصل اوس سی کہ کہا اوسنی سنا مین نی رسول خدا
سی فرماتی تہی تحقیق آل ابیطالب میری اولیا اور دوستدار نہین ہین بجز اسکی نہین کہ میرا دوست وولی نہین ہی مگر خدا اور
صالح مومنین اور شاہ عبد العزیز دہلوی نی حاشیہ منہ تحفہ مسروقہ کی مبحث حدیث من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ
مین حدیث مذکور کو نواصب کی طرف سی نقل کیا ہی اور انکار اوسکی صحت کا یا انکار اوسکی ہونی کا صحیحین مین نہین
کیا ہی اور ابن حجر نی فتح الباری مین کہا کہ اکثر نی ان آل ابی بحذف مضاف الیہ لفظ ابی کے روایت کیا ہی اور اسمعیلی نی ان آل
ابی فلان کہا ہی اور قرطبی نی کہا کہ اصل صحیح مسلم مین لفظ فلان کے جگہ چہوڑی گئی تہی بعد ان بعضون نی لفظ فلان
کا واسطے اصلاح کی لکہدیا انتہی اور کتاب محمد بن جعفر مین ان آل بنی بیاض واقع ہی اور صاحب فتح الباری نے
کہا عرب مین کوئی قبیلہ نہین ہے جسکو آل بیاض کہتی ہون چہ جا کہ قریش مین اور سیاق حدیث مشعر ہے کہ وہ لوگ
جنکو پیغمبر خدا نی نیست اولیاء فرمایا قریش سے ہین اور پہر ابن حجر تہوڑی فاصلہ کے بعد لکہتا ہی کہ ابو بکر ابن العربی
نی سراج المریدین مین کہا ہے کہ اصل حدیث عمرو عاص مین لفظ آل ابیطالب کا تہا اوسکو تغیر دی کر آل فلان بنا یا گیا
اور ابن حجر نی یہہ بہی کہا ہی کہ لفظ آل ابیطالب کا موجود ہی مستخرج ابی نعیم مین طریق فضل بن موفق سی کہ مروی ہے
عینیہ بن عبد الواحد سے بسند بخاری کہ سلمان بن بسرین بن قیس بن ابی حازم سی انتہی بالجملہ ہونا لفظ ابیطالب کا نسخ قدیمہ
صحیحین سنیہ مین جیسکو ہی صاحب فتح الباری کہ مقتداء سنیہ سی ہین اور تحریف وتصحیف سنیونکی اوسمین ثابت ہی مجیب غطریف
نی جو کہا کہ اون دونون کتابون مین نام ابیطالب کا نشان نہین یہہ پہلی قدمائی اوسکی اور بہت لکہنہ سی آبائی مین جدکا
اور غادرون اور خائنون کے تقصیر بہا خنکری اور چونکہ مجیب غطریف نے یہان مدح وستایش اپنی صحیحین کا لکہا ہے کہ
حقیر کو مناسب معلوم ہوا کہ چند فقری مشعر حال صحیحین سنیان کتب معتمدہ سنیونسی یہان لکہدون اور حال مختصر بعض روایات

صحاح ستہ سنیہ کا بہی ظاہر کر دون کہ مصنف لوگ اوسکی تخریجہ عبرت دیکہین ورستی لوگ شیعہ ہی اور تقریب
لا ائمۃ من الاحیاء لہ کی شوخ چشمی کو چہوڑ دین شرح بزدوی مین ہے ان البخاری قد احتج بجماعۃ سبق
من غیرہ الجرح لهم کعکرمۃ مولی ابن عباس واسمعیل بن اویس وعاصم بن علی وعمرو بن مرزوق وغیرهم
واحتج مسلم بسوید بن سعید وجماعۃ اشتہر الطعن فیہم هکذا فعل ابوداود انتہی یعنی بخاری
ومسلم نے مجروحین ومطعونین سی احتجاج کیا ہے کہ اسما اونکی یہہ ہے بخاری نی عکرمہ واسمعیل بن ابی اویس وعاصم بن علی
وعمرو بن مرزوق وغیرہ سی اور مسلم نے سعید ابن سوید وایک جماعت سی جو مطعون مشہور ہی اور ایسا ہی کیا ہی ابوداود نے
اور جامع الاصول ابن اثیر مین ہے ورواۃ المبتدعۃ غیر الدعاۃ والاهواء عند اکثر اهل الحدیث مقبول اذا کانوا
فیہا صادقین مثلا اخرج البخاری فی صحیحہ عن محمد بن زیاد وحریز بن عثمان وهما مشہوران بالنصب انتہی
یعنی روایات مبتدعہ واصحاب اهوا کی مقبول ہین نزدیک اکثر اہل حدیث کی جبکہ وہ صادق ہون چنانچہ بخاری نی اپنی صحیح مین
محمد بن زیاد وحریز بن عثمان ناصبیون سی روایت کی ہے اور کتاب رجال ملا علی قاری مین ہے وقد وقع منہ من مسلم
اشیاء لا تقوی عند المعارضۃ وما یقولہ الناس من ان من روی لہ الشیخان فقد جاز القنطرۃ هذا ایضا من
التجاهل والتساهل فقد روی مسلم فی کتابہ عن اللیث عن ابی مسلم وغیرہ من الضعفاء وقد قال الحافظ ١٦٢
ان مسلما لما وضع کتابہ الصحیح عرضہ علی ابی زرعۃ فانکر علیہ وتغیظ وقال قد سمیتہ الصحیح
وجعلتہ سلما لاهل البدع وغیرهم انتہی خلاصہ یہہ ہی کہ مسلم نی اپنی کتاب مین روایت کی ہی لیث و
ابی مسلم وغیرہ ضعفا سی اور حافظ نی کہا کہ مسلم نے جب اپنی کتاب صحیح بنائی تو ابی زرعہ کو دکہائی ابی زرعہ نی مونہہ
پہیر لیا اور غصہ کیا اور کہا کہ تونی نام اسکا صحیح رکہا ہی اور اوسکو اہل بدعت کی لیی نردبان بنایا ہی اور مقدمہ
فتح الباری مین ہے کہ بخاری نی عکرمہ مولی ابن عباس سے کہ خارجی ہی روایت کی ہے اور ولید بن کثیر سی بہی
کہ خارجی ہی اور اسحاق بن سوید عدوی سی اور حریز بن عثمان حمصی سے اور حصین بن نمیر واسطی سے اور عبداللہ بن سالم اشعری
سی ابو قیس بن حازم سی کہ یہہ سب ناصبی ہین اور عمران بن حطان خارجی خبیث سی کہ اوسنی مرثیہ ابن ملجم ملعون
کا کہا ہی اور کتاب انساب سمعانی مین ہے کہ عمران بن حطان مفتی خوارج کا اور زاہد وشاعر اونکا ہی اوسنی مرثیہ ابن
ملجم کا کہا ہی اور اوسنی ضربہ علی مین یہہ دو شعر بہی کہی ہین ع یا ضربۃ من تقی ما اراد بہا * الا
لیبلغ من ذی العرش رضوانا * انی لاذکرہ یوما فاحسبہ * اوفی البریۃ عند اللہ میزانا *
خلاصہ ان اشعار کا یہہ ہی کہ عمران بن حطان ملعون کہتا ہی کہ ابن ملجم ملعون نی علی کے ضربہ جو لگائی ہی خدا کی خوشنودی کے

نہی لکہی ہی اور مین جو کسی دن ماوس مضرت کا ذکر کرتا ہون تو مین اونکو سارے عالم نے حساب کی برابر جانتاہو
اور صاحب نزہۃ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ فرماتی ہین صحاح سنیان سیما صحیح بخاری کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ باری میدانند
از روایات خوارج مملو ہست منہم عکرمہ کہ خبر وحشت از وفیات الاعیان ابن خلکان دمل و کمل و ذم مشہود و منہم عمران بن حطان
کہ بخاری و ابوداود و نسائی ازو روایت میکنند شیخ عبدالحق در رجال مشکوۃ گفتہ کان خارجیا مدح ابن ملجم و یروی
عن عمر وابی موسی و ابی ذر و روی عنہ البخاری و ابو داؤد والنسائی و منہم نجدہ الحروری کہ شیخ عبدالحق دہلوی در رجال
مشکوۃ آنرا رئیس خوارج نوشتہ و منہم حریز بن عثمان حمصی کہ از رجال بخاری است در بغض و خروج مرتبہ علیا بود و جناب
امیر علیہ السلام را ناسزا میگفت کما فی لسان المیزان و منہم سمرہ بن جندب شیخ عبدالحق در رجال مشکوۃ نوشتہ سمرہ
بن جندب صحابی مشہور کان علی رای الحروریۃ والخوارج و منہم مغیرہ بن شعبہ جناب امیر علیہ السلام را ناسزا میگفت کما
فی مستدرک حاکم انتہی مختصرا اور مدارج النبوۃ شیخ عبدالحق دہلوی مین ہے اکابر محدثین اہلسنت مانند قتادہ
و محمد بن مسلم ابن شہاب زہری و ابو اسحاق سبیعی و نسائی و غیر ایشان روایت از عمر بن سعد بن ابی وقاص کہ بر اہلبیت پیغمبر ظلمہا
کردہ روایت میکنند فی تہذیب الکمال قال احمد بن عبداللہ العجلی عمر کان یروی عن ابیہ احادیث و روی
الناس عنہ و ہو الذی قتل الحسین و ہو تابعی ثقۃ انتہی اور ترمذی اور ابن ماجہ روایت کرتی ہین عبداللہ ١٦٣
بن ابی سرح برادر رضاعی عثمان سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فتح مکہ مین نکال دیا تہا اور فرمایا تہا کہ مین اونکو
امان نہین دیتا نہ حل مین نہ حرم مین کما فی مدارج النبوۃ اور شمر ذی الجوشن قاتل جناب امام حسین علیہ السلام بہی رواۃ و
محدثین سنیون سی ہے ابو اسحاق سبیعی نے کہ اعاظم محدثین سنیون سی ہی اخذ روایات کا شمر ذی الجوشن سے کیا ہی کما فی
الاستیعاب اور بخاری صاحب صحیح بخاری جناب صادق علیہ السلام کو صادق اللہجہ نہین جانتا اور ضعفا مین شمار کرتا ہے
کما فی میزان الذہبی فضل اللہ فاہ یہہ ہی حال صحاح ستہ سنیون کا اور راویون کا اونکی اب منصفین دیندار اور دیندار ان
نصفت شعار ملاحظہ فرمائین کہ صحاح ستہ سنیون کی مملو ہین روایات خوارج و دشمنان اہلبیت علیہم السلام سی اور اکابر
محدثین اور روات سنیون کی بقول شیخ عبدالحق دہلوی کہ عمر سعد ملعون بانی قتل امام حسین علیہ السلام سی اور بقول صاحب
استیعاب کی شمر ذی الجوشن ملعون قاتل جناب امام حسین علیہ السلام اخذ روایات کرتی ہین خوشا حال سنیون کا کہ عمران
بن حطان و عمر سعد و شمر ذی الجوشن انکی اکابر محدثین سے ہین تو عمران بن حطان مداح و مرثیہ گو ابن ملجم ملعون کا
اور عمر سعد و شمر ذی الجوشن ملاعنہ قاتلان سردار جوانان اہل بہشت ائمہ حدیث سنیون کی اور سنی لوگ اتباع ان
ملاعنہ کی ہین اور ہمارا تو اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے کہ اہل حق امامیہ اثنا عشریہ ایدہم اللہ تعالی با لطافہ الخفیہ

و بخلیفہ اتباع و شیعیان جناب حسنین سیدی شباب اھل الجنۃ سے ہین ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا ٭ فاعتبروا یا اولی الابصار قال المجیب الظریف رہی یہ بات کہ یہ حدیث متعۃ الحج مین سہی لیکن
عبداللہ نے کیون اپنے باپ کے حق مین یہ بے اعتنائی کی جواب اسکا یہ ہے کہ وہ شامی عامی تھا تفصیل تمتع کی نجانتا تھا
سمجھا کہ مطلق تمتع حرام ہے اور محرم اوسکے حضرت عمر ہین اسیواسطے جب عبداللہ نے اوسکے جواب مین مطلق فرمایا کہ یہ حلال ہے
اوسنے بطریق اعتراض کے کہا کہ ان اباک قد نہی عنہا تب عبداللہ نے اوسکے ساکت کرنے کو کہا کہ أرأیت ان کان
ابی نہی عنہا و صنعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أمر ابی نتبع ام امر رسول اللہ تب کہا اوسنے
بل امر رسول اللہ پس کہا عبداللہ نے لقد صنعہا رسول اللہ گویا اوسکو الزام دیا کہ جس تمتع کو رسول اللہ کر گئے ہون
وہ تو اب تک جاری ہے میرے باپ نے کیونکر حرام کیا پس معلوم ہوا کہ یہ ارشاد عبداللہ کا اوسکے اسکات کو تھا کچھ بے
اعتنائی کی طور پر نتھا اقول بفضل العلی اللطیف یہ تکلفات اور دعاوی بلا دلیل مجیب غطریف کی سراسر پوچ
اور بادر ہوا ہین اولاً عامی ہونا شامی کا تفصیل تمتع سے ممنوع وغیر مسلم ہے مجیب پہلے اوسکو بدلیل مقبول الخصم
ثابت کرے پہر اوسپر اپنی کلام کی بنا ڈالے ثبت العرش ثم النقش اور ثانیاً الحمد للہ کہ مجیب غطریف نے اقرار کیا کہ سائل
شامی خلیفہ جی کو حرام کرنے والا سمجھا تھا اس سے ثابت ہوا کہ سنی لوگ انا احرمہما قول خلیفہ جی کے معنی جو اپنی حرمتہما
یا احرم جو منہما ٹہراتے ہین نہ معنی حقیقی ہین نہ مجاز متعارف نہ موافق محاورہ عرب کی ورنہ شامی اوسکو کیون نہ سمجھتا
یعنی اگر انا احرمہما کے معنی اپنی حرمتہما معنی حقیقی یا مجاز متعارف یا موافق محاورہ عرب کی ہوتی تو شامی ون معنی کو
ضرور سمجھتا وَاِذْ لَیْسَ فَلَیْسَ ؎ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ٭ خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ ست اور ثالثاً
مجیب غطریف نے اپنی جودت طبع و خوش فہمی سے قول عبداللہ بن عمر کو جو معنی پہنائے وہ معنی نہ تو شعر مین ہین نہ بطن
شاعر مین بلکہ اسکا ڈہنگ جدا اور رنگ نیا ہے کہ وہ معنی بطن مجیب غطریف مین ہین کسواسطے کہ جسکو عالم الغیب والشھادۃ
نے دل دانا اور چشم بینا دیا ہے وہ خوب سمجھتا ہے کہ خلیفہ زادہ نے اپنی اس قول مین زبان حال سے ترنم باین شعر
کیا ہے ؎ مردمان گرچہ ناخلف پسر اند ٭ من بیچارہ ناخلف پدرم ٭ اور اوسنے خلیفہ جی کو الزام دیا ہے
نہ سائل شامی کو کیونکہ یہ امر واضح ہے کچھ پوشیدہ نہین کہ جب شامی نے ابن عمر سے حال متعہ کا پوچھا ابن عمر نے اوسکو
جواب مین متعہ کو حلال بتلایا پہر شامی نے تقریر قول ابن عمر کی لیکے کہا تمہارے باپ نے تو اوسکو حرام کیا ہے ابن عمر نے
اپنی قول کے تقریر مین قول شامی کو تسلیم کیا اور کہا باپ اوس شخص کا حرام کیا کرے مین تابع پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ کا ہون کہ آنحضرت نے متعہ کیا ہے کیا مین اتباع اپنے باپ کا کرون اور سنت رسول کو ترک کرون تماشے

کہا کہ

تھا کہ وہ رسول کا اتباع کرو فقط صاحبان طبع سلیم دیکھیں کہ اس قول خلیفہ زادہ میں [illegible]
نہ بعد حجت [illegible] تمتع کو رسول خدا کرتی تھی وہ تو اب تک جاری ہے جناب عمر کے باپ کی گنجائش [illegible] مجیب
غطریف بے خلاق معانی ہے کہ اپنے پیٹ میں سے کلام غیر کی جو معنی نکالتا ہی جیسے غیر رضی فرمایا متکلم کی یہی خلیفہ زادہ
سمجھا محض متعتان کا نتا علی عہد رسول اللہ وانا احرمہما کی کیونکر کہہ سکتا تھا کہ جس تمتع کو رسول خدا کرتی تھی وہ
اب تک جاری ہے میری باپ نے کیونکر حرام کیا یا وہ سمجھا سکتا تھا کہ وہ سکی باپ نے اوسی تمتع کو حرام کیا تھا جسکو
رسول خدا کرتے تھی شاید مجیب غطریف ابن عمر کو مسند بنی خوش فہم سمجھا ہے **قال** المجیب المغطرف اب جیسی متعۃ النساء
تحریم کی طعن سے حضرت عمر بری الذمہ تھی ویسی ہی تحریم متعۃ الحج کی طعن سے بری العہدہ ہیں ۵ حق پر لیوکمر بھون حق
یہاں بھی میری ساتھ رہا * للہ الحمد کہ یہہ معرکہ بھی ہاتھ رہا **اقول** بفضل العلی العزیز اللطیف بری الذمہ اور
بری العہدہ ہونا خلیفہ جی کا طعن تحریم متعتین سی مجیب غطریف کا خام خیال و ادعای محال ہے جب صحابہ کرام
سنیونکی کہیں نزلت آیۃ المتعۃ فی کتاب اللہ ولم ینزل بعدہا آیۃ تنسخہا وامرنا بہا رسول اللہ
وتمتعنا معہ ومات ولم ینہنا عنہا ثم قال رجل برایہ ما شاء اور یہی کہیں لولا نہی ابن الخطاب عنہا ما
زنی الا شقی اور خود خلافت پناہ بالای ریش وفش سر منبر کہیں متعتان کانتا مشروعتین فی عہد
رسول اللہ وانا احرمہما واکریت ان یتطلبوا بہا موسمین تقطر روسہم کہ یہہ سب روایتیں صحاح اور کتب معتمدہ سنیون
مین موجود ہین تو برات ذمہ خلیفہ جی کے طعن تحریم متعتین سے اور تشریع فی الدین اور تحریم حلال سے تا و
علیلہ مجیب غطریف کے کب ممکن ہے اور یہہ تحکم مجیب کا کون مانتا ہی ۵ اذان مرغی جو دیوی کب مستند ہے *
البتہ بری الذمہ ہونا خلیفہ جی کا ایسا نہیں اور مغلطہ ہونا اوس زیادہ کو ہی کا بقلادہ تشریع فی الدین اور تحریم
حلال مسلم ہے اور حقیر نے اس محاولہ میں تعرضات لفظی کو بکلم قلم انداز کیا ہی مگر یہاں جو مجیب نے شعر لکھا ہی
اور غالبا طبع زاد اوس خلاق معانی والفاظ کا ہی بانتیجہ بکر فکر حضرت خلیفہ جی کا کہ جو فرمایا کرتی تھی جیسے
کانتا مشروعتین وانا احرمہما اوسپر اختیار مصرعہ سید انشا علیہ الرحمہ کا کہ ۵ پہلی مصرع کے برابر کیسی ہی دم
زبان قلم پر آگیا اور یہہ معرکہ مجیب غطریف کی ہاتھ ویسا ہی رہا جیسی معرکہ حنین و احد وخیبر وغیرہ کی اوسکی خلفاء
کے ہاتھ رہی تھی **قال** المجتہد السلام المعریف قد صحیح مسلم وغیرہ میں لکھا ہی کہ جابر بن عبداللہ نی فرمایا کہ ہم متعہ
کرتے تھی مدت تک عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ میں اور عہد ابوبکر میں بعوض یکمشت خرما کی یا آٹے کی یا و
منع کیا اوس سے عمر نے بیچ متعہ عمرو بن حریث کی پس روایت سی معلوم ہوتا ہی کہ صحابہ عہد میں متعہ کرنا زنا نہ تھا حضرت

مین اور تمام عہد ابوبکر اور اوایل عہد عمر مین عمل منع کرنے کی جاری تہا انہین صاحب انصاف کو اسی قدر کافی ہی
اور بحث اور جدل کا کچھ ٹہکانا نہین فقط **قال المجیب الظریف** اقول بفضل العزیز العلام جابر بن عبد اللہ نے جو اون
متعہ کی روایت کی فتوی جواز کا نہین دیا جو دعا زمان و الانارۃ تصنیفیہ مین بائین عبارت افادہ فرما چکی ہین کہ روایت
کردن چیزی مستلزم فتوای راوی بمضمون آن نیست **اقول** بفضل العلی اللطیف مجیب ظریف نی جو قلادہ
تقلید سوفسطائیہ کا طوق لعنی گردن کا کرکے انکار بدیہیات پر کمر باندہی ہی اسکو اوسنی جاگتی آنکہہ بند کرلی ہے
جو جا ہی سو کہی ورنہ ظاہر ہی کہ جابر بن عبد اللہ نی یہہ جو کہا کہ ہم متعہ کرتی تہی عہد پیغمبر خدا مین اور عہد ابوبکر مین
اوس وقت تک کہ منع کیا عمر نی متعہ کو مقدمہ عمرو بن حریث مین یہہ تو جابر نی اپنا اور اصحاب رسولخدا کا معمول یہہ
اور فتوی اور مفتی بہ بیان کیا ہی روایت محض نہین کے ہی اور مخفی نہین کہ امر غیر مفتی بہ معمول جم غفیر صحابہ رسول کا
کیونکر ہوسکتا ہی تعجب ہے کہ مجیب کو روایت راوی اور معمول بہ راوی مین تمیز نہین ہی اور روایت راوی کی اگرچہ مستلزم
فتوای راوی کو نہین لاکن عمل کرنا راوی کا بلاشبہہ مستلزم فتوای راوی کو ہی کما لایخفی **قال المجیب الظریف**
پسچ ہی یہہ کیونکر ہوسکتا ہی حال آنکہ روایات تجسیم و تشبیہ وغیرہا کہ خلاف مذہب ہین ویسی ہی کتب شیعہ مین جم
سی زیادہ موجود ہین چنانچہ کلینی مین اسبارہ سی روایت ہی کہ اوسنی کہا سمعت امیر المؤمنین یقول انا (۱۶۶)
ید اللہ انا جنب اللہ اور اوسی کتاب مین اسود بن سعید نی حضرت سی روایت کی نحن لسان اللہ نحن وجہ اللہ
نحن عین اللہ وعلی ہذا القیاس پس معلوم ہوا کہ روایت راوی کی مستلزم فتوی کو نہین ہوتی ۵
چہ بیکاری کی فضولی مین برآید * دادر وی سخن گفتن نشاید **اقول** بفضل العلی اللطیف کج بحثی اور سو فہمی
مجیب کے حد سی گذر گئی **اولاً** قیاس کرنا اوسکا حدیث جابر بن عبد اللہ کو کہ مشعر و مبین فتوی اور عمل جابر و دیگر
اصحاب پیغمبر خدا کی متعہ کرنی پر ہی تا ماجرای عمرو بن حریث کی اوپر احادیث تجسیم و تشبیہ کی قیاس مع الفارق اور
پیروی اول من قاس ہی کہان حدیث فتوای و عمل متعہ کی کہ باتفاق اہل اسلام کی جائز اور تا ماجرای عمرو بن
حریث تک اصحاب پیغمبر خدا مین معمول و رایج تہا اور کہان روایات تجسیم و تشبیہ کہ باتفاق اہل اسلام کی بلکہ باتفاق
جملہ ارباب ملل و نحل کے الا ما شذ و ندر تجسیم و تشبیہ مطلقا باطل و نا روا ہی یہان تو لی شائبہ تکلف مجیب نی جو رو دن
سی کان کاٹہی **ثانیاً** ان ارشادات ائمہ علیہم السلام مین کہ انا ید اللہ انا جنب اللہ نحن لسان اللہ نحن وجہ اللہ
نحن عین اللہ ہرگز شائبہ تجسیم و تشبیہ کا نہین ان ارشادات مین سی تجسیم و تشبیہ پیدا کرنا خوش فہمی مجیب ظریف
کی ہے اگر نعوذ باللہ منہ ائمہ علیہم السلام یون فرماتی للہ ید کید الانسان و لہ لسان و لہ وجہ و عین حسب

کا مطلوقا

کالمخلوق تھا تو البتہ تجسیم اور تشبیہ ہوتی سو تو حضرت علیہم السلام کی فرمایا ہی نہین بلکہ آنحضرت کی اپنی مرتبہ قالیہ
اور اپنی خصوصیتون کو جو جناب احدیت جل شانہ سے کہتی ہین ان عبارتون سے تعبیر کیا ہی یعنی ہمکو جناب خالق عالم جل شانہ
مین ایسا اختصاص ہے کہ ہم بمنزلہ ہاتھ اور آنکھ اور زبان کی اوسکی ہین ہمارا کہنا اوسکا کہنا ہی ہمارا کرنا اوسکا کرنا ہے
ہمارا دیکھنا اوسکا دیکھنا ہے مثلاً اون عبارتون کی یہہ معنی نہین ہو سکتی کہ خدا کی ہاتھ یا نون آنکھ زبان ہی اور
خداتعالی جسم صاحب اعضا ہو ایج ہے مثل ممکنات کی تعالی اللہ عن ذلک علواً کبیراً اور چونکہ یہہ مقام استطرادی ہے
یہان معانی اور مالہ وما علیہ وشان نزول احادیث مذکور کا تفصیل لکھنا موجب طوالت وملالت ہی **ثالثاً**
فرض کیا ہمنی کہ روایات کلینی کے موافق فہم مجیب عظریف کی دال تجسیم وتشبیہ پر ہین تو بہی مجیب عظریف کو
لازم تہا کہ اونکو ماننا احادیث صحاح اپنے مذہب کے کہ تجسیم وتشبیہ مین صریح ہین سمجھہ کر راہ تعریض وتعرض کے نکلتا تو
جو جواب اپنی احادیث کی جانتا وہی جواب ان احادیث کی بہی جاننا چاہی کہ کتب سنیون مین احادیث تجسیم
وتشبیہ حد سے زیادہ بہری ہین کہ ایک حدیث بطور مشتی نمونہ از خروارے لکھتا ہون صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے مروی
ہی کہا رسولخدا نی خلق اللہ آدم علی صورتہ پیدا کیا خدا نی آدم کو اپنی صورت پر شیخ عبدالحق نے ترجمہ مشکوۃ مین کہا ہے
(۱۶۷) حدیث مین آیا ہی پیدا کیا گیا آدم اوپر صورت خدای رحمان کے اور مشکوۃ مین حدیث جو عبدالرحمن بن عباس سے
مروی ہی اوسمین یہہ فقرہ ہی فوضع کفہ بین کتفی کہا پیغمبر خدا نے کہ خدای تعالی نے ہتیلی اپنی میری شانون کے
درمیان مین رکہی اور صحیح ترمذی مین ابن عباس اور معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا آیا خدا میرے
پاس اچہی صورت مین اور ابن اثیر کی جامع الاصول مین اور مسلم نے اپنی صحیح مین اثنای حدیث طویل مین روایت
کی ہے کہ خدا تعالی مومنون کی پاس آویگا دوسری صورت مین غیر اوس صورت کی جسمین پہلی دیکھا تہا اور کہیگا کہ مین
تمہارا خدا ہون مومنون کو جو شک ہوگا کہینگے ہم اوسکی ساق کو پہچانتے ہین تو خدا اپنی ساق یعنی پنڈلی کہولکر اونکو
دکہاویگا اور صاحب مجمع البحار نے اس حدیث کو صحیح کہا ہی رایت ربی بصورۃ شاب امرد ورایت ربی فی صورۃ
شاب لہ وفرۃ دیکہا مین نے خدا کو صورت جوان مین کہ اوسکی سر پر بال ہین مجیب عظریف اور اوسکی اصحاب دیکہین
کہ ان احادیث صحاح ستہ مین کف اور ساق اور جسم مثل انسان امرد وغیرہ کی خدای تبارک وتعالی کی واسطی ثابت ہے
تعالی اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً بخلاف روایات کلینی کے جو مجیب نے ذکر کی کہ اونمین جسم واعضا
خدا کی لئی ہرگز ثابت نہین اور بر تقدیر فرض الجواب الجواب **قال المجیب الظریف** اور جابر یا بعض اصحاب دیکہی
کہ عہد پیغمبر اور ابوبکر مین متعہ کرتی تہی حقیقت اوسکی یہہ ہی کہ یہہ فعل اونکا مدت معلوم تک بعد حرام ہونی متعہ کے تہا

صورت جوان امرد ... [illegible]

دلیل ایات محکمات و احادیث مشہورہ کا مانتے جسکا ذکر عمر ہو چکا لائق بسبب عدم شہرت حرمت کی جائے

اقول الفقیر العلی الضعیف یہہ کلام نا فرجام مصرا ہے پیچ ہو ہی اور دعوی بلا دلیل ہے اوکا جابرا و حذیفہ و سعید خدری

اور عمران بن حصین وغیرہ جملہ اصحاب کو حکم مذکور سے بیخبر جاننا اور ترک متعہ کا بعد حرمت متعہ کے

اور ایک عمر کے بتانے کے سبب سے جماعت کثیر ایسی صحابہ کو ان قبایح میں ہیبنا خلاف ایمان ہی بلکہ کلہ کلہم عدول کو

کہ مجمع علیہ سنیونکا ہی برہم کرنا اور اپنی بانو پر تیشہ مارنا ہے ثانیا ایات محکمات حرمت متعہ کی کہان ہین اور مجیب ظریف

کہان ذکر کر چکا ہے بلکہ کوئی آیہ حرمت متعہ مین نازل نہین ہوئی مجیب ظریف قول عمران بن حصین کا کہ صحابہ عدول سنیو

ہین ولم ینزل بعدہ آیۃ تنسخہا ثم قال رجل برایہ ما شاء کیون نہین یاد رکہتا اور احادیث حرمت متعہ

جنکا مجیب ذکر کر چکا ہی وضعی محض ہین جیسا کہ وضع اور جعل انکی جیسے حال سے ہویدا ہی وراے آن تفردات سنیونکے

ہین کہ معارضہ حدیث متفق علیہ لولا نہی ابن الخطاب عنہا ما زنی الا شقی کا اور دیگر احادیث حلت متعہ متفق

علیہا بین الفریقین کا نہین کرسکتی علاوہ بران ہم اونکا جواب مسکت دے چکے ہین اور علاوہ بر علاوہ یہہ

مجیب ظریف کو یہی خانگی احادیث کا مناظرہ امامیہ مین پیش کرنا جایز نہین اور ثالثا مطلع ہونا جملہ اصحاب کا

حرمت متعہ سے بسبب عدم شہرت کی جو مجیب ظریف نے کہا کلام مجنونانہ ہی کوئی عاقل و رشید ایسا لکہہ نہین سکتا بچند وجوہ (۱۶۸

وجہ اول یہہ کہ ظاہر ہے کہ پیغمبر خدا نے حکم حرمت متعہ کا عمر کے کان مین دیگر اصحاب سے مخفی کر کے ایسے طور پر کہ سوا

عمر کے کوئی دوسرا نہین سنا نہین دیا ہوگا بلکہ بطور دیگر احکام شرعیہ کے علی الاعلان مجمع عام مین حکم حرمت کا دیا

ہوگا پہر جملہ اصحاب کا اوس سے مطلع نہونا غیر ممکن ہے وجہ دوسری یہہ کہ صاحب تحفہ مسروقہ نے لکہا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ و آلہ نے حکم ندا سے تحریم متعہ کا دیا تہا تو ایسی صورت مین ممکن نہین کہ اصحاب پیغمبر خدا نے ندا اوسکی تحریم کی نہ کی

اور برخلاف حکم پیغمبر کے اوس حکم کو مخفی کیا ہو پہر عدم شہرت ایسی حکم شرعی کے جسکی ندا بین الاصحاب ہوئی ہو اور عام لوگ

اوس سے مطلع ہوئے ہون کیونکر ممکن ہے وجہ تیسری یہہ کہ رشید الانبیا نے بہی خارستان شوکت عمریہ مین شیخ

مقاصد سے لکہا ہے کہ محمد حنفیہ نے جناب امیر سے روایت کی ہے کہ تحقیق منادی رسول خدا نے خیبر کے دن ندا سے تحریم متعہ

دی اب مجیب ظریف اپنے حواس مجتمع کر کے کہے کہ مشہور ہونا حرمت متعہ کا بین الاصحاب باوصف ندا کرنے

منادی رسول خدا کے اور مطلع ہونا جملہ اصحاب کا حرمت متعہ سے صورت امکان کے رکہتا ہے اور رابعاً بفرض محال

ملنا کہ پیغمبر خدا نے عمر کے کان مین اور ونہی چپکے خیبر یا اوطاس مین نہی متعہ سے کی تہی پہر بہلا مجیب ورا

ہمین بتاوین کہ اوس مدت تک نے ما جرا سے عمر و ان حدیث تک کہ نصف خلافت مین اوسکی تہا اوس حکم کو کیون

چہار کہا اور اتنی مدت دراز تک کہ وہ بقیہ زیست تک باعترافی مذکور تمام بڑا عرصہ ہوا وقت او طاس سی ہی لا اقل عرصہ دو تین
پیارہ برس کا ہوا خلیفہ جی کیون کان مین تیل ڈالی بیٹھی رہے اور اجلہ اصحاب کو اوسکی اطلاع کیون نہ کی کہ صحاب بیچارے
مدت دراز تک بقول مجیب کے ترک غسل حرام کی رہی و خلیفہ جی باوصفیکہ ذمہ داحتساب کا اونکی انکا تہا اصحاب سے
حرام کروانی رہی اور وبال حرام کروانی کا اپنی گردن پر لیستی رہی کیا امر بالمعروف و نہی عن المنکر خلیفہ جی پر
واجب تہا اما جو مہاذ کور کی بعد جو کہا جسدن پیغمبر خدا نی اونکی کان مین جوری سی العیاذ باللہ منہ نہی متعہ سی کے
تہی اوسی دن سر منبر اب روجب نی کہدیا ہوتا یا جیسی بقول سنیون کی منصب تالیق پیغمبر خدا کا رکہتی تہی اوسی وقت
اتالیقی کو کام فرمایا ہوتا اور پیغمبر سی کہا ہوتا کہ آپ علی الاعلان سب اصحاب کو اس حکم سی مطلع فرماتی اور لا اقل جسدن
ابوبکر کو تقمیص بخلافت کے تہی اور مہاجرین و انصار سی لڑکی اور پیغمبر خدا کی تجہیز و تکفین و مشایعت جنازہ سی اعراض کرکے
ابوبکر کو خلیفہ بنایا تہا اوسدن سر منبر ابوبکر سی کہوا دیا ہوتا یار و اول اپنی خلافت کی سب اصحاب کو تبلیغ اس حکم شرعی
کی کر دی ہوتی کہ اصحاب سنیونکی ارتکاب حرام سی باز رہتی اور خلیفہ جی حرام کروانی کی ورز و وبال سے محفوظ
رہتی اپنی نصف خلافت تک کیون گونگی کا گڑ کہائی بیٹھی رہی بالجملہ مجیب ظریف نی مذہب سنیونکو خوب رونق
دی کہ خلیفہ جی کو خائن احکام شرعیہ اور حرام کروانی والا اور اپنی اجلہ اصحاب عدول کو حرام کرنی والا ٹہرایا لا حول (۱۶۹)
ولا قوۃ الا باللہ ٥ مرحبا شاباش ای رحمت خدا تجکو آفرین * ایہا ز تو آید چنین ہا تو کنی * الغرض اجلہ اصحاب
کو کہ سنیونکی نزدیک وسایط تبلیغ احکام شرعیہ کی ہین احکام شرعیہ سی بی خبر کہنا تیشہ اپنی پانون پر مارنا ہی و نعم
ما قیل ٥ دشمن دانا کہ پی جان بود * بہتر ازان دوست کہ نادان بود قال المجیب الظریف جیسی ابن عباس
کو اول اطلاع نتہی آخر جب حضرت امیر نی فرمایا انک رجل تایہ ان رسول اللہ نہی عن المتعۃ تب آپ نی رجعت فرمائی
چنانچہ شرح مقاصد مین جابر سی روایت ہی کہ ما خرج ابن عباس من الدنیا حتی رجع عن قولہ فی الصرف
والمتعۃ اور صاحب کشاف وغیرہ مفسرین نی لکہا ہی کہ وہ عند الموت فرماتی تہی اللہم انی اتوب الیک من قولی
بالمتعۃ وقولی فی الصرف اور علاوہ یہ خود مسلم مین سبرہ جہنی سی روایت ہی انہ غزی مع النبی یوم فتح مکہ
قال فاقمنا بہا خمسۃ عشر یوما فاذن لنا رسول اللہ فی المتعۃ النساء ولم یخرج حتی نہانا عنہا
اور قسطلانی مین بروایت بیہقی حضرت امام جعفر صادق سی موجود ہی کہ انہ سئل عن المتعۃ فقال ہی الزنا
بعینہ اقول بفضل العلی اللطیف مجیب ظریف عجب رجل تایہ ہی یا اوسکو رجعت ہوتی ہی کہ ہنگام
مناظرہ امامیہ کی مقابلہ مین احادیث اپنی کتب کی لکہتا ہی اور قبل ازین اسی رسالہ مین لکہ چکا ہی کہ ابن عباس نے

رجوع حلت متعہ سی بعد نزول آیۂ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم کے کی ہے اور یہان
لکھتا ہی کہ جب حضرت امیر نے ابن عباس کو فرمایا انک رجل تایہ تب ابن عباس نے حلت متعہ سی رجوع کی ہے ولیکن
ہذا الا تہافت اور یہہ تہافت مجیب کا مثل حافظہ نباشد گویا دولاتا ہی بالجملہ مجیب غطریف کو موجب داب
مناظرہ کی وجب تہا کہ بنا اپنے استدلالات کی روایات مقبولۃ الخصم پر رکہتا اور اپنی روایات خانگی بمقابلہ امامیہ کے
مناظرہ مین پیش نکرتا وانی لہ ذلک اور طرفہ تر یہہ ہی کہ کتب سنیون سی بہی ثابت نہین ہوتا کہ جناب امیر علیہ السلام نے
ابن عباس کو کب رجل تایہ فرمایا اور ابن عباس نے حلت متعہ سی کب رجعت کی وہ اپنی آخر عمر تک متعہ کی حلت پر قایم اور
مصر رہی جیسا کہ صحیح مسلم اور عقد ابن عبد ربہ وغیرہ کتب معتمدہ سنیون کی نزاع ابن زبیر اور ابن عباس سی حلت متعہ
مین کہ آخر عمر مین ابن عباس کے ہوئی تہی مملو ہین اور فتح الباری مین ہی کہا ابن حزم نی ثابت رہی اوپر اباحت متعہ کے
بعد رسولخدا کی ابن عباس انتہی کلامہ ہذا الروایات مع الروایات الاخر مرارا قد ذکر و لا تکن من الجاحدین
اور عجب منجملہ کے بات ہی کہ جناب مجتہد العصر دام ظلہ نی جو تفہیم فرمایا ہی بقول صاحب کشاف کی متمتع بہا ازواج مین داخل ہی
تو مجیب غطریف بہت کڑوی ہوی اور کہا وہ تو معتزلی ہی اوسکا قول کتب مستند ہی کہا سیاتی اور آپ یہان خود
کو جملہ اہل سنت معتزلی کے بن گئی اور اوسکی قول سے سند لائی او اوسکا سبب ناحقہ تلاش کرنی لگی انکو سبب
دوسری کو آخر نہو اور روایت بیہقی کے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سی یہہ حدیث عامیہ ہی لیاقت استدلال
کی امامیہ پر نہین رکہتی اور حق تو یہہ ہی کہ وہ افترای بحت ہی امام معصوم پر معاذ اللہ کیا ممکن ہے کہ وہ معصوم متعہ مشروعہ
کو زنا کہی عجیب دیکہو کہ ۔۔۔ کتب امامیہ کی مملو ہین ۔۔۔ معتمدہ ۔۔۔ حلت متعہ مین ۔۔۔ احادیث کثیرہ حلت متعہ
اوس معصوم اور دیگر ائمہ علیہم السلام سی ۔۔۔ کثیرہ ۔۔۔ مین کتب فرقہ حقہ مین موجود ہین وہ نہین
معلوم کہ مجیب غطریف کیونکر روایت اوس جناب پر لوث افترا عت ہو انکو کہ سنی ۔۔۔ سنی اسلاف اخلاف مجیب
غطریف کے تو جناب صادق سی صاف نہین ہین بیہقی اور بخاری صاحب صحیح بخاری کے دل مین جناب صادق
کی طرف سی بخار ہی کہ وہ آنحضرت کو صادق اللہجہ نہین جانتا اور اوس معصوم کو ضعفا مین شمار کرتا ہی میزان ذہبی مین ہے
کہ بخاری حضرت صادق سی ثابت نہین کرتا اور شیخ بخاری کا اوس جناب کے حق مین کہتا ہی اجد فی نفسی شیئا
یعنی دل شیخ بخاری کا اوس معصوم سی صاف نہین اور مصعب کہتا ہی کہ مالک جعفر صادق سے بغیر ضم کرنے دوسرے کے
روایت نہین کرتا انتہی سبحان اللہ بخاری کے نزدیک عمران بن حطان مداح ابن ملجم ملعون و دیگر خوارج صادق اللہجہ اور موثوق
ہین کہ صحیح بخاری روایات خوارج سی مملو ہی کما مر اور جناب صادق علیہ السلام معاذ اللہ اوسکی نزدیک غیر موثوق

ستہ وادلہا

٥ واوریغا دیدہ انصاف کربیٹہا بہی ⁕ بسط سبہیر جرا ذکر با سہنا بدی قال العجیب الظریف اور حدیث
تہذیب واستبصار کے جو گذر چکی شاہد عادل ہے اقول بتفضل العلی اللطیف جواب حدیث مذکور کا بہی گذر چکا کہ
وہ بخوف من الانتفاء حرمت متعہ پر بعد اوطاس وخیبر کی گواہی نہین دیتی خلاصہ اوس حدیث کا اسی قدر ہی کہ متعہ روز
خیبر حرام ہوا فقط مجیب ظریف تہوڑی سی عقل کہین سی مستعار لیکر سمجہی کہ متعہ بعد خیبر کی بعد جو باعتراف سنیون کے
حلال ہوا اوسکی حرمت حدیث مذکور سی قطعاً ثابت نہین ہوتی فتح الباری مین ہی کہ متعہ چہ مرتبہ حلال ہوا پہلے
خیبر مین پہر عمرۃ القضا مین پہر فتح مکہ مین پہر اوطاس مین پہر تبوک مین پہر حجۃ الوداع مین قال العجیب الظریف
غرض معلوم ہوا کہ یہ حدیث جابر کی مبین وقت تاکید حرمت متعہ ہی پس ارشاد جناب کا کہ اوسی روایت سی معلوم ہوتا ہے
الی آخرہ محض بی ٹہکانی کے بات ہی ٥ پایان نہین جدال کا انصاف شرط ہی ⁕ بی اصل بات اکثر کرگئین کا مظ
ہی اقول بتفضل العلی اللطیف مجیب ظریف باتین بے اصل بے ٹہکانے کی کر رہا ہی اور وہ شعر جو لکہا ہے
اوسنے خاص اپنی حق مین لکہا ہے اوسنے یہ جو کہا کہ غرض معلوم ہوا کہ یہ حدیث جابر کی مبین وقت تاکید حرمت متعہ ہے
یہ قول وسکا سراسر مہمل ہے کیونکہ مخفی نہین کہ تاکید فرع تاسیس کے ہی مجیب نے ہو وقت تک کہین تاسیس متعہ ثابت نہین کی
پہر تاکید کیسی اور کس کے غرض کہ صحاح وغیرہ کتب معتمدہ سنیون سی بخوبی معلوم ہوچکا کہ قبل ماجرای عمرو بن حریث کے
متعہ بین الاصحاب جاری اور رایج اور معمول تہا کسی نے قبل ماجرای مذکور کی اوسکو حرام نہین کیا تہا کہ عمر نی ماجرای مذکور مین
اوسکی تاکید کے ہو بلکہ اوسی لیے احمق نے ماجرای مذکور کے وقت اپنی رای ناقص سے تاسیس حرمت متعہ کے
کی ہے نہ تاکید اور یہ تاسیس عمری سبب اصل حرمت متعہ کے اوسی لیے اکثر اصحاب کا ضرط ہی اور حدیث جابر کے
مبین وقت تاسیس عمری ہے نہ مبین وقت تاکید حرمت متعہ قال المجتہد العلام الظریف بعد لکہنے جواب استفتا
(۱۷۱) اضافہ کرنا بعض مضامین کا مناسب معلوم ہوا اسواسطے بطور خاتمہ کی لکہا گیا کہ جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفا مین
بیچ فصل اولیات عمر کے لکہا ہی کہ عمر پہلا وہ شخص ہے کہ جسنی پڑہنا تراویح کا ماہ رمضان مین مقرر کیا اور پہلا وہ
شخص ہے کہ جسنی متعہ کو حرام کیا اس سے ثابت ہوتا ہی کہ تمام عہد ابوبکر تک تراویح نتہی اور متعہ حلال اور جاری تہا
کسواسطی کہ اگر متعہ عہد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ مین حرام ہوگیا ہوتو تا عمر پہلی حرام کرنی والی نہ ٹہرتی اور تمام
عہد ابوبکر اور بعض عہد عمر مین جاری کیونکر رہتا اور اکثر اصحاب کبار مانند جابر ابن عبداللہ انصاری کے وغیرہ کی کیون متعہ
کرتے قال العجیب الظریف اقول بتفضیل العزیز العلام یہ عجب ناانصافی کی بات ہی کہ جواب پانی جای پہر بات
نباہی جای باتفاق اہلسنت اور بتصریح اپنی والد بزرگوار کے کتاب جامع مین معنی تحریم اور تحلیل کے ملاحظہ کرچکی کہ مراد

اوس سی اخبار ہی یا اظہار پہر استدلال بانیا فی التفاضل ایضاً تخشم بجا ہسل کیا یعنی ا قول بفضل العلی اللطیف نا
انصافی مجیب عطریف کے مدرسی گندگی کہ جواب دندان شکن پایا جاتا ہی اور ہٹ دہی کو نہیں چہوڑتا آری عقل کے
دشمن جب مسائل شامی او رخلیفہ زادہ افقہ اصحاب سیاسة اور مامون عیر رشید مہ شیخ تصوا و ریحیی بن اکثم اکابر صنادید
سنیہ اما حرمہما کی معنی اخبار یا اظہار حرمت نسمجہی کلام معضلاً تو مجیب عطریف اتفاق اہلسنت کا کہان سی کہتا ہے
اور ناحق باتین کیون بناتا ہی کیا یہہ لوگ مجیب کے نزدیک سنی نتہی یا اہل لسان اور محاورہ دان نتہی اور متاخرین
قول لطیفہ جی سنیون فی مثل تفتازانی وغیرہ کے برخلاف محاورہ جو لنا حرمہما کو اخبر عن حرمتہما کی معنی پہنا کرا وسپر چند جاہلانے
اتفاق کیا اور توجیہ القول بما لا یرضی بہ قایلہ کی یہہ اتفاق اونکا کہ تخشم بجا ہسل ہے کس کام آتا ہی حق تو یہہ ہی کہ مجیب
عطریف نی حیا کو جواب صاف دیا ہی اور بمودای قول مشہور خود فضیحت و دیگران را نصیحت آپ استدلال بانیا فی
التفاضل کر رہا ہی اور ماہجین کو ناحق منسوب باستدلال بانیا فی التفاضل کرتا ہی کسو اسطی کہ قائل قول انا احرمہما کا خود
سر منبر پکار رہا ہی کہ مین متعون مشروعہ کو حرام کرتا ہون یہہ نہین کہتا کہ متعون مشروعہ کو پیغمبر خدا نی حرام کیا تہا مین
اوس حرمت کی خبر دیتا ہون اور اوسکو ظاہر کرتا ہون مجیب عطریف اور تفتازانی وغیرہ ناحق اتالیقی پیغمبر کی کرتے
ہین بہلا یہہ بتاوین کہ قول قائل مین قرینہ کہان ہی کہ اخبار یا اظہار حرمت کا مراد لیا جاوی اور جناب غفران مآب طاب ثراہ
نی جو اخبار او راظہار حلت اور حرمت کی معنی قول ایمہ نحن المحللون حلالہ و المحرمون حرامہ مین کہی ہین وہان لفظ حلالہ
اور حرامہ کا قرینہ اوس معنی کا موجود ہی اسصورت مین قیاس کرنا انا احرمہما کا کہ بی قرینہ ہی اوپر نحن المحللون حلالہ کے
کہ باقرینہ ہی قیاس مع الفارق ہے کما مر مفصلاً فتذکر ولا تکن من الجاہلین قال المجیب الطریف معقود
سیوطی کا اولیات سی اول من اخبر بحرمة المتعة ہی یعنی عمر اول وہ شخص ہے جسنی حرمت متعہ کی خبر دی
اور اسیطرح معنی اول من سن صیام شہر رمضان ہے یعنی عمر اول وہ شخص ہے کہ جسنی سنت تراویح کو
ظاہر کیا اسواسطی کہ کتب احادیث اہلسنت مین بتواتر ثابت ہی کہ اصل تراویح کی پیغمبر سی ہی کہ حلاف او نقلون کے
تین شب آپنے اسکو بجماعت ادا فرمائی اور ترک مواظبت کی علت بتا ئی کہ انی خشیت ان یفرض علیکم
پہر جب آفتاب نبوت نی غروب کیا تو یہہ عذر جاتا رہا حضرت عمر نی بحکم قاعدہ اصولیہ شیعہ وسنی کہ الحکم للمعلل
بعلة یزول اذا زالت علتہ اس سنت کا احیا فرمایا اسمین کیا گناہ لازم آیا اقول بفضل العلی اللطیف
مجیب عطریف عجب اسلوب الحواس ہے کہ بار بار کتب اہلسنت سی استشہاد و استناد جواب امامیہ مین خلاف دآب
مناظرہ کرتا ہی اور اوسنی قول سیوطی اول من حرم المتعة کا جو اول من اخبر بحرمة المتعة مقصود ٹہرایا ||

(۱۷۲)

معقود

مصداق المعنے فی بطن المجیب کا ہوا کہ یہہ مقصود نہ قول سیوطی مین ہے نہ بطن سیوطی مین بلکہ بطن مجیب
مین ہی بلور یہہ تاویل علیل اور توجیہ غیر سدید مجیب کی استعمام مین کسیطرح صحیح نہین ہوسکتی بچند وجوہ اوّلا
سیوطی نے کہا ہی فصل فی اولیات عمر اور ہر کسی پر جو عبارت عربے کا ترجمہ کرسکتا ہی ظاہر ہی کہ اس فقرہ کی یہی معنی ہے
کہ یہہ فصل بیان اون چیزون مین ہے کہ اونکو عمر نے سب سی پہلی کیا ہی کسی دوسری نے عمر پر اون امور مین سبقت نہین کے
سیوطی نے یہہ نہین لکھا ثانیاً جب مجیب عطریف نی اول من حرم المتعۃ واول من سن قیام شھر رمضان
فقرات سیوطی کو معنی خبر دینی اور ظاہر کرنی کے پہنائی تو قیاس بران مجیب کو چاہئی کہ دیگر فقرات سیوطی اور اولیات عمر کو
لامحالہ وہی معنی پہنائے کہ سیوطی بیچارہ اختلاف و انتشار تحریر و تقریر سے بچی اور ترجیح بلا مرجح بھی لازم نہ آئے
تو اسصورت مین اول من سمی امیر المؤمنین واول من کتب التاریخ من الھجرۃ واول من تخذ بیت
المال واول من عس باللیل واول من عاقب علی الھجاء واول من ضرب علی الخمر ثمانین کے
یہہ معنی ہونگی کہ عمر پہلا وہ شخص ہے کہ خبر دیا گیا نام رکہنی کا امیر المومنین اور عمر پہلا وہ شخص ہے کہ خبر دی اوسنی تازیانہ
مارنی کے شراب پر اور بی اصل ہونا ان معنونکا کسی پر مخفی نہین اور یہہ و بیا لطیفہ ہوا کہ ایک قابلیت دستگاہ نے
کہ مثل مجیب عطریف کی تہی ایک مجمع مین اپنی قابلیت ظاہر کرنی کے شعر مشہور گلستان سعدی کا یون پڑہا ؎
در بیشہ گمان مبر کہ خالیست * شاید کہ پلنگ خفیہ باشد * یعنی سعدی نی جو لفظ خفتہ بمعنی سونی والی کے کہا ہے
اوسکو قابلیت دستگاہ نی اپنی بیدا مغزی سی خفیہ بمعنی چہپی کے ٹہرایا ایک ظریف بہی اوس مجمع مین موجود تہی اونہون
نی کہا سبحان اللہ آپ کیا ذہن رسا اور فکر صحیح رکہتی ہین یہہ لفظ آپ نی شعر سعدی مین خوب نکالا فی الواقع سعدی نے
نی یون ہی کہا ہی اور اوسکی اوپر کا شعر بہی اسیطرح ہی ؎ تا مرد سخن نگفیہ باشد * عیب و ہنرش نہفیہ باشد *
در بیشہ گمان مبر کہ خالیست * شاید کہ پلنگ خفیہ باشد * مرد ظریف نی تای دو نقطہ فوقانی کے جگہ گفتہ او نہفتہ
مین بہی یای دو نقطہ تحتانی پڑہا یہہ ظرافت سنکر ارباب مجمع ہنسی اور قابلیت دستگاہ شرمندہ ہوئی اور چہپنی لگے مگر
مجیب عطریف نی تو اپنی فنونہ منفعلہ حضرت عثمان با حیا کی پیشکش کردی ہے یہہ منفعل ہونگے او ثالثاً بیان
مجیب عطریف سے ظاہر ہوا کہ خالفہ اول بیچارے کو قاعدہ اصولیہ شیعہ و سنی سی کہ الحکم المعلل بعلۃ یزول
اذا زالت علتہ خبر نہتی اگر اوس بیچارہ کو یہہ قاعدہ معلوم ہوتا تو بعد غروب آفتاب نبوت کی عذر خشیت ان یفرض علیکم
تو جاتا رہا تہا اوسکو لازم تہا کہ وہ اپنی عہد حکومت مین احیا اس سنت کا کرتا یارب مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ عمر کو سنت
پر چلنی کا شوق تہا اور قاعدہ اصولیہ اونکی بطن شریف مین تہا بخلاف ابوبکر کی کہ وہ احکام شرعیہ اور قواعد اصولیہ سے

حاصل تہا اس صورت مین بدولت تدقیق مجیب عطریف کے خلافت خالفہ اول کے کہ قواعد اصولیہ سی واقف تہا بے اصل
ہوئی اور یہی وہ حدیث جو سنیون نی ابوبکر کے شان مین بنائی ہے کہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہی ما صبّ الله شیئاً
فی صدری الا وقد صببته فی صدر ابی بکر بی اصل نہری اور رابعاً معنی قول سیوطی کے ہو اول من حرم
المتعة واول من سن قیام شہر رمضان اسطرح پر کہ عمر پہلا خبر کرنی والا حرمت متعہ کا ہی اور عمر پہلا ظاہر کرنی والا
سنت تراویح کا ہی جیسا کہ مزعوم مجیب کا ہی درست اور صحیح نہین ہوسکتی کیونکہ بزعم سنیون ہی کے پہلی خبر کرنے
والی حرمت متعہ اور پہلی ظاہر کرنی والی سنت تراویح کی تو خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ تہی نہ عمر اور جب یہہ معنی بنا بر ہونے
تفتازانی و مجیب وغیرہ کے درست نہ بیٹہی تو وہ ہی معنی متبادر حقیقی کہ عمر پہلا حرام کرنی والا ہی متعین ہوئی اور تاویل علیل
مجیب عطریف کے کہ تقلید تفتازانی سے تہی کچہہ کام نہ آئی اور عمر بیچارہ پر گناہ تحریم حلال اور تشریع فی الدین کا لازم آیا
قال المجیب العطریف شیعون نے تو وہ چیزین نکالی ہین کہ جنکی شرع مین کچہہ اصل نہین جیسی عید مباہلہ عید غدیر عید
شجاع عید نوروز وغیرہ یہہ کیا انصاف ہی کہ آپ کو سب سب اور کو آخ تہوا **قول** بعضل العلی اللطیف مجیب
عطریف غلط کہتا ہی کہ عید مباہلہ وغیرہ کی شرع مین اصل نہین وہ غالباً کبہی قران مجید کو نہین پڑہتا پڑہتا اور سنتا ہے
کیون نہ ہی پڑہتا ہی کہ قران ایسی خلیفون کو سکوک القران اور لایق جلانی کے جانتا ہی کما اقر مراراً فی ہذہ 174
الرسالة اور اس قران عثمانی مروج کی ہی اوسکی مذہب مین کچہہ قدر و منزلت نہین کہ لکہنا اوسکا پیشاب سی العیاذ
باللہ منہ اوسکی مذہب مین جایز ہے کما مر من فتاوی قاضی خان پہر وہ کیون ایسی قران کو پڑہی پڑہتا اگر کبہی وہ قران
کو پڑہتا پڑہاتا ہوتا تو ایسی بی اصل باتین نکرتا کہ عید مباہلہ کی شرع مین اصل نہین ارباب انصاف اس امر کو دیکہین کہ لوگون کے
دہوکا دینی کو زبان سی تو اظہار تعظیم قرانکا اور عقیدہ اس حرف کا کہنا اوسکا پیشاب سی نعوذ باللہ منہ جایز جاننا اور پہر
ساتہہ اس عقیدہ کذائی کے اہل حق کے سامہنی بڑہ بڑہ کر باتین کرنا ع چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد*
اہم مطلب کہ آیہ وافی ہدایہ ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا و انفسکم ثم نبتہل فنجعل
لعنة اللہ علی الکاذبین کہ حکایت حال مباہلہ کی کرتا ہی اور آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من
ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالته الایہ اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی
و رضیت لکم الاسلام دیناً کہ حکایت حال غدیر خم ہے قران شریف مین موجود اور ابتک دست برد
جلانی والون سے محفوظ ہی اور باتفاق اکثر مفسرین اور محدثین اور مورخین فریقین کے ثابت ہی کہ مباہلہ کے دن
مغلوب ہونی وفد نصاری نجران اور اونکی جزیہ قبول کرنے سے اور بروز غدیر خم بسبب وصی کرنی جناب امیر علیہ السلام کے

اور بسبب اکمال دین اور اتمام نعمت الہی اور رضای رب الارباب عظم سلطانہ کی جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ
وآلہ کو سرور موفور حاصل ہوا تہا یہہ شیعہ کہ معتقد آثار رسول مقبول مختار اور اہلبیت اطہار علیہم الصلوات والتسلیمات کی ہین کیونکر
تاسی اور پیروی اپنی معتقداؤن اور پیشوایان حق و اساس کی نکرین مجیب ظریف نے جو کہا کہ انکی شرع مین اصل نہین دروغ
بیفروغ اور دلیل اوسکی اجنبیت کے قران مجید سی ہے ورای آن سب عاقل و جاہل جانتی ہین کہ تہنیت اور مبارکباد
باہم ایام شادی و عید مین عرب و عجم مین متعارف ہی مجیب ظریف بتائی کہ اگر روز عید غدیر خم عید کا دن تہا تو اوسکی عمر نے
جناب امیر علیہ السلام سی بعد بیعت کرنی کی کیون کہا تہا ھنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت وامسیت مولی
کل مؤمن و مؤمنۃ کما فی المشکوۃ وغیرہا اور بروایت مسند احمد بن حنبل اور ابن مغازلی شافعی وغیرہ کے
بخ بخ لک یا ابن ابیطالب اصبحت وامسیت مولای ومولی کل مؤمن و مؤمنۃ کیون کہا تہا اور
علی ہذا القیاس عید نوروز بہی وہی عید روز غدیر خم ہی کہ سال حجۃ الوداع مین اٹہاروین ذیحجہ کو بہی کہ روز غدیر خم تہا تحویل آفتاب
برج حمل مین ہوئی تہی تو بحساب قمری عید غدیر خم اٹہاروین ذیحجہ کو اور بحساب شمسی روز نوروز کو کہ روز تحویل آفتاب برج
حمل مین ہے عید غدیر ٹہری اور عید شجاع کہ روز قتل فرعون آل محمد ہی بلاشبہ مومنون کی عید ہی کہ مومنون کو
اسوہ اپنی معتقداؤن کا سرور اور غم مین علامت ایمان کے ہی طرفہ بات ہی کہ مجیب ظریف عید مباہلہ وغیرہ کو کہ روز سرور ۱۷۵
پیغمبر خدا اور اونکی اہلبیت کا ہی اور اصل اوسکی قران مجید سی ثابت ہی بی اصل کہتا ہی اور تعریض بیجا اوسپر کرتا ہے
اور عید روز عاشورا پر کہ روز قتل سردار جوانان اہل بہشت اور روز اسیری اہلبیت پیغمبر اور روز مصیبت و گریہ رسول
خدا ہی تعریض و تعرض ہتین کرتا بلکہ اور تاسی یزید پلید اور ابن زیاد بدنہاد وغیرہ کی اوسکو روز عید کا جانتا ہی چنانچہ
دستگیر سیوطی نے غنیہ مین اور دیگر سنیون نی اپنی کتابون مین اوسکی تصریح کی ہے اور باینہمہ دعوی مسلمانی کا بہی چلا
جاتا ہی اگر عید کرنا روز عاشورا کا اور مخالفت و منافقت پیغمبر خدا کی اور تاسی یزید پلید کے مجیب ظریف اور اوسکی
اولیا کی نزدیک اسلام و ایمان ہی تو اوسکو اور اوسکی بڑی پیر کو اپنا ایمان روز افزون رہی اور روز عاشورا کو جو یوم
روز مصیبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا کہا اگر مجیب ظریف کو اسمین کچہ شبہ ہو تو اپنی صحیح ترمذی اور صواعق محرقہ ابن
حجر اور شرح مرزخ وغیرہ مین دیکہہ لی کہ حضرت ام سلمہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روز عاشورا وقت شہادت جناب
امام حسین علیہ السلام کی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ کو خواب مین دیکہا کہ گریان ہین اور خاک و غبار آنحضرت کے
کی سر و ریش مبارک پر ہی حضرت ام سلمہ اور ابن عباس نے حضرت سی جو سبب اوسکا پوچہا تو آپ نی ارشاد فرمایا کہ ابہی مین نے
حسین کو قتل ہوتی دیکہا اور بمفاد حدیث صحیح متفق علیہ من رآنی فقد رای الحق فان الشیطان لا یتمثل بی کے

کو ئی وسوسہ کسی موسوس کا حدیث حضرت ام سلمہ اور ابن عباس مین خلل انداز ہو گا اور عمر کہ کا عدو اہلبیت و فرعون
آل محمد ہونا کچھ امر مخفی نہین طشت ازبام افتادہ ہی کہ جم غفیر صنادید علمای سنیہ نی روایات کثیرہ اپنی کتب معتمدہ مین
لکھی ہین کہ بسبب کثرت روایات اور نظافر جنابکی صداقت کے ہوبحتی ہین اور وہ روایات صریح ہین عداوت و اغضاب و ایذای
عمر مین جناب سیدہ اور جناب امیر علیہما السلام کو اور آزردگی بضعہ رسولخدا مین وس فرعون آل محمد سی حقیر اسجگہ چند روایات
بطور مشتی نمونہ از خروارے رکون نقص مجیب عطر اف کی لئی لکھتا ہی ابن قتیبہ جسکی شان میں ابن اثیر جامع الاصول مین
لکھتا ہی کان ثقۃ دیناً فاضلاً

اوسی ابن قتیبہ نے کتاب الامامہ والسیاسۃ مین روایت کی ہے ان عمر قال لابی بکر انطلق
بنا الی فاطمۃ فانا قد اغضبناها فانطلقا جمیعاً فاستاذنا علی فاطمۃ فلم تاذن لهما فاتیا علیاً
فکلماه فادخلهما علیها فلما قعدا عندها حولت وجهها الی الحائط فسلما علیها فلم ترد علیهما السلام
فتکلم ابو بکر فقال یا حبیبۃ رسول الله والله ان قرابۃ رسول الله احب الی ان اصل من قرابتی
وانک احب الی من عائشۃ ابنتی ولوددت یوم مات ابوک انی مت ولا ابقی بعده افترانی
اعرفک واعرف فضلک وشرفک وامنعک حقک ومیراثک من رسول الله الا انی سمعت
رسول الله یقول لا نورث ما ترکناه صدقۃ فقالت ارایتکما ان حدثتکما حدیثاً عن رسول الله
تعرفانه وتفعلان به قالا نعم فقالت نشدتکما بالله الم تسمعا من رسول الله یقول رضاء فاطمۃ
من رضای وسخطها من سخطی ومن احب فاطمۃ ابنتی فقد احبنی ومن ارضی فاطمۃ فقد ارضانی
ومن اسخط فاطمۃ فقد اسخطنی قالا نعم سمعناه من رسول الله قالت انی اشهد الله وملائکته
انکما اسخطتمانی وما ارضیتمانی ولئن لقیت النبی لاشکونکما الیه فقال ابو بکر عائذاً بالله من
سخطه وسخطک یا فاطمۃ ثم انتحب ابو بکر باکیاً تکاد نفسه ان تزهق وهی تقول لادعون الله
علیک فی کل صلوۃ یعنی عمر نی ابو بکر سی کہا چلو فاطمہ کی پاس چلین پس تحقیق کہ ہمنی غضبناک و آزردہ کیا ہے
اوسکو پس وہ دونو خانہ فاطمہ پر گئی اور اجازت چاہی دونون نی فاطمہ سی آنیکے فاطمہ نی اونکو اجازت نہی پس
آنیکے نددی تب وہ دونو علی ابن ابیطالب کے پاس گئی اور کہا کہ ہمکو فاطمہ کے روبرو لیچلو پس علی اپنی ہمراہ اونکو
روبرو فاطمہ کے لی گئی جب وہ دونون علی کے پاس بیٹھی فاطمہ نی اپنا موہنہ اونکی طرف سی پہیر کر دیوار کی طرف کیا
پہر اون دونون نی فاطمہ کو سلام کیا فاطمہ نی جواب اونکی سلام کا ندیا ابو بکر نی کہا ای دختر رسولخدا کی قسم بخدا

کہ قرابت رسولخدا کی دوست تر ہی میری نزدیک اس سے کہ صلہ رحم و نیکی کرون مین اپنی اقربا و اولادسی اور تحقیق

تو مجکو عایشہ میری بیٹی سی زیادہ محبوب ہے اور تحقیق جسدن باپ تیرا موا مین چاہتا تہا کہ مین مرجاؤن اور بعد تیرے

باپ کے نرہون آیا تو جانتی ہے کہ مین باوجودیکہ تجکو جانتا ہون اور تیری شرف و فضل سے آگاہ ہون تجکو تیرے

حق سے منع کرون اور تجکو میراث رسولخدا سی محروم کرون لاکن مین نے رسولخدا سی سنا ہی کہ وہ کہتی تہی لانورث ما ترکنا

صدقۃ یعنی ہم گروہ انبیا کی میراث نہین دیتی جو کچہہ ہمنی چہوڑا وہ صدقہ ہی پس فاطمہ نی کہا کہو اگر مین حدیث رسولخدا کی بیان

کرون تم اوسکو سمجہوگے اور اوسکا اعتراف کروگی اون دونون نی کہا ہم سمجہین گے اور اعتراف کرین گی پس فاطمہ نے

کہا مین تمکو خدا کی قسم دیتی ہون آیا تمنی رسولخدا سی نہین سنا ہی کہ خوشنودی فاطمہ کی خوشنودی میری ہے اور سخط

و ناخوشی اوسکی سخط و ناخوشی میری ہے اور جو کوئی دوست رکہی فاطمہ کو اوسنی مجکو دوست رکہا اور جو کوئی

راضی کری فاطمہ کو اوسنی مجکو راضی کیا اور جو کوئی غضبناک و آزردہ کری فاطمہ کو اوسنی مجکو غضبناک و آزردہ کیا ابوبکر

و عمر نی کہا ہان ہمنی اس حدیث کو رسولخدا سی سنا ہی فاطمہ نی کہا تحقیق کہ مین خدا کو اور ملایکہ کو گواہ کرتی ہون

اس امر پر کہ تم دونون نی مجکو غضبناک و آزردہ کیا ہی اگر مین پیغمبر خدا سی ملاقات کرونگی تحقیق تمہاری شکایت پیغمبر خدا

کی روبرو کرونگی پس ابوبکر نی آواز بگریہ بلند کی اور قریب تہا کہ روح اوسکی بدن سی نکل جاوی اور فاطمہ کہتی تہی (۱۷۷

کہ تحقیق مین نفرین اور بد دعا کرونگی تجہہ پر خدا کی درگاہ مین ہر نماز مین اور ابوبکر جوہری نی داود ابن المبارک سے

روایت کی ہے قال اتینا عبد اللہ بن موسیٰ بن عبد اللہ بن الحسن بن الحسن و نحن راجعون من الحج فی جماعۃ

فسالناہ عن مسائل و کنت احد من سالہ فسالتہ عن ابی بکر و عمر فقال سئل جدی عبد اللہ بن الحسن

بن الحسن عن ہذہ المسئلۃ فقال کانت امی فاطمۃ صدیقۃ بنت نبی مرسل و ماتت و ہی غضبی

علی انسان فنحن غضاب بغضبہا یعنی داود ابن المبارک کہتا ہی کہ ہماری جماعت ہنگام مراجعت کی حج سی عبد اللہ

حسنی کے پاس آئی لوگون نی عبد اللہ مذکور سی مسائل پوچہی مین نی حال ابوبکر و عمر کا پوچہا عبد اللہ نی فرمایا کہ

لوگون نی میری جد عبد اللہ بن الحسن بن الحسن سے بہی یہی سوال کیا تہا اونہون نی جواب مین فرمایا تہا کہ مادر میری

فاطمہ صدیقہ دختر نبی مرسل کے تہی اور وہ دنیا سی غضبناک گئی کسی شخص پر پس ہم بہی غضبناک ہین بوسیلہ بسبب غضب

اپنی مادر کی اور صاحب تاریخ آل عباس نے کہ معتمدین اہلسنت سی ہی یون لکہا ہی کہ بعد از آنکہ جماعتی از اولاد حسنین نزد مامون

دعوی فدک کردند مامون دو صد علمای حجاز و عراق و غیر ہمارا جمع کردہ تاکید کرد کہ کتمان صواب نسازند

بر ایشان روایت و خدری و بشیر ابن ولید و غیرہ نقل کردند کہ بعد از فتح خیبر جبرئیل علیہ السلام با آیہ

وآت ذا القربی حقہ نازل شد پس رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ گفت کیست ذوالقربی وچیست حق او جبرئیل علیہ السلام
گفت ذوالقربی فاطمہ است و فدک حق اوست پس رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ فدک را بفاطمہ داد و در وقتیکہ ابوبکر
فاطمہ را از تصرف در فدک مانع شد آنحضرت فرمود پدرم بمن داد است ابوبکر او را قبول کرد و خواست درین باب کتابی نوشتہ
فدک را بآنحضرت باز دہد عمر گفت از فاطمہ بینہ طلب کن پس ابوبکر بینہ طلبید فاطمہ امیرالمومنین و ام ایمن و اسماء بنت
عمیس را گواہی آورد پس ابوبکر بر طبق آن کاغذی نوشت تا فاطمہ تصرف در حق خود نماید آنگاہ عمر شنیدہ نزد ابوبکر آمد
و صحیفہ را گرفتہ آن نوشتہ را محو ساخت و گفت فاطمہ زنی است و علی ابن ابیطالب شوہر اوست غرض جلب نفع برای
خود است و مجرد شہادت دو زن اعتبار ندارد ابوبکر قول او را قبول نمودہ فاطمہ را از آن منع نمود آنگاہ حضرت فاطمہ قسم
یاد کرد کہ ایشان گواہی براستی دادہ اند و با ابوبکر و عمر گفت شما نشنیدہ اید از رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کہ فرمود کہ اسماء
بنت عمیس و ام ایمن از اہل جنت اند ایشان اعتراف کردند کہ شنیدہ ایم و معہذا حق آنحضرت را ندادند پس آنحضرت از ایشان
آزردہ شد و قسم یاد کرد کہ شکایت ہر دو را نزد رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ خواہم کرد و چون بیمار شد وصیت
کرد امیرالمومنین را کہ نگذارد ابوبکر و عمر را کہ بر آنحضرت نماز کنند انتہی ملخصاً اور صحیح بخاری کی باب غزوہ ذات
قرد و خیبر مین حدیث طولانی یحیی بن بکر مین جو عایشہ سی مروی ہی یہ فقرات موجود ہین جو صریح ہین آزردگی جناب امیر (١٧٥)
و جناب سیدہ علیہما السلام مین ابوبکر و عمر سی فابی ابوبکر ان یدفع الی فاطمۃ منہا شیئا فوجدت فاطمۃ علی
ابی بکر فی ذلک فہجرتہ فلم تکلمہ حتی توفیت وعاشت بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ستۃ اشہر فلما توفیت دفنہا زوجہا لیلا ولم یؤذن بہا ابا بکر وصلی علیہا وکان لعلی
من الناس وجہ حیاۃ فاطمۃ فلما توفیت استنکر علی وجوہ الناس فالتمس مصالحۃ ابی بکر و
مبایعتہ ولم یکن یبایع تلک الاشہر فارسل الی ابی بکر ان ائتنا ولا یاتنا احد معک
کراہیۃ لمحضر عمر فقال عمر لا واللہ لا تدخل علیہم وحدک الحدیث یعنی جب ابوبکر نی فدک
اور خمس خیبر فاطمہ کو نہ دیا تو فاطمہ غضبناک ہوئی ابوبکر پر اور اوس سی ملاقات ترک کی اور اوس سی ہمکلام نہ ہوئین
تا وقت وفات اور زندہ رہین بعد پیغمبر خدا کی چھ مہینی اور جب وفات پائی فاطمہ نی تو اونکی شوہر نی رات کے
وقت اونکو دفن کیا اور نماز جنازہ اونکی پڑہی اور ابوبکر کو اونکی مرنی اور دفن کرنی کے خبر نہ کی اور علی کو
زندگی فاطمہ مین وجاہت اور رو داری تہی لوگون مین جب فاطمہ نی وفات پائی لوگ علی سی پہر گئی تب
علی نے ابوبکر سی مصالحہ چاہا اور بیعت کرنی چاہی اور وقت وفات فاطمہ تک علی نی ابوبکر سی بیعت نہ کی تہی

اور علی نے ابوبکر سے کہلا بھیجا کہ تو میری پاس اکیلا آ اور عمر تیری ساتھہ نہ آوے کہ علی کو عمر سے کراہت تہی اور کتاب المعتمد
فی اخبار خیر البشر مین ہی ان ابابکر بعث عمر بن الخطاب الی علی و من معہ لیخرجہم من بیت فاطمہ
وقال ان ابوا علیک فقاتلہم فاقبل عمر بشیء من نار علی ان یضرم الدار فلقیتہ فاطمۃ
فقالت الی این یا ابن الخطاب اجئت لتحرق دارنا قال نعم او تدخلوا فیما دخل فیہ الامۃ
علی ختنے اتی ابابکر فبایعہ یعنی ابوبکر نے عمر کو بہیجا طرف علی اور اونکی ہمراہیون کی کہ اونکو خانہ مدایت کاشانہ
جناب سیدہ سے نکالی اور کہا اگر وہ انکار کرین تو تو قتل کر اونکو پس عمر آگ لایا کہ خانہ آنحضرت کو جلا دے پس جناب
سیدہ اوسکو ملاقی ہوئین اور کہا اے عمر کدہر آیا کیا تیرا گہر جلانے کو آیا ہے عمر نے کہا ہان تمہارا گہر جلانے کو آیا ہون
یا یہہ کہ بیعت ابوبکر کی کرو پس اوسوقت علی گہر سے باہر آئے اور بیعت ابوبکر سے کی اور ابن عبد ربہ نے کتاب
عقد مین لکہا ہے فاما علی والعباس فقعدا فی بیت فاطمۃ وقال ابوبکر لعمر ان ابیا عن البیعۃ
فقاتلہما فاقبل عمر بقبس من النار علی ان یضرم علیہما النار فلقیتہ فاطمۃ فقالت
یا ابن الخطاب اجئت لتحرق دارنا قال نعم یعنی علی اور عباس عم رسول دونون خانہ فاطمہ مین بیٹہی
تہی ابوبکر نے عمر سے کہا اگر وہ دونون بیعت کرنی سے انکار کرین تو اونکو تو قتل کر پس عمر اون دونون کے
جلانی کو آگ لایا پس جناب فاطمہ اوسکو ملاقی ہوئی اور کہا اے عمر آیا تو میرا گہر جلانے کو آیا ہے اور ابن خزابہ نے
کتاب غرر مین لکہا ہے قال زید بن اسلم کنت ممن حمل الحطب مع عمر الی باب فاطمۃ حین امتنع
علی من البیعۃ فقال عمر لفاطمۃ اخرجی من فی البیت والا احرقتہ ومن فیہ قال وفی البیت
علی وفاطمۃ والحسن والحسین وجماعۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت فاطمۃ
اتحرق علینا ولدی فقال ای واللہ او لیخرجن ولیبایعن یعنی زید بن اسلم نے کہا مین عمر کی ساتہہ
لکڑیان فاطمہ کی دروازہ پر لے گیا تہا جسوقت علی نے انکار بیعت کا کیا تہا پس عمر نے فاطمہ سے کہا تمہاری گہر مین جو لوگ
ہین اونکو نکال دو نہین تو تمہاری گہر کو اور اون لوگون کو جلا دونگا کہا زید بن اسلم نے کہ درمیان گہر کے علی اور
فاطمہ اور حسنین اور ایک جماعت اصحاب رسول کے تہی پس فاطمہ نے عمر سے کہا کیا تو علی اور میری بیٹون کو جلاوے
گا عمر نے کہا ہان قسم بخدا جلا دونگا یا وہ نکلین اور بیعت کرین المختصر لیجانا عمر کا آتش کو خانہ مدایت کاشانہ
جناب بضعہ رسول پر جلانے کے لئے کتاب استیعاب مین ترجمہ ابی بکر عبد اللہ بن ابی قحافہ اور ترجمہ سعد بن عبادہ
الملقب بابی بکر مین اور کتاب کنز العمال مین اور تاریخ طبری اور تاریخ واقدی اور کتاب الامامہ والسیاسہ مین

آگ لے کر عمر کا آنا واسطے جلانے کو

ابن قتیبہ اور کتاب المجالس و نفائس الجواہر اور جمیع الجوامع سیوطی و مسعودی اور شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید

مین بہی مذکور ہی من شاء فلیرجع الی الکتب المذکورۃ اور روایت اسقاط حضرت محسن کے کتاب ملل و نحل شہرستانی

مین نظام معتزلی سے کہ کرہائی سنیون کا ہی اور حسن عقیدت ابوبکر و عمر سی سنیون کے برابر رکہتا ہی یون مرقوم

ہی قال النظام ان عمر ضرب بطن فاطمۃ حتی القت المحسن من بطنہا و کان یصیح احرقوا الدار

بمن فیہا وما کان فی الدار غیر علی و فاطمۃ والحسن والحسین یعنی عمر نی شکم مبارک بضعۃ رسول پر ایسا صدمہ

پہونچایا کہ موجب اسقاط حضرت محسن کا ہوا اور عمر باواز بلند شور مچاتا تہا کہ جلادو اس گہر کو اور اون لوگون کو جو اوس

گہر مین ہین حالانکہ نہتی اوس گہر مین مگر علی و فاطمہ و حسن و حسین اور کتاب توضیح الانوار مین ہی ان عمر اخذ قبسا

من نار وجاء بہ لیحرق بیت علی و ذویہ وان فاطمۃ ضربت بسوط فالقت جنینا یعنی عمر آگ لایا علی کے

گہر کے جلانی کو اور مروی ہی کہ فاطمہ کو تازیانہ مارا کہ باعث اسقاط جنین ہوا اور میزان ذہبی مین ترجمہ احمد بن محمد

سری مین یون ہی ان عمر رکض فاطمۃ حتی اسقطت بمحسن یعنی عمر نی لگد ماری یعنی لات ماری جناب سیدہ

کی کہ اوس سے اسقاط محسن ہوا اور بیاض ابراہیم خانی مین ہی دول البلاد میں واشتہر بین الشیعۃ ان

عمر ضرب فاطمۃ فی الباب حتی اسقطت محسنا یعنی حافظ بلادہی نی کہ علمائے اہلسنت سی ہی روایت کیا ہے

کہ شیعون مین مشہور ہے کہ عمر نی فاطمہ کو دروازہ سی دبایا یہان تک کہ اسقاط محسن کا ہوا مخفی نہین کہ یہہ روایات

معتمدہ کتب سنیہ سی جو انکی از بسیار مذکور ہوئین صریح ہین عداوت عمر مین اہلبیت رسول کی ساتہہ اللہم

وال من والاہم وعاد من عاداہم واخذل من خذلہم وانصر من نصرہم اور کتب

معتمدہ سنیہ سی یہہ بہی ظاہر ہوتا ہی کہ عمر ہی بانی غصب خلافت و غصب فدک ہی و تعلیم اسی معلم الملکوت کی کیا ہے

جو کچہہ کیا ہی تاریخ آل عباس سے جسکی عبارت قبل ازین نقل کی گئی اور تفسیر درمنثور سیوطی اور کنز العمال

اور کتاب ابن مردویہ اور روضۃ الصفا اور معارج النبوت اور مقصد اقصی وغیرہ کتب معتمدہ سنیون سی ثابت

ہی کہ پیغمبر خدا نی بعد فتح خیبر اور بعد نزول آیہ وآت ذالقربی حقہ بحکم رب جلیل و اشارہ حضرت جبرئیل کے

فدک جناب فاطمہ کو بخشا تہا اور بعد وفات جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کی جو ابوبکر باعانت عمر کے

متقمص بخلافت ہوا بمشورہ اوسی کی اوس فدک موہوب کو جناب سیدہ علیہا السلام سی بینہ ہبہ پیغمبر کا

طلب کیا جب وہ معصومہ جناب امیر و جناب حسنین و ام ایمن و اسماء بنت عمیس کو کہ یہہ سب لوگ باقرار ابوبکر و

عمر و جملہ اہلبیت کی مبشر بہشت ہین گواہی مین لائین تب گواہی ان مبشرین بہشت کو اون مردودون نی رد کیا

جیسا کہ

جیسا کہ صواعق محرقہ ابن حجر اور جواہر العقدین سمہودی اور ملل ونحل شہرستانی اور تاریخ علی ابن برہان

حلبی شافعی اور کتاب سقیفہ ابوبکر جوہری اور کتاب ابن جوزی وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ مین موجود ہی ملاحظہ

جب فدک موہوب ومقبوض کو ابوبکر نی بمشورہ عمر کی چھین لیا تب جناب سیدہ معصومہ بضعہ رسول خدا نی ناچار

ہو کر دعوی میراث کی ابوبکر نی کہ خود غاصب وخود حاکم وخود قاضی وخود مدعا علیہ وخود راوی متفرد اس

کا کیا ہنگام دعویٰ میراث

روایت نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث ما ترکناہ صدقۃ کی ہین روایت مذکور کو اپنی کیسہ سی نکالا اور

مدعی ہوئی کہ مین نی اس حدیث کو پیغمبر سے سنا ہی اور مخفی نہین کہ آثار وضع اور اختلاق کے سیمای روایت

مذکور سی ہویدا ہین کئی وجہ سی **وجہ اول** یہہ کہ ابوبکر نے ہنگام طلب کرنی جناب سیدہ کی میراث پدری

کو متروکات پدری سی جو قبضہ جبری ابوبکر مین تھی روایت مذکور خالی تھی اوس وقت سی پہلی کبھی کسی سے

ذکر روایت مذکور کا اوسنی نہین کیا تھا **وجہ دوسری** یہہ کہ روایت مذکور کو سوای ابوبکر کی کسی دوسرے

صحابی نی پیغمبر خدا سی نہ سنا تھا اور نہ کسی صحابی کو اوسکا علم تھا شاید پیغمبر خدا نی اور اصحاب سی مخفی ابوبکر کے

کان مین چپا چوری اگر نعوذ باللہ منہ روایت مذکور کہی ہوگی اور روایت مذکور کا معلوم ہونا کسی صحابی کو سوای

ابوبکر کی کتب معتمدہ سنیون مین صحیح ہی چنانچہ صواعق محرقہ ابن حجر مین ہے واختلفوا فی میراثہ صلی اللہ علیہ

وسلم فما وجدوا عند احد فی ذلک علما فقال سمعت رسول اللہ یقول انا معاشر الانبیاء

لا نورث ما ترکناہ صدقۃ یعنی اصحاب نی اختلاف کیا میراث پیغمبر مین پس کسی صحابی کو اوسکا علم نہ تھا ابوبکر نی

کہا مین نی سنا ہی پیغمبر خدا کو کہ فرمایا انا معشر الانبیاء الحدیث اور صاحب مسلم اور شارح اوسکی بحر العلوم مولوی

عبد العلی نی بیان مسئلہ وقوع تعبد بخبر واحد مین لکھا ہی فمن ذلک انہ عمل الکل من الصحابۃ رضوان اللہ

علیہم بخبر خلیفۃ رسول اللہ ابی بکر الصدیق الائمۃ من قریش ونحن معاشر الانبیاء

لا نورث الحدیث یعنی سب صحابہ نی عمل کیا بر روایت ابوبکر کی الائمۃ من قریش ونحن معاشر الانبیاء لا نورث

اور شرح مقاصد اور شرح مواقف اور شرح تجرید علامہ قوشجی اور نہایۃ العقول امام فخر رازی اور ابطال الباطل مین بھی

متفرد ہونا ابوبکر کا روایت نحن معاشر الانبیاء لا نورث مین مذکور ہی کہ ان سبھون نی لکھا ہی ان ابابکر

عمل بمقتضی علمہ بحسب ما سمعہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان لم یحصل للغیر العلم

یعنی ابوبکر نی جو پیغمبر سے سنا تھا اوسپر عمل کیا اگرچہ کسی دوسری کو اوسکا علم حاصل نہ تھا **وجہ تیسری**

وضعی ہونی روایت نحن معاشر الانبیاء لا نورث کی یہہ ہی کہ روایت مذکورہ اگر صحیح وقول پیغمبر خدا کا فرض کیا

(١٨١)

جاوی تو نعوذ باللہ منہ خدای تبارک و تعالی و قرآن خدای تعالی جہوٹی ٹہرتی ہین کہ روایت مذکور خدا اور
قرآن خدا کو جہوٹا کرتی ہے العیاذ باللہ منہ گروہ خنزیر برہین و ضعفان حدیث کی کیونکہ خدای تبارک و تعالی
قرآن مین تو فرمایا ہی ورث سُلیمان داؤد یعنی وارث ہوئی سلیمان داود کی اور روایت مذکور کہتی ہے
کہ گروہ انبیا کا یعنی سب انبیا کسی کے وارث ہوتی ہین نہ کوئی اونکا وارث ہوتا ہی غالبًا بدہنست بنانے
والی روایت مذکور کی یا تو حضرت داود و سلیمان علی نبینا وآلہ وعلیہما السلام دونون گروہ انبیا سی خارج ہین
یعنی نہین ہین کہ وارث و مورث ہوئی یا خدای تعالی و قرآن دونون جہوٹی ہین العیاذ باللہ منہ اور علی ہذا
القیاس حضرت زکریا اور حضرت یحیی علی نبینا وآلہ وعلیہما السلام بہی عقیدہ مین واضع روایت مذکور کے
گروہ انبیا سی نہین ہین کہ حضرت زکریا نی خدا ی تعالی سی ایسا فرزند مانگا کہ وارث اوس جناب کا ہووی اور
خدای تبارک و تعالی نے حضرت یحیی علیہ السلام سا فرزند اونکو عطا کیا کہ وارث حضرت زکریا علیہ السلام کی بہی
ہوئی اور وارث اپنی مادر کی بہی کہ آل یعقوب سی تہی ہوئی اور چونکہ باتفاق جملہ اہل ملل کے حضرت داود و
حضرت سلیمان و حضرت زکریا و حضرت یحیی علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام انبیا اور معاشر انبیا سی ہین اور
وارث و مورث بہی ہوئی ہین تو خدا ی تعالی و قرآن خدا سچی اور روایت مذکور وضعی اور جہوٹی ہوئی اور بنانے (۱۸۲)
والا روایت مذکور کا کہ متعمد مالا عن قصد تکذیب خدا ی تعالی اور قرآن خدا کی کرتا ہی باتفاق جمیع اہل اسلام
بلکہ باتفاق جملہ ملیین کے کافر و مرتد ہوا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اور مخفی نرہے
کہ ابن عباس و حسن بصری اور ضحاک اور سدی اور مجاہد اور شعبی کا برضا دید سنیون کی آیہ ورث سُلیمانُ
داؤد مین اور آیہ یرثنی و یرث من آل یعقوب مین کہ دعای حضرت زکریا ہی وراثت مال کی مراد لیتی ہین
تفسیر کبیر مین ہے اما قولہ تعالی ورث سلیمان داؤد فقد اختلفوا فیہ فقال الحسن المال لان
النبوۃ عطیۃ مبتداۃ لا تورث یعنی حسن بصری نی کہا کہ حضرت سلیمان وارث مال حضرت داؤد کے
ہوئی کس واسطی کہ نبوت موروث نہین ہوتی اور ربیع الابرار زمخشری مین ہی ورث سلیمان من ابیہ
الف فرس یعنی حضرت سلیمان نی اپنی باپ سی ہزار گہوڑی میراث مین پائی اور تفسیر کشاف مین ذیل آیہ
اذ عرض علیہ بالعشی الصافنات الجیاد کی ہے روی ان سلیمان غزا اہل دمشق و
نصیبین فاصاب الف فرس وقیل ورثہا عن ابیہ واصابہا ابوہ من العمالقۃ یعنی مروی ہے
کہ حضرت سلیمان نی جہاد دمشق اور نصیبین مین ہزار گہوڑی پائی اور کہا گیا ہی کہ اپنی باپ سی میراث مین پائی

اور ہوئی

اور باپ کی عمالقہ سی پائی اور تفسیر بیضاوی مین ہی وقیل اصابہا ابوہ من العمالقۃ فورثہا منہ
یعنی حضرت داود نی گہوڑی عمالقہ سی جو پائی تہی حضرت سلیمان نی اونکو میراث مین پایا اور تفسیر معالم التنزیل بغوی
مین تفسیر آیہ یرثنی مین ہی قال الحسن یرثنی مالی یعنی حسن بصری نی کہا کہ حضرت زکریا نی کہا اپنی دعا مین خدا سے
کہ مجکو بیٹا دی کہ میری مال کا وارث ہو اور تفسیر کبیر امام رازی مین اسی آیہ کی تفسیر مین ہی واختلفوا فی المراد بالمیراث
علی وجوہ احدہا ان المراد بالمیراث فی الموضعین وراثۃ المال وہذا قول ابن عباس والضحاک وثانیہا
ان المراد فی الموضعین وراثۃ النبوۃ وہو قول ابی صالح وثالثہا یرثنی المال ویرث من آل یعقوب
النبوۃ وہو قول السدی ومجاہد والشعبی وروی ایضا عن ابن عباس والحسن والضحاک یعنی ابن
عباس نے کہا کہ یرثنی من آل یعقوب مین دونون مقام مین وراثت مال مراد ہی اور سدی اور مجاہد اور شعبی نی کہا
یرثنی مین وراثت مال مراد ہی اور یرث من آل یعقوب مین وراثت نبوت اب ارباب انصاف دیکہین کہ جب حضرت
داود و حضرت سلیمان و حضرت زکریا و حضرت یحیی علی نبینا و علیہم السلام باوصف نبوت کی وارث و مورث
ہوئی تو روایت نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث وضعی محض ہوئی **وجہ چوتہی** وضعی ہونی روایت نحن
(۱۸۳) معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث کی یہ ہی کہ ابوبکر و عمر خود فدک وغیرہ متروکہ پیغمبر خدا کو صدقہ اور مال سب مسلمانونکا
نہین جانتی تہی کیونکہ اگر وہ دونون فدک کو صدقہ اور مال سب مسلمانونکا جانتی تو اوسکو اپنی جاگیر خاص نہ کر لیتی
لیکن اون دونون نی فدک کو اپنی جاگیر خاص تو کر لیا تہا تو ثابت ہوا کہ فدک کو صدقہ اور مال سب مسلمانونکا
نہین جانتی تہی یا رب مگر یہ کہا جائی کہ اون دونون نی دیدہ و دانستہ قصدا مال سب مسلمانون کو خورد و برد کیا
اس صورت مین مال مردم خور ٹہری پہر ایسی مال مردم خور اور حرام خور کی روایت کا کیا اعتبار تاریخ الخلفای سیوطی مین
ہی ان فدک جعلہا ابوبکر خالصۃ لنفسہ بعدہ عمر ایضا ہکذا اجعل یعنی فدک کو ابوبکر نی اپنی ذات کے
لئی خاص کر لیا تہا اور ابوبکر کی پیچہی بعد عمر نی بہی لیا ہی کیا تہا بالجملہ فدک موہوب و مقبوض جناب سیدہ کو بحیلہ حوالہ
صدقہ و بجبر و ظلم چہین لیا اور اوس معصومہ پر انواع اقسام کی ظلم کرکی آزردہ کرنا اور پہر اوسکو اپنی ملک خاص کر لینا کمال
بیدینی و محض بیحیائی ہی الغرض عداوت ابوبکر و عمر ہامان و فرعون آل محمد کی ساتہ جناب سیدہ بضعہ رسول خدا و جناب
امیر علیہما السلام کی اور آزردہ رہنا جناب بضعہ رسول خدا کا ان دونون سی تا حیات خود اور وصیت کرنا اون جناب کا جناب
امیر علیہ السلام کو کہ یہ دونون میری جنازہ پر نا آوین فقرات فہجرتہ ولم تتکلمہ حتی ماتت و دفنہا دجہا کیلا
سوا کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و صحیح ابوداود و دیگر صحاح و کتب معتمدہ سنیہ مین موجود ہی اور یہی لیجانی سی اوس

کی اکثر کرو ہطی حقانی خانہ دہیت گلستانہ بضعہ رسولخدا کی اور دیگر رسالہ جو سنی کتب سنیوں مین مذکور ہین
بخوبی ثابت ہی اسصورت مین روز قتل اوس عدو و بضعہ رسولخدا کا شیعیان رسولخدا اور شیعیان علی کی لئی یقیناً روز عید
و روز سرور ہی اور مخفی نہین کہ ایذا دینا جناب امیر و جناب سیدہ علیہما السلام کو عین ایذای رسولخدا ہی صحیح مسلم
مین ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا فاطمۃ بضعۃ منی یوذینی ما اذاہا یعنی فاطمہ پارہ جگر میری ہی جو ایذا دیتی ہی مجکو وہ
چیز جو ایذا دیتی ہی فاطمہ کو اور صحیح بخاری مین ہی فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبہا اغضبنی یعنی فاطمہ پارہ
جگر میری ہی جو کوئی اوسکو غضب دلاتی اوسنی مجکو غضب دلایا اور صواعق محرقہ ابن حجر مین ہے عن النبی انہ
قال یا فاطمۃ ان اللہ یغضب لغضبک ویرضی لرضاک یعنی پیغمبر خدا نے فرمایا ای فاطمہ خدا غضب کرتا ہی تیری غضب
سی اور خدا راضی ہوتا ہی تیری رضا سی یعنی جس کسی پر تو غضبناک ہی اور جس کسے سی تو راضی و خورسند ہوگی
اوس سی خدا تعالی راضی و خورسند ہے اور بہی صواعق محرقہ مین ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا من احب علیا فقد احبنی
ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن اذی علیا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ یعنی جس کسی نی علی کو دوست
رکہا بتحقیق مجکو دوست رکہا اور جس کسی نی علی سے بغض رکہا اوسنی مجسی بغض رکہا اور جس کسی نے علی کو ایذا
دی اوسنی مجکو ایذا دی ہا اور جس کسے نی مجکو ایذا دی اوسنی خدا تعالی کو ایذا دی اور خدای عز اسمہ فرماتا ہے ۱۸۴
ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ یعنی جو لوگ کہ ایذا دیتی ہین خدا کو اور
رسولخدا کو اونپر خدا لعنت کرتا ہی دنیا و آخرت مین اور علاوہ ایذای جناب امیر و جناب سیدہ علیہما السلام کی ہمیشہ
کہ ہامان و فرعون آل محمد ابوبکر و عمر جہاد سی بہاگا کی اور پیغمبر خدا کو اکیلا دشمنون مین چہوڑا کی اور فرار عن الزحف
ہو تو لی ادبار کرکی جہنم کو ہنا مثوا اور ماوا اپنا بنایا گیٔ اور تہمت ہذیان کی کی مصداق وما ینطق عن الہوی ان ہو
الا وحی یوحی پر اور پیغمبر خدا کو وصیت نامہ کہ باعث نجات ضلالت سی تہا نہ لکہنی دیا اور قوموا عنی کا خطاب پاکر
حضرت کی پاس سی نکالی گئی نعوذ باللہ من شرور انفسہم ومن سیئات اعمالہم ایسی صورتون مین
ایسی ناکسون او رموذیان خدا ورسول و بضعہ رسول کے مرنی کے دن دوستان خدا ورسول و شیعیان علی
و اہلبیت نبی کو عید و سرور کرنا ضرور بلکہ باعث خوشنودی خدا ورسول ہی اور اصل اسکی شرع شریف مین موجود
عجیب غطریف عوام کی بہکانی کو بی اصل باتین بناتا ہی اور خاطر دریا مقاطر اگرچہ اسجگہ موج زن ہی کہ کچہہ حالات
بد انجامی ہامان و فرعون آل محمد کی یہان لکہون لاکن بخوف طوالت مین نی عنان کمیت کو روک لیا اور ایک حدیث
معتبر سنیون پر اکتفا کی کتاب کنز العمال بتبویب جمع الجوامع سیوطی مین فضایل امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام مین
موجود ہی

پس خدا غضبناک ہی

مروی ہی عن ابی صالح عن علی قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی منامی فشکوت الیہ ما لقیت من امتہ من التکذیب والاذی فبکیت فقال لی لا تبک یا علی والتفت فالتفت فاذا رجلان مصفدان واذا جلامید ترضخ بہا رؤسہما فتفضخ ثم تعود الحدیث رواہ ابو یعلی فی مسندہ

یعنی جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا کہ مین نی پیغمبر خدا کو خواب مین دیکہا پس مین نی اون حضرت سی شکایت کی اون ایذاؤن اور تکذیبون کی جو امت نی مجکو ایذا مین دی تہین اور میری تکذیب کی تہی پس مین رویا اوس حضرت نی مجہسی فرمایا نہ رو اور گریہ نکر یا علی اور پہر کر دیکہ پس مین نی پہر کر دیکہا کہ دو شخص قید مین اور زنجیرون مین بندہی ہوئی ہین اور پتہرو اونکی سر توڑی جاتی ہین یہان تک کہ سر اونکی ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہین بعدہ سر اونکی پہر درست ہو جاتی ہین اور پہر توڑی جاتی ہین انتہی ارباب انصاف اس معما کو سمجہ لیں اور حدیث صحیح متفق علیہ من رآنی فقد رای الحق فان الشیطان لا یتمثل بی کو خیال مین رکہیں کہ آنحضرت کا خواب مین دیکہنا ویسا ہی ہی جیسا بیداری مین دیکہنا کچہہ خواب وخیال نہین ہی قال العجیب الغطریف جو حرام سی بچا دی اور عبادت کی طرف بولا دی وہ مطعون اور مذموم ٹہری اور جو حرام سی لگا دی اور عبادت سی ہٹا دی وہ مصون اور معصوم تہی اقول الفضل العلی اللطیف عجیب غطریف کی اوندہی سمجہہ ہی اور وہ اولٹی بات کہتا ہی کہ عمر کو حرام سی بچانی والا اور علی کو حرام سی لگانی والا کہتا ہی حال آنکہ مقدمہ بالعکس کسو سطی کہ خلیفہ جی بشہادت شاہدین دو عادلین یعنی جناب امیر علیہ السلام اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حرام سی لگانی والا ہی نہ بچانی والا تفسیر سیوطی اور نہایہ ابن اثیر وغیرہ کتب سنیہ مین جناب امیر رضی اللہ عنہ سی باسناد بسیار مروی ہی کہ کہا اونہون نی ما کانت المتعۃ الا رحمۃ رحم اللہ بہا علی ہذہ الامۃ ولولا نہی ابن الخطاب عنہا ما زنی الا شقی یعنی متعہ رحمت خدا تہا اس امت پر اگر عمر اوس سی نہی نکرتا تو زنا نکرتا مگر بدبخت یا زنا نکرتی مگر تہوڑی سی اختلاف لروتین اور اس کلام ہدایت نظام سی ظاہر ہی کہ عمر نی لوگون کو زنا سی لگا دیا اور علی ہذا القیاس صحیح ترمذی مین ہی کہ حضرت تربیف نی متعۃ الحج کو حرام کیا اور احیاء العلوم امام غزالی مین ہی کہ عمر آدمیون کو کثرت طواف سی منع کرتا تہا اور حاجیون کو مار مار کر بعد حج کی مکہ معظمہ سی ہنکاتا تہا کہ معضلات مجیب غطریف کہی کہ آدمیون کو کثرت طواف سی منع کرنا اور حاجیونکو مار مار کر مکہ معظمہ سی نکالنا عبادت سی لگانا ہی یا عبادت سی ہنگانا ہی اپنی مونہہ سی کچہہ تو بولو قال العجیب الغطریف ہر کوئی یہی چاہتا ہی کہ کسی پیروی مین لذت نفسانی اور جسمانی حاصل ہو گیا حضرت عمر کا بہی نچاہتا تہا کہ اس تکلیف تراویح سی راحت لیتی یا لطف متعی سی جسکو لذت دیتی اقول الفضل العلی اللطیف یہہ تو مجیب غطریف نی

سچ کہا کہ ہر کوئی حاصل کرنا لذت نفسانی اور جسمانی کا چاہتا ہی مگر مجیب کو یہہ بھی جاننا ضرور ہی کہ رغبتیں اور خواہشیں
اشخاص کے مختلف ہوتی ہین چنانچہ خلیفہ جی کو رغبت طبعی و خواہش جبلی صحبت رجال سی اور نفرت کلی نساء
سی تہی کہ کبھی پردی مین منع مغالاۃ مہر کی مانع نکاح کی ہوئی اور زن پردہ نشین سی الزام کہا کر مونہہ کی بہل گرے
اور کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال فرمایا کما فی تفسیر الکشاف وغیرہ اور کبھی متعتان کانتا
مشروعتین فی عہد رسول اللہ وانا احرمہما کہکر متعہ کو حرام کیا اور ثم قال رجل برائہ ما شاء سی
مخاطب ہو کر اندہی ہوئی کما فی تفسیر الکبیر وغیرہ اور ذات شریف کو عورتون سی اسقدر نفرت تہی کہ خطبہ نکاح کا
حضرت کو بہت شاق و ناگوار تہا کما فی نہایۃ ابن الاثیر اگر حضرت کو خوف الزام کہانی کا زنان پردہ نشین سی
نہوتا تو نکاح کو بہی مثل متعہ کی مطلقا حرام کر دیتی پہر بہی اتنا تو کیا کہ ایام قحط مین لوگون کو نکاح کرنی سی
منع کرتی تہی کما فی نہایۃ ابن الاثیر اب مجیب غطریف ہوش مین آکر سمجہی کہ جب خلیفہ جی بقول سیوطی کے حاشیہ
قاموس و قانون مین وکانت المخانیث کثیرا فی الجاہلیۃ منہم سیدنا عمر مخنث تہی اور
ما را لرجال ونکی دوا تہی اور انکو نسوان سی اوسقدر نفرت و عداوت تہی تو بہلا وہ متعی سی اپنی جی کو کیا لذت
دیتی اونکی جی کو تو افلح کی صحبت سی لذت ہوتی تہی اور انکو کہ بحکم تحکیم لعنہ خوا مخواہ مرد ادمی نہی اور ابن صیاد
حرام اور ایک گہڑا پانی کا نوش جان کرتی تہی کما فی تاریخ بغداد تو ہمیں بیس رکعت تراویح سی کیا تکلیف
یہہ مجیب غطریف کا تکلف ہے اور اگر بالفرض خلیفہ جی کو تراویح سی کچہہ کلفت ہی ہوتی ہوگی تو جب افلح سے
کرا و رکولی دبانی حضرت کی دلکو چین آتا ہوگا اور کلیجی مین حضرت کی ٹہنڈک پڑتی ہوگی قال المجیب الغطریف او
موجب روایات شیعہ کے درجہ حسنین اور علی بامرتبہ سید المرسلین خاتم النبیین کا حاصل کرتی اقول مغصوص لعنہ
اللطیف خلیفہ جی کو اول تو نسوان سی عداوت تہی و ثانیا انکو حاصل کرنی مدارج معصومین علیہم السلام سی کیا
کام تہا وہ اپنی رستگاری و فلاح افلح کی سواری دینی اور اوسکی بوجہ اوٹہانی مین منحصر جانتی تہی وہ مسلمان فعل
معمول تہا اور انکو موجب روایات امامیہ کی متعہ سی حاصل ہونا درجہ حسنین اور جناب امیر المومنین اور جناب سید
المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا کیونکر ممکن تہا کسواسطی کہ خلیفہ جی تو قول سیوطی کے مخانیث جاہلیت سے
تہی اور مخفی نہین کہ شہوت مخانیث کی دوسری طرف ہوتی ہے وہ متعہ کی لائق کیونکر ہوسکتی ہے اندم مگر انکے
ظاہر الغرض مجیب غطریف کی اس فقرہ سی تعریض ہے ثواب متعہ پر حال آنکہ یہہ تعریض اوسکی سفاہت محض سے
کسواسطی کہ ایسی مضامین احادیث ترغیب و ترہیب مین شایع ہین سنیونکی یہان فضایل اعمال مستحبہ مین کیا گیا

ہی اونکی روایات مین ہی کہ فعل قلیل پر ثواب کثیر موعود ہی یہہ کیا جو انصاف کی سر پر ایسی کا اپی کہ مجیب غطریف
ایسی خانگی روایات پر تعریض و تعرض نہیں کرتا دنیاں دم چراتا اور دم دباتا ہی اور یہان بلا وجہ غوغو کرتا ہی
کہ مشکیر سنیون نے غنیہ مین لکہا ہی کہ مروی ہی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جو کوئی جمعہ کی دن اپنی جوروسی جماع
کری اور نہاکر نماز جمعہ کو جاوی تو اوسکو ہر قدم پر ثواب سال بہر کی روزونکا اور تمام سال کے قیام کا ہوگا
اور ہی اوسی کتاب مین ہی کہ جو شخص ماہ رجب مین نو روزی رکہی تو وہ جسوقت قبر سی نکلی گا تو نور اوسکی منہ
کا تمام اہل محشر کو روشن کر دیگا اہل محشر کہین کے یہہ پیغمبر برگزیدہ ہی اور جو کوئی ماہ رجب مین دس روزے
رکہی گا تو وہ مرحمت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اونکی مین کریگا و مجیب غطریف ہٹ دہرمی کو
کام نفرمائی اور انصاف سی ہاتہہ نہ اوٹہائی اور سمجہی کہ ماہ رجب مین نو روزی رکہنی سی کہ اکثر تارکان صلوٰۃ
اور فساق رکہتی ہین مثل پیغمبر برگزیدہ کی ہونا اور دس روزی رکہنی سی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ
پیغمبر اولو العزم کی خبہ کو چہین لینی کا قصد کرنا اور حضرت ابراہیم سی کشتی لڑنا ثواب منقوسی کیا کم ہے
اور مشکوٰۃ شریف سنیون مین انس سے مروی ہی کہ جو شخص چاہی کہ خدا سی ملاقات کری پاک و پاکیزہ
گناہو سی ہو کر تو حرائر سی نکاح کری اور ہی مشکوٰۃ مین ہی کہ جب دو مسلمان ملتی ہین اور مصافحہ کرتی ہین (۱۸۷)
تو قبل اوسکی کہ وہ جدا ہون مغفور ہوجاتی ہین مجیب غطریف دیکہی کہ ثواب تزویج حرائر کا کہ محض خط
نفس اور شہوت رانی ہی کہا سی کہان پہونچا کہ متزوج طرفۃ العین مین نکاح کرنی کی ساتہہ کبائر اور صغائر سی پاک اور
پاکیزہ ہو گیا اور مصافح جیسا ہی گنہکار اور خطا کار ہو ہاتہہ کی ملانی سی مغفور ہوگیا گناہ اوسکی مثل برگ درخت کی فورا
جہڑ گئی الغرض مجیب غطریف کو باوجود موجود ہونی ایسی روایات کی اپنی کتب معتمدہ مین تعریض کرنا ثواب متعہ
پر داد سفاہت کی دینا ہی جو ان روایات کا جواب دیگا وہی ہماری طرف سی ہی سمجہی **قال المجیب الغطریف**
یہا سی معلوم ہوا کہ ہماری پیشوا کہ خلفای راشدین اور ائمہ طاہرین ہین بڑی زاہد اور ابرار تہی شہوات پرستی سے
دور از عبادت خدا کی حضور رہتی تہی اوباشون نی اپنی عیاشی کی لئی یہہ باتین بنائی ہین بچاری معصومون پر
تہمتین لگائی ہین خدا اسی سمجہی کہ بہتر انتقام لینی والا ہی **اقول** بفضل العلی اللطیف مجیب غطریف نے
جو کہا یہا سی معلوم ہوا اس بیان کا ٹہکانا معلوم نہین ہوتا کہ مرجع او مشار الیہ یہان کا کون ہے اور کہان ہے
اور ظاہر لفظ ائمہ طاہرین کا عطف تفسیری خلفای راشدین کا ہی کس واسطی کہ ائمہ مجیب غطریف اور سب سنیون کے
ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ و یزید وغیرہ خلفای غاصبین ہین جنکو تعبیر بخلفای راشدین کرتی ہین جیسا کہ صواعق

محرقہ ابن حجر مین شفای قاضی عیاض سی ذیل حدیث لا یزال الدین منیعا الی اثنی عشر خلیفۃ کلہم
من قریش بین مصرح ہی اور افعال واقوال نہین ہاکسون کی مستند سنیون کی ہین کما لا یخفی سوا اونکو زاہد و ابرار
جو مجیب نی لکہا ادعای محض ہے ہان اگر زاہد وابرار ہونا عبارت ہی مشاقت خدا و رسول سی اور تہمت ہذیان
سی نسبت پیغمبر انس و جان کی مصداق وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی کی اور تخلف جیش اسامہ
جسکا تخلف سبب ملعونیت کا بفرمودہ پیغمبر خدا ہی اور اعراض تجہیز و تکفین پیغمبر خدا سی اور غصب کرنی فدک سے
اور وضع کرنی روایت نحن معاشر الانبیاء لا نورث سی اور آزردہ کرنی اور ایذا دینی بضعہ رسول خدا سی اور جلانی
خانہ ہدایت کاشانہ فاطمہ سی اور حرام کرنی متعتین حلال کئی خدا سی اور کہڑی ہوکر پیشاب کرنی سی باوصف ارشاد
فیض بنیاد پیغمبر خدا کی یا عمر لا تبل قائما اور جراق قران سے اور وزیر کرنی مروان طرید رسول
ملک منان سی اور فرار عن الزحف وتولی ادبار سی برخلاف حکم خدای رحمان وتنزیل قران کی ومن یولہم
یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ ومأواہ جہنم
وبئس المصیر تو خلفا ثلثہ کا لین مجیب کی بلا شبہ زاہد وابرار تہی اور سند بیان اوصاف حمیدہ خلفائے
سنیون کی صحاح ستہ اور تفاسیر معتمدہ اور تواریخ معتبرہ سنیون مین موجود ہین کما مر وکما سیجئی اور یہ نہین
معلوم کہ مجیب غطریف نی اوباش اور عیاش اور شہوت پرست اور مفتری اپنی فہم ناقص مین کسکو ٹہرایا ہی سوا اسکی
کہ یہہ تو ظاہر ہی کہ ابن عباس اور مقاتل ور مجاہد اور سدی وغیرہ اکابر اسلاف سنیون نی نزول آیہ فما استمتعتم
کو متعہ مین کہا ہی جیسا کہ تفاسیر سنیہ سی گذرا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی استمتعوا من ہذہ النساء
فرمایا ہی جیسا کہ صحاح ستہ مین ہے اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید خدری اور عمران بن حصین
وعمرو بن حریث وغیرہ جم غفیر صحابہ سنیوان نی بحکم خدا و رسول متعہ کی ہین اور اوسکی حلت کی بلفظ اذن
لنا رسول اللہ و رخص لنا رسول اللہ اور اوسکی جاری رہنی کی بین الاصحاب نصف خلافت عمر تک
روایتین سکے ہین کہ وہ روایتین صحاح ستہ اور تفاسیر معتمدہ سنیہ سی ہم سابق ازین لکہہ چکی ہین اگر معاذ اللہ
مجیب غطریف نی حمایت عمر مین کہر مین اجلہ صحاب کو بالفاظ اوباش وعیاش وشہوت پرست ومفتری یاد
اور تعبیر کیا ہی تو منتقم حقیقی عظیم سلطانہ اوس سی اور اوسکی پیشواؤن سی انتقام لیوی کہ احکم الحاکمین ہے
قال المجتہد العلام العریف اگر کوئی کہی کہ اون اصحاب کو خبر نسخ کی نہ پہونچی تہی اس جہت سی معذور تہی تو ہم
کہین گے کہ ہمکو بہی خبر نسخ کی نہین پہونچی اور ہمپر نسخ اوسکا ثابت نہین ہوا تو ہم بہی معذور ہین قال المجیب العطریف

اقول بفضل العزیز العلام ماشاء اللہ یہ عجب طرح کی معذوری ہی کہ جان بوجھ کر مرض ضد سی معذور بنتی ہین
اقول بفضل العلی اللطیف مرض ضد منافقون کو تہا کہ قران مجید اوسپر ناطق ہے فی قلوبھم مرض
فزادھم اللہ مرضا ولھم عذاب الیم اور سرکردہ منافقون کی خلیفہ ثانی تہی کہ روز حدیبیہ انہا
شک ونفاق ظاہر کیا اور پیغمبر بحق کے نبوت مین شک کیا جیسا کہ صحاح ستہ وتفاسیر معتمدہ سنیہ اور تواریخ
معتبرہ مین ہے اور یہی خلیفہ جی حذیفہ سی پوچھتی تہی کہ کیا پیغمبر خدا نی مجکو بہی منافق تہا یا ہی کما فی احیاء العلوم
وغیرہ اسصورت مین مجیب غطریف اور اوسکی غراب ذناب خلیفہ جی سے کو زیبا ہی کہ جان بوجھ کر مرض ضد سے
معذور بنین کہ اونکی میراث ہی خلیفہ جی سی ہ میراث پدر خواہی علم پدر آموز * اور بحول اللہ ولطفہ شیعیان
امیر المومنین کو بمفاد صراط علی حق نمسکہ کی رہروان صراط مستقیم اہلبیت علیہم السلام مین مرض ضد اور
نفاق سی پاک ومنزہ ہین اور بسلم وبر مفصل لکہ چکی ہین کہ نبی خبر ہونا اجلہ اصحاب کا نسخ سی درصورت وقوع
نسخ غیر ممکن ہے مجیب غطریف مبتلای مرض ضد چہ چاہی سوکہی ہ اذان مرغی جو دیوی کب سنتا ہے *
قال المجیب الغطریف ابہی حضرت ابن عباس سے منقول ہوا کہ دلیل حرمت متعہ کے سنتے ہے باز آئی اور مرض
الموت مین توبہ فرمائی ملازمان والا اور اون صحابیون مین اتنا فرق ہی کہ وہ نسخ یا حرمت کو سنتی تہی اور
مانتی تہی اور آپ دیکہتی ہین اور نہین مانتی جہل کا علاج تو لقمان کے پاس بہی نہین اور کوئی کس شمار مین **اقول**
بفضل العلی اللطیف **اولاً** ابن عباس کا حلت متعہ سی باز آنا مفتریات سنیون سے ہی اوسکا اثر ونشان
کتب فرقہ حقہ امامیہ اثنا عشریہ مین پایا نہین جاتا اور بموجب آداب مناظرہ کی ایسی مفتریات لایق احتجاج کی ہا منہ پر
ہرگز نہین ہوسکتی مجیب غطریف ناحق بار بار نتایج افکار اپنی اسلاف کی فحول امامیہ کی حضور مین پیش کرتا ہے
اور یہ نہین دیکہتا کہ وہ سب کی سب مجروح ومنقوض ومدخول فحول امامیہ ہو چکی ہین غالباً مجیب غطریف جہل
مرکب مین گرفتار ہے جسکا علاج لقمان کیا کسی کے پاس نہین اور ثانیاً طرفہ حکایت ہی کہ مجیب غطریف
نی قبل ازین اسی رسالہ مین ایک جگہ صحیح ترمذی ہی سے یون لکہا ہی کہ ابن عباس نے کہا متعہ اول اسلام مین تہا حتی اذا نزلت آیہ
الا علی ازواجھم او ماملکت ایمانھم نازل ہوا ابن عباس نے کہا کل فرج جو سوا ان دونون
کی ہے وہ حرام ہی اور مجیب غطریف نی دوسری جگہ اسی رسالہ مین یون لکہا ہی جیسی ابن عباس کو اول
اطلاع نہتی آخر جب حضرت امیر نی فرمایا کہ انک رجل تائہ ان رسول اللہ نہی عن المتعۃ تب آپ نے
رجعت فرمائی اور بموداء مثل مشہور دروغگو را حافظہ نباشد کی بیان لکہتا ہی کہ ابن عباس نے مرض الموت مین

توجیہ فرماتے ہیں محقق کے دشمن سے کوئی پوچھے کہ مرض موت ابن عباس میں جناب امیر علیہ السلام کہاں تھے
اور تا آنکہ کتب معتمدہ سنیوں سے باقی رہنا ابن عباس کا حلت متعہ پر اونکی آخر عمر تک ثابت ہے رجوع اونکا
علیہ صحت سے عاری ہے جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ میں منازعت عبد اللہ بن زبیر اور ابن عباس کے آخر عمر ابن
عباس میں بہنگام حکومت عبد اللہ بن زبیر کے حرمت وحلت متعہ میں موجود ہے ابن زبیر حرمت متعہ پر اور عبد اللہ بن
عباس اوسکی حلت پر مصر تھے اور یہی ابن عباس کا ابن زبیر سے اپنی آخر عمر میں کہنا اول مجمر سطع المتعۃ فی
عجمر فی آل الزبیر یعنی پہلے اسلام میں متعہ سے ابن زبیر ہے پیدا ہوا ہے کتاب عقد ابن عبد ربہ و شرح نہج البلاغۃ
سے ہم اوپر لکھ چکے ہیں اور صاحب فتح القدیر کہتا ہے فقد ثبت ان ابن عباس مستمر القول علی
جوازہا یعنی ثابت ہوا کہ ابن عباس جواز متعہ کے ہمیشہ قائل رہے اور ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے
کہا ابن حزم نے ثابت رہے اباحت متعہ پر رسولخدا کے ابن مسعود اور ابن عباس اور ابو سعید اور معاویہ اور
سلمہ اور معبد دو بیٹے امیہ بن خلف کے اور جابر اور عمرو بن حریث اور روایت کی ہے اباحت متعہ کی جابر نے جمیع
صحابہ سے مدت حیات پیغمبر خدا اور ابو بکر کی اور نصف خلافت عمر تک اور ثابت رہے اباحت متعہ پر تابعین سے
طاوس اور سعید ابن جبیر اور عطا اور سب فقہای مکہ انتہی بالجملہ باز آنا ابن عباس کا حلت متعہ سے غلط محض ہے
قال المجتہد العلام العریف اور بعض متاخرین علمای اہلسنت جو کہتے ہیں کہ آیہ الا علی ازواجہم او ما
ملکت ایمانہم ناسخ متعہ ہے سو اولاً زن متمتع بہا باعتراف صاحب کشاف و دیگر صنادید سنیہ کے داخل
ازواج ہے تو یہ آیت ناسخ نہیں ہوسکتی قال المجیب الغطریف اقول بفضل العزیز العلام یہ وہی مثل ہے
دروغگویم برروی تو کس صنادید سنیہ نے لکھا ہے کہ زن متمتع بہا داخل ازواج ہے صاحب کشاف تو معتزلے سے ہے
سنی نہیں کہ احتمال مزعوم اوسکا اہلسنت کے حق میں حجت الزامی ہو یا دلیل تحقیقی خصوصاً جس وقت اوسکو شبہ ہوا
کہ جیسا منکوحہ عقد کے سبب زوجہ کہلاتی ہے ویسا ہی ممنوعہ بھی زوجہ ہوسکتی ہے اقول بفضل العلی اللطیف
عجیب غطریف نے جو پوچھا کہ کس صنادید سنیہ کے نزدیک متمتع بہا داخل ازواج ہے وہ کان کھولکر سنے
کہ جو صحابہ اور تابعین اور فقہای مکہ کہ بقول ابن حزم کے اباحت متعہ پر ثابت رہے ہیں باعتراف اون
صنادید سنیہ کے زن متمتع بہا لا محالہ داخل ازواج ہے کسواسطے کہ وہ ملک یمین میں تو کسیطرح داخل نہیں اگر
اونکے نزدیک داخل ازواج بھی نہو تو کہاں داخل ہو اور وہ صنادید سنیہ متعہ کرنے والے کہ اباحت متعہ پر ثابت
رہے ہیں حافظ فروج کے کیونکر ہوسکینگے اب عجیب غطریف سمجھ لے کہ مثل دروغگویم برروی تو کس کے حسب حال (۱۰۹۰)

ہوئی لہذا

ہوئی اور مجیب غطریف نی یہہ جو کہا کہ صاحب کشاف معتزلی ہے سنی نہین ہی کہ احتمال مزعوم اوسکا
اہلسنت کے حقمین حجت الزامی یا دلیل تحقیقی ہو مجیب کلام مہمل ہے کسواسطی کہ اقولاً اعتزال اور تسنن کو
اطلاقات الفاظ عربیہ اور محاورات عرب مین کیا دخل ہے البتہ مسائل فقہ اور اصول وغیرہ مین اعتزال و تشیع
کو دخل ہو سکتا ہی اور مسائل اعتقادیہ مین مزعوم اہمیا کا دوسری کے حقمین حجت الزامی و دلیل تحقیق نہین ہو سکتا
کہ اطلاقات الفاظ عربیہ اور محاورات لسان عرب مین صاحب کشاف کو صنادید ارباب عربیہ اور ایمہ فنون ادبیہ اور اعاظم
ایمہ تفسیر سی ہے قول اوسکا داخل ہونی مین ممتتع بہا کی ازواج مین محاورات عرب مین مثل رازی و قاضی کی مستند اور
دلیل تحقیقی ہے اور ثانیاً طرفہ ماجرا ہی کہ خود مجیب غطریف نے اسی رسالہ مردودہ مین قول صاحب کشاف
سی استناد کی ہی اور لکہا ہی کہ صاحب کشاف وغیرہ مفسرین نی لکہا ہی کہ وہ یعنی ابن عباس عند الموت فرماتی تھی اللھم
انی اتوب الیک من قولی بالمتعۃ وقولی فی الصرف کما مر اگر قول صاحب کشاف کا مجیب کے نزدیک معتبر
نہا تو استناد اوسکی قول سے یعنی چہ مگر یہہ کہ مثل مشہور کہ خود فضیحت دیگران را نصیحت کا مصداق ہوا اور مثل دروغگو
حافظہ نباشد کی ہی یہان حسب حال مجیب غطریف کی ہوئی اور ثالثاً موافق قول مشہور سنگ رزد براد مشغول کے
سنی اور معتزلی کہ اعتقاد صحت خلافت و دیگر فضایل ابوبکر و عمر مین اور حرمت متعہ مشروعہ مین متحد العقیدہ ہین اور باہم (۱۹۱)
گرہائی ہین احتجاج قول صاحب کشاف سی سنیون پر صحیح ہی اور قول صاحب کشاف کا مجیب کی حقمین دلیل
الزامی و حجت تحقیقی ہو سکتا ہی چہ یہہ دونون سنی و معتزلی کہ صراط مستقیم علی سی منحرف ہین انکی اقوال سے
امامیہ پر احتجاج مجیب غطریف کا صاحب کشاف کی قول سی امامیہ پر لغو محض اور احتجاج امامیہ کا بقول صاحب
کشاف کی سنیون پر صحیح اور مجیب غطریف نی یہہ جو کہا کہ صاحب کشاف کو زوجہ ہونی ممتتع بہا کی شبہ پڑا
یہہ خوش فہمی مجیب کی ہے عبارت کشاف کی یہہ ہے لان المنکوحۃ نکاح المتعۃ من جملۃ الازواج
اذا صح النکاح اس عبارت سی ظاہر ہی کہ صاحب کشاف معتزلی کو مثل سنیون کی شبہ حلت و صحت متعہ مین ہے
نہ اطلاق لفظ زوجہ مین ممتتع بہا پر یہہ خوش فہمی مجیب کے قابل دید ہے قال المجیب الغطریف حاشا کہ یہہ
باطل ہے اسواسطی کہ تقیید علامت مجازی کی ہے لہذا حدیثون مین تزوج اور نکاح کا متعہ پر اور ممنوعہ کو زوجہ
کہنا بطریق مجاز ہی نہ بطور حقیقت و الا نکاح ید کا کہ حدیث ناکح الید ملعون مین موجود ہی چاہئی کہ یہہ بہی کوئی
قسم نکاح کا ہو اقول بفضل العلی اللطیف یہہ مضامین جو مجیب غطریف نی بیان کلی ہین ماخوذ
حاشیہ شوکت عمریہ رشید الاغبیا سی ہین جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی جواب دندان شکن اسکی

ضریحہ بریہ مین مفصل ارقام فرمائی ہین حقیر کچھہ خلاصہ اوسی کا لکھتا ہی اور کہتا ہی کہ عجیب ظریف ہی تعلیل
رشید الاغبیا کی یہان خود دہوکا دکہاتا ہی کہ مطلق تقیید کو علامت مجاز کی کہتا ہی آپ ہی عقل کے دشمن اگر مطلق
تقیید امارۃ مجاز کی ہو تو چاہیی کہ اطلاق نکاح دائمی اور نکاح حرائر اور نکاح اماء اور نکاح اکفاء اور نکاح
فضولی وغیرہ کا کہ مقید بلفظ دائمی اور حرائر اور اماء اور اکفاء اور فضولی ہین مستلزم مجازیت نکاح کا ہووے اور
اطلاق حیوان ناطق کا انسان پر اور مثل اسکی مستلزم مجازیت اطلاق حیوان کا انسان پر ہو ولا یقول به الحیوان
الناھق ہان اگر الزام تقیید کا اسطرح پر ہو کہ اطلاق مطلق ما مصداق مقید پر بہنگام خلو عن القید صحیح نہو تو ایسی تقیید
البتہ علامت مجاز کی ہی اور یہان ایجاب تقیید کا اسطرح پر نہین ہی کسواسطی کہ احادیث سنیون مین بلکہ قول عمر مین
اطلاق نکاح کا متعہ پر بغیر تقیید کی وارد ہی جمع بین الصحیحین حمیدی مین مسند عبداللہ بن عباس مین موجود ہے
قال ابو نضرۃ کان ابن عباس یامر بالمتعۃ وکان ابن الزبیر ینھی عنھا قال فذکرت ذلک
لجابر بن عبداللہ فقال علی یدی دار الحدیث تمتعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلما قام عمر قال ان اللہ کان یحل لرسولہ ما شاء وان القرآن قد نزل منازلہ فاتموا الحج
والعمرۃ کما امرکم اللہ وبتوا نکاح ھذہ النساء فلن اوتی برجل نکح امرأۃ الی اجل الا رجمته
بالحجارۃ عجب ظریف فقرہ وبتوا نکاح ہذہ النساء کو کہ اوسکی عمر نی کہا ہی دیکہی کہ اطلاق نکاح کا متعہ (۱۹،۲
پر بغیر تقیید کی وارد اور موجود ہی بالجملہ اطلاق زوجہ اور منکوحہ کا متمتع بہا پر اور اطلاق تزویج و نکاح کا متعہ پر
استعمالات شرعیہ مین وارد ہی اور کثیر الوقوع ہی اور استعمال اوسکا مثل استعمال ہمایر حقایق شرعیہ کے ہے
اور متمتع بہا کو زوجہ کہنا بطریق حقیقت کی ہے نہ بطور مجاز کی اور جن چند شیون مین تزویج اور نکاح مقید بلفظ متعہ
آیا ہی مثل اوسکی ہے کہ صلوۃ کا لفظ مثلاً مقید بظہر و عصر وغیرہ مستعمل ہوتا ہی کہ زید نی نماز ظہر پڑہی اور
بکر نی نماز عصر کو ترک کیا جیسی کہ ظہر اور عصر دونون افراد نماز کی ہین ویسی ہی نکاح دائمی اور نکاح موجل و موقت
افراد نکاح اور تزویج کے ہین کسواسطی کہ نکاح و تزویج شرعاً عبارت ہی عقد ناکح سی ساتھہ منکوحہ کی مہر کے
عوض مین بطور مشروع کہ محلل وطی کا ہو اسصورت مین نکاح و تزویج حقیقت شرعی ہی نکاح دائمی اور متعہ مین
اور اپنی دونون فردون کو شامل ہے وہذا ظاہر لا سترۃ فیہ اور مرض ضد کا کیا علاج فی قلوبھم مرض
فزادھم اللہ مرضا ولھم عذاب الیم اور چونکہ معنی لغوی نکاح کی مجامعت و عقد زناشوئی ہے
کہ تحقیق اوسکا بغیر مجامع اور مجامع کی ممتنع ہی اور شرعاً عبارت ہے عقد ناکح سی ساتھہ منکوحہ کی بعوض مہر کے

بطور مشروع کہ محلل وطی کا ہو تو نکاح یدیہ اپنی لغوی پر ہی اور نہ معنی شرعی پر کہ وہان نہ مجامع ہی نہ مجامع اور
عقد زنا شوئی سے ہے اور نہ ناکح ہی نہ منکوحہ نہ مہر ہی نہ وطی تو اطلاق نکاح کا ناکح بلید بین لا محالہ مجاز ہی ہوا پہر قیاس
کرنا ناکح الید کا نکاح متعہ پر قیاس مع الفارق ہی ہان چونکہ فتوی جواز نکاح ید کا عند الضرورۃ کتب فقہیہ سنیہ مین موجود
ہی تو ظاہرا سنیون کی نزدیک اگر یہہ بہی کوئی قسم نکاح کی ہو تو ہو سکتا ہی **قال المجیب الغطریف** اور مسلمان
کہ اوسکی نزدیک ممتوعہ حقیقۃ زوجہ بین داخل ہے مگر حضرات کو جک اندال کو مخترعات اہل اعتزال سی کیا کام
اقول بفضل العلی اللطیف فرقہ حقہ امامیہ کو تو بلاشبہ مخترعات اہل اعتزال سے کچہ کام نہین مگر اشعریہ
و اشعوریہ کو اکثر مبانی معتزلہ کی ہین کیونکر کام نہین سگ زرد برادر شغال وہ دونون اعتقاد حرمت متعہ اور
حقیقت خلافت خلفای متغلبہ اور دیگر مسائل فروعیہ وضو اور نماز وغیرہ مین شریک یکدگر ہین امور مذکورہ مین قول
ہر ایک کا دوسری پر حجت ہی چنانچہ جناب مستطاب مجتہد العصر والزمان دام ظلہ نی رسالہ بارقہ ضیغمیہ کی فایدہ
ثانیہ مین اقوال مفسرین سنیوںمین و قول صاحب کشاف کا بہی بطور احتجاج کی ذکر فرمایا ہی اور رشید الاغبیا نے
وسکو تسلیم کیا اور انکار اوسکی حجیت کا نہین کیا بلکہ اپنی طرز پر جواب اوسکا لکہا ہی اور قطع نظر اس امر کی اوسکے
اساطین علوم ادبیہ سی ہونی مین کچہ شک نہین جب بنا بر اوسکی تحقیق کی اطلاق زوجہ کا متمتع بہا پر بر سبیل حقیقت
ہی تو یہہ قول اوسکا سنیون پر کہ اوسکی کو جک اندال ہین بلاشبہ حجت الزامی اور دلیل تحقیقی ہی **قال**
المجیب الغطریف ابو بصیر کے روایت حضرت امام صادق علیہ السلام سی ہول گئی کہ انہ سئل عن المتعۃ اہے
من الاربع قال لا ولا من السبعین **اقول** بفضل العلی اللطیف حدیث جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
کی ہمکو بخوبی یاد ہی اور حدیث مذکور سی کسطرح یہ ثابت نہین ہوتا کہ اطلاق زوجہ کا متمتع بہا پر بر سبیل مجاز ہے
یا متمتع بہا داخل ازواج نہین ہی نہ معلوم مجیب غطریف کو ذکر اس حدیث سی کیا مطلب ہے حاصل حدیث مذکور کا
یہی ہے کہ انحصار زن متعہ کا نہ چار مین ہے نہ ستر مین جسقدر کہ آدمی چاہی متعی کر سکتا ہی اسصورت مین احتجاج مجیب
غطریف کا حدیث مذکور ہے اوپر داخل ہونی متمتع بہا کی ازواج مین یا اوپر مجاز ہونی اطلاق زوجہ کی متمتع بہا پر
عجائب احتجاجات سی ہی ہماری کہتنا ہونی اگہہ ۵ مردم اند حسرت فہم درست **قال المجیب الغطریف** مقداد
نی کنز العرفان مین اجماع امامیہ کا نقل کیا ہی کہ متمتع بہا مین اعتبار عدد کا نہین اور بعد نقل اسی حدیث کی
لکہا ہی کہ فقد بان ان متمتع بہا لیست من المنکوحات ولا المتعۃ نکاح **اقول** بفضل العلی اللطیف
کتاب کنز العرفان مین اثر اور نشان اس عبارت کا نہین بلکہ اوسمین خلاف اسکا مصرح ہی غالبا مجیب غطریف نے

اس کلام کو تحفہ مسروقہ سے اخذ کیا اور بغیر تصحیح اور بغیر تطابق النقل بالاصل کے اعتماد سارق دہلوی پر کرکے
اسکو لکہ دیا پہلا مفتری دہلوی تو مصداق من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا
تہا مجیب غطریف نے بصارت پر کیا بلا آنکہ تہی جو کنز العرفان کی عبارت کی تصحیح النقل نہ کی اور بغیر تصحیح النقل کے
لکہدیا اور یاد دہ کذب و غدر و خیانت شیخین سنیونکا ہوا یا رب مگر یہہ کہ اونکی سنت پر چلنا باعث اپنے
شیخین و بزرگے کا سمجہا خدا تعالی فرماتا ہے الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین باب مین واسطے رکون نفوس
سامعین کے خلاصہ عبارت کنز العرفان کا لکہتا ہون شیخ مقداد کنز العرفان مین فرماتے ہین کہ احتجاج کی سنیون
نے عدم دخول متمتع بہا پر ازواج مین کئی وجہ سے اول قول خدا تعالی سے فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک
ھم العادون اور کہا کہ متمتع بہا زوجہ نہین کسواسطے کہ اگر وہ زوجہ ہوتی تو اوسکی لئے نفقہ اور وارث اور حصہ
ہوتا اور قسمت شب خوابی اور طلاق وغیرہ احکام زوجیت کی اوسکی واسطے پائی جاتی اور لازم باتفاق
امامیہ باطل ہے پس ملزوم بہی باطل ہے اور جواب اس احتجاج سنیونکا یہہ ہے کہ ہم منع کرتے ہین اوسکی زوجہ
نہونی کو کسواسطے کہ ہماری نزدیک اوسکا زوجہ ہونا باجماع ثابت ہے اور جمہور کی نزدیک اوسکا زوجہ ہونا روایت سبرہ سے
ثابت ہے کہا سبرہ نے [illegible] اوس [illegible] کہتی ہین کہ اگر متمتع بہا زوجہ ہوتی تو اوسکو نفقہ وغیرہ ثابت
ہوتا اور اوسکی جواب مین ہم ملازمہ کو منع کرتے ہین کسواسطے کہ بعض احیان [illegible] احکام مذکورہ زوجہ سے منفک
ہوتی ہین اور زوجیت صادق [illegible] اگر زوجہ [illegible] احکام مذکورہ [illegible] ہونا تو [illegible] احکام زوجہ سے کبہی
جدا ہوتی ہین تحقیق نفقہ ساقط ہوتا [illegible] زوجہ سے [illegible] میراث [illegible] ہے رقیت اور قتل اور کفر
سے اگر زوجہ کنیز ہو یا زوج کو قتل کرے یا کافرہ اور مرتدہ ہو جائے تو اوسکو میراث نملی گی اور احصان نہین ثابت ہوتا
قبل دخول کے اور قسمت معیشۃ واجب نہین [illegible] ساقط ہو جاتی ہے اور [illegible] زوجہ کی [illegible]
نزدیک لعان واقع نہین ہوتا ان صورتون مین جو مذکور ہوئین زوجیت صادق ہے اور امور مذکورہ منتفی [illegible]
ثابت ہوا کہ امور مذکورہ لوازم زوجیت سے نہین ہین [illegible] انتفاسے انتفائے زوجیت لازم نہین آتا [illegible] خلاصہ
عبارۃ کنز العرفان مجیب غطریف نے جو کہا کہ کنز العرفان مین ہے فقد ثبت ان المتمتع بہا لیست من المنکوحات
ولا المتعۃ نکاح غلط کہا عبارت مذکور ہرگز کنز العرفان مین نہین ہے قال المجیب الغطریف سچ ہے
بحکم الغریق یاخذ بکل حشیشۃ جب ملازمان والا کہین مفر نپایا تو معتزلیون کی دامن مین چہپی
اقول بفضل العلی اللطیف شیعیان کرار غیر فرار مفر نہین ڈہونڈتے مفر ڈہونڈنا کام بہگوڑون کا ہے (۱۰۹۴)

جو خین اور احد اور خیبر وغیرہ مین بہاگی اور اونکی اتباع کا اور معتزلیون کے ذہن مین چھپنا سنیونکو زیبا ہی کہ انسیین
گر بہاگی ہین اور مہنت دونون کی متحد ہین اور سابق مین مذکور ہو چکا کہ صاحب کشف کی اعتزال کو اطلاقات الفاظ عربیہ
اور محاورات عرب مین کچھہ دخل نہین ہی چونکہ وہ ساطین فنون ادبیہ سی ہی وسکا متمتع بہا کو ازواج مین داخل لکھنا
دلیل ہے کہ اطلاقات عرب مین متمتع بہا پر اطلاق زوجہ کا صحیح ہے اور متمتع بہا از روی محاورہ عرب کی زوجہ مین
داخل ہے علاوہ بران قول اوسکا باوصف اعتزال کے سنیون پر حجت ہی بنابر تسلیم رشید الاغبیا کی حکما ترغو
قال المجیب الظریف انکی کو نصارے کی بناہ ڈہونڈہنا نکی اقول بفضل العلی اللطیف نصاری کی بناہ ڈہونڈہنا
اور یہود کی دامن مین چھپنا سنیون کو لازم ہی کہ عمر کی سنت پر چلتی ہین خلیفہ جی کو توریت اور دین نصارے
اور یہود سی بہت رغبت تہی کہ علی الرغم اور برخلاف رضی پیغمبر خدا کی ساہمنی پڑہتی تہی اور چہرہ آنحضرت کا
بسبب غصہ کی متغیر ہوتا تہا کما فی المشکوٰۃ قال المجیب الظریف ہای یہہ بہی نہین جانتی کہ اگر ممتوعہ زوجہ
ہوتی تو چار سی باہر نہوتی اقول بفضل العلی اللطیف یہہ ہای وای تو بول چال علما کی نہین ہی کہ شنائے
معاف یہہ روزمرہ تو زنانون اور مخنثون کا ہی جسکی پیشوا العقول سیوطی کے خلیفہ جی ہین اور مجیب ظریف پیرو
خلیفہ جی کے جو کہتی ہین کہ اگر ممتوعہ زوجہ ہوتی تو چار سی باہر ہوتی اتنا بہی نہین جانتی کہ اگر متمتع بہا زوجہ داخل
ہوتی تو البتہ چار سی باہر نہوتی ورنہ متمتع بہا تو موجب ارشاد جناب صادق علیہ السلام کی چار سی اور ستر
دونون سی باہر ہے چنانچہ خود مجیب ظریف نی ارشاد جناب صادق علیہ السلام کا نقل کیا ہی اور مجیب ظریف انحصار
عدد مذکور مین اگر لوازم مطلق زوجیت سی جانتا ہی تو اوسکو بدلیل مقبول الخصم اولاً ثابت کری بعد ازان ہم سے
اوسکا جواب مانگی قال المجیب الظریف اور لوازم زوجیت کی مثل ارث نفقہ طلاق لعان ظہار ایلا سب
اسمین متحقق ہوتی حال انکہ یہہ ساری چیزین بشہادت کتب شیعہ کی ممتوعہ مین مفقود ہین اور اونکی انتفا کے
دلیلین موجود چنانچہ صاحب منہاج النہایۃ فی بیان خمسمائۃ الآیۃ نی اگرچہ بتقلید صاحب کشاف معتزلی کے
متمتع بہا کو زوجہ ٹہرایا مگر ان چیزون کو متخلف عنہا بتایا حیث قال والمستمتع بہا زوجۃ وان تخلفت
عنہا فی بعض الصفات کاستحقاق الارث والنفقۃ ووقوع الطلاق واللعان والظہار علی
قول والایلاء علی الاقوی اقول بفضل العلی اللطیف مجیب ظریف نی سابق ازین تو لکھا ہے
صاحب کشاف کی نزدیک متمتع بہا کا زوجہ ہونا مشتبہ ہی اور بمودای مثل مشہور حافظہ نباشد کی یہان لکھا ہے کہ
صاحب منہاج النہایۃ نی بتقلید صاحب کشاف کی متمتع بہا کو زوجہ ٹہرایا یہہ تناقض بیان مجیب ظریف قابل تماشا

(۱۹۵)

اور مجیب جو صداق نعان و غیرہ کو وہ جہل یا تجاہل سے لوازم ذاتیہ زوجیت کی کہتا ہی مغالطہ محض ہی کیونکہ اگر امور
مذکورہ لوازم ذاتیہ زوجیت سے ہوتی تو لازم تہا کہ کبہی زوجیت سے مفارق نہوتی حالانکہ امور مذکورہ زوجیت سے
مفارق ہوتی ہین جیسا کہ مطاوی مسئلہ قران مین گذرا اور یہی خلاصہ عبارت کنز العرفان کا کہ مختوسے
جوابہ دیا بات مجیب ہی ابہی ہم لکہ چکی ہین **فتذکر ولا تکن من الغافلین** **قال المجیب الظریف**
اور اشہاد کا تو نام نہین جیسا تہذیب الاحکام مین ہے **ولیس فی المتعۃ اشہاد ولا اعلان**
اقول بفضل العلی اللطیف مجیب ظریف اپنی گہر کی کیون بہول گیا یا دیدہ و دانستہ اوسی مثل پر عمل کرتا ہے
اندہی کی بیلی پر سنا اور اپنا پنیغر نہ دیکہنا ارے جاہل کی دشمن تیری امام محمد صاحب ابو حنیفہ اور تیری امام مالک
کی یہان تو نکاح دایم مین بہی اشہاد کا نہین کما من کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ و خزانۃ الروایات
اور تیری امام اعظم ابو حنیفہ کوفے کی نزدیک جو دو فاسق کی ہونی پر نکاح صحیح ہے وہ کیا اشہاد ہے
کما من الدر المختار وغیرہ پہر اگر اہل حق کی یہان متعہ مین کہ حقیقت الموقتہ ہے نسبت نکاح کی ہے اشہاد ضرور نہوا
تو تجکو اعتراض کب پہونچتا ہی ع مرن بی تامل بگفتار دم * نکو گوی گر دیر گوئی چہ غم * نطق آدمی بہتر است
از دواب * دواب از تو بہ گر نگوئی صواب **قال المجیب الظریف** رہی عدت وہ بہی مثل عدت زوجہ کے
نہین کیونکہ مطلقہ کی عدت تین مہینے ہین اور متوفی عنہا زوجہا کی چار مہینے دس دن قال اللہ تعالی والمطلقات
یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء وقال والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن
بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا بلکہ کم ہی جیسا کہ شہید الکا متعی بین تفصیل کرتا ہی عدتہا حیضتان
ولو استرابت فخمسۃ واربعون یوما وتعتد من الوفاۃ بشہرین وخمسۃ ایام ان کانت امۃ
ونصفہا ان کانت حرۃ ولو کانت حاملا فبابعد الاجلین **اقول بفضل العلی اللطیف** جاننا
چاہئی کہ پلید دہلوی نے اپنی تحفہ مسروقہ مین راہ جہالت کی لکہا کہ متعہ مین عدت نہین جب جناب سلطان
المجتہد العصر دام ظلہ فی رسالہ بارقہ ضیغمیہ مین اوسکی تکذیب و تجہیل کے اور عدتون متمتع بہا سی اوسکو آگاہ
کیا تو اب اوسکی اولیا فی اوسکی خفت مٹانی کے واسطی کہا عدت متمتع بہا کی مثل عدت زوجہ کی نہین بلکہ
کم ہی تو زوجہ مین داخل نہوئی ارے عقل کے دشمن اولا عدت لوازم زوجیت سے نہین ہے جیسا تو سمجہا ہے
بلکہ وہ لوازم فراق متعقب طلاق سے ہے طلاق اور عدت کو لوازم زوجیت سے کہنا داد جہالت کی دینا ہے اور
متعہ مین انقضای مدت متعہ قایم مقام طلاق کے ہی لاکن چونکہ شارع کو منظور ہی کہ اختلاط میاہ و خلط انساب نہو تو

ساتہ مین بہی بعد افتراق کے کہ بعد بعقضاے کامل متفرق ہوتا ہی عدت معتبر کی اور متعہ لو اسلئے حنفیہ المتوفی بنت
نکاح کئے تو عدت بہی وسکی عدت نکاح سے کم اور خفیف التونہ کے اور **ثانیاً** کم ہونا عدت کا اگر مجیب
عظریف کے نزدیک دلیل زوجہ منوتی کا ہی کہ اوسکی ترد یک لونڈی منکوحہ بہی زوجہ نہوکہ اوسکی طلاق اور بعد
زوج کی عدت حرہ مطلقہ اور حرہ متوفے عنہا الزوج سے کم ہے اور چاہیئے کہ اس کے بعد ایکدن یا یک ساعت
وفات زوج سے اوسکا وضع حمل ہو وے زوجہ مین داخل نہو کہ عدت اوسکی اونکے نزدیک بہت کم ہی کہ صرف وضع حمل
ہی ہے اور **ثالثاً** اگر کم ہونا عدت کا سبب زوجہ نہونے کا ہو تو چاہیئے کہ نہونا عدت کا بطریق اولی سبب
زوجہ نہونے کا ہو اور اس صورت مین زوجہ غیر مدخول بہا اور آیسا و صغیرہ کہ ان سب پر عدت نہین لا محالہ وقت نظر مجیب
زوجہ نہونگی بالجملہ جودت ذہن مجیب عظریف سے مسائل عجیبہ ظاہر ہوئی اور **رابعاً** مجیب عظریف نے یہہ حکم جو
علی الاطلاق لکھدیا کہ مطلقہ کے عدت تین مہینے اور متوفی عنہا الزوج کی چار مہینے دس دن ہین سراسر غلط
ہی اور دلیل اوسکی جہالت کے ہی اپنے مذہب اور اپنی کتب تفسیر و فقہ سے کسواسطے کہ کلام اونکا نص ہے
اسمین کہ عدت حرہ مطلقہ اور لیہ مطلقہ مدخول بہا اور غیر مدخول بہا اور آیسہ صغیرہ اور حامل اور غیر حامل ان سبکی
(197) تین مہینے ہین اور عدت حرہ متوفی عنہا الزوج مدخول بہا اور غیر مدخول بہا اور آیسہ اور صغیرہ اور حامل اور
غیر حامل کے ان سب کے چار مہینے دس دن ہین حالانکہ عدتین ان سب کے مختلف ہین عبارت تفسیر
جلالین کے آیہ والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء مین یون ہی وھذا فی المدخول بہن اما غیرہن
فلا عدۃ لہن لقولہ تعالی فما لکم علیہن من عدۃ تعتدونہا و فی غیر الآیسۃ والصغیرۃ فعدتہن
ثلثۃ اشہر والحوامل فعدتہن ان یضعن حملہن کما فی سورۃ الطلاق والاماء فعدتہن
قرءان بالسنۃ اور عبارت تفسیر مذکور کے آیہ والذین یتوفون منکم و یذرون ازواجا یتربصن
بانفسہن اربعۃ اشہر و عشرا مین یون ہے وھذا فی غیر الحوامل فعدتہن ان یضعن حملہن
بآیۃ سورۃ الطلاق والامۃ علی النصف من ذلک بالسنۃ اور عبارت تفسیر مذکور کے زیر آیہ
واولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن یہہ ہے واولات الاحمال اجلہن انقضاء
عدتہن مطلقات او متوفی عنہن ازواجہن ان یضعن حملہن انتہی حاصل ان عبارتون کا یہہ ہی کہ مطلقہ
مدخول بہا کی عدت تین قروء ہین اور مطلقہ غیر مدخول بہا اور آیسا و صغیرہ کی نہی کچہہ عدت نہین اور حامل مطلقہ
کی عدت وضع حمل ہے اور حامل متوفی عنہا الزوج کی ہی عدت وضع حمل ہے اور غیر حامل متوفی عنہا الزوج کی عدت

چار ہی دسویں حصے میں اب منصف لوگ دیکھیں کہ مجیب غطریف کو مسایل ضروریہ نکاح و عدۂ طلاق کی اپنی مذہب کے
بھی یاد نہیں پھر ما استعداد کہ داخل در معقول چہ ضرور **قال المجیب الغطریف** اور احصان تو اصلاً نہیں جیسا کہ
جنکا اب ممنوعہ کیونکر زوجہ میں داخل ہوئی **اقول بفضل العلی اللطیف** جواب بھی سکا گذر چکا کہ بقول مفسرین
سنیوں کی احصان بمعنی عفاف و پارسائی ہے اور وہ متعہ میں بلاشبہ پائی جاتی ہے مثل نکاح کی بغیر تفاوت کے
اور متمتع بہا بلاشبہ زوجہ میں داخل ہے فتذکر **قال المجتہد العلام العریف** و ثانیاً تمہاری نزدیک جب آیہ
مذکورہ ناسخ متعہ ہوئی تو معلوم ہوا کہ کوئی آیت حلت متعہ میں وارد ہوئی اور وہ منسوخ ہوئی کسو بیطی کہ ناسخ
کوئی منسوخ ضرور چاہیئے اور آیہ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ الآیہ کو تم بیان متعہ میں نہیں کہتی تو بتا اوس آیہ متعہ کا جو
منسوخ ہی بتاؤ **قال المجیب الغطریف** اقول بفضل العزیز العلام جن لوگوں کے حق میں مفسرین معتبرین نے
صیغہ تمریض کا استعمال کیا ہے کہ وہ آیہ فما استمتعتم کو متعہ میں کہتی تھی اور پھر منسوخیت کی قائل ہوئی تو اون
لوگوں کے مذہب پر یہہ آیہ منسوخ ہی اور آیہ الا علی ازواجہم اوسکی ناسخ **اقول بفضل العلی اللطیف اولاً**
تفاسیر معتمدہ اہلسنت میں مثل تفسیر کبیر اور درمنثور اور زاہدی اور ثعلبی اور قرطبی وغیرہ کی اور دیگر کتب معتمدہ ۱۷
سنیہ میں موجود ہے کہ ابن عباس اور ابی بن کعب و عمران بن حصین اور مقاتل اور مجاہد اور ابو نضرہ اور جنیب
ابن ثابت اور سعید بن جبیر وغیرہ یہہ سب کے سب اجلہ کہتی ہیں کہ آیہ فما استمتعتم متعہ میں نازل ہوئی ہی پھر ان
اجلہ صحابہ اور تابعین کے تمریض کرنے چلک و جانہ مفسرین سی باہر ہے اور ظاہر ہی کہ مفسرین نی تمریض راویوں کی
نہیں کے بلکہ تمریض روایت کی بلا وجہ وجیہ بسبب تعصب مذہب کے کی ہے کہ وہ لکار آمد نہیں ہے طرفہ بات ہے
کہ مجیب غطریف کو تمریض راوی اور تمریض روایت میں امتیاز نہیں اور ابن عباس وغیرہ جو آیہ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ
کو متعہ میں کہتی ہیں وہ کبھی اوسکی منسوخیت کی قائل نہیں ہوئی مجیب غطریف کا قول اور پھر منسوخیت کی قائل ہوئے
دروغ بیفروغ ہی تفسیر معالم التنزیل اور درمنثور اور کشاف میں ہی کہ مذہب ابن عباس کا یہہ ہی کہ آیہ فما استمتعتم
محکمہ ہے منسوخ نہیں اور درمنثور اور تفسیر ثعلبی میں ہی کہ حکم اور شعبہ بن الحکم بن عیینہ کہتی ہیں کہ یہہ آیہ منسوخ نہیں
ہوا اور تفسیر کبیر میں ہے کہ عمران بن حصین قائل بعدم نسخ آیہ مذکورہ ہیں اور فتح الباری شرح صحیح بخاری
میں ہے کہ ابن بطال نے کہا روایت کی ہے اہل یمن و اہل مکہ نی اباحت متعہ کی ابن عباس سے اور روایات رجوع
ابن عباس کے ضعیف الاسناد ہیں اور اجازت متعہ کی ابن عباس سے اصح ہی اور کلام فضل بن روزبہان کا بھی
مشعر ہی عدم رجوع ابن عباس پر اور تفاسیر معتمدہ اور صحاح ستہ سنیہ سی یہہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ جناب امیر علیہ السلام

اور عبد اللہ

اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو سعید خدری کا بھی مذہب حلت متعہ ہی ایسی صورت مین صیغہ تمریض کو استعمال کرنا بغض متعصبین کا سوای کذب و تعصب مذہب کی کوئی محمل صحیح نہین رکھتا اور **ثانیاً** مجیب عظریف کے اسلاف کا فہم و ذکا معلوم ہوا کہ آیہ الا علی ازواجھم کو کہ مکی ہے ناسخ آیہ فما استمتعتم کا کہ مدنی ہے ٹہراتی ہین یہہ عجب لطیفہ ہے کہ ناسخ قبل نزول منسوخ کی نازل ہوا و هذا مما یضحک منہ الثکلی **قال المجیب** الظریف بلکہ ابو داود مین ابن عباس سے مذکور ہی کہ فما استمتعتم کا ناسخ یا ایھا النبی اذا طلقتم النسا فطلقوھن لعدتھن والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثۃ قروء واللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتھن ثلثۃ اشھر ہی ہی **اقول** بفضل العلی اللطیف **اولاً** قول سابق مین تفاسیر معتبرہ اور کتب معتمدہ سنیون سی مذکور ہوا کہ مذہب ابن عباس کا حلت متعہ اور آیہ فما استمتعتم اونکی نزدیک محکمہ ہے اور تنازع ابن زبیر کا ابن عباس سی ونکی آخر عمر مین جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ مین ہے صریح ہی اس امر مین کہ ابن عباس نے اپنی آخر عمر تک حلت متعہ سی رجوع نہین کی اس صورت مین ابو داود کا کہنا کہ ابن عباس آیہ یا ایھا النبی کو ناسخ اور آیہ فما استمتعتم کو منسوخ کہتی تہی افترای بحت ہی **اور ثانیاً**
طلاق اور عدت لوازم نکاح سی نہین ہے کما مر وکما سیجئی پہر آیہ طلاق و عدت ناسخ آیہ متعہ کی کیونکر ہوسکتی ہی **اور ثالثاً** اگر آیات مذکورہ بقول ابو داود اور مجیب کے ناسخ متعہ کی تہین تو خلیفہ جی نے انا احرمھا کیون کہا لازم تہا کہ کہتی ان اللہ والقرآن حرمھما یا رب مگر یہہ کہ خلیفہ جی نی پیغمبر خدا کو وصیت نہ لکہنی دینی کو حسبنا کتاب اللہ زبان سی تو کہا تہا مگر اونکو یہہ آیات بلکہ آیہ تیمم و آیہ قنطار بلکہ قرآن یاد تہا اور نہ اونکی پاس تہا اور زید سی جمع جو کروایا تہا وہ صحیح نتہا اور اوسکی تصحیح کی خلیفہ جی نے فرصت بہی اپنی زندگی مین نہ پائی تہی **قال المجیب** الظریف لاکن بنا بر مذہب جمہور چونکہ نسخ عبارت ہی موقوف ہونا حکم شرعی کا دوسرے حکم شرعی سی تو اس صورت مین یہہ سب آیتین محرم متعہ کی نہرین گے **اقول** بفضل العلی اللطیف **اولاً** مجیب ظریف نی اس قول مین یہان متعہ کو حکم شرعی کہا اور پہر اسی قول مین آگی چلکی کہا کہ متعہ کرنا لوگون کا ابتدای اسلام مین بحکم شرع نتہا بلکہ بطریق تعامل کے تہا اس تناقض و تہافت کا کیا علاج **اور ثانیاً** نہین معلوم کہ یہہ سب آیتین محرم متعہ کی کیونکر ٹہرین گے ظاہراً ابو داود اور مجیب کا مطلب اونکی بطن مین ہے نہ عبارت مین یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اونکی زعم فاسد مین عدت اور طلاق لوازم ذاتیہ زوجیت اور نکاح سی ہین اور جس نکاح و زوجیت مین طلاق اور عدت نہو وہ اونکی نزدیک حلال نہین حال آنکہ یہہ گمان اونکا باطل ہے کسو واسطی کہ

-۱۹۹)

کہ متعہ مین عدت بہی چلیا کہ مجیب خود قبل ازین کہ چکا ہے کہ عدت متعہ کی مثل عدت زوجہ کی نہین رہا طلاق
اوسکو لازم نکاح و زوجیت کا کہنا خبط ہے نکاح و تزویج امر آخر ہے طلاق امر آخر ایک دوسری کا ضد ہی لازم
وملزوم اگر طلاق لازم تزویج و نکاح ہوتا تو لازم تہا کہ جہان نکاح پایا جاتا وہان طلاق بہی ضرور ہوتا اور کوئی
نکاح طلاق سے خالی نہوتا ہر نکاح کے بعد طلاق لازم ہوتا حالانکہ ایسا نہین ہی اسواسطی کہ طلاق کسی نکاح مین
اتفاقا ہوتا ہی نہ ہر نکاح کی ساتہہ ورای اسکے زوجہ مرتد بائن ہوجاتی ہے اور بغیر طلاق کے چھوٹ جاتی ہی اس صورت
مین چاہیی کہ آیات طلاق کے محرم نکاح مرتد کی تہرین کہ قبل از ارتداد کی وہ منکوحہ ہوا تہا اور یہہ نکاح قبل ارتداد کے
بہی میرے سے باطل تہرے و ہذا باطل قطعا بالجملہ آیات مذکورہ نہ محرم متعہ کی ٹہرین نہ ناسخ آیہ متعہ کی **قال المجیب**
العظریف اسواسطی کہ متعہ کرنا لوگونکا ابتدای اسلام مین بحکم شرع تہا بلکہ بطریق تعامل کے تہا اسواسطی ترمذی مین
مضمون تعامل کا مذکور ہے کہ اوسپر حرمت طاری ہوئی اب کیا خدشہ رہا جو وہموم دہر کے سبی اس شق کو حضور نے
بیان فرمایا **ع** یکدم کہ چشم فتنہ بخفت است زنہار * بیدار باش تا زدہ عمر بر فسوس **اقول** بفضل تعالی
اللطیف ظاہرا ترمذی اور مجیب عظریف کو خلل دماغ ہے کہ بیہودہ سرائی کرتی ہین اور کہتی ہین کہ متعہ کرنا
لوگونکا بحکم شرع تہا مصیبت اہ زمانہ نابرسان کی کیسی سوفسطائیون ہی کا کام ڈالا ہی کہ انکا اتنی مدہیا تامل نہی
نہ اپنی مذہب کی کتاب دیکہتی ہین نہ اپنی اسلاف کی سنتی ہین صحیح بخاری اور صحیح مسلم روایت صحابہ سنیان مین
موجود ہی اذن لنا رسول اللہ رخص لنا رسول اللہ اور خلیفہ جی نے سر منبر کہا متعتان کانتا مشروعتین فی عہد
رسول اللہ کما فی التفسیر الکبیر اور یہی تفسیر کبیر مین ہے واتفقوا علی انہا کانت مباحا فی ابتداء الاسلام
اور یہی تفسیر کبیر مین ہے والذی یجب ان یعتمد علیہ فی ہذا الباب ان نقول انا لا ننکر ان المتعۃ کانت
مشروعۃ انما الذی نقول انہا صارت منسوخۃ اور سارق دہلوی تحفہ مسروقہ مین لکہتا ہے
اہلسنت اباحت او در ابتدای اسلام بعد از تقدیم اول در بعض غزوات بنا بر ضرورت انکار نمیکنند اور مدارج
وغیرہ مین مصرح ہے کہ پیغمبر خدا نے اذن متعہ کا دیا اور خود مجیب عظریف اسی رسالہ مین حدیث جسکے
جس مین اذن لنا رسول اللہ فی متعۃ النساء موجود ہے نقل کر چکا ہی اور اب کہنین حیا کی نیند کرکے
یہان کہتا ہے کہ متعہ کرنا لوگونکا بحکم شرع تہا اور جس متعہ کے رخصت اور اباحت اور ترغیب اور اذن صحاح
ستہ اور تفاسیر معتمدہ اور کتب معتبرہ سنیہ مین اس وہموم دہر کے سبی موجود ہے اوسکو غیر مشروع اور بطریق
تعامل کے کہتا ہے اور تکذیب اپنی اسلاف کے کرتا ہے اور اپنی دعوی بر خلاف داب مناظرہ کی جو ترمذی

میں ثابت ہی شہادت حضرت علی ذہبنہ ہمین ہے **قال** تصفہ العلام الشریف اور مستفتی نی جو پوچھا ہی کہ
کسکون سی پیغمبر یا امام سی مسئلہ جاری ہو جواب اسکا یہہ ہی کہ متعہ بحکم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کہ
خاتم النبیین ہیں اور دین اونکا قویم اور شریعت اونکی ناسخ شرایع سابقہ ہی مشروع ہو کر جاری ہوا ہی اور احادیث
اون حضرت کی صحاح ستہ میں بحکم مشروعیت متعہ موجود ہیں اور جاری رہنا اوسکا تا بعض عہد خلافت خلیفہ ثانی
بہی صحاح مذکورہ سی ثابت ہی **قال** المجیب الظریف اقول بفضل العزیز العلام فی الحقیقت ابتدای اسلام میں
بحسب ضرورت بطور تعامل نہ بطریق مشروعیت متعہ دو ایکبار جاری ہوا تہا پہر جب ان آیتون کا نزول ہوا تو
حضرت نی ممانعت فرمائی اور اوسمیں حرمت موبدہ ٹہرائی چنانچہ تفاسیر معتبرہ اور صحاح ستہ میں بتفصیل مذکور ہے
اور مشتی نمونہ خرواری یہان بہی جابجا ذکر کیا گیا اگر زیادہ ہوس ہے تو بالفعل شرح مسلم امام نووی کی مطالعہ
فرمائی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ تحریم اور اباحت متعہ کی دو مرتبہ ہوئی پہلی چند دنوں حلال تہا پہر خیبر کی دن حرام
ہوا پہر تین دن جنگ اوطاس یعنی مکہ معظمہ میں حلال رہا پہر قیامت تک حرام ہوا بعد اوسکی اوسی کتاب میں رفع
دخل کرتا ہی ولا مانع یمنع تکرار الاباحۃ والتحریم ساری خدشہ تہی جس بہانی میں *
اوڑگئی چٹکیان بجاتی میں **اقول** بفضل العلی اللطیف حسب صحاح ستہ اور تفسیر کبیر وغیرہ تفاسیر معتمدہ
سنیہ اور مدارج النبوۃ وغیرہ کتب معتبرہ سنیوں سی باجازت اور رخصت اور اذن دینا پیغمبر صادق و ما ینطق
عَنِ الھَوٰی اِن ھُوَ اِلَّا وَحیٌ یُوحٰی کا اصحاب کو متعہ کرنی کا ثابت ہی اور اتفاق سنیوں کا اباحت متعہ پر ابتدای
اسلام میں تفسیر کبیر و نیشاپوری وغیرہ سی واضح ہی کہ وہ لکہتی ہیں واتفقوا علی انہا کانت مباحۃ فی
صدر الاسلام تو ایسی صورتوں میں مجیب ظریف کا کہنا کہ بطور تعامل کے تہا نہ بطریق مشروعیت کی قابل
ضحکی نہیں ہے اذان مرغی جو دیوی کیب سند ہے * اور وہ آیات جنکو ابو داؤد مجیب ظریف براہ
بلاہت و نادانی محرم متعہ کی ٹہراتی ہیں ہرگز کسی طرح محرم متعہ کی نہیں ہوسکتی جیسا اوپر مفصل گذرا اور مجیب ظریف
جو مقابلہ میں اہل حق امامیہ کی اپنی مذہب کی کتابوں سی سند لاتا ہی اور استشہاد کرتا ہی جہالت اوسکی ہے
داب مناظرہ سی اور بڑا لطیفہ یہہ ہے کہ مجیب ظریف اسی اپنی قول میں ادعای جاری ہونی متعہ کا ابتدای
اسلام میں بطور تعامل نہ بطریق مشروعیت کی کرتا ہی بعد استشہاد میں اپنی دعوی کی خلاصہ عبارت امام
نووی کا جو لکہا اوس سے جاری ہونا متعہ کا بطریق مشروعیت کی ثابت ہی کہ اوسمیں تحریم اور اباحت متعہ
کہ احکام شرعیہ سی ہی مذکور ہی ماشاء اللہ کیا خوب دلیل کو دعوی پر منطبق کیا ہے جو جوش کفر بسنت

سے ہی در رنیجا * الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا * اور جاننا چاہیئے کہ امام نووی نے تحریم اور اباحت متعہ کے
دو بار کہی اور ابن حجر نے فتح الباری میں چہ بار کہی ہے عبارت فتح الباری کے یہہ ہی تحصل مما اشار
الیہ ستۃ مواطن اولہا خیبر ثم عمرۃ القضاء ثم الفتح ثم اوطاس ثم تبوک ثم حجۃ الوداع
انتہی بالجملہ بقدر اضطراب و تہافت دلیل بی اصلی تحریم کے ہی وہذا ظاہر کمال الظہور ولکن
من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور قال المجتہد العلام العریف و پیغمبر ہمارے نوا ایک
ہین یہہ سوال کہ کون سے پیغمبر سے جاری ہوا و بیا ہے کہ کوئی پوچھے کہ یہ مسئلہ کونسی خدا نے فرمایا ہے
قال المجیب الظریف اقول بفضل العزیز العلام اگر یہہ سوال میں غلطی یہہ ہوتی تو اوسکا پکڑنا بیجا تہا شاید یہہ
مسئلہ الموٴاخذات اللفظیہ لیست من داب المحصلین فرمایا و خاطر قدسی مظاہر نہ رہا انکا قصور نہین تقاضای سن ہے
۵ یک پیری و صد عیب چنین گفتہ اقول بفضل العلی اللطیف معلوم ہوتا ہے کہ مجیب ظریف پیر نہین
ہی لاکن اپنی نسبے پیر کے مانند صد عیب پیری مین گرفتار اور مختل الحواس ہے کہ موٴاخذہ معنوی کو موٴاخذہ
لفظی کہتا ہے کیا مجیب نہین دیکھتا کہ جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نے مستفتی کے کسی لفظ کو غلط یا
بی محاورہ نہین فرمایا ہے کہ موٴاخذہ لفظی عبارت اسی سی ہے بلکہ جناب مستطاب نی تو موٴاخذہ معنوی کیا ہے
کہ ارشاد فرمایا ہی کہ اہل اسلام کو سوای شریعت مقدسہ مصطفوی علی صاحبہا الاف الصلوت والتسلیمات کی شرایع
انبیای سابق سے کہ سب کے سب منسوخ ہوگئی ہین کیا علاقہ اور کون غرض ہے مستفتی جو پوچھتا ہی کہ متعہ کون
سی پیغمبر سے جاری ہوا پوچھنا اس امر کا باوصف ادعای اسلام یعنی چہ افسوس صد افسوس کہ مجیب اپنی خوش
فہمی سے اس موٴاخذہ لفظی کہتا ہے غالباً مجیب ظریف سوال مستفتی اور جواب جناب مستطاب مجتہد العصر
دام ظلہ کو نہین سمجہا ورنہ اسکو موٴاخذہ لفظی نکہتا بہرحال اہل اسلام کو شرایع انبیای سابق سی کچھ غرض نہین ہے
ہان مجیب ظریف کو کہ سنت عمر پر چلنا اپنی سعادت جانتا ہے تاسی اوسی پیر نابالغ کی اگر پیغمبران سابق کے
شرایع منسوخہ سی کچھ غرض اور رغبت ہو ہو اگرچہ خلیفہ جی ہی تہود و تنصر کے طرف مائل اور راغب ہی چنانچہ
مشکوۃ مین ہے کہ عمر بن خطاب ایک نسخہ توراۃ کا لانا اور کہا یا رسول اللہ یہہ نسخہ توراۃ کا ہی حضرت خاموش
رہی پہر عمر اوسکو پڑہنے لگا اور رنگ چہرہ مبارک صاحب لولاک کا غصہ سی متغیر ہوا تب ابوبکر نے عمر سے
کہا تیری مان تجکو روی آیا تو چہرہ مبارک پیغمبر خدا کا نہین دیکہتا تب عمر نے چہرہ مبارک کو دیکہا اور کہا پناہ مانگتا ہون
مین غضب خدا سی اور غضب رسول خدا سے راضی ہوا مین پروردگاری خدا اللہ ہونے سی اور محمد سی نبی ہونے سی تب رسول خدا نے فرمایا قسم اوس خدا کی کہ جان محمد کے

(۲۰۲)

اوسکی

اوسکی قبضہ مین ہے اگر موسی تمہارے سامنی ظاہر ہو تو تم اوسکی اتباع کرو اور مجہی اورہی مشکو قہ مین ہے کہ عمر
نی حضرت رسولخدا سے کہاکہ ہم یہود سے ایسی حدیثین سنتے ہین کہ ہمکو اچہی معلوم ہوتی ہین آیا ہم کچہہ اونمین
لکہ لین پس حضرت نی فرمایاکہ آیا تم متزدد اور متحیر ہو مثل یہود و نصاریٰ کی بعد میری پیغمبر ہونیکے اور اگر
موسی زندہ ہوتے تو اونکو بجز میرے اتباع کے کچہہ چارہ نہتا انتہیٰ اسے صاحبان انصاف مقام غور ہی کہ خلیفہ
جیکو یہود و نصاریٰ کیطرف تو ایسا میلان اور قرآن سے ایسی نفرت کہ زید سی جو جمع کروایا تہا اوسکو کبہی نہ دیکہا
نہ پڑہا نہ صحیح کیا اور پیغمبر خداکو وصیت نامہ باعث نجات امت ضلالت سی حسبنا کتاب اللہ کہہ کی نہ لکہنی دیا اور آیہ
تیمم بیقطار کو نہ سمجہہ سکی خاصۃ اللہ کو حکم سقوط نماز کا براہ جہالت کی دیا اور خلاف قرآنکی مغالات مہر کو منع کیا
اور زن پردہ نشین سی مرم ہوئی اور حکم رجم مجنونہ کا دیا کما فی صحیح البخاری اور حقیر لی اس محالہ مین تکلم موخذات
لفظیہ سی اغماض عین کیا ہی یعنی خطاؤن مجیب غطریف کا کہین تعرض نہین کیا مگر ہان اوسکی سمجہانی کو
مثال موخذہ لفظی کے بتاتا ہون کہ اوسنی جو مصراع لکہا ہے آیک ہیرے صد عیب چنین گفتہ ۔ یہہ نظم ہے
یا نثر اور تاریخ طبع مجیب سی ہے یا کسی اور شاعر کا کلام ہے اور گفتہ کا فاعل کون ہے لاکن جو نکہ مذکور نے
(٢٠٣) ہی او زلک سی ملک نہین ملتی بعید نہین کہ نتایج افکار خلیفہ جی سی ہو وی کہ وہ پیر نابالغ بی جو ہی کہاکر
تہی جیسی کہاہے دو متعی پیغمبر خدا کے عہد مین مشروع تہی مین اونکو حرام کرتا ہون بالجملہ موخذہ لفظی بہی
جو مذکور ہوا اور وہ جو قبلہ و کعبہ نے فرمایا ہے موخذہ معنوی ہے غالباً مجیب کو تمیز موخذہ لفظی و معنوی
کی نہین ہ گوسالہ را پیر شد و گاو نشد قال المجیب الغطریف تا اسے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ سوال حق ہی کیونکہ
اکثر باتین عبادت اور عادات اور محرمات اور مباحات وغیرہ اور دینون کے اس دین متین مین باقی ہین بعض
بعینہ بعضی کچہہ شروط و قیود ملی چنانچہ بجای خود مقرر ہے اس لئی سائل نے پوچہا کہ متعہ کونسی پیغمبر یا امام سے
جاری ہے آیا ہمارے حضرات ائمہ سی جاری ہوا یا آگے بہی کسی پیغمبر یا اونکی خلفا کی وقت مین تہا سمین
کیا قباحت لازم آتی کہ جناب نے یون شد و مد سی بیکار بات بنائی کو ہمارے پیغمبر تو ایک ہی ہین اونسی آ
پیغمبر کے ایک ہونیکا کب انکار کیا ہ سمجہہ کا پہیر ہے ورنہ سوال سیدہا ہے اقول بفضل العلی اللطیف
جب بالاتفاق دین نبوی ناسخ ادیان ماضیہ اور شریعت مصطفوی ناسخ شرایع سابقہ کی ہوئی اور مسائل اور
احادیث شرایع سابقہ کے لکہنی اور پڑہنی کا ترک بالمرہ ماثور ہوا یہان تک کہ پڑہنا عمر کا توریت کو باعث
غضب اوس سرور خاص جناب پاک صاحب لولاک کا ہوا اور خلیفہ اول نے خلیفہ جی کو اوس پڑہنی کی جرم مین

یہہ نکلتا ہے کہ سوال کا لیا کام سرسرا ہے اسکو نہ صورت مین مسائل شرایع سابقہ کی دریافت کرنا سوای محبت مطلب
کی رغبت کے سنت پر چلنا ہی کام اہل اسلام کا نہین کسو سطح کہ مستفتی مسلمانکو دریافت کرنا مسائل شرایع
سابقہ منسوخہ کا ہر لعو اور فضل عبث ہی کیونکہ مشروعات شرایع سابقہ جو شریعت مقدسہ نبوی کا مین غیر مشروع ہوئے
مانند کثرت ازواج حضرت داؤد و سلیمان علی نبینا وآلہ وعلیہما السلام کی اور مانند جمع بین الاختین حضرت یعقوب
علیہ السلام کی مثلا اور ممنوعات شرایع ماضیہ جو اس ملت حنفی مین مشروع ہوئی مانند طہارت بدن وجامہ کے
باب مثلا مفتی و مستفتی انکو بدل نہین سکتا ہر اوسکا دریافت کرنا عبث محض ہوا کہ ممنوع عقلی و شرعی
ہی تو یہہ سوال مستفتی کا حق ہوا مجیب غطریف اپنی سمجہہ کے پہیر سی بیکار باتین بناتا ہی اور ناحق اوسکو
حق کہتا ہے اور مجیب غطریف نے یہہ جو کہا کہ اکثر باتین عبادت اور عادات اور محرمات اور مباحات وغیرہ
اور دینون کے اس دین متین مین باقی ہین **اقول** اولاً یہہ دعوی اوسکا اثبات طلب ہے ظاہر اسوای دس
سنتون حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے مثل ناخن و شارب لینی اور ختنہ وغیرہ کی کوئی بات
اور دینون کے اس دین متین مین باقی نہین ہے اور ثانیاً اگر بالفرض کوئی بات باقی بہی ہو تو وہ اسے
دین متین کے ہیں اور عمل کرنا اوسپر اسی حیثیت ہوا کہ منجملہ احکام اسی شریعت مقدسہ کی ہی نہ اوس حیثیت
سی کہ منجملہ احکام شرایع منسوخہ کی ہی تو مستفتی مسلمانکو اوسکا دریافت کرنا کہ کونسی شریعت منسوخہ کی یہہ بات
ہی سر اسر قباحت ہے سمجہہ کا پہیر ہے ورنہ یہہ بات سیدہی ہی **قال المجیب الغطریف** بلکہ اگر
غور کیجئے تو اس سوال مین ایک نوع کی انکار اور توبیخ باتعبیر ہے یعنی متعہ تو بارشاد پیغمبر خدا اور بامداد ائمہ مرے
حرام ثابت ہوتا ہے پہر کونسی پیغمبر یا امام سی جا رہے ہو ا پیغمبر اور امام تو ایک سے ہین یہہ ڈہکوسلا حلف
کا بیچ مین کسی نکالا جیسا عرف مین کوئی کچہہ کام خلاف عقل اور شرع کی کرتا ہو تو اوسکی توبیخ باتعبیر کو
لئی کہتی ہین کہ یہہ بات کونسی خدا نے فرمائی شاید جناب اسی مضمون زجر کو سمجہہ کر خالی دی گئی **اقول** بفضل
العلی اللطیف جب خلیفہ ثانی نے اقرار مشروعیت متعہ کا عہد کرامت مہد جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ
مین کیا اور کہا متعتان کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ وانا احرمہما اور عمران بن حصین صحابی
سینوں نے کہا نزل متعۃ النساء فی کتاب اللہ وفعلناہا مع النبی ولم ینہ عنہا حتی
مات ولم ینزل قرآن بتحریمہا ثم قال رجل برایہ ما شاء اور حضرات جابر اور ابو سعید خدری نے
[illegible] منع کیا اور [illegible]

وفات اپنی فتوی جواز متعہ کا دیتے رہے اور آیہ فما استمتعتم کو آیہ محکمہ غیر منسوخہ کہتے تہی جیسا کہ یہہ سب امور
صحاح ستہ اور تفاسیر معتمدہ سنیہ اور کتب معتبرہ اونکی سے کہ مذکور ہوچکی تو ایسی صورت مین دعوے
ثبوت حرمت متعہ کا بارشاد پیغمبر خدا اور تا وابدا یہمہ ہدمے دکہوسلا مجیب عطریف کا ہی یہ توبیخ اور تفسیر اوس
کلام مہمل مستفتی سے نکالنا ہی شتر غمزہ مجیب ہیر و بعیر الاصحاب کا ہی بلکہ اگر غور کیجئے تو زجر و توبیخ و تعبیر
وہ ہی کہ جب خلیفہ جی نے خلاف عقل اور شرع کے متعہ مشروعہ کو اپنی رای ناصواب سی حرام کیا تو خلیفہ
زادہ نی خلیفہ جی پر جرح کی اور کہا کہ مین آیا تابع سنت پیغمبر خدا کا ہون یا اپنی باپ کا اتباع کرون زجر
توبیخ و تعبیر وہ ہی جو عمران بن حصین نے کی اور کہا کہ ہمنی متعہ کیا پیغمبر خدا کی ساتہہ اور اوس حضرت نی اپنی وفات
تک نہی اوسکی نکی اور قرآن بہی اوسکی تحریم مین نازل نہین ہوا یہہ تہا ایک شخص نے اپنی رای سی جو چاہا زجر
توبیخ و تعبیر وہ ہی جو خلیفہ مامون نا رسیدہ صاحب اہل سنیون نے کی اور کہا ای جعل تو کون ہے جو نہی کرے
اوس چیز سی جسکو پیغمبر خدا اور ابوبکر نے کیا ہی اور مجیب عطریف اپنی دل مین سوچی کہ خالی دنیا کا م اوس نر
مادہ کو ہی کہ جو تخت پر مقطور تہا اور مجیب کہ سنت عمر پر چلتا ہے اوسکو بہی خالی دنیا زیبا ہے نہ مجہول
امامیہ کو اور یہان جو زبان قلم پر لفظ نر مادہ کو ہے کا آگیا تو اسجگہ ایک لطیفہ بہی حقیر کو لکہنا مناسب معلوم
ہوا کہ باعث اہتزاز طبایع حباب و موجب انشراح خواطر اولی الالباب کا ہوگا وہ یہہ ہے کہ تفسیر در منثور
سیوطی مین کہ اعاظم علمای اہلسنت سی ہے مذکور ہے کہ خلیفہ جی نے اپنی بہاگنی اور فرار عن الزحف کا
حال یون فرمایا لما کان یوم احد ہزمت ففررت حتی صعدت الجبل ولقد رایتنی انزو کانی
اروی یعنی روز احد مین منہزم ہوکر بہاگا اور جب پہاڑ پر چڑہ گیا تو مین جست کرتا تہا اسطرح پر کہ گویا مین نر
مادہ کوہی ہون جاننا چاہیے حضرت خلیفہ جی نے کہ تخت پر مقطور اور تانث پر مجبول تہی اپنی آپ کو نر مادہ
کوہی بتایا حضرت کی مونہہ سی کا گی دعل یعنی نر کوہی نہ نکلا حال حضرت کا مشابہ حال اوس شخص کے ہے
جسکا ذکر شاہنامہ مین ہے کہ ایک بادشاہ کا بیٹا زنانہ تہا بادشاہ نی اوسکو شاہنامہ پڑہوایا بایں خیال کہ جو
کتاب مذکور مین حکایات جنگ و جدل و مردانگی و دلیری کے ہین اونکی پڑہنی سی شاید زنانہ پن جہوٹ جاوے
وہ بدبخت بعد پڑہنی شاہنامہ کے اپنی باپ کے پاس جو آیا اوسکی باپ نی کہا کوئی شعر پڑہو اوس بدبخت
ازلی نے کہ تانث جبلی رکہتا تہا یہہ شعر پڑہا ؎ منیژہ منم دخت افراسیاب * برہنہ ندیدہ تنم آفتاب
قال المجیب اللطیف آپ سے بڑا تعجب ہے کہ یون فرماوین کہ یہہ دلیا ہے کہ کوئی پوچہی کہ یہہ مسئلہ کونسی جگہ
(٢٠٨)

فرمایا کیونکہ غایۃ الامر تو یہی ہی کہ اس کلام سے تعدد خدا کا متوہم ہوتا ہی سو موافق مذہب پیشوایان جناب
کی اسمین کچھ برائی نہین کتب معتبرہ شیعہ مین مانند تفسیر مجمع البیان وغیرہ کی لکھا ہے کہ خالق خیر کا اللہ
اور خالق شر کا شیطان حالانکہ واللہ خلقکم وما تعملون ومن شر ما خلق وغیرہ اس عقیدہ کو جھٹلا رہا ہے

اقول بعض بعض الی اللطیف آہ لا یہ کلام منہ فرجام مجیب عطریف کا سراسر کذب و افترا ہی بحث ہی معاذ اللہ کہ
عقاید حقہ اہل حق امامیہ سے تعدد الٰہہ کا متوہم ہوتا ہے یہ عقیدہ تعدد الٰہہ کا سنیون اور انکی پیشواؤن کو نہ بہا ہے
ہر کس و ناکس کو معلوم ہی کہ اعتقاد توحید باری تعالیٰ اصل اصول مذہب اہل حق سے ہے اہل حق کا عقیدہ یہ ہی کہ خدا ایک ہے
واجب الوجود مستجمع جمیع کمال ہے اور واحد ہے احد ہی کوئی اوسکا شریک و شبیہ اور مانند نہین ہی اور وہ ازلی
اور ابدی و سرمدی ہی اور وہ زمانی و مکانی نہین کسی حیز و جہت مین نہین اور کسی چیز مین حلول نہین کرتا اور
محل حوادث نہین اور علیم و سمیع و بصیر و متکلم و مرید و قادر سب اشیا پر ہی اور حی لا یموت ہی اوسکو فنا نہین
اور سب عیوب و نقصان سے پاک ہے اور عادل ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین اور یہ بھی ہر جاہل و فاضل کو
معلوم ہی کہ اعتقاد تعدد و قدما بلکہ تکثر آلہہ کا عقیدہ خاص پیشوایان مجیب عطریف کا ہی صوفیہ غیر صافیہ پیشوایان
مجیب حلول و اتحاد کا عقیدہ رکھتی ہین سگ و گربہ وغیرہ سب موجودات کو العیاذ باللہ منہ خدا کہتی اور جانتی
ہین اور بعض اکابر صوفیہ نی آپ خدائی کا دعوی کیا ہی چنانچہ منصور حلاج نی انا الحق کہا اور بایزید بسطامی نی سبحانی
ما اعظم شانی اور لیس فی جبتی سوی اللہ کہا اور انی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدون کہا کما فی تذکرۃ الاولیا
لفرید الدین العطار و تبصرۃ العوام اور یہی تبصرۃ العوام مین ہی کہ حسین بن منصور سرگروہ اتحادیہ کا تھا اور اوسنے
دعوی خدائی کا کیا اور اوسکی مرید خلق خدا کو دعوت کرتی تہی طرف الوہیت حسین حلاج مذکور کی اور مولوی
روم بایزید کا قول لکھا ہی ؎ گفت مستانہ عیان آن ذو فنون * لا الہ الا انا ہا فاعبدون * اور بھی
مولوی روم قول بایزید کا کہتا ہے ؎ نیست اندر جبہ ام غیر از خدا * چند جوئی در زمین و در سما * و علی ہذا
القیاس و دیگر ملاحدہ صوفیہ ایسا ہی کچھ بکتی چلی آئی ہین مجیب عطریف عجب بابا جیا ہی کہ عیوب خانگی اپنے
ناحق اہل حق کے طرف منسوب کرتا ہے بلطفہ تعالیٰ شانہ اذیال اعتقاد اہل حق امامیہ اثنا عشریہ کی لوث توہم
تعدد الٰہہ سے پاک ہین حاشا وکلا کہ اہل حق ایسی مزخرفات کی معتقد ہون ہذا سبحانک ہذا
بہتان عظیم اور ثانیاً بالفعل سر دست تفسیر مجمع البیان مین جو ایک دو مقام مین تجسس کیے
گئے مضمون مذکور دستیاب نہوا مجیب عطریف اوس مقام کا پتا لکھی تو حال اوسکا بعد تصحیح (۲۰۶)

نقل

النقل کے لکھا جایگا ہان تفسیر خلاصۃ المنہج وغیرہ مین البتہ فاعل شر کا کہ تسبیح جیسا شیطان ہو
لکھا ہی نہ خالق اوسکا این الشرّ من الشر یا علاوہ اون آیات محکمات فرقان مجید کی صریح مین اسی کا
کہ کفر و قتل بناحق و زنا و سرقہ و شرب شراب وغیرہ مشہور افعال عباد کے کہ اہور قبیحہ و ما طلہ ہین
مخلوق خدا کے ہین خود عباد کہ مباشر اور مرتکب اونکی ہوتے ہین اونکی خالق ہین اور شیطان انکا
باعث اور فاعل ہے اور یہہ مسئلہ متعلق ہے بحث افعال عباد سی کہ اہل حق کے طرف نزدیک افعال عباد مخلوق
عباد اور سنیونکی نزدیک افعال عباد مخلوق خدا کی ہین حالانکہ آیات کثیرہ موید حقہ اہل حق کے ہین اور سنیون کی
عقیدہ کو جھٹلا رہی ہین نمونہ از خروار ی لکھتا ہون منجملہ آیات موید اہل حق کے آیہ وافی ہدایہ ہے فمن
یعمل مثقال ذرۃ خیرًا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرًا یرہ اور آیہ من جاء بالحسنۃ
فلہ عشر امثالہا ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا اور آیہ الیوم تجزون ما کنتم
تعملون اور آیہ من یعمل سوءً یجز بہ اور آیہ کل امرئ بما کسب رہین اور آیہ ما تفعلو
من خیر فان اللہ یعلمہ اور آیہ جعلوا للہ شرکاء اور آیہ من عمل صالحًا فلنفسہ اور آیہ
لیجزی الذین اساؤا بما عملوا اور آیہ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اور آیہ لبئس ما کانو
یصنعون اور آیہ واللہ یعلم ما یصنعون اور آیہ واذ تخلق من الطین کہیئۃ الطیر
فتنفخ فیہا اور آیہ ورہبانیۃ ابتدعوہا اور آیہ وہم علی ما یفعلون بالمؤمنین شہود
اور آیہ فکذبوہ فعقروہا اور آیہ فطوعت لہ نفسہ قتل اخیہ اور آیہ جمع مالا وعددہ اور آیہ
ارایت الذی یکذب بالدین اور آیہ الذین ہم یراؤن ویمنعون الماعون اور آیہ فصل
لربک وانحر اور آیہ لا اعبد ما تعبدون اور آیہ الذی یوسوس فی صدور الناس اور آیہ
الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ اور آیہ لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت
اور آیہ الیوم تجزی کل نفس بما کسبت اور آیہ الیوم تجزون ما کنتم تعملون اور آیہ وافعلوا الخیر
اور آیہ ووفیت کل نفس ما کسبت اور آیہ وما اللہ بغافل عما تعملون اور آیہ وبدا لہم
سیئات ما عملوا اور آیہ لبئس ما کانوا یعملون اور آیہ یا ایہا الذین امنوا ارکعوا واسجدوا
واعبدوا ربکم اور آیہ کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاہا اللہ اور آیہ فویل للذین
یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنًا قلیلًا

(۵ ا۲

فویل لهم مما کتبت ایدیهم وویل لهم مما یکسبون اور سوای آیات مذکورہ کے اور
آیات بکثرت ہین کہ سب سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ افعال عباد کی مخلوق عباد ہین اور طایفہ کسبیہ جو کہتی ہین کہ
خدا تعالے خالق افعال عباد اور عباد کاسب ہین عند التامل کاسب بہی خالق ہے کی معنی مین ٹہرتا ہے
ورنہ یہ مضمون مہمل محض ہوتا ہی عقل مین کسی جاہل و غافل کے نا ویگا کسو سطی کہ یہ امر کمال ظہور ظاہر
ہی کہ مثلا قابیل نے جو ہابیل کو قتل کیا تو یہ قتل فعل قابیل کا اور مخلوق اوسکا ہی اوسی کے ہاتہ اور
جرئہ سے پیدا ہوا ہی اور شیطان اوسکا باعث ہی اور چونکہ قتل نفس بناحق فعل شیطانی ہے تو اس جہت
سے شیطان کہ مغوی ہوا اوس قتل کا فاعل ٹہرا اور علی ہذا القیاس پی کرنا قدار بن سالف کا ناقہ حضرت
صالح کو مخلوق قدار کا ہے کہ اوسکی ہاتہ اور جرئہ سے پیدا ہوا اور ہمین قیاس تخلف جیش اسامہ سے
اور بہاگنا جہاد سے احد و حنین و خیبر وغیرہ مین افعال اصحاب سبون کی اور مخلوق اونکی ہین کہ اونکی
جوارح و اعضا سے باغواے شیطان پیدا ہوئی ہین اور بہی خلیفہ جی کہڑی ہوکر کتی کے طرح جو پیشاب
کرتے تہی اور ممانعت پیغمبر خدا اکو نمانتی تہی کما صرح عبد الحق دہلوی یہہ کہڑی ہوکر پیشاب کرنا فعل خلیفہ
جی کا اور اونکا مخلوق تہا کہ اونکی جوارح و اعضا سے باغواے شیطان پیدا ہوتا تہا اور علی ہذا القیاس (۲۰۸
زانی لوگ جو زنا کرتی ہین زنا اونہین کا فعل اور اونہین کا مخلوق ہے کہ اونہین کے ارادہ و اعضا سے
و اعضا سی پیدا ہوتا ہے و علی ہذا القیاس جملہ شرور و قبایح افعال اور چونکہ فعل شرور و قبایح افعال
مین اغواے شیطان شریک ہے شیطان بہی فاعل ان افعال کا ہوا اور ثالثا لکہ بر تقدیر تسلیم کہ تفسیر
مجمع البیان وغیرہ مین شیطان ملعون کو خالق شر کا لکہا ہے سلمنا لاکن خالق ہونا اوسکا شر کو
مستلزم اوسکی خدا ہونی کو نہین اور اس سی توہم تعدد خدا کا نہین ہوسکتا کسو سطی کہ ہر جاہل و عاقل
کو معلوم ہے کہ خدا تو نام ہے ذات واجب الوجود کا کہ قدیم اور مستجمع صفات کمال ہے اور زوال
سے بری اور عیوب سے پاک و منزہ ہی اور یہہ بہی ہر کوئی جانتا ہے کہ شیطان ملعون تو بالخلاف ممکن اور
حادث بلکہ ارذل الممکنات اور مستجمع صفات نقصان ہے تو توہم اوسکی خدا ہونی کا کیا کیا عجیب عطر لیف
نہین دیکہتا کہ خالق ہونا اشیا کا مستلزم الوہیت کو کلیۃً نہین ہوتا اخبار سی حضرت عیسی علی نبینا
و علیہ السلام نی خلقۃ طیر کا کیا انی اخلق لکم من الطین کہیئۃ الطیر فانفخ فیہا فتکون طیرا
باذن اللہ اور اسرار سی سامری نی خلق عجل گوسالہ کیا فاخرج لہم عجلا جسدا لہ خوار

اور یہ دونون عباد کی عباد رہی اور نہ وہم اونکی خدا ہونی کا تا اس شاکی نسبت کی جو ان سی عقیدہ مین آئی جیسکو
ہنود اگو نصاری حضرت عیسی کو منظر اونکی بغیر باپ کی پیدا ہونیکے خدا کہتی ہین یہ منظر خالقیت طیر کے
کما لایخفی بالجملہ الحق اما عقیدہ تعدد خدا یعنی ایک ہی یہ عقیدہ تعدد آلہہ کا سنیون ہی کو زیبا ہی کہ انکی
پیشواؤن بایزید و منصور و غیرہ صوفیہ غیر صافیہ کا یہی عقیدہ ہی ورای آن تعدد خدا کا عقیدہ مجوس کا ہی کہ
یزدان و اہرمن ایک کو خدا نور کا اور ایک کو خدا ظلمت کا کہتی ہین چونکہ سنی اکثر عقاید و اعمال مین اشبہ
بمجوس ہین تو عقیدہ تعدد خدا کا بہی انکو مثل مجوس کے لازم ہے چنانچہ مذہب مجوس مین ماہن بیٹی بہو بہی
خالہ سی نکاح اور مجامعت کرنا صحیح ہے ویسا ہی امام اعظم سنیون کی نزدیک ہی ماہن بیٹی و غیرہ محارم غیرہ
سی نکاح اور مجامعت کرنی سی حد شرعی لازم نہیں ہوتی کما فی فتاوی قاضی خان اور شافعی امام سنیون کے
نزدیک نکاح کرنا اپنی بیٹی سی جو زنا سی پیدا ہوئی ہو درست ہی کما فی التفسیر الکبیر و رحمۃ الامۃ و غیرہما نعوذ
باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا اور رابعاً مجیب ظریف نی جواب واللہ خلقکم
وما تعملون اور آیہ و من شر ما خلق استفہام بر لکہین دونون بی محل لکہیں کسو سطر کہ انکا ترجمہ مجیب
ظریف کا یہ ہے کہ افعال عباد کی خیر اور شر سب کی سب مخلوق خدا کی ہین اور آیات مذکورہ کو اس مطلب پر
دلیل لایا سوا ارباب فہم پر مخفی نہیں کہ آیہ و من شر ما خلق مین دلیل اور تائید مطلب مجیب کے کسطرح معنی
بلکہ اوسکی مطلب کو اور اوسکو جہٹلا رہی ہے کیونکہ آیہ مذکورہ بلکہ تمام سورہ مین شر کا فعل اور خلق منسوب
مخلوقات کی طرف ہے کیونکہ ترجمہ سورہ مذکورہ کا یہ ہے کہ کہہ تو اے محمد پناہ چاہتا ہون مین بخدای صبح
مخلوقات سی شر تاریک سے اور شر جادو کرنیوالونسی جو پہونکتی ہین گرہون مین اور شر حسد کرنی والی سے
جب حسد کری ... جب غور کرے مجیب ظریف دیکہی کہ پہونکنا گرہون مین فعل اور مخلوق
جادو کرنی والون کا ہی اونکی جوارح و اعضا سی پیدا ہوا تھا ابتک ہے دوسری آیہ سورہ ہی منظر سیاق
وسیاق کے مثبت دعوی مجیب کے نہین ہے ساری آیہ یون ہے اتعبدون ما تنحتون واللہ خلقکم
وما تعملون یعنی آیا تم عبادت کرتی ہو اوس چیز کی جسکو تمہی تراشتا ہی حال انکہ خدا نی تمکو اور تمہاری بنائی
ہوئی بتون کو پیدا کیا ہی چنانچہ بیضاوی وغیرہ تفاسیر سنیہ مین یہی معنی لکہی ہین اور وہ احتمال بہی
لکہا ہے جو مجیب ظریف کا منوی ہے بہرحال نظر بقاعدہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کے
یہ آیہ بہی لایق استدلال کے نہیں ہے مجیب ظریف نی براہ جہالت ناحق خامہ فرسائی کے ہی قال المجیب

جوارح اور اعضا سی پیدا ہوتا ہی صح

[illegible]

الغطریف پس بنا بر اس قاعدہ کی اگر سائل نے اسرار ایہ ہی اشارہ خفیہ کیا ہو کہ معاذ اللہ جب خالق دو ہین
تو پیغمبر اور امام بہی دو ہونگی ایک خیر والی ہے کے ایک شر والی ہے گے پس کونسی پیغمبر اور کونسی امام نی اسکو جاری
کیا آیا پیغمبر اور امام شر والی نے یا پیغمبر خیر والی نے ا **قول بفضل العلی اللطیف** ؎ چشم بد اندیش
کہ برکندہ باد * عیب نماید ہنرش در نظر * حال قاعدی کا معلوم ہوچکا کہ افترای بحت ہی مذہب حق محق
مین تو وہم تعدد خدا کا ممکن نہین ہے بلکہ معدمہ بالعکس ہے کہ نظر بعقیدہ وحدت وجود منصور حلاج و با
یزید بسطامی وغیرہ اکابر سنیون کے عقیدہ مین تعدد بلکہ تکثر آلہہ کا متبقن ہے تو استہزا سائل اور مجیب غطریف
کی کہ جیسی اور مریدا اونکی ہی یا صوفیہ غیر صافیہ کی اونہین پر منعکس ہوئی کالای بد بریش خاوند ہیہ سب کثافات
اور گندہ گی عقیدہ تعدد خدا کی اونہین کے ریش فراز نعلی مین جا اولجہی اور اونکا ہمگا پانی کا اونکی مونہہ پر
اَللّٰہُ یَسْتَہْزِئُ بِہِمْ وَیَمُدُّہُمْ فِیْ طُغْیَانِہِمْ یَعْمَہُوْنَ بالجملہ مجیب غطریف نی جو وکالت صونی
کر کے سائل کے طرف سی یوچہا کہ متعہ کو پیغمبر یا امام خیر والی نے جاری کیا یا پیغمبر و امام شر والی نی تو مجیب نی
اپنی بنیاد تسنن بلکہ اپنی خانہ ایمان کو منہدم کیا یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَہُمْ بِاَیْدِیْہِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ
کسو سطی کہ مجیب غطریف اور سائل کو تصریح بخاری و مسلم وغیرہ صحاح ستہ کی جنکی صحت کی حلف پر سنیونکو (۳۱۰)
جورون کو باجماع علما کے طلاق واقع ہوتی ہے مجیب غطریف اور مستفتی بلکہ سب سنیون پر ثابت
ہوچکا ہی کہ حضرت خاتم النبیین پیغمبر آخر الزمان نی حکم حلت و اباحت کا اور اذن و رخصت متعہ کی دی
پہر کیا مجیب غطریف اور مستفتی نہین جانتا کہ جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ پیغمبر خیر والی ہے کے
یا العیاذ باللہ منہ پیغمبر شر والے کی غالبا اتنک مجیب کو مثل پیر نابالغ اپنی کے نبوت مین بہی تحقق کے
شک ہے نعوذ باللہ من ہذہ العقائد الفاسدۃ الکاسدۃ اگر تسنن اسی کا نام ہے تو لعنت
برین تسنن ؎ گر ولی ہینست لعنت بر ولی * حاصل کلام یہہ ہی کہ مذہب الحق امامیہ مین خدا
وحدہ لا شریک لہ ایک ہی ہے اور حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ و آلہ اوسی کے بہیجی ہوئی پیغمبر
برحق اور امام خیر ہین اور ائمہ اثنا عشر علیہم السلام اوسی جناب کے اوصیا و مروج اوسی کے شریعت مقدسہ
کی ہین کہ ناسخ جملہ شرایع سابقہ کے ہی اور جاری کرنی والی متعہ مشروعہ کی وہی حضرت خاتم الانبیا ہین
صلی اللہ علیہ و آلہ کہ متعتان کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ اوسکی خبر دیتا ہی اور حرام کرنیوالا
اوسکا امام شر ہے کہ وانا احرمہما اوس سے آگاہ کرتا ہی وہذا ظاہر بکمال الظہور لکن

من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور **قال** المحمد العلام الغریب اب تہ تہا وہ جنہون نے
حرام کیا وہ کوئی پیغمبر تہی کہ ناسخ شریعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ ہوئی خلیفہ اور امام کا مرتبہ
تو یہہ نہین کہ حکم پیغمبر کو نسخ کری ہان اس جہت سی کہ وحی وکتاب موافق اونکی رای کی نازل ہوتی تہی
دعوی ہمسری کا ہوسکتا ہی **قال** العجیب الظریف اقول الفصل العزیز العلام البتہ ہماری مذہب
مین خلیفہ یا امام کوئی محرم یا محلل نہین **اقول** بفضل العلی اللطیف عجیب ظریف کلام جاہلانہ یا تجاہل
عارفانہ کرتا ہے کیونکہ کتب معتمدہ سنیہ سی ثابت ہی کہ عمر خلیفہ اور امام سنیونکا اکثر تشریعات فی الدین
اور حلال کرتا تہا چنانچہ ابتدای اسلام مین بعد نماز عشا کی کہانا پینا جماع کرنا ماہ صیام مین حرام تہا حضرت
عمر اور اونکی بعض اذناب نے براہ خیانت کی جماع کو کہ بعد عشا کے حرام تہا حلال کیا اور اپنی جورون پر جبر
کیا چنانچہ تفاسیر معتمدہ سنیہ مین زیر آیہ علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم یہہ ماجرا موجود ہے ور
آن جہاد سی بہاگنا حرام ہے خلیفہ جی اور اونکی بہت بہائی نے اس حرام کو بہی حلال کیا جنگ احد اور حنین و
خیبر وغیرہ مین بہاگی کاغذ ون کو ستت دی کما فی صحاح السنیہ وکتب التواریخ اور نیز موجب آیہ وافی ہدایہ
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کے اطاعت رسولخدا کی واجب اور عصیان و نافرمانی اوس جناب کی
حرام ہے خلیفہ جی نے عصیان ونافرمانی کی کہ حرام ہی حلال کیا نسبت ہذیان کیطرف مصداق وما ینطق
عن الہوی ان ھو الا وحی یوحی کے کرکی مانع قرطاس ہوا اور قوموا عنی کا خطاب پایا اور جیش اسامہ
سے تخلف کیا منافرمانی ہی کے تہی اور حرام تہی اوسکو حلال کیا کما فی صحاح السنیہ اور عمرہ کو جنہون حج مین
کہ حلال تہا حرام کیا جیسا کہ روایت سودہ لیثی سے کہ قبل زین تاریخ طبری اور ازالۃ الخفا سی ہم لکہ چکی مین اور
نہایہ ابن اثیر مین بہی لغت فوت زین مذکور ہی اور حاجیون کو بعد اتمام حج کی مکہ مین رہنی دیتی تہی اور کثرت
طواف سی کہ حلال ہے منع کرتی تہی کما فی احیاء العلوم اور نکاح کو کہ حلال ہے ایام قحط مین منع کرتی تہی کما فی نہایہ
ابن الاثیر اور مال مسلمین مین تصرف بہی کہ حرام ہی کیا کرتی تہی تاریخ ابن سعد خطیب مین ہے کہ ایک خلیفہ
حجام خلیفہ جی کے اصلاح ریش وحلق شعر راس کرتا تہا حضرت منہنائی حجام بیچارہ تہہ گیا اور گوز اوسکا نکل
گیا سخاوت بناہ نی چالیس درہم بیت المال سے اوسکو دلوا ہی عجب لطیفہ ہے کہ ایک خلیفہ گوز کرے
دوسرا خلیفہ مال مسلمانونکا اوسمین برباد کری عجیب ظریف نی کیا یہہ تشریعات عمری اور تحلیل حرام اور
تحریم حلال نہین دیکہا جو کہتا ہے کہ ہمارے مذہب مین خلیفہ یا امام کوئی محرم یا محلل نہین **قال**

المجیب الغطریف ہی وسطی معنی کہا کہ حجر حجرا بمعنی حجر عن حجر منتہا کی ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف
نقارخانی مین توتی کی آواز کون سنتا ہی جب خلیفہ زادہ اور شیخ بصرہ او یحیی بن اکثم اور مامون رشید او
سائل شامی کہ ہمہ لسان ہین نقارہ کی جو شاو طشت از بام افتادہ کہہ رہی ہین کہ قول خلیفہ حی کا معنی متبادر
حقیقی یہ ہی نہ بمعنی حجر عن حجر منتہا کی کا مفصلاً تو قول مجیب غطریف کا کوزہ شتر ہے **قال المجیب**
بعذر رطل زبان واہ یہ تراز گناہ ہی کیونکہ والد بزرگوار جناب کے کتاب حسام مین تحت ارشاد ائمہ **نعم یحلون**
ما یشاؤن باقر مجلسی سے نقل فرماتی ہین کہ ظاہرہ تفویض الاحکام ہی کیونکر فرمایا آپکا کہ خلیفہ یا امام کا حق
تو یہ نہین کہ حکم پیغمبر کو نسخ کری مامور ہو **اقول** بفضل العلی اللطف مجیب غطریف نی نقل اس کلام مین
خیانت عجیب کی کہ فقرہ ظاہرہ تفویض الاحکام حسام سی تو نقل کیا اور ضمیمہ اوسکا کہ کہا سیاتی تحقیقہ او رجو
تحقیق معانی تفویض کے جو حسام مین لکھی قلم انداز کیا حقیر کو خلاصہ اوسکا لکھنا ضرور ہوا کہ ناظرین کو قدر
خیانت مجیب کے ظاہر ہو حسام مین مرقوم ہے کہ **اولاً** حدیث محمد بن سنان جو کتاب ریاض الجنان مین
مروی ہے اوسمین فقرہ مذکور اسطرح پر ہے **فهم ابوابه وحجابه يحللون ما شاء ويحرمون**
ما شاء ولا يفعلون الا ما شاء لفظ ماشاء بصیغہ واحد ہی کہ مرجع اوسکا خدای عزاسمہ ہی اور بحار الانوار
مین بعد جملہ **فهم يحللون ما يشاؤن ويحرمون ما يشاؤن** کے **ولن يشاؤا الا ان يشاء الله**
تبارک وتعالی موجود ہی اسصورت مین مزعوم باطل مجیب غطریف کا اس حدیث سی ثابت نہین ہوتا اور
ثانیاً بنابر تحقیق ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی تفویض کے کئی معنی ہین بعض معنی سے ائمہ علیہم السلام کو ثابت
ہی اور بعض معنی سے منفی چنانچہ تفویض پیدا کرنی اور رزق دینی اور پرورش کرنی اور جلانی اور مارنی مین بھی
قدرت و اختیار ہے کہ ائمہ علیہم السلام فاعل حقیقی ان امور کی بااختیار خود ہوں ائمہ علیہم السلام سی منفی ہے
اور قائل اسکا کافر اور **دوسری** تفویض تحریم اور تحلیل اشیا کی اپنی رای سے بغیر حکم خدا کی اور بغیر وحی
والہام کی وہ بھی ائمہ علیہم السلام کو ثابت نہین اور **تیسری** تفویض سیاست خلق کے اور اونکی تادیب
وتعلیم کے یہ تفویض پیغمبر خدا اور ائمہ ہدی علیہم السلام کو بلاشبہ ثابت ہی کہ **نحن المحللون حلاله والمحرمون**
حرامه اشارہ اوسی کے طرف ہی یعنی ہم تعلیم کرنے والی حلت حلال خدا کی اور بیان کرنی والی حرمت حرام
خدا کی ہین خدای عزاسمہ فرماتا ہے **ما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا** اور چوتھے
تفویض بایں معنی ہے کہ ائمہ دین موافق اپنی رای کے جہان محل تقیہ کا دیکھین وہان مطابق تقیہ کے احکام کو

بیان کرین

[illegible]

۲۱۲

بیان کرین اور جملہ محل تقیہ کا تھو احکام مجملات بیان فرماوین اور ملتبسات سے تکلموا الناس علیٰ قدر عقولھم کی کام فرماوین اور پانچوین تفویض بایمعنی ہے کہ حسب مصلحت دیکھین مطابق ظاہر شرع کی حکم دین اور جب مناسب جانین موافق اپنی علم کے کہ خدا اونکو الہام کرتا ہی حکم دین اور چھٹی تفویض یہہ ہے کہ آفریدگار عالم نی تمام زمین کو اونکی واسطی پیدا کیا ہی تو سکا ہما دنکو مفوض ہے کہ جسکو چاہین دین اور جسکو چاہین نہ دین انتہی اب منصف لوگ دیکھین کہ ان بیانسی صاف واضح ہے کہ عقیدہ فرقہ حقہ امامیہ کا یہہ ہے کہ ائمہ علیہم السلام حکم خدا اور پیغمبر کو نسخ نہین کر سکتی اور تحلیل و تحریم اشیا کی اپنی رای سے اونکو مفوض نہین ہے ہان سنیون کی مذہب مین البتہ تفویض احکام جائز ہی اور تحلیل و تحریم اشیا کی مجتہدون کو بمذہب سنیان مفوض ہے مجیب ظریف اوس سے جاہل ہے یا تجاہل کرتا ہے صاحب مسلم الثبوت لکہتا ہے

هل یصح التفویض وهو ان یقال للعالم او المجتهد احکم بما شئت فهو صواب فالمختار عند اکثر الشافعیة والمالکیة وبعض من الحنفیة الجواز عقلاً ثم تردد الامام الشافعی وعلیه امام الحرمین وقیل یجوز للنبی فقط وقال اکثر المعتزلة لا یجوز وعلیه الامام الشیخ ابو بکر الجصاص الرازی انتهی ما اردنا نقله خلاصہ یہہ ہی کہ تفویض احکام بایمعنی کہ عالم و مجتہد مجاز و مختار ہین سو جاہین سو حکم کرین کہ حکم اونکا حق و صواب ہی یہہ تفویض اکثر شافعیہ او اکثر مالکیہ اور بعض حنفیہ کے نزدیک صحیح اور جائز ہے سبحان اللہ مجیب ظریف کو اپنی گہر خانگی کی بہی اطلاع نہین مصورت مین فرمانا جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ کا سہرا صحیح اور بجا او عذر بدتر از گناہ مجیب ظریف کا سراپا لوچ او ناروا ہوا

قال المجیب الظریف اور جو افادہ ہوا کہ ہان اس جہت سی کہ وحی اور کتاب موافق اونکی رای کی نازل ہوتی تہی دعوای ہمسری پیغمبر کا ہو سکتا ہی الحمد للہ کہ حق بر زبان جاری ہوا فی الحقیقت اکثر وحی و کتاب اونکی رای کے موافق اوترتی تہی اقول بفضل العلی اللطیف یہہ کہنا مجیب ظریف کا کہ فی الحقیقت اکثر وحی اور کتاب اونکی رای کے موافق اترتی تہی خیال خام ہو سکتا ہی جو کو دن ایک سورہ بقر کو بارہ برس مین یاد کری اور آیہ قنطار و آیہ تیمم سی جاہل ہوا اور زانیہ حاملہ کو حکم رجم کا دی اور بہایم کی طرح کہڑا ہو کر برخلاف حکم پیغمبر خدا پیشاب کیا کری اور فصل خصومات مین اکثر اوس سی لغزشین اور خطائین ہوا کرتی ہون اور بہ تنبیہ جناب امیر علیہ السلام کے متنبہ ہو کر لولا علی لهلک عمر کہتا ہو بہ موافق رای و عقل ایسی بی عقل و کودن کی وحی و کتاب کیون اترنی لگی یہہ سنی لوگ معتقدانی پیران گمراہ بہ زعم مریدان می پرانند کی بی پر کے اوڑایا کرتی ہین اور اوس

نر مادہ کو بھی کرنا حق ہو جیسا عقل کا امر ہنسا مرہنت کا لگاتی ہیں اور یاد کرنا سورہ بقرہ کا بارہ برس میں تفسیر
در منثور سیوطی میں اور عاجز ہونا آیہ قنطارا و آیہ تیمم سے اور رجم رابعہ حاملہ کا صحیحین اور مشکوۃ اور تفسیر کبیر میں
مرقوم ہے اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے تصریح شیخ عبدالحق نے کی ہے کا مر غیرہ اور مانند نر مادہ کو بھی کے
ہونا خلیفہ جی کا انکی خود اقرار سے ثابت ہے در منثور سیوطی میں ہے کہ کہا عمر نے احد کے دن جو میں جہاد کفار سے
بھاگا اور پہاڑ پر چڑھ گیا تو میں ایسے جست کرتا تھا گویا کہ میں نر مادہ کوہی تھا جو کہ بکری عرب و عجم میں بحماقت مشہور
ہے اور مثل ہے تو بکری پہاڑ کی زیادہ تر احمق ہو گی ایک تو کم عقلا دوسری نیم جبریا ایک تو بکری دوسرے
پہاڑ کی بالجملہ نر مادہ حماقت پناہ کی رائے کی موافق نزول قرآن اور وحی کا اعتقاد کرنا خر ناشخص کا کام ہے
قال المجیب اللطیف گر باوجود اسکے کسی اہلسنت کی نزدیک ثابت نہیں کہ اس سبب سے وہ دعوی ہمسری
پیغمبر کا کرتے تھے یہ جناب کا ادعاء احتمال ہے یا خام خیال اقول بفضل العلی اللطیف انکار عجیب عطر بعض
کا دعوی کرتے عمر سے ہمسری پیغمبر کی ادعاء احتمال بلکہ خام خیال ہے اولاً اگر دعوی ہمسری پیغمبر کا اوس کو نعوذ
کو نہ تھا تو ابوہریرہ بیچارہ کو کہ بحکم پیغمبر خدا کی ندا کی من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ شوارع مدینہ
طیبہ میں دیتا تھا کیوں مارا اور دامن پیغمبر خدا کا نماز جنازہ عبداللہ بن ابی سے کیوں کھینچا اور لوگوں کو بعد ۲۱۴
حج کی مکہ معظمہ سے کیوں نکالتا تھا اور کھڑے ہو کر پیشاب مثل بہایم کی کیوں کرتا تھا اور متعتین کو کہ بحکم خدا و پیغمبر
مشروع تھے کہ کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ اوسکی مشروعیت کی خبر دیتا ہے کیوں حرام کیا و علی ہذا القیاس
اکثر حرکات ناشائستہ ایسی ہے کرتا تھا اگر اوسکو ہمسری پیغمبر کا دعوی نہ تھا تو ایسی حرکات ناشائستہ کیوں کرتا تھا اور
اگر سنی لوگ اوسکو ہمسر پیغمبر خدا کا نہیں جانتے تو اوس بے ادب کی گستاخیوں کو کیوں اچھا جانتے ہیں اور اوسکے
تشریعات کو دین خدا میں کیوں مانتے ہیں اور ثانیاً سنیوں کی نزدیک پیغمبر خدا کی کچھ حقیقت نہیں ہے
نعوذ باللہ منہ اس صورت میں اگر عمر نے دعوی ہمسری کا کیا تو کیا مضایقہ طرہ یہ ہے کہ ابوحنیفہ کو جو امام سنیوں کا
دعوی افضلیت کا پیغمبر خدا پر رکھتا تھا کتاب ربیع الابرار زمخشری میں مذکور ہے کہ کہا یوسف بن اسباط نے
کہ رد کی ابوحنیفہ نے چار سو بلکہ زائد حدیثیں پیغمبر خدا کی جیسے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ دو سہم ہیں فرس کے لیے
اور ایک سہم ہے رجل کے لئے ابوحنیفہ نے کہا میں سہم چارپائے کا زیادہ سہم مسلمان سے نہیں کرتا اور پیغمبر خدا نے
اشعار کیا یعنی کوہان شتر کو کہ قربانی کے لئے مکہ کو بھیجا خون آلودہ کیا ابوحنیفہ نے کہا اشعار عقوبت ہے اور پیغمبر
فرمایا بایع اور مشتری کو خیار اور اختیار ہے اور رد کرنے میں بیع کے ہے جب تک کہ جدا ہوں مجلس بیع سے ابوحنیفہ

نے کہا

نی کہا جب بیچ ڈالا جب بہو چکی بہر حیا نہین ہے اور پیغمبر خدا قرعہ ڈالتی تہی اپنی ازواج مین وقت ارادہ
سفر کے ابو حنیفہ نی کہا قرعہ ڈالنا قمار ہے اور ابن جوزی نے کتاب منتظم فی تاریخ الملوک والامم مین باسناد
خود ابو اسحاق فزاری سے روایت کی کہ کہا اوسنی مین نی ابو حنیفہ سی ایک مسئلہ پوچہا اوسکا اوسنی جواب دیا
تب مین نے کہا پیغمبر خدا سی ایسا اور ایسا ماثور ہے ابو حنیفہ نی کہا اوسکو حک ڈالو اور محو کر خون خوک سی اور بشیر بن
مفضل سے روایت کی ہے کہ اوسنی کہا کہ قتادہ سی بروایت انس مروی ہی کہ ایک یہودی نی سر ایک دختر کا
پتہر سے توڑا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی سر اوس یہودی کا دو پتہرون مین رکہکر توڑا ابو حنیفہ نی کہا
یہ قبیل ہذیان سے ہی انتہی منصف لوگ یہہ گستاخیان عمر اور ابو حنیفہ طالب جیفہ امام سنیونکی دیکہین کہ دعوے
ہمسری کیا دعوی تفوق کا پیغمبر خدا پر رکہتی ہین العیاذ باللہ منہ مجیب ظریف نی جو کہا اہلسنت کی نزدیک دعوے
کرنا عمر کا ہمسرے پیغمبر ثابت نہین دروغ بیفروغ ہے اگر ثابت نہوتا تو ایسی روایات کو ذریعہ فخر و نازش
کا نجانتی ہان اظہار ان اعتقادات کا اگرچہ بظاہر موہنہ سی علی رؤس الاشہاد بخوف تفضیح نہین کرتی ہین
لاکن دل سی معتقد ہین ورنہ اون کی دہونسی تبرا کرتے **قال المجیب الظریف** باوجود نہ اترنی وحی اور کتاب
215) کی موافق رای امامیہ کی شیعۃ اللہ دعوی ہمسری آل عبا بلکہ پیغمبر خدا کا کرتی ہین **اقول** بفضل العلی اللطیف
کیا امکان کہ اہلحق دعوی ہمسرے آل عبا و پیغمبر خدا کا کرین مجیب ظریف اس دعوی مین کاذب محض ہے
لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور مخفی نہین کہ امامیہ اثنا عشریہ بظاہر و باطن فرمان بردار و جان نثار و مطیع
و منقاد آل عبا و پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہین دعوی ہمسری کا کیا امکان حکم محکم اطیعوا اللہ و
اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم پر عامل ہین اور بموداے آیہ وافی ہدایہ انما ولیکم اللہ و
رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ و یؤتون الزکوۃ وھم راکعون کی خدا
اور رسول خدا اور ائمہ ہدی کو اولی بالتصرف جانتی ہین عمر و ابو حنیفہ نہین ہین کہ محادہ او مشاقہ خدا و رسول خدا
و ائمہ ہدی کا کرین **قال المجیب الظریف** صاحب تفسیر منہج الصادقین صاف صاف کہتا ہے کہ
جو ایکمرتبہ متعہ کرے حسین کا درجہ پاوی اور جو دو بار متعہ کری رتبہ حسن کا پاوی اور جو تین بار متعہ کرے
مرتبہ علی کا پاوی اور جو چار بار متعہ کرے وہ مرتبہ نبی کا پاوی غور کرنا چاہئی کہ چار مرتبہ کی متعہ میں جب تین
معصوم اور پیغمبر کا مرتبہ حاصل ہو تو ہمسرے پیغمبر کے کسی کی راوی بہول گیا پانچوین مرتبہ بہی کہدیتا
تو خدا ہی مرتبہ ملتا پہر کیا حد جنت تہی مقید ہوتی کے شتر بی مہار جو چاہتا سو کرتا مقام انصاف ہی لاکن حضرات

شیعہ اس حیرالا وصاف سی صاف معاف ہین فاعلموا ایہا الحذکان ان اللہ یامر بالعدل کا

اقول الفضل العلی اللطیف سابقا زین بہی مجیب غطریف اس ثواب متعہ کا جو تفسیر منہج الصادقین مین لکہاہی ذکر کرچکا ہی اور ہم بہی جو سنداً شفقنا وسکا سابقا زین لکہ چکی ہین فذکر ولا تکن من الغافلین اور ہم یہان ایک نکتہ اور بہی لکہتی ہین کہ مذہب حق مین تو بلا شک ثواب متعہ مشروعہ کا کہ ایک محنت مردہ دل نے بمشافت خدا و رسولخدا اکی ہر مشروع کو نامشروع ٹہرایا تہا بسبب احیای سنت کی بہت ہے لہذا کیون ہو کہ احیای سنت جلد ملک برسے مجیب غطریف اپنی گریبان مین مونہہ ڈالکر دیکہی کہ حبیب وسکی پیران طریقت مشایخ صوفیہ غیرصافیہ ذہو بجا کر گت برناچتی اور سرود وغنا کو کہ بغمبر خدا الغنا اشد من الزنا جسکی حق مین فرماتی ہین افضل العبادات ٹہرا کر شتران بی مہار بنتی ہین اور ان خران ناہنجار کو مدولت اوسی سرود وغنای محرم کی مرتبہ خدا کا ملتا ہی لیس فی جبتی سوی اللہ اور انا الحق کہنی کے لایق وسزاوار ہو جاتی ہین اگر انا الحق احیای سنت نبوی سے شایان ثواب کثیر ہون تو کیا مستعد ہی مجیب غطریف اپنی گہر کے کیون بہول گیا اور یہہ امر تو طشت از بام افتادہ ہے کہ اکثر غوث وقطب سنیونکے ہیجڑون اور زنانون اور حیارون سے ہی ہوتی ہین شتران بی مہار بلکہ خران ناہنجار جو چاہتی ہین سو کرتی ہین اونکو کیا حاجت ہی معتقد ہونی سے کہ مجیب غطریف ہٹ دہرمی کو کام فرماکر دیکہی حبیب وسکی پیران طریقت کو الغنا اشد من الزنا سی خدا ہونی کا رتبہ ملتا ہے تو شرالا وصاف کون الودہ ہی اور الصاف خیرالا وصاف سی کون صاف اور معاف ہی سنی عمر یا شیعہ علی مجیب غطریف بیوقوف سونہہ سی کچہہ تو بولو اور اپنی اور اپنی پیران طریقت کی ایسی شرالا وصاف کو نہ بہولو فاعلموا ایہا الاحلاء ان اللہ ینہی عن المنکر والفحشاء قال المجتہد العلام العریف اور اگر منسوخ پہلی سے ہوتا تو امام مالک کے نزدیک ہی جائز نہوتا حالانکہ شمس الایمہ سرخسی اور صاحب ہدایہ اور شارح مقاصد اور صاحب جامع الرموز اور تصحیح اور صاحب کنز الدقایق اور ملا یوسف وبسطی اور صاحب خزانۃ الروایات اور صاحب فتاوی تاتارخانیہ اور شارح کنز الدقایق اور صاحب حدایق الازہار اور صاحب تبیان الحقایق اور شارح مختصر وقایہ وغیرہ اپنی مصنفات مین مصرح ہین کہ امام مالک کے نزدیک متعہ حلال ہے قال المجیب الغطریف اقول الفضل العزیز العلام امام مالک ہرگز مجوز متعہ کی نہین بلکہ اپنی موطا مین یہہ حدیث حرمت متعہ کی لائی کہ ان خولۃ بنت الحکیم دخلت علی عمر بن الخطاب فقالت ان ربیعۃ بن امیہ استمتع بامرأۃ مولدۃ فحملت منہ فخرج عمر بن الخطاب فزعا یجر ردائہ فقال ہذہ المتعۃ ولو کنت تقدمت فیہا لرجمت اور مالکیہ

اہلسنت

بجمیم

باجمعہم قائل ہین کہ متعہ حرام ہے چنانچہ منہج الوفیہ فی فقہ المالکیہ مین موجود ہی کہ لا یجوز نکاح المتعۃ
وھو النکاح الی اجل بلکہ صاحب تحفہ افادہ فرماتے ہین کہ مالک متمتع پر حد تجویز کرتی ہین اقول
بفضل العلی اللطیف مجیب عطریف اپنی جہالت ذاتی سی مجبور ہے سوال از آسمان وجواب از ریسمان دیتا ہے
اولاً جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نے جو ارقام فرمایا ہے کہ جم غفیر اور جمع کثیر صنادید علمای سنیہ
کی مصرح ہین کہ متعہ امام مالک کے نزدیک حلال ہے مجیب عطریف نی اوسکا جواب قلم انداز کیا اور حقیقت
الحال یہہ ہے کہ اسکا جواب کوئی سنی کیا دی سکتا ہے بجز اسکی کہ اپنی پانو پر تیشہ مارے اور اپنی علمای اعلام کو
جاہل ٹہراوی اور ثانیاً لانا ایک حدیث کا مجہول موطا سے کہ حال اوسکا ظاہر ہوگا اور یہی لانا عبارت منہج الوفیہ
کہ معلوم نہین کہ وہ کونسی کتاب واقع مین ہے یا وہ صرف اسم بلا مسمی ہے ساتھہ قطع نظر اس امر کی کہ تصحیح النقل
اوسکی بسبب نایابی کتب مالکیہ کے اس دیار مین متعسر ہے معارضہ ہین اقوال جم غفیر صنادید سنیہ سے سفاہت محض وجہالت
بحت ہے اور عبارت تحفہ مسروقہ لی کہ وہ بھی تحکم بحت بلا سند وبرہان ہے مصداق مثل مشہور ہی کیا نے ڈرا اور کیا نے
شور با اور ثالثاً اگر روایت مذکور بعض نسخ موطا مین پائی بھی جاوے تو بھی دلیل حرمت متعہ کی نزدیک مالک
کی نہین ہوسکتی جیسی کہ ہو روایت تشبیہ و تجسیم کا صحاح سنیہ مین دلیل اعتقاد مولفین صحاح کے تشبیہ و تجسیم نہین
ہی مع ہذا اور فتوی پر حجت اور رابعاً نسخی موطا کی کثیر اور باہم مختلف ہین چنانچہ عزیز الاغبیا نی بستان
المحدثین مین سولہ نسخی اوسکی مع اسامی اصحاب نسخ بیان کئے ہین اور یہہ بھی لکہا ہی کہ امام مالک کے زندگی
مین موطا مسودہ ہے تہا اوسکی مرنے کی بعد اوسکی شاگردون نی اپنی اعتقاد کی موافق اوسکو ترتیب کیا
در رواج دیا اور احادیث مین اونکی باہم تفاوت اور اختلاف بہت ہی اس صورت مین حدیث موطا کی قابل اعتقاد
اور لایق احتجاج کے کب ہوسکتی ہے علاوہ بران یہہ حدیث مجیب نے نقل کے نہین معلوم کس موطا سے
نقل کی ہی نقل بعض سینو سنی معلوم ہوتا ہے کہ موطا لی امام محمد مین کہ شاگرد مالک کا ہی اور لفظ رحمت کے
قال محمد المتعۃ مکروہۃ موجود ہے کہ مجیب نے براہ خیانت اوس لفظ کو اوڑا دیا ہے اور خامساً کہنا مجیب
مجیب عطریف کا کہ امام مالک ہرگز مجوز متعہ کا نہین کہ مفید سلب کلی کو ہی محض ادعا ہے محض بیجا ہی مجیب کو علاوہ
سب فقہا اور کتابون مالکیہ پر من اولہا الی آخرہا مستحیل عادی وعقلی ہے تو یہہ حکم اوسکا سلب کلی کے
ہرگز صحیح نہین ہوسکتا قطع نظر اسکی کہ یہہ کلام اوسکا شہادت علی النفی ہے کہ وہ بھی غیر مقبول ہے ورنہ
اوسکو لازم تہا کہ استشہاد اپنی اس تحکم پر چند کتب فقہ مالکیہ سے کرتا واسطی تکذیب اور تجہیل اپنی علمای اعلام کے

والی نزدیک اور مستا دستا اگر نقل مجیب ظریف کی امام مالک سنیونکی نزدیک متعہ جایز نہین اور مالکیہ باجمعہم
اوسکی حرمت ہکی قائل ہین تو مجیب کو لازم ہی کہ صاحب ہدایہ اور شارح مقاصد اور شمس الایمہ سرخسی ورافضیان
وغیرہ اپنی صنادید علما کی گریبان پکڑ کر کہینچتا ہوا اونکو مالکی قاضی کے پاس لیجا کر حد وتعزیر بر کذب وافترا وقذف
علما کے دلواسے آری عقل کے دشمن عقل کو جواب صاف دنیا اور انصاف سی بالکلیہ ہاتھ اوٹہانا نا
خوب نہین اتنا نہین سمجہتا کہ کمال مستبعد بلکہ خلاف عقل ہے کہ وہ جم غفیر صنادید علماے سنیون کی بہیر جاہل
جلی ہون اور بغیر تحقیقات اور تدقیقات مسائل فقہ کے متصدی تصنیف کتب ہوئی ہون اور بغیر سند اور بغیر
تحقیق کے متعہ کو مالک کے نزدیک حلال لکہ دیا ہو غلطی ایک دو سی ہوتی ہی نہ جماعت کثیر علما سی اپنے
اکابر علما کو جہوٹا اور جاہل ٹہرانا کام عزیز الاغبیا اور مجیب ظریف وغیرہ اوسکی ضرب کا ہی مثل مشہور
راست ہوئی نا مرد ہاتہی گہر کے فوج کو ماری اور سابقًا حلت متعہ کی امام مالک کے نزدیک کتب فقہ مالکیہ
مین مثل مختصر مالکی کے موجود ہے اور ماخذ صاحب ہدایہ کا وہی ہے جیسا کہ کہہ سے ویکم مکامد صاحب تحفہ
سی مستفاد ہوتا ہی اور کہہ صاحب تحفہ کا کہ مختصر مالکی کسی شیعہ نی تصنیف کر کی امام مالک کیطرف منسوب
کر دیا ہے ادعای محض وتحکم بحت ہی بلا بینہ وسند کب مسموع ہو سکتا ہی بلکہ کتاب مذکور بتصریح جلال
الدین سیوطی کے بعض رسائل مین تصنیف مالک کے ہی اور ابراہیم بن مرعی شبراخی نی اوسکی شرح
لکہی ہے اور تمامًا حلال ہونا متعہ کا ابن ابی جریج کے نزدیک کہ شیخ اور اوستاد مالک کا ہے بہی قرینہ
ہی کہ امام مالک کے نزدیک متعہ حلال ہے شیخ عبد الحق دہلوی نے رجال مشکوۃ مین ترجمہ ابن ابی جریج مین
لکہا ہے کہ یحیی بن سعید نی کہا کہ ابن ابی جریج اثبت وزیادہ ثقہ اور زیادہ معتمد ہے مالک سی اور کاشف
مین ہے کہ ابن ابی جریج متعہ کو مباح جانتا تہا اور متعہ کیا کرتا تہا اور وفات پائی اوسنی مکہ مین سن دو سو
مین اور ابن حجر نی فتح الباری مین قاضی عیاض سی نقل کیا کہ خطابی نے کہا کہ ابن ابی جریج سی جواز متعہ
حکایت کیا گیا ہی اور ابو عوانہ نی اپنی صحیح مین کہا کہ ابن ابی جریج شیخ اور اوستاد مالک کا ہی اور اوسنی
بصرہ مین اباحت متعہ کی اٹہارہ حدیثین روایت کی ہین اور میزان الاعتدال مین یون ہی کہ عبد الملک بن عبد
العزیز بن جریج ابو خالد مکی اعلام ثقات سی ہے اور اوسکی وثوق اور ثقہ ہونی پر اجماع ہی باآنکہ اوسنی
نوے عورتون سے نکاح متعہ کیا اور وہ متعہ کو مباح اور مرخص جانتا تہا اور وہ اپنی زمانہ مین فقیہ اہل مکہ
تہا انتہی حاصل کلام ادعا مجیب کا کہ امام مالک ہرگز مجوز متعہ کی نہین غلط اور بیجا محض ہے امام

شہادت جم غفیر اکابر علمای سنیو کی متعہ کو مباح و حلال جانتا ہے **قال المجیب الظریف** اور سوا اسکی
اس باب مین شہادت علامہ حلی کے کشف الحق مین کیا کم ہی کہ فرماتی ہین ذہب مالک الی اباحۃ نکاح
المتعۃ وخالف فیما الفقہاء الاربع **اقول** بفضل العلی اللطیف یہہ شہادت علامہ حلی علیہ الرحمہ کے
مثبت مدعای مجیب ظریف کی نہین ہے کسواسطی کہ بنا اس کلام علامہ علیہ الرحمہ کا اوپر اوس حدیث موطا کے
ہی جو مجیب نے نقل کے ہی اور موطا بسبب مرتب ہونے کی زندگے مین مالک کے اور بسبب اختلاف اوسکی احادیث
کی اور بسبب کثرت اور تعدد اوسکی نسخ مختلفہ کے جیسا کہ بستان المحدثین مین عزیز الاغبیای دہلوی نے
تصریح کی ہے قابل اعتماد کی نہین تو حدیث مذکور ہرگز قابل احتجاج کی نہوی اور کلام علامہ علیہ الرحمہ کا جو اوس
حدیث پر مبنی ہی شہادت مدعای مجیب مین کافی نہوا اوسکو شہادت مین اپنی مطلب کے کافی
سمجھنا خیال خام مجیب ظریف کا ہے ہ سمجھ کا پھیر ہے ورنہ کلام سیدھا ہی * باقی رہا یہہ کہ
علامہ علیہ الرحمہ نے بنا اپنے اس کلام کی اوس حدیث پر کیون کی سو مخفی نہین کہ جب کہ بموجب تصریحات صاحب ہدایہ
و شمس الائمہ سرخسی وغیرہ صنادید سنیہ کی امام مالک کے نزدیک متعہ حلال ہے اور نظر بمضمون حدیث
موطا کی کو درحقیقت قابل احتجاج کی نہین متعہ حرام ٹہرا تو علامہ علیہ الرحمہ نے بمودای ہ وللناس فیما
یعتقدون مذاہب کی نظر کسی مصلحت کے اپنی کلام کی بنا اگر حدیث مذکور پر کی تو مقام مواخذہ او تخطیہ کا
یا مستند مجیب کا نہین ہوسکتا **قال المجیب الظریف** اور یہی شرح احقاق الحق مین بہی مذکور ہے **اقول**
بفضل العلی اللطیف منکلام بتصحیح النقل اور تطابق النقل بالاصل کے واضح ہوا کہ بحث متعہ احقاق الحق مین
ہرگز مذکور نہین کہ متعہ امام مالک کے نزدیک حرام ہی بلکہ کتاب مذکور مین اس مقام مین دلائل ثبوت حلت
متعہ کے امام مالک کے نزدیک مسطور ہین فانظر ثمہ ہان اگر کہین اوسمین قول کسی سنی کا نقل کیا ہو تو وہ
مستند نہین ہوسکتا **قال المجیب الظریف** اب نسبت تحلیل متعہ کے امام مالک کے طرف گویا تخطیہ کرنا
شیخ حلی وغیرہ کا ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف حال کلام علامہ علیہ الرحمہ کا ابہی گذرا کہ اونہون نے
نظر کسی مصلحت وقت کی او مقتضاے حال کے حدیث موطا پر بنا اپنی اس کلام کی رکہی مجیب ظریف عجب شیخ چلی
ہی کہ خیال باطل باندہتا ہی خطا کہان اور تخطیہ کیسا نہ علامہ علیہ الرحمہ نے کچہ خطا کی ہے نہ اونکا کوئی تخطیہ کرتا ہے
مجیب ظریف اپنی بیان کا سا حال تصور کرتا ہی جیسی بلید دہلوی اور رشید الاغبیا وغیرہ نے حیا اور انصاف
کو جواب صاف دیا اور جم غفیر اپنی اکابر علما کو جو مصرح حلت متعہ کی امام مالک کے نزدیک مین جہوٹا ٹہرایا

اور کہا کہ وہ بہتیر جاہل جلی ہین اور رلپید دہلوی وغیرہ ولی اسمقام مین حسبنا او جدنا علیہ اباءنا کو بس نہیں سمجھتے ہینگا
کہ اسلاف اوسکی اپنی علما کی اہانت کی در پی ہوا اوسکی تخطیہ پر مصر تہی اور رلپید دہلوی اور رشید الاغبیا اور مجیب الظریف
بہی جہاز کر اپنی اسلاف کے پیچہی پڑی ہین کہ صاحب ہدایہ وغیرہ جمع کثیر اپنی علما کا تخطیہ کرتی ہین وہ جانتی اور
اونکا کام ہمکو اوس سے کیا کام گوشت خر وندان سگ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ورنہ امر تو ہر کس و ناکس کو
معلوم ہے اور اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے کہ اس دیار مین کتب فقہ مالکیہ کے حکم عنقا کا رکھتی ہین
اور علی ہذا القیاس کتب فقہ حنبلیہ البتہ بعض کتب فقہ شافعیہ کے بقلت وندرت اور کتب فقہ حنفیہ کے
بکثرت موجود ہین اور مدار علم اختلاف رای و فتاوی فقہای اربعہ سنیہ کا اس دیار مین صرف کتب فقہ
حنفیہ سیما کتاب ہدایہ پر ہے سو فقہ حنفیہ کے کتب معتمدہ کثیرہ مین کہ معقول علیہم ہین بصراحت تمام مسطور ہے
کہ نکاح متعہ امام مالک کے نزدیک حلال ہے اب باوجود ایسی تصریحات کی اون کتب معتمدہ کثیرہ مین جنکی اسمای
مذکور ہو چکی نسبت تحریم متعہ کے امام مالک طرف تکذیب و تخطیہ مرغبا لے صاحب ہدایہ اور شمس الایمہ سرخسی
اور قاضی خان اور ملای تفتازانی وغیرہ علمای اعلام سنیہ کا ہی فاعتبروا یا اولی الابصار کہ سنی اس زمانہ
کی تخطیہ اپنی علمای متقدمین کا کرتے ہین **قال** المجیب الظریف اور ملا زمان والا نی جن کتابون کی نام
یہان مذکور فرمائی اونکی مصنفون نی فقط بتبعیت صاحب ہدایہ کی درج کئی **اقول** بفضل العلی اللطیف یہہ کلام
مجیب ظریف کا کمال گستاخی ہی اپنی علمای اعلام کی خدمت مین کہ اونکو گلہ غنم بلا راعی بنایا کہ وہ سب
بہتیر جاہل جلی اور بغیر تحقیق و تدقیق کے تبعیت صاحب ہدایہ کی کے جدہر کو اوسنی مونہہ اوٹہایا ان
سب نے اوسکی دم پکڑے اور اوسکی پیچہی ہو لئی ہ ہنکار از تو آید و مردان چنین کنند * اور لطف یہہ
ہی کہ اون سب علما کو جنہون نے متعہ کو مالک کے نزدیک حلال لکہا ہے اتباع صاحب ہدایہ کا کہنا خطای صریح
ہی کسو ہطی کہ بعض اونمین سے مانند شمس الایمہ سرخسی کے صاحب ہدایہ پر مقدم ہین مقدم کو تابع موخر کا
کہنا مقدمہ تحشیش سفہا کا ہوتا ہے۔ **قال** المجیب الظریف لاکن معہذا اوسکی ثبوت مین کلام یہی فرمایا ہے
چنانچہ جامع الرموز وغیرہ مین بعد نقل عبارت ہدایہ وغیرہ کے لکہدیا لاکن فی ثبوتہ کلام جسکو ملا زمان والا نی ابا
و اسلافہ الکرام بکثیر استشہاد کی لئی حذف کیا اور وہ سطی جانی کم علمون کے بحکم ع نامہ اہندو رین
معرکہ نا ہم سنیم * اس خیانت کا رستہ لیا حیف اوس فرقہ کے نادانی پر کہ با وصف ان خوبیون کی نفس
جانتے ہین اور دین و دنیا کا امام برحق گردانتے ہین **اقول** بفضل العلی اللطیف آوا مجیب ظریف نے یہان

بیان مید اد ما کیا ہی کہ جن علما نے سینون کی ما جناب مستطاب دام ظلہم نی ارقام فرماتی ہین اون سب
علما نے بعد نقل مذہب مالک کے محللت متعہ اپنی کتابون مین ضمیمہ بن سفے ثبوتہ کلام کا بہی لگایا ہے اور معرض
استدلال مین ایک فقط جامع الرموز کے عبارت لکہی شاید مجیب غطریف کی نزدیک اثبات ایک فرد اور ایک
خبر ہی سے ثبوت کلیہ کا ہو جاتا ہے وہو باطل قطعاً **او ر ثانیاً** بر تقدیر تسلیم اس امر کے کہ ضمیمہ مذکورہ
جامع الرموز مین پایا جاتا ہے وہ ضمیمہ مجیب غطریف کو کچہہ مفید نہین کسو اسطی کہ اس ضمیمہ سے حرمت متعہ کے
مالک کے نزدیک بنحو من انحاء الدلالات ثابت نہین ہوتی غایۃ الامر یہہ ہے کہ اوس ضمیمہ سے صاحب
جامع الرموز نے اپنا ما فی الضمیر یعنی اپنا معتقد بیان کیا ہے نہ معتقد و مذہب مالک کا **او ر ثالثاً** سابق
مین ہم ایما کر چکی ہین کہ راستہ خیانت کا لینا اون لوگون کا کام ہی جنکی خیانت کی خبر خدا تعالے نی وحی
مین دی ہے علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم اور پیغمبر خدا نی جنکی حقمین فرمایا ہے آیۃ المنافق
ثلث اذا ائتمن خان الحدیث اور حضرت عباس عم رسول مقبول و حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے
جنکی غدر و خیانت کی گواہی تقریری دی ہے جب خلیفہ ثانی نے اون دونون سی کہا فرأیتماہ کاذباً
غادراً خائناً و رأیتمانی کاذباً غادراً خائناً یعنی تم دونون ابوبکر کو اور مجھکو کاذب و غادر اور ۲۲۱)
خائن جانتی ہو اور عم رسول اور وصی رسول نے اسکا انکار نکیا کما فی الصحیحین والمشکوۃ وغیرہا مجیب غطریف
برخلاف خدا اور رسول کے ناحق اونکو لسی عزتا ہی **او ر رابعاً** جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی سہا
علمائے سنیہ کے کہ اپنی مصنفات مین ناقل مذہب مالک کے محللت متعہ ہین ارقام فرماتی ہین عبارتین اونکے
کتابونکی نہین لکہی ہین پہر حذف ضمیمہ کہان کیا مجیب غطریف کی اس خیانت اور کذب کا کوئی محمل صحیح بجز اسکی
کہ ذرونگو ہم برروی تو نہین ہوسکتا حیف صد حیف اس طایفہ کسبیہ کی نادانی پر کہ با وصف ایسی کذب صریح
او خیانت و عذر فضیح کے ایسونکو عالم و فاضل جانتی ہین اور اونکی بیہودہ سرائی کو سنتی ہین لا حول
و لا قوۃ الا باللہ **او ر خامساً** اگر عبارتین بہی کتب سنیہ کی نقل کے جاتین و ضمیمہ مذکورہ حذف
کیا جاتا تو بہی کسیطرح کی خیانت اسمین نہتی کسو اسطی کہ یہان منظور نقل مذہب مالک کے محللت متعہ کتب سنیہ سے
تہی اور ضمیمہ مذکورہ تتمہ مذہب مالک کا نہتا بلکہ وہ تو قول مصنف کتاب حنفی کا ہی **او ر سادساً** حیف
ہی کہ مجیب غطریف کو اسقدر بہی معلوم نہین کہ قدیم سی علمائے ہر فرقہ کے مقتدا اوس فرقہ کے ہر ملت و مذہب
مین ہوتی چلی آتی ہین تو علما کو اپنا پیشوا جاننا مقام حیف کا نہین ہوسکتا بلکہ مقام ہزار حیف و لاکہہ افسوس

کا یہہ ہی کہ جاہل کسندہ ماترا حق کو کہ سورہ بقر کو بارہ برس مین یاد کری اور ایہ فقطار سی جاہل ہوا اور
جہاد مین تولی دبر کری او کفار کو پشت دی اور کنہ اہو کر پیشاب کری اور اہکو زیادہ کو ہی سے مشابہت دی او سکو
باوصف ان خوبیونکی ثقہ جامین اور اپنا امام و پیشوا کر دانین ہای اس فرقہ کی عقل کہان گئی اور فہم کیا ہوا
هذا ولاتكن من الجاحدين قال المجيب العلام المعروف [illegible] ہین کہ صاحب ہدایہ وغیرہ سے اور نسبی خطاہے
نقل مذہب امام مالک مین خطا کی سو نہین معلوم کہ اسنی بحر ظاہر ہی تو خطا صاحب ہدایہ وغیرہ کی معلوم نہین
ہوتی قال المجيب الظريف اقول بفضل العزيز العلام ابہی بتصریح مالک اور مالکیون کی معلوم ہو چکا کہ حضرات
اہلسنت متعہ کو حلال نہین کہتی اقول بفضل العلي اللطيف جواب ہی اسکا ابہی معلوم ہو چکا [illegible] اور حاصل
یہہ ہی کہ مالک اور مالکیون کی تصریح بحرمت متعہ کہین پائی نہین جاتی اور نہ مجیب غطریف نی سوای ایک حدیث
موطا کی کہ نسخی موطا کی بتصریح عزیز الاحسبا کے متعدد اور باہم مختلف ہین اور بجز ایک عبارت منہج الوفیہ کی کہ ظاہرا
اسم بلا مسمی ہے کوئی تصریح نقل نہین کی پہر مجیب غطریف یہہ کیا کہتا ہے کہ بتصریح مالک اور مالکیون کے معلوم
ہو چکا کہ یہہ حضرات اہلسنت متعہ کو حلال نہین کہتی فہذا القول فرية بلا مرية اور وہ حدیث موطا اور وہ عبارت منہج
الوفیہ جو مجیب نے نقل کی ہی اور جیسا اوسکا حال بتا چکی ہین لائق اعتماد کی نہین ہے بلکہ ہدایہ وغیرہ کتب معتمدہ
سنیہ سے جو تصریح حلت متعہ کی مالک کے نزدیک شیاع و ذیاع کو پہونچی ہے کمال قابل اعتماد کی ہے
کما لا یخفی قال المجيب الظريف اور ظاہر ہے کہ صاحب ہدایہ حنفی المذہب تہا اور بموجب تصریح ملا زمان والا
رسالہ مارقہ صبغمیہ مین کہ مذہب ابو حنیفہ را حنفیہ بہتر میدانند و مذہب مالک را مالکیہ و مذہب شافعی [illegible]
وحنبلیہ اوسکی نسبت قول مالکیون کا حری بالقبول ہے کہ اہل البیت اصرحا في البيت اقول بفضل العلي اللطيف
اولا جیسا کہ اسمین شک نہین کہ صاحب ہدایہ حنفی مذہب تہا ویسا ہی اسمین بہی شک نہین کہ صاحب ہدایہ اور
شمس الائمہ سرخسی اور قاضیخان وغیرہ مذہب مالک کو بہ نسبت مجیب اور اوسکی اجرات کے خوب جانتے تہی
اور اقوال صاحب ہدایہ اور سرخسی وغیرہ کی حری بالقبول ہین نہ اقوال مجیب غطریف اور اوسکی امثال ہی و علی
هذا القياس قاضی شیخ حسین عرف قاضی مالکی عہد اکبر بادشاہ کا مودای اهل البيت ادرى بما في البيت
کی مذہب مالک کو مجیب غطریف وغیرہ سی بہتر جانتا تہا اور قول و فتوی اوسکا بحلت متعہ حری بالقبول ہے
و ثانیاً مجیب غطریف نی سوای عبارت منہج الوفیہ کے قول کسی [illegible] کا نقل نہین کیا اور حال منہج الوفیہ
کا معلوم نہین [illegible] کتاب فقہ مالکی سے [illegible] مسائل فقہا کی بہم ملا مسمی

اور درصورت وجود واقعی کتاب مذکور کے تصحیح النقل قول مجیب کے بسبب غلطی کتب مالکیہ کی معین ہوتی
تو محل اعتماد کب ہو سکتی ہے **اور ثالثاً** ایک قول صاحب منہج الوجیز کا درصورت وجود واقعی وسکی معارض
اقوال جم غفیر صنادید سنیہ کا نہین کر سکتا ایسی صورت مین قول مجیب غطریف کا کہ قول مالکیون کا نسبت صاحب
ہدایہ کی جری بالقبول ہے مغلطہ بحت اور کذب محض ہے بالجملہ اقوال مالکیون کی کہان ہین اور مجیب نے کہان ذکر کئے
جو نسبت صاحب ہدایہ کی جری بالقبول ہون **قال المجیب الغطریف** اسصورت مین وجہ غلطی صاحب ہدایہ کے
یہہ ہے کہ علماے امامیہ کا قدیم سے معمول ہے کہ کبھی کسی ایک مذہب اہلسنت مین انکو متمذہب کر کر ایسی روایتین
کر دیتی ہین تا پچھلی شیعہ اوپر الزام کی قدرت پاوین چنانچہ کشف الغمہ مین لکہا ہی کہ الشیخ اباعبد
الله محمد الکنجی کان یتلبس لاهل السنة بصورة الشافعیة بالتقیة والتزویر اسیطرح شاید کسی شیعہ
نی مالکی بنکر مالک کے طرف جواز متعہ کی نسبت کی ہوگی اس شبہ مین صاحب ہدایہ نی دہوکا کہایا ہی وا
حواشی ہدایہ اور صدہا کتب فقہیہ مین تخطیہ صاحب ہدایہ کا موجود ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف مجیب
غطریف نی عقل وحیا کو جواب صاف دیا ہے بی اصل باتین بنا رہا ہی **اوّلاً** اوسکو لازم تہا کہ معمول قدیم
علمای امامیہ کا جو تقلید پلید دہلوی افترا کرتا ہے اوسکو باقرار علمای امامیہ با حجت و برہان ثابت
کرتا **وَ اَنّیٰ لَہٗ ذٰلک** ایسی بی اصل باتین زبان پر لانا بی ثبوت و اثبات کی شان علما سی نہین ہان معمول
قدیم علمای سنیہ کا البتہ ہی کہ وقت محجوج اور ملزم ہونی اور اپنی کتب معتمدہ مین روایات اقوال موید امامیہ
کی پانی کے کوئی مفر سوا اسکی نہین پاتی کہ یا تو ادعای تشیع مصنف کتاب کا کرتی ہین یا انکار انتساب کتاب
کا اوسکی مصنف کیطرف کرتی ہین یا الحاق روافض کے قائل ہوتی ہین اور کہتی ہین کہ ایسی امور ہماری کتابون
مین رافضیون نی ملا دیی ہین اور مصنف خبیر پر پوشیدہ نہین کہ یہہ اعذار بارردہ سنیہ بغیر اثبات قطعی کے
| وهن من نسج العنكبوت ہین کسو سطی کہ تا حال کسی سنی نے امور مذکورہ کو مدرجہ اثبات قطعی نہین پہونچایا
ثانیاً ہنگام تصحیح النقل کے کشف الغمہ مین عبارت جو مجیب غطریف نی بافترا لکہی ہے پائی نہ گئی جسکا
جی چاہی کشف الغمہ مین تلاش کر لی کتاب مذکور نادر الوجود نہین بکثرت موجود ہے بالجملہ پلید دہلوی
نی اور مجیب غطریف نی بتقلید اوسکی بنا اپنی تحریرات کی مغلطات اور اکاذیب و افترائون پر رکہی ہی اور یہہ
امر کمال بی شرمی کا ہی ہان سچ ہی شرم چہ کتی است کہ پیش مردان بیاید حقیر چند مغلطی اور اکاذیب
مجیب غطریف کی جو تقلید پلید دہلوی کے اس رسالہ مین اونکا مرتکب ہوا ہی خدمت مین ارباب عقل و

وصفائی عرض کرتا ہے ایک مغلطہ و افترا یہہ کیئی فرائکا العیاذ باللہ منہ جناب صادق علیہ السلام پر حدیث

ابن جہم بالے مین جو کافی سے نقل کرتا ہی جناب ہم اوسکی تکذیب کر چکی ہین تکامر دوسرا کذب و مغلطہ یہہ کہ

شیخ حلی نے کتاب نہج الحق مین لکھا ہی کہ شافعی کے نزدیک نماز سفر مین قصر کرنا معصیت ہی حال آنکہ نہج الحق

مین یہہ مضمون پایا نہین جاتا تکامر ا**بعًا** یہہ بہی افترا شیخ حلی کلسہے علامہ حلی پر علیہ الرحمہ

تیسرا کذب و مغلطہ یہہ کہ شیخ مقداد نی کنز العرفان مین لکھا ہے فقد بان ان المستمتع بہا لیست

من المنکوحات ولا المتعہ نکاح حال آنکہ کنز العرفان مین مستمتع بہا کا زوجہ ہونا مصرح ہی تکامر لله

مشروحا جو تہا کذب و افترا یہہ جو یہان لکھا ہی کہ کشف الغمہ مین ہے الشیخ ابا عبداللہ ھمل الکجی

کان یجلس لاھل السنۃ بصورۃ الشافعیۃ بالتقیۃ والتزویر حال آنکہ ہونا عبارت مذکور

کا کشف الغمہ مین محض کذب و تزویر ناصبیہ شیخ مجیب غطریف کا ہی **ثالثًا** مجیب نے جو کہا شاید کسی

شیعہ نے سنی مالکی بنکر مالک کیطرف جواز متعہ کے نسبت کی ہوگی یہہ مجیب کا ابداع احتمال بلکہ خام خیال

ہی کیا مجیب غطریف خیال نہین کرتا کہ پابند سے ایسے خیال باطل کے موجب ربہی علم کلام اور مناظرہ

کی ہے کسو سطی کہ ہر مجحوج و ملجا مقابلہ خصم مین ہنگامہ مناظرہ ایسی باتین بنا سکتا ہی **رابعًا** مطابق قول

مجیب غطریف کی اوسکا خصم بہی کہہ سکتا ہی کہ شاید کسی سنی حنفی یا شافعی یا حنبلی نے مالکی بنکر

منہج الوفیہ و موطا مین مالک کے طرف حرمت متعہ کی نسبت کی ہوگے مجیب غطریف جو اسکا جواب

دیگا وہی ہمارے طرف سے سمجہی **خامسًا** مجیب غطریف نی یہہ جو کہا صدہا کتب فقہیہ مین تخطیہ صاحب

ہدایہ کا موجود ہے یہہ فقط جمع و خرج زبانی ہے یہان مثل مشہور راست آئی کہ لاکہہ لکھیرہ کی یہان یا جہانے

کی زبان مین مجیب غطریف کو لازم تہا کہ اسمار اون صدہا کتب کی جنمین تخطیہ صاحب ہدایہ کا موجود ہی اور

اسمار مصنفین اون کتب کی اور وہ عبارتین جو تخطیہ مین وارد ہے تفصیل لکھتا ورا ی آن فرض کیا ہمنی کہ

شاید بعض کتب فقہ حنفی مین تخطیہ صاحب ہدایہ کا موجود ہو تب بہی مجیب کا خصم مطابق ادعای مجیب کے

کہی کا کہ یا مصنف کتاب سنی حنفی نے برخلاف مذہب مالک کے یہہ لکھدیا ہے یا کسی اور نی برزعم مصنف

کتاب کے اپنی طرف سے یہہ ضمیمہ لگا دیا ہی بالجملہ بدولت خوش فہمی مجیب کے اوسکی خصم کو یہہ کلیہ خوب ہاتہہ لگا ہے

سادسًا نہین معلوم متاخرین سنیون کو مثل طبیبہ دہلوی و مجیب غطریف وغیرہ کی صاحب ہدایہ بیچارہ

سی کیا عناد ہے کہ در پی اوسکی تخطیہ کے ہین شمس الائمہ سرخسی کا جو صاحب ہدایہ پر مقدم ہی اور اوسنے

(۲۲۴)

بھی متعہ کو مذہب مالک مین حلال لکہا ہی کیون تخطیہ نہین کرتے **قال المجیب الظریف** لاکن ثبوت خطا
بعض اکابر کا کسی جگہ خصوصاً نقل مذہب غیر مین مستلزم ثبوت خطا کا دوسرے جگہ مین نہین **اقول**
بفضل العلی اللطیف فی الحقیقت ثبوت خطا بعض اکابر کا کسی جگہ مستلزم ثبوت خطا کا دوسری جگہ مین
نہین لاکن بیشتر جاہل چلیا ہم غیر اکابر کا اور بلا تحقیق و تدقیق کے نقل کرنا مسائل کا بلا شبہ مستلزم جہالت
و بی اعتباری کے ہم غیر کا ہے اور حق تو یہہ ہے کہ جس امر پر ہم غیر اکابر کا اتفاق ہو اوسکو خطا کہنا غلط
مجیب ظریف اور اوسکی ہمرکاب کی خوش فہمی ہے کہ جمع کثیر اپنی اکابر کو خاطی ٹہرا کر بی اعتبار بناتی اور اپنی پانو پر تیشہ
مارتی ہین ع مرحبا شاباش ای رحمت خدا کی آفرین **قال المجیب الظریف** و التخطیہ ابن بابویہ قمی کا طہارت
خمر مین کو شیخ ابو جعفر طوسی نے کیا یا تخطیہ شیخ ابو جعفر طوسی کا بحث عدم جواز مسح باب جدید مین کہ
شیخ بہاء الدین عاملی نے کیا اور بعد بسط مقال کے شرح اربعین مین کہا کہ وغفلۃ مثل ذلک الشیخ الجلیل
من ھذا عجیب لکن الجواد قد یکبو والصارم قد ینبو پس خطا کا موضع آخر مین بکہنا اور
مین ہوگا لہذا اپنی ہاتہون اپنی پانو پر تیشہ مارنا پڑیگا **اقول** بفضل العلی اللطیف اولاً اختلاف ابن
بابویہ قمی اور شیخ ابو جعفر طوسی علیہما الرحمہ کا طہارت اور نجاست خمر مین اور علی ہذا القیاس اختلاف ابو جعفر
طوسی اور شیخ بہاء الدین عاملی علیہما الرحمہ کا جواز و عدم جواز مسح باب جدید مین اختلاف اجتہادی ہے
ابو حنیفہ اور شافعی کے طہارت اور نجاست منی انسان مین اور مثل اختلاف اجتہادی ابو حنیفہ اور مالک کی طہارت
اور نجاست اور حلت و حرمت سگ اہلی مین ہیں اختلاف اجتہادی کو تخطیہ کہنا خطا ہی حقیقت الحال یہہ ہے
کہ شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ اپنی اجتہاد اور رای کو نجاست خمر مین قوی اور راجح جانتی ہین اور اجتہاد و رای
ابن بابویہ علیہ الرحمہ کو طہارت خمر مین ضعیف و مرجوح جانتی ہین اور یہی قیاس ملا بہاء الدین عاملی
(۲۲۵)
علیہ الرحمہ اپنی اجتہاد و رای کو جواز مسح باب جدید مین قوی و راجح جانتی ہین اجتہاد و رای شیخ ابو جعفر
طوسی علیہ الرحمہ سی جیسا کہ مالک اپنی اجتہاد و رای کو طہارت اور حلت کتی مین مثل رای ابو حنیفہ پر قوی
و راجح جانتا ہی و بالعکس ثانیاً مجیب ظریف نی عبارت شرح اربعین کا جو فقرہ نقل کیا اوس فقرہ
مین کوئی طعن یا تخطیہ شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ پر نہین ہے مجیب ظریف اپنی خانگی فقری کیون بہول
گیا اوسکا امام غزالی منخول مین مطاعن ابو حنیفہ مین لکہتا ہی واما الفروع فانہ مہد قیاسا سقط
الحد بہا مثل الاجارۃ و نحو الغاہ ادیتا امام غزالی سنیونکا مطاعن ابو حنیفہ مین لکہتا ہی کہ ابو حنیفہ نے

شرع کی کمر توڑ دی ہے یعنی نماز ابو حنیفہ کا حال یون لکھا ہی کہ کسی کی کھال مدبوغ پہن لے اور شانہ بغل کا
اوسپر چھڑک لے اور گوہ انسان کا چار ناخن اوسپر لگالی اور تعوذ کتی کے دہت کا گلے مین پہن لے اور ایک کتا
کنہ ہی پر چڑہا لے اور بالین ہیئت ہو کر آہستگی نماز مین مشغول ہو اور بجای قرأت کی دو برگ سبز یا دو باغ کا لے
پڑہ لے اور سجدہ اسطرح کرے جیسی کوا زمین پر چونچ مارتا ہی اور گوز کرکے نماز سے نکلے بعد ازان لکھا ہی کہ ابو حنیفہ
نے باب فروج مین ایسے قواعد نکالی ہین کہ موجب بقا طاعت ہین مثلاً اگر کوئی مرد خرچی دیکر عورت سے زنا کرے
تو ابو حنیفہ کے نزدیک اوسپر حد نہین ہے **ثالثاً** جمع کثیر از جم غفیر اکابر حنفیہ نے مذہب مالک کا اباحت
متعہ مین جو نقل کیا ہے مجیب غطریف اوراوسکی ہمراہ خطا ہر اگر اختلاف اجتہادی مجتہدین پر قیاس کرتے ہین یہ
قیاس فاسد الاساس ہی نا سمجھی اول مین قیاس ہے یعنی السمک من السماک **قال المجیب الغطریف** شاید ایسی ہی
سے والد بزرگوار جناب کی بہی ہے کتاب صوارم مین پیش بندی کرگئی کہ کم مذہبی خواہ یو دکہ بعضی از روایات
بی اصل و ناقل و دران نباشد اور بنابر یہی قاعدہ کی جابجا صوارم و حسام مین تاویل احادیث ائمہ کی کرکے جابجا
تحفہ کو جواب بانہی اسی سبب تھا وہلا یہان حالا کا گر کر خطا ہر مین تو خطا صاحب ہدایہ و غیرہ کی معلوم نہین ہوتے
اندہا دہوندہ ہے **اقول بفضل العلی اللطیف** مجیب غطریف خود اندہا دہوندہ کر رہا ہی الحمد للہ کہ جناب
کی بند کرنے ہوا مندبانی انصاف نے کہول دی ہے یہ نہین دیکہا کہ صاحب ہدایہ بیچارہ متفرد نقل مذہب
مالک مین بحلت متعہ نہین ہے ایک جماعت کثیر متقدمین و متاخرین سنیون کی نقل مذہب مذکور مین اوسکے
موافق ہے پہر جماعت کثیر اپنی علما کو منسوب بخطا کرنا بعید از صواب بلکہ اپنی پانو پر تیشہ مارنا ہی اور کلام
اوس جماعت کثیرہ مین کہ نقل مذہب دوسری مجتہدین سے ہے تاویل کو کیا دخل ہے اور بی اصل ہونا روایت
جماعت کثیر علما کا کہ بسبب کثرت روات کی حد شیاع و استفاضہ کو پہونچا ہی اور متاخر معاضدات کثیرہ ہے
اوحامی بی اصل ہے نہین معلوم کہ مجیب لبیب نے عبارت صوارم و حسام سی کیا استشہاد کیا ہی پہر اقوال جم
غفیر علما ی سنیہ مثل مرغینانی و شمس الائمہ سرخسی و ملا ی تفتازانی و قاضیخان وغیرہم کی بی اصل ہونا مل نہیں
ہوسکتی **قال المجیب الغطریف** اس تصریحات فریقین سے درحقیقت خطا صاحب ہدایہ وغیرہ سکے
اس باب مین معلوم ہوگی کی آپ مجتہد ہو جا ہین ہوا ہین ع **فان القول ما قالت حذام**
اقول بفضل العلی اللطیف مجیب غطریف نی مغلطہ اور خدع کو شعار و دثار اپنا کیا ہے کوئی بات
سمجھ نہین لکھتا بہلا جاوی تو بیان کو نسی تصریح فریقین کے مذکور ہے جس سے خطا صاحب ہدایہ سکے

نقل مذہب مالک مین معلوم ہوتی عجب لطیفہ ہے کہ جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی قریب ہندرہ کتاب
معتمدہ سنیون کا نام لکھدیا کہ اونمین تصریح ہی حلت متعہ کی مذہب امام مالک مین اور مجیب غطریف نی سوای
منہج الوفیہ کی کہ ظاہرا وہ بھی غیر متعلق اہم باسمی ہے کسی کتاب کا نام نہین لکھا کہ اوسمین تصریح حرمت متعہ کے
مذہب مالک مین ہو اور باینہمہ چونچلا اور شیخ چلی سے لکھتا ہے کہ ان تصریحات غیر تحقیق تو معلوم تصریح
فرقہ سنیہ کا بہی کلام مجیب مین کہین وجود نہین ہے اور سنیون کی نزدیک مصداق مصرع فان القول
ما قالت حذام * خلیفہ جی ہین کہ اونہین کا قول سنیون کو مقبول بلکہ قول رسول مقبول سے زیادہ تر
مقبول ہے کہ کانتا متعتین علی عہد رسول اللہ وانا احرمہما کو مانتی ہین ورنہ ای ان تحنث او ر
مانث اوس سے زیادہ کو بہی کیا ہی مقتضی ہے کہ حذام کی قایم مقام ہو اگرچہ صرف خلع کے کام آوین **قال**
المجتہد العلام اعریف اس فقرہ کہ ملا عبد القادر نی تاریخ بدایونی مین لکھا ہے کہ قاضی شیخ حسین عرب مالکی
نی اکبر بادشاہ کو اجازت متعہ کے دی اور اکبر بادشاہ نی بموجب ونکی اجازت کی بہت سی متعہ کے **قال**
المجیب الغطریف اقول الفضل العزیز العلام مبنا ہی فاسد بر فاسد ہے کیونکہ اول صحت تصنیف کی مسلم نہین اگر اونکا
(۲۷) مالکی المذہب تھا تو اوسکی حال پر بہی حکایت منطبق ہو **اقول** یعتبس العلی اللطیف تسلیم کرنا جب
غطریف کا متعہ کرنی اکبر بادشاہ کو باین دلیل کہ وہ مالکی المذہب تہا خود مبنا ہی فاسد علی الفاسد اور دلیل ہے جیسے
مجیب کے مذہب تسنن سے ہی باادعای فضیلت استغفر بخیر سے اپنی مذہب سی مقام کمال تعجب ہے
کہ سوسطلی کہ سنیون کی مذہب مین حنفی المذہب کو عمل کرنا اوپر فتوی امام مالک وغیرہ کی گو وہ فتوا مخالف مذہب
اور فتوی ابو حنیفہ کے ہو بشرط کسی ضرورت یا مصلحت کے جائز ہے جیسا کہ فتاوی خیریہ لنفع البریہ مین کہ
نہایت معتمد لو تصنیف استاد صاحب حاشیہ در مختار کا ہے موجود ہے کہ جس نے حنفی المذہب نے کتی شکار
وغیرہ کی واسطی پالی ہون اور اوسکو احتراز اپنی ظروف کا ولوغ سگ سے اور احتراز اپنی بدن و کپڑون کا مس
سگ اور سور سگ سے دشوار ہو تو اوسکو عمل کرنا مذہب و فتوی مالک پر بطہارت سگ جایز ہی اور
اوسکو احتراز اپنے بدن و جامہ و ظروف کا جہوٹی اور چاٹنی کتے کی سے ضرور نہین اس صورت مین اکبر شاہ
کا مالکی ہونا اور حنفی ہوتا مانع متعہ کرنی کا اور اسیطرح مفید مطلب مجیب غطریف کا نہین ہو سکتا اور یہہ
حکایت متعہ کرنے اکبر بادشاہ کی فی نفسہ مسلم الثبوت ہو امر واقعی ہے کہ وقوع اوسکا ہوا ہے
انکار مجیب غطریف کا بیکار ہے اور یہہ مسئلہ کہ حنفی سنی کو تقلید امام مالک وغیرہ کے جایز ہے

مشہور اور تاریخ بدایونی میں بھی موجود و مصرح ہے۔ عبارت تاریخ مذکور کے بارہ صنعتیہ میں بھی مشہور ہے
مجیب عطریف اوس سے جاہل ہے یا تجاہل کرتا ہے اور وہ عبارت تاریخ بدایونی کے جو ملا عبدالقادر بدایونی
حنفی ہمیشہ نماز اکبر بادشاہ نے لکھی ہے یہ ہے گر انکہ قاضی مالکی حکم بامضای آن کند از زمان مذہب
امام اعظم باتفاق مباح میشود و گفتیم کہ ہر کہ مختلف فیہ باشد بقضای قاضی مجمع علیہ میگردد و برین دعوی
مسئلہ قرارت فاتحہ در عقب امام مستشہد ساختہ و تمہیدات دیگر بسیار آوردم الی آخرہ ما قال بصورت یہ
منطبق ہونا حکایت مذکور کا حال اکبر بادشاہ پر جو مجیب عطریف نے ادعا کیا مغالطہ محض ہے **قال**
المجیب العطریف اور بر تقدیر تسلیم جسمعنہ ہو برہان و الدلیل بارہ صنعتیہ میں عبارت تاریخ بدایونی کے نقل سے
اوس سے متعہ کرنا اکبر بادشاہ کا اگر تہہ بایا یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا یہ اونکا حاشیہ بھی **اقول بفضل** العلی
اللطیف بیہ اود گرم ہوئے اونکا اپسی بدیہی امور کا کام مجیب عطریف کا ہے حضرت من تاریخ بدایونی
کی عبارت جو بارہ صنعتیہ میں منقول ہے اوسکی ابتدا میں موجود ہے اول مسئلہ کہ دران ایام برسیدند یعنی
بود کہ چند زن صیبن را بنکاح آوردن جائز باشد گفتند مشیر از چہار مرہ در عقد و احد جمع نسوان کردہ و
کہ چون در عنفوان جوانی معقید باین مسئلہ نبودیم انعقد ارکہ خواستم زمان آزاد و سیدہ جمعکردیم حالا علاج
آن چہ تواکرد اور اوسکی آخر میں یہ عبارت ہے قاضی یعقوب بیچ گفت پس من چہ میگویم مبارک بار شد
کہ مباح است بادشاہ فرمود کہ قاضی حسین عرب مالکی را درین باب مشاق العنان ساختند قاضی یعقوب ایدی را
بار معزول ساختہ و قاضی حسین موافق مذہب خویش بجواز متعہ حکم کرد فی الحال قاضی حسین را وکیل ساختند
انتہی اس عبارتسی صریح ظاہر ہے کہ اکبر بادشاہ نے قاضی حسین عرب کو وکیل کرکے اون عورتوں سے متعہ کیا
جنکو عنفوان شباب میں جمع کیا تہا اور اونکا جدا کرنا اوسکو منظور نہ تہا اور اونکی رکہنی کا علاج پوچہتا تہا یہانتک
لفظ وکیل ساختند اوس معنون پر برہان قاطع و دلیل ساطع ہے وہ نہ مجیب عطریف تہا وی کر دکہ
کس چیز کے تہی اور کس واسطے تہے مجیب عطریف کے حاشیہ خیال میں مطلب فارسی عبارت کا بھی نہیں آتا
اصل مطلب حاشیہ کو تہرا تہا ہے ع مردم اند حسرت فہم درست **قال المجیب العطریف** ہان یہ
البتہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد ردو بدل بسیار بادشاہ کی خاطر سے بعضی دنیا دار عالموں نے مالکی کے طرف
نسبت کرکے حکم اباحت کا دیا لاکن اسکا کیا اعتبار **اقول بفضل** العلی اللطیف **اولاً** مجیب عطریف
کی اس بلند پرواز سے ظاہر ہوتا ہے اکبر بادشاہ بھی لغو و مہمل تہا اور اوسکی وقت کی علمای سنیہ بھی

ہیں اور

بہہ بین اور لغو ہتی کہ اوس بادشاہ کی علاج ہبی اون عورتون جمع کردہ کا باین شدومد پوچہا اور ہہ اوس کا ج
کو عمل مین نہ لایا اور [illegible] بہی بقول مجیب ظریف کی دنیاداری کو کام فرماکر دین و ایمان کو جواب
دیا کر بادشاہ کی [illegible] دیانت کو چہوڑا اور مسئلہ غلط اوسکو بتایا اور یہی امام مالک پر تہمت کی اور
افترا باندہا ثانیاً تاریخ [illegible] سے دنیاداری کسی عالم کے اس امر خاص مین ہرگز ثابت نہین ہوتے
اور نہ ثابت ہوتا ہے کہ کسی عالم نے اس امر مین بادشاہ کے خاطرداری سے یہہ سوء ظنی مجیب کے
اپنی علما کے شان مین مصداق [illegible] الظن اثم کا ہی اور شاید مجیب حدیث کا لفظ کو
[illegible] کبہی سنا ہی نہین **قال المجیب الظریف** شوستری نی مجالس المؤمنین وغیرہ مین بعینہ
مسلیح کی باتین یا مون کے خاطر سے اپنی علما کے طرف نسبت کر کر لکہین کہ بعض علما [illegible]
باوجود علم و فضل کے خلفای عباسیہ کے تالیف کو مسائل شرعیہ مین مساہلت اور توجیہ کرتے تہی پہر جب
یہہ توجیہ اون عالمون کے اور وہ فعل عباسیون کا شیعون پر حجت نہین تو بر تقدیر ثبوت یہہ فعل اکبر بادشاہ کا
کہ خلاف ثقلین ہے اہلسنت پر کیونکر حجت ہوگا **اقول** بفضل العلی اللطیف **او لاً** جب [illegible]
تہا کہ تصریح کرنا اون مسائل شرعیہ کے جنہین علمای امامیہ نی موافق زعم باطل مجیب کے [illegible] عباسیہ کے
تالیف کو مساہلت کی ہے اور نام اون علما کی لکہتا اور عبارت قاضی [illegible]
بہی لکہتا اور یون ہی امر مجمل لکہنا ہیچ پوچ ہی کہ ظن قوی افترا و اختلاف کا ہی کہا ہو دیدن المجیب [illegible]
بالجملہ سلسلہ [illegible] امامیہ قدیماً وحدیثاً خوشامد کرنی سلاطین سے بری ہین یہہ امر علما سے [illegible] کو مبارک ہو
جنہون کا [illegible] خوشامد کرنا ابو یوسف امام و قاضی سنیون کا اور فتوی دینا اوسکا ہارون الرشید کو جماع کا
[illegible] سنیون نے بہی گندا جانتا ہی **ثانیاً** مشار الیہ لفظ یہہ اور وہ کا اس عبارت مجیب مین بہی
مجیب مسامحہ مین عالمون کی [illegible] پر حجت نہین لہ کون ہی اور کہان ہی علما
[illegible] بر تسلیم مساہلت [illegible] خلاف مذہب و حکم جابر تہی اور مساہلت
کہ اپنی اور [illegible] قاضی [illegible] بنا بر مذہب مالک کے اوپر
[illegible] قیاس مع الفارق ہے **ثالثاً** حلت متعہ کے
مساہلت اور [illegible] مذہب [illegible]
موافق حکم ثقلین کے ہی [illegible] کتب سنیون سے ثابت کر چکی اوسکو خلاف ثقلین کہنا مخالفت ثقلین کی
الکرنی ہے **خامساً** [illegible] مجتہد العصر [illegible] کے نقل اس قضیہ سے استشہاد حلت متعہ بر مذہب مالک کے

(۲۴۹)

مستفاد ہے ... مرتب ہاتھی ... ہیں کہ وہ اہلبیت ... سے اور الصیر ہا تھی اہلبیت ہی ہیں اسکو علی اکبر
بادشاہ سے سنیوں پر حجت کی ہو مجیب عطر لطیف ایسا ہوش خموں سے کہا کیا مطلب نکلتا ہی **قال العجب اللطیف**
دنیا پرست لوگ خوشامد و درآمد کیواسطے بادشاہوں سے ایسی باتیں بہت کہتے ہیں کیا تمہیں شریف سے کوئی گیا
حرملہ و حنیفیہ میں آپ نے بیان فرمایا ہے حسب مجاری عادات معلوم است کہ بمقتضای الناس علی دین ملوکہم
قلوب اکثر ناس راغب و مائل میباشد برضاجوئی حکام و سلاطین روزگار و بطرف جمع نمودن زخارف دنیا
... ایں وضع جاری کہ موفق رضی حکام باشد ... و کیفیت ... یہ ہول ہے شک ہے تو اندر ہو گا
چاہ حب سے بہت انکو گھبرا ہو گا **اقول** عفی العلی اللطیف عجیب عطر لطیف الٹا ہوں ہے کہ اپنے
مذہب کے علما و فقہای سوکو بت پرست و ثبات کی دنیا دار و خوشامدی بادشاہ کا ٹھہرانا گو وہ درحقیقت
ایسے ہی ہوں اپنی چالوں پر تعبیہ مانتا ہی اور مجیب نے عبارت بارقہ ضیغمیہ کے جو نقل کئے اوسمیں تو جناب مستطاب
مجتہد العصر والزمان نے فرمایا ہی قلوب اکثر ناس راغب و مائل میباشد برضاجوئی حکام او ظاہر ہی کہ مراد اکثر ناس سے
عوام الناس ہی استناد مجیب عطر لطیف کا اس عبارت سے ہو جو محض بیجا ہے مگر یہ کہ مجیب عطر لطیف کی تخیل
میں وقت لکھنے اس مقام کی حال قاضی اور امام اپنی ابو یوسف کا متخیل اور متمثل تھا اسواسطے اوسنے لفظ اکثر
الناس کو اپنی علما و فقہا پر حمل کر کے عبارت مذکورہ سے استشہاد و استناد کی کہ اوس قاضی و امام سنیوں نے
ہارون رشید کو خوشامد کی راہ سے اور بحرص طلب دنیا فتوی حلت بہ خواہد بر... کا دیا تھا کما مر من تاریخ الخلفا
للسیوطی **قال العجب اللطیف** مقام غور ہی کہ علمای زمان و الاحکام ما اوده کی خوشنودی کیواسطے کیا کیا اولٹ
پھیر کرتے تھی یہانتک کہ قران میں نقصان ثابت کرکر سبکو ناقص الایمان بنا دیا ہی پرکنی سے شہر برباد
ہوا کفار کا ہر طرف شور و فساد ہوا مضمون ... و ملدۃ لیس بہا انیس ... الا الیعافیر و الا العیس
بودمیش سہے بر اہلایمان ... شامت ذو ... اپنی ہی بیت سمجھ جائیے
زیادہ ... نہ کھلواسی یہانتک ... کس جانتا ہی کہ ...
کرنا اور طعن و تشنیع ... اصل ... ا ... اور ... ... و جہالت
و مجیج ہونی کی ... مجیب عطر لطیف کے ... غیظ و غضب نے ... کا کیا ... مگر اسقدر کہنا
چاہتا ہے کہ سلاطین و حکام کی خوشنودی کے واسطے اولٹ پھیر کرنا خاصہ طبیعی علما و فقہای سنیوں کا ہے
... قدماسی حال امام ابو یوسف کا بچشم انصاف تاریخ الخلفا و حبیب السیر وغیرہ میں دیکھنا چاہیے کہ ہوس

(۲۳)

امام دنیا طلب نے کیا کیا اوس وقت پہر خوشنودی ہارون رشید کی لینی لکہی اوسکی باپ کی مدخولہ کو اوسپر حلال کر دیا
کبہی وطی کنیز نوخریدہ کو بغیر استبراء کی شرعکی مباح ٹہرادیا اور انعام وجایزے فراوان پاتی و علی ہذا القیاس کئی امر
شنظر منہ معضلہ فقہیہ ہوا اور حال اوس وقت پہیر زمانہ حال کے علما کا افواہ خلق سے کہ زبان خلق نقارہ خدا ہے
سننا چاہئے اور بحیرت میں نہ جا کے بچشم عبرت و انصاف دیکہنا چاہئے کہ اسوقت کی علمای سنیوں نے
خوشامد بعض حکام اودہ کے واسطے کیا کیا فتوی دئے کہ مولوی امیر علی کو واجب القتل لکہدیا اور اوسکو مع
اوسکی رفقا کے قتل کروا دیا اور اسیوں کی خبث نفس سے بے برکتی کا ظہور ہوا شہر لکہنو ہوا بالجملہ برباد
شہر کے بے ایمانی سے اون لوگونکی ہوئی جنہوں نے حکام کی خوشنودی کیواسطے فتوی موافق مرضی حکام و مخالف
حکم احکم الحاکمین کے دئے اعاذنا اللہ وجمیع المؤمنین من ذلک اور یہہ امر لعنت ازام مجیب بہی ہین خواہ
عطریف اقرار کری خواہ انکار اور اغلب کہ اپنی دلمین تو خوب سمجہتا ہو گا اگرچہ فرط حیاسی جو چاہئے سو کہے
اور عیوب خانگی اپنی علما کی چہپانیکو دوسرون کو لی مری مگر خدا خیر کرے کہ شامت زدہ ایک ہین ذری کہ جاو
او عاء علم و فضل کے افترا نہین چہوڑتی اور آیہ وافی ہدایہ ان بعض الظن اثم کو پس پشت پہینک کر سو ظن سے
طعنی سی موہنہ نہین موڑتی اور افترا و بہتان کو شعار و دثار اپنا کرتے ہین قال اللہ تعالی انما یفتری
الکذب الذین لا یؤمنون و نحو من معضلہ مقصد الرسالۃ نبذ منہا اور حال ثابت کرنی نقصان کلام اللہ من
او پر معضل کہ ذکر جسکا ہو چکا یہہ بیان پیر سقہ لکہا جاتا ہے کہ قرآن مین نقصان تو عبداللہ بن عمر اور عایشہ
بنت ابوبکر خلیفہ زادہ و خلیفہ زادی نے ثابت کرکی سنیونکو ناقص الایمان دیا ہے اور غلطی قرآن مین عثمان باحیا اور عایشہ
با وفا نے ثابت کرکی سنیونکو غلط خوان ٹہرادیا ہے نہ کسی اور نے مجیب عطریف کو ذکر کرنی نقصان قرآن سے حیا نہین
آتی کہ اپنی بزرگون کے خوارق عادات یاد دلاتا ہے اور اعجب العجاب یہہ ہے کہ کرامات اپنی اولیا کو اورون کی طرف
منسوب کرتا ہے مجیب کو لازم ہے کہ اتقان اور در منثور اور تفسیر کبیر اور معالم التنزیل اور تفسیر ثعلبی
کو دیکہو کہ اوسکو حقیقت الحال معلوم ہو **قال المجیب العطریف** پانچ چار حدیثین حرمت متعہ کے
اہلبیت سے [illegible] جابر سے روایت کے قال نہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن المتعۃ وانما کانت لمن لم یجد فلما نزل النکاح والطلاق
والعدۃ والمیراث بین الزوج والمرأۃ نسخت اور جابر سے سنے حسن اور عبداللہ
سے اور دونوں سنے اپنے باپ محمد بن حنفیہ سے اور دونوں سنے اپنی باپ علی مرتضی

سے روایت کی کہ ان علیاً قال لابن عباس اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی
عن لحوم الحمر الاھلیۃ وعن المتعۃ اور صاحب تحفہ نے بواسطہ انہیں راویوں کی حضرت علی سے روایت
کی کہ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان انادی بتحریم المتعۃ اور بیہقی نے
ابو داود سے روایت کی کہ قال انما احلت لاصحاب رسول اللہ صلعم متعۃ النساء ثلثۃ ایام
ثم نھی عنھا اور قسطلانی نے حضرت امام جعفر صادق سے روایت کی کہ انہ سئل عن المتعۃ فقال ھی
الزنا بعینہ جیسا اوپر مذکور ہوا اور بیان بھی واسطے برکت کے اعادہ کیا ۵ اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ
ھو المسک ما کررتہ یتضوع **اقول** بعض العلی الطیف **و لابیہ** احادیث جو عجیب طریف فی اہل بیت
علیہم السلام کی طرف نسبت کر کی نقل کئے ہیں اور ان کی مطالعہ کے استدعا انہی سے کی ہے وہ احادیث تو منصفین
اہلسنت کے نزدیک بھی قابل مطالعہ کے بلکہ لایق اصغا کے نہیں فضلاً عن اہل الحق تفصیل اس اجمال
کی یہ ہے کہ حدیث بیہقی میں آثار جعل و وضع کی ظاہر ہیں بیہقی نے جناب امیر علیہ السلام پر ناحق افترا
کیا ہے جناب امیر ایسے مضامین واہی و سست بلکہ بے اصل کیوں فرماتی حاشا جنابہ عن تلک المضامین
التی لا اصل لها مخفی نہیں کہ فقرہ حدیث مذکور کا و انما کانت لمن لم یجد صریح ہے اس امر میں کہ جواز
متعہ مخصوص تھا واسطے محتاج اور غیر مستطیع یا مرد غیر مزوج کے بقرینہ لفظ انما کے کہ حصر کے
لیے ہے حال آنکہ بقول اکابر سنیوں کے بھی صدر اسلام میں متعہ علی العموم مباح تھا مخصوص محتاج
و غیر مستطیع نہ تھا تفسیر کبیر میں کہتا ہے واتفقوا علی انہا کانت مباحۃ فی صدر الاسلام
اسمیں قید غیر مستطیع کے نہیں ہے ورای آن دوسرا فقرہ جو حدیث مذکور کا ہے فلما نزل النکاح
والطلاق والعدۃ والمیراث بین الزوج والمرءۃ نسخت ناطق ہے کہ جب نکاح و طلاق
و عدت و میراث نازل ہوئی تب متعہ منسوخ کیا گیا اس مضمون سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح بعد
متعہ کے نازل ہو کر ناسخ متعہ کا ہوا حال آنکہ ہر کس و ناکس کو معلوم ہے کہ نکاح قبل متعہ کے
نازل و رایج ہے چنانچہ جن اصحاب کے گھروں پر ازواج موجود تھی سفر میں [illegible] ہمراہ نہ تھی جب انہوں نے
اپنی غلبہ شبق اور فرط اشتیاق سے خدمت جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ میں ظاہر کر کی عرض کیا الیس
نساؤنا معنا الا نستخصی یعنی ازواج ہمارے ہمراہ نہیں ہیں آیا ہم اپنی اعضای تناسل کو قطع کر ڈالیں تب
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ اصحاب مذکور قطع اعضای تناسل سے منع کئے اور متعہ کرنے کی اجازت و رخصت

وہی اسی وجہ سے بخوبی روشن ہے کہ متعہ بعد نکاح کے نازل ہوا ہی نہ نکاح بعد متعہ کے اور حدیث بیہقی سے
جو مجیب نے نقل کی ہے ہی ثابت ہوتا ہے کہ نکاح بعد متعہ کے نازل ہوا ہے تو ثابت ہوا کہ حدیث بیہقی کی
وضعی محض ہے اور علی ہذا القیاس روایت جابر سے کی ہی وضعی اور اسی سبب محض ہے کسواسطے کہ اگر جناب
امیر علیہ السلام ابن عباس سے فرماتی کہ پیغمبر خدا نے متعہ سے نہی کی ہے تو بالضرور ابن عباس متعہ کو حرام جانتی اور
اوسکی حلت سے حیات جناب امیر علیہ السلام سے رجوع کرتے حال آنکہ ابن عباس ہمیشہ متعہ کو حلال جانتے رہے
اور ہمیشہ فتوی اوسکی حلت کا دیتی رہے اور کبہی اوسکی حلت سے رجوع نہین کیا نہ حیات جناب امیر مین
نہ بعد جناب امیر علیہ السلام کی بلکہ ابتدا آخر عمر تک بقول اکابر سنیون کے حلت متعہ پر قایم رہے چنانچہ اپنے
آخر عمر مین ہنگام حکومت ابن زبیر کے ابن زبیر سے دربارہ حلت متعہ کے کلام درشت کہی اور جاہل و [illegible]
کا تذکرہ کرکے ابن زبیر کو مات دکہایا جیسا کہ صحیح مسلم مین جو روایت مسعود بن معبد سے اور کتاب عقد ابن عبد ربہ
اور شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید مین مفصلا مذکور ہے اور ہم سابق مین تفصیل کرچکے ہین اور روایت
تحفہ کے بہی کہ مصداق کیا بیہدہ ہے اور کیا بیہودہ ہے کا مشور اسے مجہول و مختلف ہے کلام قول صاحب
تحفہ اور رشید الدین اور مجیب ظریف کے خود اس روایت کی وضعی ہونے پر دال تو یہ ہین کہ سب سے پہلے
کہ یہ اصحاب ثلثہ ہی کہتی ہین کہ تا صدر اسے عمرو بن حریث تک کہ نصف خلافت عمر مین واقع ہوا ہے متعہ
مین الاصحاب جاری رہا ہے بسبب عدم شہرت اوسکی حرمت کے اور بسبب بیخبری اصحاب کے اوسکی
حرمت سے اور سے عقل کے دشمنون اگر پیغمبر خدا نے جناب امیر علیہ السلام کو حکم خدای تحریم متعہ کا دیا ہوتا تو ممکن
نہا کہ جناب امیر علیہ السلام بحکم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے ندا تحریم متعہ کی کرتے تو ممکن تہا کہ تحریم متعہ کے
اصحاب پیغمبر خدا مین مشتہر ہوتے اور ممکن تہا کہ اصحاب پیغمبر خدا باوجود ندا سے تحریم کے تحریم سے مطلع ہوتے
اور بہی اگر اصحاب پیغمبر خدا مین ندا سے تحریم ہی ہوتی اور حرمت متعہ کے مشتہر ہوئی ہوتی اور اصحاب
اوسکی حرمت سے مطلع ہوئی ہوتے تو ممکن تہا کہ اصحاب پیغمبر خدا باوجود تحریم و ندا سے تحریم و باوجود
اشتہار حرمت و اطلاع اوسکی عہد ابی بکر و عمر مین حریث تک متعہ کیا کرتے حال آنکہ استماع احادیث سنیہ سے کہ کتب
پر معتمد اور قابل وثوق ہین یہ ثابت ہے کہ متعہ اصحاب پیغمبر خدا مین تا اجرای عمرو بن حریث جاری
رہا ہے تو اس وجہ سے ہی ثابت ہوا کہ نہ پیغمبر خدا نے حکم خدا سے تحریم متعہ کا جناب امیر کو دیا نہ ندا سے
تحریم عمل مین آئی نہ متعہ حرام ہوا نہ جناب امیر علیہ السلام نے پیغمبر خدا کی حکم سے تحریم متعہ دیا

ن ثابت ہوا کہ روایت صاحب تحفہ مسروقؔ کے وضعی محض ہے اور روایت بیہقی کے ابو ذر سے بھی مجہول ہ
نلو نہے کسو سطی کہ اوسمین بلفظ حصر جات متعہ کے ہین [illegible] ہے کہ وسطی مذکور ہے حال آنکہ فتح الباری
وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ سے ثابت ہے کہ متعہ کئی دفعہ مشروع اور حرام ہوا ہے اور تکرار حلت و حرمت سے
ی دفعہ تین دن کے حصر کو باطل کرتے ہی ہو، اسی وسکی طار سے رہنا اوسکا بین الاصحاب بالاتفاق ہی درانحالیکہ
متعہ عمرو بن حریث کہ صحیح مسلم سے ثابت ہے تین دن کے حصر کو باطل کر رہا ہی اور روایت قسطلانی کے
ی بنی اسلم محض ہے اور افترا ہے امام معصوم۔ مگر کسوسطی کہ بالاتفاق متعہ صدر اسلام مین مباح تھا اور یہہ امر
ی متفق علیہ ہے کہ زنا کبھی مباح نہا خدا تعالیٰ نے فرماتا ہے لا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء
سبیلا۔ پس صورت مین ممکن نہین کہ امام معصوم متعہ مباح کو زنا سے تعبیر فرماوین کہ بالاتفاق کبھی حلال نہین ہوا
اور ہی آن سنیون کی امام اعظم وغیرہ کی نزدیک بھی متعہ زنا نہین ورنہ امام اعظم وغیرہ کی نزدیک متعہ کرنی والا محکوم
بحد رجم ہوتا و ادلہ بسی قلیل نحلہ وضعی ہونا ان احادیث کا جو مجیب ظریف نے اپنی حرکت [illegible] سے
لکہین ہین براہین قاطعہ مذکورہ ثابت ہے اور مناظرہ مین احادیث وضعی لکہنا محصلین کا کام نہین تہا
استدلال حرمت متعہ پر روایات موضوعہ اہل سنت سے مقابلہ مین اہل حق امامیہ کے کم از جنون و خلال
جو اس نہین کسو سطی کہ یہہ استدلال بعینہ ویسا ہے کہ اہل شرک درستی بت پرستی اور بطلان توحید و حمد ایزدی
پر اپنے بتون سے کرین اور یہ عقل کے دشمن علم مناظرہ مین مبرہن ہے کہ مستدل کو چاہئے استدلال
کی مقدمات مقبولہ طرفین یا مقبولہ خصم پر چاہئے ورنہ ہر مبطل کو اپنی خزعبلات باطلہ سے حوصلہ اسکات
و افحام محق کا ہو جاوے وہو باطل قطعاً۔ صورت مین لکہنا مجیب کا احادیث مذکورہ کو معرض استدلال
مین دلیل اوسکی نادانی کے ہی طریقہ استدلال سے **قال المجیب الظریف** اب حضور والا فرماوین
کہ اکبر بادشاہ نے کہان متعہ کیا **اقول** بفضل العلی اللطیف مجیب ظریف عجب چیز ہی کہ عبارت
سے تاریخ ملا عبد القادر [illegible] اکبر بادشاہ کی ہے نہین سمجھا اوس سے جو ظاہر ہے کہ بادشاہ مذکور نے
موکالت قاضی حسین عرب مالکی کے اون عورتون کے ساتھ متعہ کئی جنکو اپنی [illegible] مین جمع کیا تہا
اور قاضی [illegible] جنکی حد اکثر کا چارہ ہو سمجھا تھا ایسا امر بدیہی سمجھنا خدا کی پناہ [illegible] جہل و تجاہل کا
علاج نہین فمن لم یجعل اللہ لہ نورا [illegible] **قال المجیب الظریف** اور مالکیہ کیونکر حلال رکہا **اقول** بفضل العلی
اللطیف مجیب ظریف [illegible] اس امر کا شمس الائمہ سرخسی و قاضی خان اور مرغینانی صاحب ہدایہ و غ

پہر اوسکی ذمات سے گر ہی کہ مالک نے کیونکر حلال کہا انحض سے اوسکا پوچھنا بی عقلی ہے **قال المجیب**
الغطریف اور اوسکو حضرت عمر نے حرام کیا یا خود جناب پیغمبر نے **اقول** بفضل العلی اللطیف مجیب غطریف
کو لازم ہے کہ عمران بن حصین اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور سودہ لیثی اصحاب عدول سنیوں سے
پوچھی کہ متعہ کو عمر نے حرام کیا یا پیغمبر خدا نے تو یہ اصحاب عدول سنیہ صاف کہدینگے کہ متعہ کو پیغمبر خدا نے
حرام نہین کیا ہے بلکہ عمر حرام کرنے والا ہے اور مجیب کو لازم ہے کہ ان شہود عدول کے گواہے
پر خیال کرے بلکہ اقرار خلیفہ جے کا وانا حرمہما بگوش دل سنی پہر اگر بہود اسے مصراع مشہور ع
کہ نتوان شست از زنگی سیاہی * ام جاج اور کج فہمی کو نچہوڑے تو وہ جانی اور اوسکا دین وایمان جانے
مجیب غطریف ہم سے کیون پوچہتا ہے کہ اوسکو حضرت عمر نے حرام کیا یا خود جناب پیغمبر نے اور ہم اس
مجادلہ مین کتب معتمدہ سنیہ سے کہا مضمون کو مکرر لکہ چکے ہین اب بموجب استفسار مجیب غطریف کے
مکرر اوسکو بطور خلاصہ کے کرتا ہون تفسیر ثعلبی اور تفسیر کبیر اور مسند احمد بن حنبل وغیرہا مین عمران
بن حصین سے مروی ہے کہ نازل ہوئی آیہ متعہ کے کتاب اللہ مین اور بعد اوسکی کوئی آیہ ناسخ اوسکی
(۲۳۵ نازل نہین ہوئی اور حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا نے متعہ کرنیکا اور ہمنے متعہ کیا پیغمبر خدا کے سامنے اور پیغمبر خدا
نے وفات پائی اور ہمکو نہی متعہ سے نہین کے پہر کہا ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا اور نہایہ ابن اثیر مین
ابن عباس سے مروی ہے تہا متعہ مگر رحمت خدا کی کہ خدا تعالے نے رحم کیا تہا اس امت پر اگر نہی کرتا ابن
الخطاب اوس سے تو زنا کرتا مگر بدبخت یا زنا کرتے مگر تہوڑے اور تفسیر درمنثور سیوطی مین ابتدا مین
اس حدیث کے فقرہ رحم اللہ عمر بہی موجود ہے کہ یہ فقرہ استعمال عرب مین تعریض کے وقت لاتے
ہین اور صحیح مسلم مین ابو نضرہ سے مروی ہے کہا اوسنے کہ مین جابر بن عبد اللہ کے پاس تہا ایک
شخص آیا اوسنے کہا کہ ابن عباس اور ابن زبیر باہم اختلاف کر رہے ہین متعہ نسا اور متعہ حج کی حلت
مین جابر نے کہا ہمنے دونون متعے پیغمبر خدا کی سامنے کئے پہر ہمکو عمر نے اونسے نہی کی تو ہمنے اونکو کیا اور
ازالۃ الخفا مین جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ متعہ کیا ہمنے حیات مین پیغمبر خدا کے اور عہد مین ابوبکر
کی جب عمر خلیفہ ہوا تو اوسنے خطبہ پڑہا اور کہا کہ قران وہی ہے قران ہے اور رسول وہی رسول ہین دو
متعے تہے زمانہ پیغمبر خدا مین ایک متعۃ الحج دوسرا متعۃ النسا مین نے اون دونون کو منع کیا ہین ہین وہ دونون
بعد پیغمبر خدا کی اور بہی ازالۃ الخفا اور مسوی اور تاریخ طبری مین ہے کہ کہا سودہ لیثی نے کہ مین نے

عمر سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ تمنے متعہ کو کیوں حرام کیا حالانکہ خدا اسکو حلال کیا تھا اور تمنے متعہ کو اوسکی رخصت دی تہی اور ہم متعہ کرتے تہی ایک مشت آرد و کہجور پر اور تین دن کی بعد چہوڑ دیتی تہی عمر نے کہا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ متعہ کو حلال کیا تہا ضرورت میں اور لوگ اوسکو بعد ضرورت کی کرنے لگی ہیں اب جو شخص چاہے نکاح کری ایک مشت آرد پر اور تین دن کے بعد چہوڑ دی بطلاق اور یہہ کام میں نے اچہا کیا ہے اور رای میری صواب پر ہے اور تفسیر کبیر میں ہے عمر نے منبر پر چڑہ کر کہا دو متعہ مشروع تہی زمانہ پیغمبر خدا میں اور میں اونکو حرام کرتا ہوں متعۃ الحج اور متعۃ النکاح اب عجب عطریف ہوش میں آوی اور اپنی حواس کو مجتمع کرکے سمجہ لیوی کہ متعہ کو عمر نے حرام کیا ہے نہ پیغمبر خدا نے قال العجب العطریف ہوش کے باتیں لیجئی اگر متعہ حلال ہوتا اور اجر پاتا اوسکا جیسا [illegible] کہا کہ متعہ کے لوسی لیتی ہیں حج و عمری کا ثواب ملتا ہے اور پہر لعنت و تہوت سے [illegible] اور جو بغیر متعہ کی مرگیا قیامت کے دن نکٹا اور کانا اور ناک اوسکی کٹی ہوگی [illegible] کسی نے متعہ نہیں کیا علی المرتضیٰ جناب امام حسن کہ باعتراف [illegible] اور طلاق دیتی یہان تک کہ حضرت امیر لوگون کو فرماتے [illegible] طلاق سے یعنی بہت طلاق دینا کرتا ہے اس سے کنارہ کشی کرو [illegible] تو ہم ثواب پہر ما [illegible] ان اماموں کی اہمال اجر اور استعمال [illegible] یہہ حدیث بنا کر اس حرامکاری کو اماموں کی طرف منسوب کیا اور اوکی تعداد امت پر ثابت کیا یا ع دوستی بےخرد چو دشمنی است * انصاف شرط ہی سے لیے انصافی خوب ہیں اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ اقول بفضل العلی اللطیف دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ الحق انا مہ سے دیکہہ کر عجیب عطریف مبہوت و ہوش باختہ ہوگیا ہے کلام محبط کر رہا ہے اصحاب پیغمبر خدا کو جنکی عدالت پر سنیونکا اجماع ہے اور سنیونکی نزدیک اصحاب رسول باجمعہم عدول ہیں انکو حرامکار کہتا ہے اور متعہ مشروعہ کو کہ اذن و اجازت و رخصت اوسکی پیغمبر خدا نے اپنی اصحاب کو دی اور وہ باذن و اجازت پیغمبر خدا کے نصف خلافت عمر تک بیچ [illegible] سے نکاح صحیح پیغمبر [illegible] سے بتاتا ہے پناہ بخدا اعوذ باللہ من حمیۃ الجاھلیۃ اور حدیث متعہ التنج کا جواب باصواب ایک بیان میں مفصل گذر چکا ہے خلاصہ یہہ ہی کہ حدیثیں ترغیب متعہ میں کی شیعہ اور سنی کہ میں ایک [illegible] کہ یہ میں نمکمر [illegible] ہیں [illegible] مثیبن کی ہی اب [illegible]

طرفسی سمجہی اور مجیب کی یہہ جو کہا کہ کتابون مین کسی کی متعہ نہین کیا اولاً یہہ دعوی اوسکا ممنوع اور
اوسکی شہادت علی النفی غیر مسموع ہے ثانیاً بر تقدیر تسلیم یہہ امر بدیہی ہے کہ متعہ واجبات و فرائض شیعہ
سے نہین ہے تا تارک اوسکا خواہ مخواہ مستحق نکال و وبال کا ہو علاوہ بالاتفاق مسنون اور مستحب ہے اور اہمال جمیع
سنن و مستحبات کا بعض اوقات مین بغیر عذر شرعی کی بہی اشتمال زجر کو لازم نہین چہ جاکہ عذر قوی شرعی موجود
ہو کہ جابرہ اور اونکی اذناب جو مانعین اوس سنت کی ہون مسلط ہون اور بجا لانی مین اوس سنت کی اون
جابرہ کی عہد تسلط مین خوف جان و مال و عرض غالب ہو ایسی صورت مین ترک کرنا اوس سنت کا فعل اوس
سنت پر شرعاً راجح ہی کیا مجیب عظریف نہین جانتا کہ شریعت مقدسہ رسولخدا ایسی صراط مستقیم ہی کہ اوسمین
ہنگام وجود عذر شرعی کی ترک بعض واجبات بہی اشتمال زجر کو لازم نہین جیسے کہ مثلاً شخص مستطیع کو کہ زاد و راحلہ
پر قادر ہو حسب ارادہ مکہ معظمہ کے ارادہ [illegible] مثلاً [illegible] شخص مستطیع کو بجا نہ حج کی [illegible]
راجح اور اشتمال زجر کو غیر لازم ہے علاوہ بران مجیب عظریف کو بہاگنا ابوبکر و عمر کا جہاد واجب سی کہ بالاتفاق
حرام اور مورد آیہ وافی ہدایہ یا ایہا الذین امنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوہم الادبار
(۲۳۷) و من یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ
و ماوٰیہ جہنم و بئس المصیر کی باعث غضب خدا [illegible] اور سبب حلول جہنم کا [illegible] کیون [illegible] اور یہان
اہمال حج اور اشتمال زجر کا کہ بغیر عذر شرعی کے بہی کیون ہون کیا مجیب عظریف جو اس ترک واجب کا جواب
دیگا وہی ہماری طرف سی اوس ترک سنت بعذر شرعی کا سمجہی اور مجیب عظریف نے جو کہا جو انہون نی یہہ حدیث
بنا کر اس ہم مکاری کو اماموں کی طرف منسوب کیا اور اونکی نقد امامت پر بٹا لگایا یہہ قول مثل قول اوسکا بعینہ
مثل قول نصارا کے ہے جو کہ اونکی نزدیک زیادہ ایک زوجہ سے رکہنا جائز نہین اور طلاق بہی اونکی صحیح
نہین ہے تو وہ کہتی ہین آیہ جمع کرنے چار زوجہ کو اور آیہ طلاق کو عیاشون نی بنا کر خدا کے طرف
منسوب کیا ہے اور اوسکی نقد خدائی پر بٹا لگایا ہے [illegible] مجیب عظریف جو اسکا
جواب دیوے وہی ہمارے طرف سے سمجہی [illegible] الحق [illegible]
الا و ہام مجیب عظریف اور اوسکی اسلاف کی کہ من قبیل صفات [illegible] تہی [illegible] و باطل [illegible] حق
کرسی پر بیٹہا قد جاء الحق و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقا قال المجیب العظریف
تتمہ جب نوبت کلام کی یہان تک پہونچی تو اب دریافت کرنا اس بات کا ضرور ہے کہ [illegible]

الہیہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا اور یہہ ورد ہے عظیم ولا تبذر تبذیرا کے افراط اور تفریط ہر چیز کے دین مین
ممنوع ہے اور اسکی ترغیب کو انہ لا یحب المسرفین و ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین ارشاد فرمایا
[illegible] کفخروا مکثروا الہی ہے آنا سو یہہ دونون امر مذہب شیعہ مین بہت
مروج ہین **اقول** بفضل العلی اللطیف یہہ جو مجیب ظریف نے کہا کہ افراط و تفریط ہر چیز کے دین مین
ممنوع ہے سچ کہا لکن طرفہ بات یہہ ہے کہ مجیب موصوف اور اسکی سلف و خلف افراط و تفریط مین نہایت
مبتلا اور بمضمون کریمہ کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون کے گرفتار مقت و غضب خدا ہین
اور طرہ اوس پر یہہ ہے کہ شیعیان علی علیہ السلام کو کہ متمسکان صراط مستقیم صراط علی حق نمسکہ کی اور مستبشر
با ولایت دخول بہشت عنبر سرشت ہین کما فی الصواعق المحرقہ لابن الحجر کہتا ہے کہ انکی مذہب مین افراط
و تفریط بہت مروج ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین اب حال افراط و تفریط سنیونکا منصف لوگ سنین
کہ تفریط انکی عقاید مین یہان تک کہ خدای عادل کے عدل کا انکار کرتی ہین اور کہتی ہین کہ جایز ہے کہ خدا تعالیٰ
عابد اور مطیع کو معذب کرے اور عاصی و فاسق کو مثاب کما فی المواقف فلہ ان لا یثیب المطیع و یثیب العاصی
اور افراط یہان تک کہ تارکان صوم و صلوٰۃ اور مدعیان الوہیت کو مثل منصور حلاج اور بایزید بسطامی
وغیرہ کے قطب اور غوث اور اولیاء اللہ تہراکر نسبت احیاء اموات و ارزاق مرزوقات و ایلاد مولود ات
اون دشمنان خدای تعالیٰ و مدعیان الوہیت کے کرتی ہین اور افراط و تفریط سنیونکی نبوت و امامت مین
یہان تک کہ تصدیق متنبیان کاذب کے جایز جانتی ہین اور انبیاء معصومین کے عصمت کا انکار رکھتی ہین
کما فی التحفۃ المسروقۃ اہلسنت عمد و صغائر را سہوا تجویز میکنند بشرطیکہ مصر بر آن نشود انتہی ملخصاً اور عمد و کبایر
کا انبیاء سے قبل نبوت کی بھی جایز جانتی ہین اور ائمہ اثنا عشر مین جنکی خبر حدیث متفق علیہ لا یزال الدین
منیعاً الی اثنی عشر خلیفۃ کلہم من قریش مین ہے یزید پلید کو شمار کرتی ہین اور جناب امام
حسین علیہ السلام کو امام نہین جانتی ہین کہتی ہین و لم ینتظم للحسین امر کما فی [illegible]
والصواعق المحرقہ لابن الحجر اور افراط و تفریط سنیونکی لذات نفسانیہ مین حد سے گذر گئی اور اسکو
بیان سے شرم آتی ہے و لیکن سمجھانے افراط یہان تک کہ ابوحنیفہ کے نزدیک ماں بہن بیٹی وغیرہا محارم
شرعیہ سے نکاح و جماع کرنی مین حد شرعی نہین کما فی الہدایۃ و قاضیخان و غیرہما اور شافعی کے نزدیک بنت
[illegible] من الزنا سے نکاح صحیح ہے کما فی التفسیر الکبیر و رحمۃ الامۃ و غیرہما اور مالک کے نزدیک اغلام اپنی

غلام سی جایز ہے جیسا کہ جام جم فرید الدین وحدے کر ملنے سی مفہوم ہوتا ہے

دفتر بنام خویش مرد * نتوان زد بگفتہ مالک * غوطہ در ورطہ چنین ثالث * ورنہ طعن اب ہے

ویجوز بیان الغلام الامرد * وجوز ذا للرجل العبق * یعنی مجرد لونڈ غلام کرنا جایز ہو گیا اور تفریطیہ

مستحلال کردہ خدا و رسول کو حرام کہتی ہین اور افراط و تفریط سنیونکی طہارت مین یہانتک ہے کہ عسالہ کا فر و الا

بنات شتہ ہو ال انسان کا اور بالاتفاق جہوٹی ہو ہی مشرکین کے اور ابدان مشرکین کے ابو حنیفہ کی نزدیک و منی انسان

کی شافعی کے نزدیک اور کتا و پس خوردہ لیتی کتا مالک کے نزدیک طاہر اور اب وضو و غسل مستعمل نو نزد ابو حنیفہ

کی نزدیک نجس ہے کما فی الہدایہ و شرح الوقایہ و الدر المختار و غیرہا **قال الحبیب الظریف** خصوصا لذت نفسانی

کی باب مین کہ ترک نکاح کو باوجود خواہش کے مستحب جانتی ہین یہہ نہایت تفریط ہے **اقول**

بتفضل تعالی اللطیف یہہ بہی افترا ہے بحث ہے کسو سنی لہ مذہب حق امامیہ مین ہنگام نہ ہونے آرزو مستحب ہے

اور خواہش کے نکاح مستحب ہے بلکہ ہنگام خواہش کے کہ او سوقت واجب ہے فی شرح اللمعۃ النکاح مستحب

لمن یمکنہ فعلہ ولا یخاف الوقوع بترکہ فی محرم و الا وجب **قال اللہ تعالی**

فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی و ثلاث و رباع **وقال** وانکحوا الایامی منکم والصالحین

من عبادکم و امائکم ان یکونوا فقراء یغنہم اللہ من فضلہ واللہ واسع علیم واقل

الامر الاستحباب وقال صلی اللہ علیہ وآلہ من رغب عن سنتی فلیس منی وان من سنتی النکاح

یعنی نکاح کرنا مستحب ہے اوس شخص کو جسکو نکاح کرنا ممکن ہوا و اسکو خوف وقوع کا حرام میں نہو درصورت

ترک نکاح کے اور اگر خوف وقوع کا حرام مین ہو درصورت ترک نکاح کی تو اوس صورت مین نکاح کرنا واجب ہے

و فی شرایع الاسلام النکاح مستحب لمن تاقت نفسہ من الرجال والنساء و من لم یتق فیہ

خلاف فالمشہور استحبابہ لقولہ علیہ السلام تناکحوا تناسلوا و لقولہ علیہ وآلہ السلام شرار

موتاکم العزاب • یعنی نکاح کرنا مستحب ہے اوس مرد و عورت کو جسکی نفس کو اوسکی خواہش ہو اور جسکے

نہی ہی ہے مذہب مشہور یہی ہے کہ مستحب ہے اب منصف لوگ ان عبارتون کو دیکہین اور آیہ لعنۃ اللہ

علی الکاذبین کو ورد کرین بالجملہ مذہب حق امامیہ مین نکاح باوجود خواہش کے درصورت خوف

وقوع فی الحرام واجب ہے اور ترک اوسکا حرام و ممنوع اور درصورت عدم خواہش کے بہی مستحب ہے

حبیب ظریف نے جو کہا کہ ترک نکاح باوجود خواہش کے امامیہ مستحب جانتی ہین کذب محض و افترا ہے

بحث ہی ہان مجیب عظریف کی پیران طریقت کی نزدیک تو البتہ ترک نکاح باوجود خواہش کے واجب لازم

ہی سو مجیب عظریف خوارق عادات اپنے پیرون کی اوالحق لے طرف جو کذب و افترا نسبت کرتا ہے

تیا کو کام فرماتا ہی کہ مشایخ صوفیہ اوسنی جو نکاح کو ترک کرتے ہین اور زنا اور اغلام کرنے اور کرانے

مین مصروف رہتے ہین کیا اوسکو معلوم نہین ابن جوزی نے کہ علمای اعلام سنیہ سی ہے کتاب تلبیس ابلیس مین

لکہا ہے کہ ابو حامد طوسی نے کہا لایق یہہ ہے کہ نہ مشغول کری مرید اپنی نفس کو تزویج و نکاح کی ساتھ کسواسطی کہ تزویج

باز رکہی گی اوسکو سلوک سے اور وہ مانوس ہوجاویگا زوجہ سی اور جو کوئی سے مانوس ہوا ساتھ غیر خدا کی وہ باز رہا

خدا سی اور فخر الاسلام نی کتاب بزدوی مین جو علم کلام مین ہے کہا ہے کہ اکثر صوفیہ سنیہ مین بعض

اونمین سی صاحب کرامات ہین اور بعض اونمین سی حبیبیہ ہین کہتی ہین کہ جب خدا کسی عبد کو دوست رکہتا ہی تو اوس سے

خطاب احکام شرعیہ کا اوٹہہ جاتا ہی اور اوسکی واسطی سب نعمتین حلال ہوجاتی ہین اور سب عبادتین اوس سی ساقط ہوجاتی

ہین اور وہ فرقہ حبیبیہ نہ نماز پڑہتی ہین نہ روزہ رکہتی ہین نہ ستر عورت کرتی ہین اور نہ بچتی ہین زنا و شراب نوشی و لواطہ

باقی محرمات سی اور بعض اونمین سی متکاسلہ ہین کہ رہتی ہین بہرنے پیٹ پر کہانی سی حلال ہو یا حرام اور علم نہین

پڑہتی اور تزویج نہین کرتی اور بہی ابن جوزی نی کتاب تلبیس ابلیس مین کہا کہ ایک گروہ صوفیہ مین سی مدت تک

ریاضت کرکی گمان کرتی ہین کہ ہم ستھری ساتھہ ملگئی اب ہم جو چاہین سو کرین ہمکو کچھہ باک نہین اور امر اور نہی عوام

کی لئی ہین ہم عوام نہین ہین کہ داخل دایرہ تکلیف مین ہین اور گمان اس فرقہ کا یہہ ہی کہ اثر وصل سوئی تمام حقوق

کی ساتھہ یہہ ہی کہ غیرت اور حمیت جاتی رہی یہان تک کہ اگر اپنی جورو کو اجنبی سی ہم آغوش دیکھی تب بہی اوسکی مونہ سے

رونگٹی نہ کہڑی ہون ورنہ وہ کامل نہین ہی ابن جوزی کہتا ہی کہ اس فرقہ نی بی غیرتی اور بی حمیتی کو کمال ایمان

زعم کیا ہے **قال** المجیب الظریف اور فعل سفاح کو باوجود نہ خواہش کے اور جب سمجہتی ہین یہہ نہایت مرتبہ

افراط کا ہی **اقول** بفضل العلی اللطیف متعہ مشروعہ کو کہ اذن و رخصت و اباحت اوسکی صحاح ستہ

سنیہ مین موجود ہی تعبیر بسفاح کرنا اجلہ اصحاب پیغمبر خدا کو [illegible]

خصوصاً [illegible] کو کہ اوسکو عشرہ مبشرہ سی کہتی ہین اور [illegible] لکہا ہی علاوہ

بران متعہ بموجب آیہ وافی ہدایہ **فما استمتعتم به منهن** الایہ کی اور موافق احادیث اذن لنا رسول الله

و رخص لنا رسول الله کی کہ صحاح ستہ سنیہ مین موجود ہین مرخص و ماذون خدا و رسول ہے اور بقول ابن حزم کی

کما فی فتح الباری اباحت پر متعہ کی بعد رسول خدا کی ثابت رہی ہین ابن عباس اور ابن مسعود اور ابو سعید خدری اور عمران بن حصین و غیرہم اور طاوس

و ابن جبیر وغیرہ تابعین و رسب فقہاے مکہ اسصورت مین متعہ مشروعہ مرخصہ مادونہ مروجہ ہیں واصحاب کو
سفاح کہنا محادہ خدا اور رسول خدا سے ہے ان الذین یحادون اللہ و رسولہ اولئک فی الاذلین
قال المجیب الظریف اس قوم نی ننگ ما ربی اور استعمال نجاسات مین دست دراز سے اس حد کو پہونچا نے
کہ کوئی کام عبادات و عادات کے اس سے خالی نہین ہے یا نسی شرم آتی ہے یہہ نہین شرماتے اقول
بفضل العلی اللطیف اولاً یہہ دعوے مجیب کا کہ بی دلیل و بلے سند سے افترای محض ہے ہرگز کوئی
عبادت اور عادات المحق امامیہ کے ایسی نہین کہ جسمین نجاست کو دخل ہو مذہب حق امامیہ مین نجاسات سے
بالکلیہ اجتناب ہی بلکہ مخفی نہین کہ سنیون کی مذہب کا یہہ حال ہے کہ کوئی عبادت اور عادات اونکی نجاسات
سی خالی نہین چنانچہ یہان مجملا لکہنا ہے کہ نماز جو افضل العبادات ہے اوسکا مجیب ظریف کی امام اعظم کی نزدیک
یہہ حال ہے کہ جلد سگ مدبوغ کو مین کر کر اوسپر رشاشہ بول کا بہت سا اور گوہ انسان کا قریب ایکدرم کے
بہرا ہوا اور درمصلی کے برابر کیڑا زیادہ ایکدرہم سے آلودہ ہو اور کتا گودی مین اور تعویذ دندان سگ کا
زیب گلو ہو اور نماز ... بجای سلام کی گوز مارے تو یہہ نماز کہ نجاسات سی مملو ہے امام اعظم
سنیونکی نزدیک بے تفصیل صحیح ہے کما قال الغزالی امام اہل السنۃ اور منی انسان سے غسل کر کے اور
اوسمین کپڑے سے رنگ کر نماز پڑہے تو امام شافعی سنیونکی نزدیک یہہ نماز صحیح ہے اور غسل و وضو آب قلیل
خوردہ سگ سی اور خنزیر سی کر کے نماز پڑہنا امام مالک سنیونکی ہاں صحیح ہے کما یظہر من الہدایۃ و شرح
الوقایۃ و الدر المختار و رحمۃ الامۃ وغیرہا یہہ ہے حال عبادت سنیونکا کہ نجاسات سی مملو ہین اور عادات
سنیونکا حال یہہ ہے کہ مشرکین سے جو بموجب کریمہ انما المشرکون نجس کے نجس ہین اوسمین سنی لوگ
کہلی ملی رہتی ہین دودہ گہی تیل و سب مائعات چہوئی ہوئی مشرکین کے اونکی نزدیک پاک ہین اور اونکے
استعمال مین ہین اور کہانا پانی پس خوردہ خنزیر اور سگ کا مالکیون کی یہان پاک ہین اور کہانا پینا اونکا
جائز ہی کما فی رحمۃ الامۃ وغیرہ پہر ایسی بدورون کو جنکی نماز پادسے پوری ہوتی ہے محق امامیہ کے
سامنی بڑہ بڑہ کر باتین کرنا نہایت شوخ چشمی ہے بیان کرنیوالون کو سنی والون کو شرم آتی ہے یہہ وہ
نہین شرماتے ثانیاً مجیب ظریف نی متعہ مشروعہ مادونہ مرخصہ کو کہ اباحت اور مشروعیت اور اذن و رخصت
اوسکی احادیث صحاح ستہ و دیگر کتب معتبرہ سنیون سے ثابت ہی جو زنکہ بازی کہا تو اوسنی اپنے
اجلہ اصحاب ممدوح کو زنکہ باز کہا کیونکہ اونمین بتصریح صحاح ستہ وغیرہا متعہ رائج تہا اور ابن جریر و ...

کہ مجیب عطریف کی نزدیک متعہ مشروعہ کرنا زنکہ بازرسے ٹھہرا اور اپنی ماں بہن بیٹی بیوپہی خالہ سی نکاح اور تزویج

اور جماع کرنا کہ اوسکی امام شافعی کے نزدیک صحیح ہے کما فی التفسیر الکبیر ورحمۃ الامۃ زنکہ بازی ہوئی ۲ ان ہذہ

کتنی عجب بامجلہ سنیون نے شرم وحیا کو کمال کو پہونچایا اور مجیب عطریف نی ناحق گڑہی گوہ اور کہڑو رسے

۵ اپہاز توا ید وجنین ہا تو سکنے **قال المجیب العطریف** سوا سے متعہ محرّمہ کے انکی بڑون نی ایک متعہ دوری

نکالا ہے کہ دس بیس آدمی ملکر ایک عورت سی متعہ کرین اور اپنی اپنی باری اوسکی ساتھ رہین مصائب النواصب

والا لکہتا ہے کہ یہہ حکم اوس عورت مین ہے جسکا حیض منقطع ہوچکا ہو **اقول** **بعون الله الملک اللطیف**

لعنۃ اللہ علی الکاذبین حاشا وکلا کہ متعہ دوری مذہب حق امامیہ اثنا عشریہ مین جایز ہو یا مصائب النواصب

مین ایسی متعہ کو جایز لکہا ہو یہہ سب افترا مجیب عطریف کا ہی کسو جگہی کہ مطلب کتاب مصائب النواصب کا یہہ نہین

کہ دس بیس آدمی ملکر ایک عورت سی متعہ کرین اور اپنی اپنی باری اوسکی ساتھ رہین شعر فہمی عالم بالا معلوم ہے

بلکہ اوسکا مطلب تو یہی ہے کہ جس عورت کا حیض منقطع ہوچکا ہو اوس عورت سی عدت نکاح متعہ مشروعہ کی

ساقط ہے اگر وہ عورت متعہ یا نکاح کسی مردسی کری تو بعد افتراق کے اوس نا کح سی بطلاق یا اتمام مدت

اوسپر عدت نہین ہے اوسکو اگر چاہے دوسرے مرد سے بی انتظار مدت عدت کی نکاح و متعہ کرنا شرعاً

صحیح ہے اسکو متعہ دوری بایں معنی کہ بلید دہلوی و مجیب عطریف وغیرہ نی سمجہا ہی ہین کہ دس بیس آدمی ملکر ایک

عورت سی متعہ کرین اور اپنی اپنی باری اوسکی ساتھ رہین کسیطرح نہین کہہ سکتی یہہ تو دو متعہ علیحدہ علیحدہ ہوے

اسمین اشتراک دس بیس آدمیونکا ایک متعہ مین کہان ہے اور یہہ جواز متعوں کی بعد دیگری بی انتظار عدت

زن آئسہ کو چونکہ وہ احتمال علوق اور خلط میاہ رجال و خبط انساب سی محفوظ ہے نہ شرعاً برا ہی اور نہ باعث

طعن کسی طاعن کا ہوسکتا ہے مجیب عطریف اپنی خانگی نکاح دوری تو دیکہی اور شرمائی کہ اوسکی مذہب مین جس عورت کا

حیض بہی منقطع نہو چکا ہو اور وہ سن یاس کو بہی نہ پہونچی ہو اور رحم اوسکی احتمال علوق اور اختلاط میاہ رجال

اور خلط انساب سی بہی محفوظ نہو بس بعض صورتون مین اوس عورت سنیہ سی بمذہب سنیان عدت ساقط ہوجاتی

ہی اور جب عدت اوس سے ساقط ہوئی تو دس بیس مرد سنی ایکدن مین اوس عورت سے نکاح دوری بمعنی

مصطلح بلید دہلوی و مجیب عطریف کی کرسکتی ہین اور خلط میاہ رجال ہوکر اوس عورت سنیہ سی ایک بچہ سنی

طرفہ نتیجہ پیدا ہوسکتا ہے رحمہ اللہ علی ہذا المذہب واولی المذہب مین مجیب عطریف اور سب سنیون سی استفتا

کرتا ہون کہ وہ بچہ کس مرد کا شریکا **بینوا توجروا** مجیب عطریف اور سب سنیونکو لازم ہے کہ جواب

اس سفاہت

نزدیک رسی متعہ دوری

۲۴۲

اس استفتا کا بعجلت تمام رقم فرمائیں اور صورت سقوط عدت نکاح کی اور یہی صورت نکاح دوسری سے مسنون گے
مذہب کی موافق یہہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنی جورو کو طلاق بائن دیوے اور بابین عدت کی پہر اوس سے نکاح
کرلی اور اوس نکاح دوسری مین قبل وطی کرنے کی طلاق دی تو امام زفر کی نزدیک کہ شاگرد امام اعظم کا ہے
اوس عورت پر اصلا عدت نہین عدت اوس سے ساقط ہوگئی وہ عورت فورا مرد اجنبی کے ساتھہ بلا انتظار
عدت شرعی کے نکاح کرسکتی ہے اور اوس دوسری ناکح کو فورا وطی اوس عورت کی جایز ہی مثلا
بکر نے اپنی جورو ہندہ کو طلاق باین دی اور پہر بکر نے اوسی ہندہ سے مابین عدت کی نکاح کر لیا اور اوس
نکاح مین ہندہ سے وطی نکی اور قبل وطی کے اوسکو طلاق دی تو عمر کو اوسی وقت نکاح اور وطی ہندہ
زن مطلقہ بکر کے صحیح ہے اور بعد ایک ساعت کی عمر نے بہی بعد جماع کرنے کی ہندہ مذکورہ کو طلاق بائن
دی اور پہر بین العدہ اوسی ہندہ سے نکاح کیا اور قبل وطی کے طلاق دی تو خالد کو اوسیوقت نکاح و وطی
ہندہ مذکورہ مطلقہ عمر کے ساتھہ صحیح ہے اور بعد ایکساعت کی خالد نے بعد جماع کرنے کی ہندہ مذکورہ کو
طلاق دی اور پہر ابین عدت اوس سے نکاح کرکے قبل وطی کے طلاق دی تو زید کو اوسیوقت نکاح و وطی
ہندہ مذکورہ سے صحیح ہے وھلم جرا عجیب ظریف اپنی آنکھین کہولکر دیکہی کہ اوسکی یہان زن بالغہ سنیہ ۲۴۳
سے جسکا حیض منقطع ہوا ہوا اور وہ سن یاس کو بہی نہ پہونچی تو دس بیس مرد ملکر نکاح دوری کرسکتی ہین اور زنا
اپنی مارسے اوسکی ساتھہ رہ سکتی ہین اور اوس زن بالغہ سنیہ اور دسون مردسنی سے بچہ ابن کثیر پیدا
ہوسکتا ہے فی شرح الوقایۃ ولو نکح معتدتہ من بائن وطلق قبل الوطی فعلیہ مہر تام
وعدۃ مستقلۃ ھذا لابی حنیفۃ وابو یوسف فان اثر الوطی فی النکاح الاول باق وھو العدۃ
فصار کان الوطی حاصل فی ھذا النکاح وعند محمد یجب علیہ نصف المہر وعلیہا اتمام
العدۃ الاولی فقط ولا عدۃ للطلاق الثانی لان الزوج طلقہا قبل الوطی فیہ وعند
زفر لا عدۃ علیہا اصلا انتہی یعنی جب کوئی اپنی جورو کو طلاق باین دیوی پہر آپ قبل اتمام مدت عدت
کی اوس سے نکاح کری اور اس نکاح دوسری مین قبل وطی کے اوسکو طلاق دی تو امام زفر کے نزدیک
کوئی عدت اوس عورت پر نہین ہے وفی صول عمادی ان اصحاب ابی حنیفۃ یقولون ان کل قول
قلنا بہ فقد کان قولا لابی حنیفۃ یعنی اصحاب ابو حنیفہ کہتی ہین کہ ہم جو قول کہتی ہین وہ قول ابو حنیفہ
کا ہی تو یہہ قول امام زفر صاحب ابو حنیفہ کا سقوط عدت قول ابو حنیفہ ہی کا ہے اور رشید ان حنیفہ

جو حاربستان شوکت عمریہ ہین تجہل یا تجاہل انکار لزوم نکاح دوری کا اس عبارت شرح وقایہ سے کیا ہے دیں اوسکی جہالت کی یہ ہے کسو سطی کہ ہر غبی وذکی اس عبارت شرح وقایہ سے سمجہہ سکتا ہی کہ امام زفر کے نزدیک صورت مذکورہ مین عورتسی عدت ساقط ہی اور جب سقوط عدت پایا گیا تو نکاح دوسرا لامحالہ پایا جائیگا اکسو سطی کر مخفی نہین کہ [illegible] لزوم نکاح دوری کا محض سقوط عدت سے ہے کذا افاد المجتہد المجدد الاوحد دام ظلہ العالی فی الضربۃ الحیدریۃ لکسر الشوکۃ العمریۃ **قال** العجیب الغطریف جامع عباسی مین ہے کہ اپنی لونڈی کو کسی پر حلال کر دینا درست ہے اور تفخر و مباہات لکھا کہ یہہ خوبی فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ ہی سے ہے ارشاد الاذہان مین ہے کہ اپنی لونڈی یا ام الولد یا مدبر کا کسی پر مباح کرنا منع نہین **اقول** بفضل لطیف اللطیف مجیب غطریف نی ان مسائل کو تحفہ مسروقہ سے سرقہ کیا ہی سلاماً صاحب تحفہ کی کہ مصداق من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا تہا ہی کہ ہی ہوتے تہین مجیب غطریف کو کیا ہوا کہ ایسی مسائل کو کہ مثل اوسکی بلکہ اشنع وافحش اوس سے علمای علماء سنیہ کے نزدیک جائز بلکہ معمول و مروج ہے مقام طعن مین ذکر کیا مجیب نے کیا مثل مشہور کا ترمی بالحجارۃ من کان بیتہ من الزجاجۃ سنی سنی بجملہ حلال کرنا اپنی لونڈی کا کسی پر کہ اسکو تحلیل کہتی مین مذہب حق امامیہ مین بجمیع شروط جائز و مشروع ہے از منجملہ اون شروط کے ایجاب و قبول ہے مذہب حق مین تحلیل نہین ہوتے بخلاف اکابر سنیوں کی کہ اونکی نزدیک تحلیل جاریہ بغیر ایجاب و قبول کے جائز بلکہ معمول و مروج ہی چنانچہ عطا ابن ابی رباح کہ اجلہ تابعین اور مشایخ و اساتذہ و ممدوحین امام اعظم سنیوں سے ہے اور امام اعظم و سکو افضل اپنے ملاقاتیون مین کہتا ہی سو وہی عطا اپنی لونڈیونکو اپنی مہمانون کی پاس مباشرت کی لیی بہیجتا تہا شیخ عبد الحق دہلوی نے رجال مشکوۃ مین لکھا ہی کہ ابو حنیفہ نے عطا کی حق مین کہا ہے ما رأیت فی من لقیت افضل من عطا ابن ابی رباح اور یہی شیخ مذکور نے رجال مشکوۃ مین ترجمہ عطا ابن ابی رباح مین یہہ بہی لکہا ہے وکان احد الاعلام من اجلاء الفقہاء وکان ثقۃ فقیہا عالما کثیر الحدیث اور طبقات تابعین مین اوسکی احوال مین مرقوم ہے کہ منصب فتا اور فقاہت کا مکہ مین منحصر مجاہد اور عطا مین تہا اور طبقات تابعین مین یہہ ہے مسطور ہے کہ از عطا و حکم غریب در فقہ مرویست حکم دوم تجویز ویست وطی جواری را باذن ارباب و صاحبان شان و گویند وی کنیزان خود را بمہمانان میفرستاد تا ہر فعل کہ خواہند با ایشان بجا آرند اور ابن خلکان نے وفیات الاعیان مین لکہا ہے نقلا صحیحا عن عطا انہ کان

یرے ومن الجواری باذن اربابھن وحکی ابو الفرج الحلبی ان عطا کان یبعث بجواریہ الی
ضیافہ منتہی جناب منصف لوگ دیکھیں کہ عطا سا فقیہ مفتی مکہ معظمہ اور ممدوح امام اعظم سنیان اور ثقہ اور احد الائمہ
اور احد اعلام الفقہا حبیب اپنی لونڈیونکو اپنی مہمانون کی پاس وطی کے واسطے بغیر ایجاب وقبول کے بھیجتا ہو تو مجیب
عطریف کو امامیہ پر تحلیل جوارے مین کہ ایجاب وقبول منجملہ اوسکی شروط کے ہی طعن کرنا داد بیجاپنے کی دینا ہے
اور حقیقت مین طعن ہے ممدوح ابحنیفہ بلکہ خود ابی حنیفہ پر کیونکہ ابو حنیفہ عطا کو ما وصف ارتکاب ایسی افعال
شنیعہ کے سب اپنی ملاقاتیون سے افضل کہتا ہی تو لامحالہ اوسکی اس فعل شنیع کو برا جانتا تو اوسکی اسقدر
مدح نکرتا بلکہ اشمیزاز خاطر اوسکی اس فعل شنیع سی ظاہر کرتا واذلیس فلیس یا بجملہ تحلیل شرعی مین کوئی شناعت
شرعی اور عرفی نہین ہے اور تحلیل مین کنیز اور ام الولد اور مدبر یکسان ہین اور بڑا لطیفہ یہہ ہے کہ مزنی
اور ابن جریر طبری کی نزدیک دو علما سے اعلام سنیوسنی ہین قرض دینا کنیز کا اور مستعرض یعنی قرض لینی
والی کو اوس کنیز قرضی لی ہوئی سے وطی کرنا جائز ہے کتاب رحمۃ الامہ فی اختلاف الایمہ مین کہ کتب معتمدہ
سنیوسنی سے موجود ہے قال المزنی وابن جریر الطبری یجوز قرض الاماء اللواتی یجوز للمقترض
وطیھن **قال** المجیب العطریف استبصار مین ہے کہ عاریت دینا فرج کا روا ہے **اقول** بفضل العلی
اللطیف یہہ افترا ہے بہت اور بہتان محض ہے حاشا وکلا کہ مذہب حق امامیہ مین عاریت دینا فرج کا روا ہو
جامع عباسی مین فرماتی ہین وعاریت کردن کنیز جہت تمتع از وبغیر آنکہ لفظ تحلیل یا اباحت گوید جائز
نیست اور شیخ شہید ثانی علیہ الرحمہ شرح شرایع مین فرماتی ہین واما استعارتھا ای الجاریۃ للاستمتاع
فغیر جائز بالاجماع یا بجملہ اعارہ اور استعارہ فرج کا مذہب امامیہ مین بالاجماع غیر جائز ہے اور
تحلیل سے مذہب حق مین بلفظ عاریت جایز نہین ہے صاحب شرایع علیہ الرحمہ فرماتی ہین ولا یباح
بلفظ العاریۃ بخلاف سنیونکی کہ اونکی بیان کرخی کے نزدیک کہ شاگرد اعظم امام اعظم سنیونکا ہے
نکاح بلفظ عاریت منعقد ہو جاتا ہے ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا + فی شرح الکنز ولا ینعقد
النکاح بلفظ الاجارۃ والاعارۃ فی الصحیح خلافاً للکرخی انتہی یہہ محصل ہے کلام صاحب نزہۃ
علیہ الرحمہ کا اور مجیب عطریف نی استبصار کا حوالہ جو لیا ہے تصحیح النقل اوسکی سردست نہو سکی غالباً
یہہ نقل بھی مثل اور نقلون کے بی اصل ہوگے اور بر تقدیر تنزل وتسلیم **اولاً** کلام کو اوسکی رواۃ
کی وثوق اور عدالت مین گنجایش ہے **ثانیاً** قطع نظر ان امور کے حال اوسکا مثل روایات تجسیم وتشبیہ کی

ستہا بجا ہی فالجواب الجواب **قال المجیب اللطیف** و بالاجماع وقف کرنا فرج جاریہ کا شیعوں کے مذہب مین درست ہی اور خرچی و مثل نوشجان کرنا حلال طیب رحمۃ اللہ علی ہذا المذہب **قول** فضل العلی اللطیف مجیب عطریف نی ما تقفا سے معترے دہلوی کے یہہ طعن بہی بے تحقیق دی سسند لکہد یا مجیب عطریف کو کیا نہین معلوم کہ نوہی قول کسی قائل کا بغیر سند کے قابل قبول ولایق احتجاج کی نہین ہوتا **ص** بی اصل بات ہتر کرنیکا ضرط ہے * بالجملہ وقف کرنا فرج جاریہ کا مذہب امامیہ مین ہرگز کسی مجتہد و فقیہ کے نزدیک جائز نہین ہی اور اسکو جایز بالاجماع کہنا کذب و غدر مین شیطان پر تفوق کرنا ہے البتہ وقف کرنا جواریے و عبید کا مصالح مومنین کے لئی مذہب امامیہ مین بہی مثل مذہب سنیونکی جایز ہے فتاوائے عالمگیرے مین ہے وقف الجواری والغلمان علی مصالح الرباط یجوز اور خرچی نوشجان کرنا کام ابوحنیفہ امام اعظم کا اور سنیونکا ہے جب اوسکی نزدیک اجارہ فرج کا جائز ہے تو اجرت اوسکی کہ عبارت خرچی سے ہی خواہ مخواہ نوشجان اوسکو مقلدین کو ہوگے غزالے امام سنیونکی کتاب منخول مین مطاعن ابو حنیفہ مین لکہتا واما الفروج فانہ مہد قواعد اسقط الحد بہا مثل الاجارۃ وزعم انہا داریۃ یعنی ابو حنیفہ نے قواعد شرعی جو عصمت فروج کی لئی شارع لی مقرر کئی تہی اونکو منہدم کر دیا اور اسقاط حد کی لئی قواعد بنائی جیساکہ اجارہ فروج کو سقوط حد کے لئی جایز جانا اور اوسکو صحیح اور شایع زعم کیا اسصورت مین امام اعظم سنیونکی نزدیک اجرت اس اجارہ کی کہ عبارت خرچی سے ہی حلال وطیب ہے سنیونکو گوارا و نوشجان ہو ہنیئًا و مریئًا اور یہہ خرچی و اجرت اجارہ فروج کی مثل اوس مہر کے ہی جو وجب ہوتا ہے سنیونکی امام اعظم کے نزدیک اوس شخص پر جو اپنی ماں بہن خالہ پہوپہی بیٹی سے نکاح کری فی الہدایہ من تزوج امرءۃ لا یحل لہ نکاحہا بان کانت من ذوی محارمہ بنیہ کامہ او بنتہ فوطیہا لم یجب علیہ الحد عند ابی حنیفہ وسفیان الثوری و زفر وان قال علمت انہا علی حرام ولکن یجب المہر یعنی جو مرد اپنی نکاح اپنی ماں بہن بیٹی کے ساتہہ کرے اور اوسکی ساتہہ وطی بہی کری اور اوسکو حرام بہی جانتا ہو اوسپر حد نہین ابو حنیفہ اور سفیان ثوری اور زفر کے نزدیک اور مہر واجب ہے رحمۃ اللہ علی ہذا المذہب علاوہ بران مجیب عطریف یہہ تو بتادے کہ نکاح مرد مشرقی کا زن مغربیہ کے ساتہہ جب منعقد ہوا اور وہ زن مغربیہ بغیر امکان وطی زوج مشرقی کے بچی جنی اور وہ بچی اوسی زوج مشرقی کو جو طین کما فی التفسیر الکبیر و رحمۃ الامۃ تو یہہ فرج زن مغربیہ سنیہ کی کہین عاریت گئی یا وقف ہوئی یا اجارہ

فرج سنیونکی مباح ہے

ماں بہن بیٹی کی فرج سنیوں کے یہاں حلال ہے

یا رہن وغیرہ میں ایا گیا ہوا اور وہ بھی جو بغیر محنت وطی کے مرد مشرف کو ملی جورو کی حرمت میں ملی یا کسی اور
سبب سے ہاتھ لگی مفصل ارشاد ہو **قال المجیب الغطریف** استبصار میں ہے کہ عورت کی دبر میں جماع نقص نہیں
اقول بفضل العلی اللطیف قطع نظر اس امر کی کہ مسئلہ وطی فی الدبر کا مذہب حق امامیہ
میں مختلف ہے یعنی بعض علما کے نزدیک حرام اور بعضی کے نزدیک مکروہ کراہت شدیدہ مغلظ نزدیک بحرام ہے
بحاسہ فقہائے مالک امام سنیونکی نزدیک حلال بے کراہت ہے اور خلیفہ زادہ افقہ و اورع اصحاب نبیان کا
اور نافع کا اور اکثر اکابر سنیونکا بھی یہی مذہب ہے بلکہ اکابر سنیہ اس فعل شنیع کی مرتکب بھی ہوتے
رہے ہیں اس صورت میں مجیب غطریف کو الحق بر باین مسئلہ طعن کرنا خود مطعون ہونا اور کشف قبائح
بزرگوں کے کرانا ہے ۵ ہنیاز تو آید و چنین ہا تو کنی جواب یہی تفصیل مسئلہ مذکور کے مذہب حق
امامیہ اثنا عشریہ میں منصف لوگ سنیں اور جو نشے کے پیشہ ہیں نہو کین کہ بعض علما اوسکو حرام جانتے
ہیں اور بعض مکروہ بکراہت شدیدہ مغلظہ کہ قریب بحرام ہے فی شرح اللمعہ الوطی فی دبرها مکروہ کراهة
مغلظة من غیر تحریم علی اشهر القولین والروایتین وظاهر آیة الحرث و فی روایة
سدیر یحرم لانه روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ انہ قال محاش النساء علی امتی حرام
اور شرایع الاسلام میں یوں ہے الوطی فی الدبر فیه روایتان احدهما الجواز وهی المشهورة بین
الاصحاب لکن علی کراهة شدیدة اور جامع عباسی میں اقسام دخول مکروہ میں فرماتی ہیں مقعد همه
دخول کردن زن است و مالک که یکی از علمای سنیانست بر بیت دفته و بعضی مجتهدین این دخول را حرام میدانند
بالجملہ حرمت یا کراہت مغلظہ وطی کے فی الدبر کے علی اختلاف القولین مذہب امامیہ میں ان عبارتوں سے ظاہر
و باہر ہے اب مجیب غطریف اپنی عیوب خانگی کو دیکھیں اور سر اپنا جھکائیں کہ اوسکی بزرگ اس فعل شنیع
کو حلال جانتی ہیں اور اوسکی مرتکب بھی ہوتے ہیں اور اس عیب کو ہنر بھی سمجھتی ہیں کہ اوسکی ایجاد
کو بفخر و مباہات بیان کرتی ہیں جلال الدین سیوطی تفسیر درمنثور میں لکھتا ہے اخرج الطحاوی من طریق
اصبغ بن الفرج عن عبد الرحمن بن القاسم قال ما ادرکت احدا اقتدی به فی دینی یشک
فی انه حلال یعنی وطی المرأة فی دبرها ثم قرأ نساؤکم حرث لکم الآیة ثم **قال** فای شیء
ابین من هذا یعنی عبد الرحمن بن قاسم نے کہا میں نے اپنی شیخ و مقتدا کو نہیں پایا کہ اوسکو شک
ہو حلال ہونے میں وطی فی الدبر کے واخرج اسحق بن راهویه فی مسنده والنسائی والبخاری

وابن جریر عن نافع قال قرأت ذات یوم نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم قال ابن عمر اتدری فیم نزلت هذه الآیة قلت لا قال نزلت فی اتیان النساء فی ادبارهن
واخرج البخاری وابن جریر عن ابن عمر قال فاتوا حرثکم انی شئتم قال فی الدبر
یعنی عمر نے کہا کہ آیہ مذکورہ وطی فی الدبر مین نازل ہوئی ہے واخرج ابن جریر عن ابن ملیکه
انه سئل عن اتیان النساء فی ادبارهن فقال فذا ردتن من جاریة البارحة فاعتاص
علی فاستعنت بدهن یعنی ابن ملیکه سے کسی نے مسئله وطی فی الدبر کا پوچھا ابن ملیکه نے جواب
مین کہا کہ شب گذشتہ کو مین نے ارادہ وطی فی الدبر کا ایک لونڈی سے کیا جب دخول دشوار ہوا تو مین نے
استعانت روغن سے لی واخرج الخطیب فی روایة مالک عن ابی سلیمان الجورجانی قال سألت
مالک بن انس عن وطی الحلائل فی ادبارها فقال الساعة غسلت راسی منه یعنی سلیمان کہتا ہے
کہ مین نے مالک بن انس سے مسئله وطی فی الدبر کا پوچھا مالک نے کہا مین نے ابہی اسی فعل کا غسل
کیا ہے سبحان اللہ کیا خوب کردار ہی سنیون کے بزرگون کے عجیب عجائب اس فخر ومباہات کے
بزرگون ابن ملیکه اور مالک بن انس کو دیکھیا اور شرمائی لاکن یقین ہے کہ وہ شرمائی گا شرم جو کتی ہیت (۲۴۸
رہیش مردان باید قال المجیب الظریف کلینی وغیرہ مین لکھا ہے کہ عورتکو برہنہ کرکر اوسکی
ستر کا دیکھنا بہتر اس سے لذت نہین اقول بفضل العلی اللطیف زن وشوہر باہم بالاتفاق محرم
ہین دیکھنا ایک کے عورتکا دوسری کو شریعت مقدسہ مین جایز ہے مجیب ظریف عجب چیز ہے جو ایسے
تعریضات بیجا لکھتا ہے اوسکو اپنی گہر کے بہی خبر نہین کہ اوسکی چارون اماموں کی نزدیک دیکھنا ایک عورت کا
دوسرے کو جایز ہی کتاب رحمة الامة فی اختلاف الائمة مین کہتا ہے والاصح من مذهب الشافعی
جواز النظر الی فرج الزوجة والامة وعکسه وبذلک قال مالک وابو حنیفة واحمد
یعنی دیکھنا فرج زوجہ وکنیز کا مردکو اور دیکھنا فرج مرد کا زوجہ وکنیز کو چارون اماموں سنیون کے
نزدیک جایز ہے بہلا یہان تک توخیر ہے طرفہ اسبر مدیہ ہے کہ سنیونکی نزدیک دیکھنا غیر محرم کا بہی
جایز ہے اوسی کتاب رحمة الامة مین ہے واذا قصد نکاح امرأة لیس نظره الی وجهها
وکفیها بالاتفاق وقال داؤد بجوازها الی سائر جسدها سوی السوئتین یعنی جب عورت کے
ساتھہ نکاح کرنیکا ارادہ ہو تو قبل نکاح کی دیکھنا اوسکی مونہہ اور ہتھیلیونکا مسنون ہے بالاتفاق اور داؤد

نزدیک اونکی سارے بدن کا دیکھنا سوا شرمگاہ عورتین کی جائز ہے اور اس سے بھی بڑھ کے سنی کہ
سنیونکی مذہب مین مرد اجنبی کو دیکھنا ساری بدن عورت کا اور ختنہ کرنا عورت کا جائز ہے ملا علی
قاری کہ علماے اعلام و معتمد سنیونسی ہے مرقات شرح مشکوۃ مین لکھتا ہے فی خروج عما
ما دون غیر المحرم ما ینضا عند الضرورۃ لختنہ و فیصد لختان قال الطیبی یجوز للاجنبی
النظر الی جمیع بدنہا للضرورۃ والمعالجۃ سبحان اللہ محرم کی بدن دیکھنا تو مجیب غطریف کے
نزدیک باعث طعن کا ٹھہرا اور غیر محرم و اجنبی کو ختنہ کرنا زن اجنبیہ کا اور اوسکا سارا بدن دیکھنا باعث
طعن کا نہوا اور اوسی مرقات مین ہے وقت الختان من سبع سنین الی عشرۃ یعنی وقت ختنہ
کرنے کا سات برس کی عمر سے بیس برس تک ہے اب اس صورت مین کہ وہ عورت جسکا ختنہ ہوا تھا
برسکی اگر فرض کیجاوی تب بھی اجنبی کو اوسکا عورت دیکھنا خالی شناعت سی نہین چہ جائکہ بیس
کی عمر تک جائز ہو مجیب غطریف کی نادانی پر کمال حیرت ہے کہ اوسنی ناحق کیون اپنی لسنت عورت
(۲۴۹)
و قبایح کرواے اور چونکہ مودا ے حب من دنیا کم الطیب و النساء و قرۃ عینی فی الصلوۃ
کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا ہے نسوان بالطبع محبوب رجال ہین اوسکی اعضا کا محرم کو
برہنہ کرکے دیکھنا اگر موجب مسرت و لذت رجال کا ہو تو موجب طعن کا نہین ہوسکتا باعث طعن کا
وہ البتہ ہے جو افلح دیکھتا تھا قال المجیب اللطیف علیہ المتقین مین ہے کہ بوسہ لینا فرج کا درست ہے
اقول بفضل العلی اللطیف درست ہونا بوسہ فرج کا مستلزم اوسکا بوسہ لینی کو نہین ہے کسواسطے
کہ لازم نہین کہ جو امر جائز ہو وہ خواہ مخواہ عمل مین بھی آوی اور ظاہر ہے کہ عورت اور سب اعضا اوسکی بالطبع
محبوب رجال ہین اور جملہ رجال جنکی رجولیت کامل اور تانث و تخنث سی پاک ہین محبت نسوان پر مجبور ہین اور
ہنگام اختلاط کے اکثر حرکات اضطراری واقع ہوتی ہین شارع نی بمقتضای کمال رحمت اور شفقت کی صورت
مسئلہ کے بتادی لاکن اوسکا ایقاع اور عمل مین لانا ضرور نہین ہے کہ مجیب غطریف کی نزدیک جواز کسی امر کا
مستلزم اوسکی عمل و ایقاع کو ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا امام اعظم اور سب سنی حالت وضو
مین فرج و ذکر غیرون کی چھوا کرتی ہین کتاب رحمۃ الامہ فی اختلاف الایمہ مین لکھا ہی مس فرج غیرہ قال ابو حنیفہ
لا ینقض وضوء الماس و الملموس علی کل حال یعنی چھونا ذکر و فرج غیر کا حالت وضو مین درست ہے
کہ ناقض وضو کا نہین نہ چھونی والی کے وضو کا نہ جسکا چھوا گیا منصف لوگ دیکھین کہ حلیۃ المتقین کتاب احادیث

ماہیت میں تو بوسہ لینا فرج اپنی منکوحہ اور کنیزکا کہ یہہ دونون بالاتفاق محرم ہین اور امر مذکور رغبت نسا اور
اور بکمال رجولیت پر دال ہے ہنگام اختلاط کی درست لکھا ہے مگر سنیونکی مذہب مین تو بڑا اندہیر ہے کہ حالت
وضو مین چہونا فرج و ذکر اجنبی و اجنبیہ کا کہ بالاتفاق حرام ہی اور شعار حرام کارون اور مسخرون اور لوسیون
کا ہے ہنگام تہیہ و ادا دگی نماز کے درست لکھا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہان تو شیطان کی بہی کان
کٹ گئی ہ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا * اور جس صورت مین کہ مجیب غطریف کی دقت نظر مین جواز
کسی امر کا مستلزم اوسکی ایقاع و وقوع کو ہے تو سب سنی حنفی مع مجیب غطریف کے چہوا کرتی ہونگی ذکر و فرج
اجنبی و اجنبیہ کو اور اس صورت مین جو کچھ کہ ٹہرتے ہین ظاہر ہے ہم نہین کہہ سکتی وہ مختار ہے آپکو اور اپنے
ہم مذہبون کو جو چاہی سو ٹہراوین ہان اتنا ہم بہی کہتی ہین کہ اونکو سنت حضرت عمر پر چلنا اونکی سعادت
ہی **قال** المجیب الغطریف ایک شیعہ معتبر نے مری روبرو کہا کہ شرایع کے شرح مین لکہا ہے کہ عورت کے
فرج پر تیمم کرنا مضایقہ نہین **اقول** بفضل العلی اللطیف معلوم ہوا کہ وہ شیعہ معتبر تہہول اور مجیب غطریف
سادہ لوح ہے اوس شیعہ معتبر نے مجیب غطریف پہ در پردہ یہی کہی کسو اسطی کہ جاہل و فاضل اور
ہر کس و ناکس کو معلوم ہے کہ موافق آیہ وافی ہدایہ فتیمموا صعیدا طیبا کی تیمم خاک پر یا خاک آلودہ (۲۵
چیز پر ہوتا ہے سو فرج زن و مرد شیعونکی کہ استنجا مین ونکی یہان پانی مستعمل ہے خاک سے پاک
و صاف ہے تو اونکی یہان تو تیمم فرج پر غیر ممکن ہے لاکن ذکر اور فرج مرد و عورت سنیونکی کہ کلوخ لینا
اونکا شعار ہے آلودہ بخاک ہوتی ہین تو اونکی یہان تیمم فرج عورت پر ہوسکتا ہی واہ واہ کیا صورت
سہولت تیمم کے ہاتہ لگی اور اگر کوئے سنی راہ نادانی کہی کہ عورات کلوخ نہین لیستی ہین تو ہم کہین گے
سلمنا وہ کلوخ نہین لیستی مگر مرد اونکی جو کلوخ لیستی ہین اور گہر یون سر ذکر کو کلوخ سے رگڑتی ہین
سر ذکر اونکا آلودہ بخاک ہوتا ہے اور ہنگام التقای ختانین کے خاک ذکر مرد کی فرج عورت پر ہو بجکر تیمم
کی واسطی کافی ہو جاتی ہے بالجملہ شیعہ معتبر کو خوب سوجہی اور بیچارہ مجیب غطریف سادہ لوحی سے نسمجہا
اور نہین ظلم نہین عقل کے کوتاہ ہے **قال** المجیب الغطریف خلاصۃ المذہب وغیرہ مین ہے کہ جنبی لونڈے
کی فلان کے تو اوسکی وجوب غسل لعد فساد صوم مین تردد ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف مجیب غطریف
نی ذکر ان مسائل مین ناحق خامہ فرسائی کے اور جہالت اپنی ظاہر کے کسو اسطی کہ سنیون کے یہان اشنع
اور افحش اس سے بہت مسائل موجود ہین لا یجوز للمجانۃ من کان مبتۃ من الرجاجۃ مشہور ہے

فی مذکورہ

فعل مذکور سے اگر امامیہ کی بیان وجوب غسل اور فساد صوم مین تردد ہے تو سنیون کی بیان اوس سی اشنع
مین کچھہ تردد نہین عدم وجوب غسل اور عدم فساد صوم مذہب سنیون بی تردد ہے تفصیل اس اجمال کے
یہہ ہے کہ سنیونکی مذہب مین زن صغیرہ اور بہایم او میتہ کے فلان کرنی سے غسل بہی واجب نہین ہوتا صوم
بہی نہین جاتا حج بہی فاسد نہین ہوتا اور وطی فے الدبر سے بہی حج فاسد نہین ہوتا فتاوای قاضی خان مین
لکہا ہے والایلاج فی البہایم لا یوجب الغسل مالم ینزل والایلاج فی المیتۃ فی البہایم و کذا
الایلاج فی الصغیرۃ التی لا یجامع مثلہا لا یوجب الغسل فی قول محمد بلا انزال اور یہی
فتاوای مذکور مین ہے وان اولج بہیمۃ او میتۃ ولم ینزل لا یفسد صومہ ولا یلزمہ
الغسل اور یہی اوسی فتاوی مین ہے وفی روایۃ عن ابی حنیفۃ الوطی فی الدبر لا یفسد الحج
واذا وطی البہیمۃ وانزل کان علیہ الدم ولا یفسد حجہ وان لم ینزل لا شئی علیہ اور ہدایہ
و شرح وقایہ مین بحث صوم مین ہے لا وطی بہیمۃ بلا انزال یعنی وطی بہایم اور وطی میتہ اور وطی
صغیرہ بلا انزال موجب غسل نہین اور وطی فے الدبر با انزال و بلا انزال مفسد حج نہین اور وطی بہیمہ بہی با
انزال و بلا انزال مفسد حج نہین اور وطی بہیمہ بہی با انزال و بلا انزال مفسد صوم نہین مجیب عطا لیف ان مسائل (۱۸
سی جاہل ہے یا تجاہل کرتا ہے **قال** مجیب لطایف شرایع مین ہے کہ کہانا پینا حالت نماز مین منع
نہین **اقول** بتفضل العلی اللطیف اولا یہہ کلام مجیب عطریف کا صریح ہے اہل مرمین کہ شرایع مین
مرقوم ہے کہ کہانا پینا حالت نماز مین علی الاطلاق اور بالاتفاق منع نہین ہے حال آنکہ یہہ افترا ہے
بحت ہے کسواسطی کہ عبارت شرایع مین مصرح ہے کہ کہانا پینا حالت نماز مین مختلف فیہ ہے بعض کے
نزدیک مبطل نماز ہے بعض کے نزدیک مبطل نہین ہے جبکہ مستلزم فعل کثیر کو نہو کیونکہ درصورت
استلزام فعل کثیر کے بالاتفاق مبطل نماز ہے صاحب شرایع علیہ الرحمہ نے قواطع صلوۃ کو دو قسم
لکہا ہے ایک قسم تو وہ ہے کہ فعل اوسکا مبطل نماز ہی عمداً ہو وہ فعل یا سہواً اور دوسرے قسم
وہ ہے کہ اگر عمداً ہو تو مبطل ہے اور اسی قسم مین ارقام فرمایا ہے وان یفعل فعلاً کثیراً
لیس من الصلوۃ والبکاء لشئی من امور الدنیا والاکل والشرب علی قول اور مطلب اس عبارت کا
کچھہ دقیق نہین ہر کوئی سمجھہ سکتا ہے کہ کہانا پینا حالت نماز مین اس عبارت سی مختلف فیہ معلوم
ہوتا ہے اور وہ بہی اوسی صورت مین کہ مستلزم فعل کثیر کو نہو اور درصورتیکہ فعل کثیر کو مستلزم ہو کا نغ

اور مسکا مبطل ہونا مجمع علیہ ہے تا بینا سینوںکی یہان بہی تو لکہا ہا کہ ہانا اور پانی پینا اور دانتونکا خون
پی جانا اور قی کا نگل لینا حالت نماز مین جائز ہے مجیب غطریف پر ان مسائل کو کیون بہول گیا احمد حنبل
امام جہانکی نزدیک نماز نافلہ مین کہانا اور پینا اور نماز فریضہ مین پانی پینا مبطل نماز نہین ہے اور
ابو حنیفہ امام اعظم سینونکی نزدیک نگلنا بعض لقمہ کا اور نگلنا خون دندان اور قی کا حالت نماز مین جائز
مبطل نماز نہین کتاب رحمۃ الامۃ مین ہے وان اکل و شرب عامداً بطلت صلوتہ عند الثلثۃ
واختلفت الروایات عن احمد و المشہور عنہ انہ قال یبطل الفریضۃ دون النافلۃ الا فی
الشرب فانہ سہل و حکی عن سعید بن جبیر انہ شرب فی النافلۃ وعن طاؤس انہ لا باس
بشرب الماء اور برجندی شرح مختصر وقایہ مین ہے ولو اکل بعض اللقمۃ وبقی البعض فی فمہ
فشرع فی الصلوٰۃ فابتلع لا تفسد صلوتہ اور فتاوی عالمگیری مین ہے ولو ابتلع دماً
خرج من اسنانہ لم تفسد صلوتہ اذا لم یکن ملاء الفم کذا فی فتاوی قاضیخان و
الخلاصۃ والمحیط اور بہی فتاوی عالمگیری مین ہے ان قاء ملاء الفم وابتلع وھو یقدر
علی طرحہ تفسد صلوتہ وان لم یکن ملاء الفم لا تفسد صلوتہ فی قول ابی یوسف کذا (۱۵۲)
فی فتاوی قاضیخان **قال** المجیب الغطریف استبصار مین ہے کہ ہمین نماز مین خصیونسے کہیلنا حرام
مین **اقول** بفضل العلی اللطیف بصحیح النقل بسبب موجود ہونی استبصار کی عمل مین نہین آتے
غالب یہہ ہے کہ مجیب نے موافق اپنی عادت کی افترا و مغالطہ و خبط و تلبیس و تلبیسات ... مین ...
ہوگئے اور برتقدیر تسلیم پائی جانی حدیث مذکور کے کتاب مذکور مین اور ... صحیح ... اسکی ...
کلام کو محال ہے ثانیاً ہم کہتی ہین کہ حرمت امر مذکور کی ثابت ... مکروہ ہونی ... مبطل
شبہہ نہین ہے کسو سطی کہ کہیلنا علی الخصوص خصیونسی نماز بلکہ غیر نماز مین فعل عبث ہے اور ارتکاب فعل
عبث کا علی الخصوص حالت نماز مین مکروہ ہے بلکہ شعار مومنین کا نہین اور اگر فعل کثیر ہوجاوی تو حرام
و مبطل نماز ہوگا شرح لمعہ مین فرماتی ہین ویکرہ الالتفات یمیناً و شمالاً والتمطی والعبث
الی آخر ما قال اور یہہ امر تو ظاہر ہے کہ حرام یا مکروہ ہونا کسی شئی کا نماز مین مستلزم اوسکی
ایقاع کو نماز مین نہین ہے مجیب غطریف عبث عبث ایسی امور کا متعرض ہوا کہ مثل اسکی بلکہ اشنع
اس سے خود مجیب غطریف کی مذہب مین موجود ہے بہلا استبصار مین تو برتقدیر ... وہمین ہوا اگر

لکھا ہی تو اپنی معشوقوں کی کہیلنا لکھا ہے سینوں کی بیان تو یہ ہین نماز مین فروج جنبیہ کا دیکھنا کہ خشوع و خضوع اوس
سی ہے جائز لکھا ہے فتاوای قاضیخان مین ہے ان نظر المصلی الی فرج امرأة بشہوة حرمت
علیہ امہا و بنتہا ولو نظر الی فرج ام امرأتہ حرمت علیہ امرأتہ و لو نظر الی فرج امرأة
التی طلقہا طلاقا رجعیا یصیر مراجعا ولا تفسد صلوتہ فی الوجوہ کلہا فی قول ابی حنیفہ
انتہی اور چونکہ زعم مجیب عظرایف مین جواز کسی شی کا مستلزم اوسکی ایقاع کو ہے امام اعظم سینوں کی اور سب کے
حالت نماز مین فروج جنبیات کی دیکھا کرتی ہونگی سبحان اللہ کیا خوب نماز ہی ورکہا اچھا وقت فروج جنبیہ
دیکھنی کا امام سینوں کی اور سینوں کی ہاتھ لگا اب سینوں کو واجب ہی کہ اس شعر لسان الغیب کو اپنا ورد و ظیفہ اپنی
نماز کے بعد کرین ع نامردان روسوی کعبہ چون آریم چون ٭ روسوی خانۂ خمار دارد پیر ما ع ما محلہ حالت
نماز مین فروج جنبیہ کا دیکھنا اور وہ بات وجب لازعان عضو الصار کہ مسعی چشم پوشی کرنا کام انہین جیسوں
کا ہے **قال** مجیب عظرایف ور نہ مسند تو انکی بیان تھا ہے کہ اگر کوئی بی ضرورت برہنہ ہو کر سر
اور خصیتین پر مٹی لگالی اور نماز پڑہے تو ہو سکتا ہے **اقول** یعنی للمصنف **قولا** بہ افترا
۸۳ مخفی ہے کہ گروہ حنفیہ پر یہ ہین مفتریات ہیں مذہب حق امامیہ مین ستر عورتین کا ذرہ ضرورت کی مٹی سی کرنا ہرگز ہرگز
نہین جاشا وکلا ہان جسوقت مین کہ مصلی کپڑا وغیرہ ستر عورت کی لیی نہ پاوی تو اوسوقت مین نظر بنا عدہ
الضرورت تبیح المحظورات کی جسطرح ستر عورت کرسکی کری صاحب نزہہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ نی اسکی جواب مین
یون ارقام فرمایا ہے کہ سارق دہلوی علیہ ما علیہ نے اسمقام مین اپنی تحفہ سترہ لی یہہ عبارت ارشاد الاذہان
کی بطور حاشیہ کی لکہی ہے ؛ عورة الرجل قبلہ و دبرہ یجب سترہما مع القدرة ولو بالورق
والطین اور مال جبیر پر واضح ہے کہ اس عبارت سی ستر عورتین ساتر اختیاری یا ساتر اضطراری سے
کر سکتا ہو تو برہنہ نماز نہین کرسکتا اور اگر قدرت ساتر اختیاری پر کہ جامہ ہی رکہتا ہو تو اوس سے ورنہ
ساتر اضطراری سے کہ برگ درخت ہی ستر عورت کری ور اگر قدرت برگ درخت پر بہی نہو تو مٹی سی ستر عورت کر
اور نماز پڑہے بالجملہ جمہور امامیہ کا اجماع ہے کہ ستر عورتین نماز مین واجب ہے اگر قادر ہو ساتر اختیاری پر
پر کہ کپڑا ہے تو اوس سے اور اگر مضطر ہو کہ کپڑے پر قادر نہین ہو ساتر اضطراری سی ستر عورت کرے
جامع عباسی مین فرماتے ہین چہپانا عورتکا نماز مین واجب ہے خواہ کوئی دیکھنی والا محرم ہو شل زوجہ
و کنیز کے یا غیر محرم ہی اگر کوئی خانہ تاریک مین اور خانہ خالی مین نماز برہنہ پڑہی نماز اوسکی باطل ہے

اور ابن خاتون نے حاشیہ مین لکھا کہ اگر جامہ نہو کہ جس سے ستر عورت کرے تو جس چیز سے ہو سکے ستر عورت
کرے اگرچہ برگ درخت ہو اور اگر برگ و علف بہم نہو اور مٹی میسر ہو تو واجب ہے کہ مٹی سے ستر عورت کرے اور
شرایع مین ہے جب مصلی کپڑا نپاوے تو جو چیز پاوے اوس سے ستر عورت کرے اگرچہ برگ شجر سے ہو اور غایۃ
المرام شرح شرایع الاسلام مین ہے مصلی کر سواے مٹی کے کچھہ نپاوے تو اوسکو واجب ہے کہ عورتین کو مٹی
سے چھپا دے اور واجب ہے مٹی سے چھپانے مین لون و حجم کا چھپانا اگر قدرت ہو حاصل کہ مٹی سے چھپانا
صورت اضطرار مین ہے بصورت مین یہہ کہنا کہ امامیہ کے نزدیک بے ضرورت کے عورتین پر مٹی لگا کر نماز پڑھنا
جایز ہے کذب بحت اور دروغ بے فروغ ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین **ثانیاً** سنیون کی بہی [illegible]
ہی کہ بغیر ضرورت کی دونون بہان نماز سے ہی سر عورت [illegible] سے جایز ہی خلاصہ کیدانی مین ہے لحاصل ستر
العورۃ ولو بالماء [illegible] ستر عورت شرط نماز سے
[illegible] **ثالثاً** [illegible] مذہب مین برہنہ
[illegible] شرط صحت نماز سے
[illegible] صحیح ہے یہہ ذکر مسئلہ سنیون کی
امام مالک کا قول [illegible] الامہ فی اختلاف الامہ مین
لکہا ہے [illegible] الصلوۃ [illegible] مالک
[illegible] ان مسائل کو دیکہہ
کر شرمانا چاہیے **قال** [illegible] شیخ ابوجعفر طوسی وغیرہ نے لکہا ہے کہ اگر مصلی میں نماز مین خوب صورت
عورت سے لپیٹے [illegible] اور سر ذکر کو محاذی سوراخ عورت کی رکہی اور مذی بہت سی نکلی نماز اوسکی
صحیح ہے **اقول** بعضی سنی بطبیعت عجب ظریف نے جو تعلیم [illegible] دہلوی کے نے تحقیق لکہا ہی کہ مصلی
کو عین نماز مین خوبصورت عورت سے لپٹنا اور سر ذکر کو محاذی سوراخ عورت کی رکہنا صحیح ہے یہہ افترای محض ہے
حاشا و کلا کہ مذہب حق مین ایسی لغویات اور مزخرفات ہون صاحب تزہۃ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ ارقام
فرماتے ہین کہ یہہ مسئلہ مفتریات سارق دہلوی سے ہی کسی کتاب مین کتب امامیہ سے اسکا اثر نہین عجب ہے
کہ فاضل ناصب نے پردہ حیا اور شرم کا مونہہ سے اوٹہا کر اس مسئلہ کو شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ اور
دوسرے مجتہدون کی طرف [illegible] جو ہر طرف عالم مین خصوصاً ہندوستان مین موجود

دائرہ وسائر ہین جسکا جی چاہے دیکھ لے کہ کسی ہندوستان تک اس مسئلہ کا نہین پایا جاتا اور عجیب تر

یہہ ہے کہ عدالت مین فاضل ناصب کے حلق نہین آتا باوجودیکہ اپنی کتاب کو ایسی کذب و افترا سے

بھر دیا ہے کسی کہنے والے نے خوب کہا ہے ع این عدالت باوجود این صفات * ہست نام برقرار و

بر ثبات * بر سرش داخل مگردد ناولیس * این عدالت ہست کوہ بوقبیس * می نیابد اختلال از

ہیچ چیز * چون وضوئی محکم بی بی تمیز * انتہی ملخصاً فذلکہ کلام یہہ ہے کہ مجیب غطریف کو نام کتاب

شیخ ابوجعفر طوسی علیہ الرحمہ کا اور پتا باب و فصل کا جسمین یہہ مسئلہ بقول کذوب دیوبوی کے مرقوم ہے

لکہکر تصحیح النقل کرنا اور روسیاہی اوس نامہ سیاہ مفتری کی مٹانا واجب تہا نہ کہ بی تحقیق اوسکی

تقلید کرکے اپنا نامہ اعمال بہی کذب و افترا سے سیاہ کرنا تہا لا حول و لا قوۃ الا باللہ **قال**

المجیب الغطریف من لا یحضرہ الفقیہ مین ہے کہ جس کپڑے مین شراب یا سور کی چربی لگی ہو اوس سے نماز

مین حرج نہین **اقول** بعصمۃ العلی اللطیف قطع نظر اس امر کے کہ عبارت کتاب من لا یحضرہ الفقیہ سے

طہارت شراب اور سور کی چربی کی ثابت نہین ہوتی صرف معفو ہونا اوسکا ابن بابویہ علیہ الرحمہ کے نزدیک

ہنگام ضرورت کی واضح ہوتا ہے **اولاً** مجیب غطریف و اس طعن و تعریض کی جگہ امامیہ پر نہین ہے کہ

اوسکی بعض علما کے نزدیک شراب طاہر ہے اور اوسکی امام مالک کے نزدیک خنزیر اور سیپا اور لعاب دہن

اوسکا پاک ہے کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ مین کہتا ہے اجمع الائمۃ علی نجاسۃ الخمر الا

ماحکی عن داؤد انہ قال بطہارتہ اور بہی کتاب مذکور مین ہے و عند مالک الحیوان کلہ طاہر

حتی الکلب و الخنزیر و عرقہ و سئورہ و لعابہ **ثانیاً** جب بعض اکابر سنیوں کے نزدیک نماز کپڑے

نجس مین بغیر عذر کے صحیح ہے تو مجیب غطریف کو تعریض معفو ہونے شراب و چربی سور کا بعض امامیہ کے

نزدیک بیجا ہے فتاوی ظہیریہ مین ہے رخص بعض المشائخ فی الصلوۃ فی الثوب النجس من غیر عذر

ثالثاً اس سے بڑہکر یہہ ہے کہ جب اوسکی امام اعظم کی نزدیک دبر مصلی کے الودہ براز کثیر سے ہو یعنی

زیادہ مثقال سے براز مخرج پر لگا ہو وہ بغیر یعنی کلوخ کی اور بغیر استنجا آب کی نماز پڑہی تو مکروہ نہین

اور رشاشہ بول سے کپڑون اور بدن پر نماز مین حرج نہین اس صورت مین مجیب غطریف کو اپنی گریبان مین

سوہہ ڈالنا چاہیئی الخ علی ہذا القیاس منی انسان کی اوسکی امام شافعی و امام حنبل کے نزدیک پاک ہی اور زنا سے

بول اوس لڑکے کا جو طعام نہ کہاتا ہو امام حنبل کے نزدیک پاک ہے تو مجیب دیکھی تو کہ جسکی اماموں نے

بت ماکوہ معتد بہ بہرے ہوئی سے اور بدن و کپڑی منی انسان اور بول لڑکے شیرخوار مین رنگین کئے
ہوئی سے نماز پڑھنی صحیح ہو اوسکو اہل حق کے سامنی ظاہر اوٹھانا اور انکہین ملانا کمال بحیائی ہی سوب بولے
تو بولی چلنی کیا بولی جسمین ہزار ہا سوراخ فتاوی درمختار مین باب استنجا مین کہتا ہی کالمنی ما علی المخرج
ما قطاش عفو ان کثر ولهذا لا یکره الصلوة معه اور ہدایہ مین ہے وان انتضح البول علیه مثل
رؤس الابر فذلك لیس بشیء لانه لا یستطاع الامتناع منه اور رحمة الامه مین ہے ومنی الآدمی
طاهر عند الشافعی و احمد اور اسی کتاب مین ہے قال احمد بول الصبی ما لم یاکل الطعام طاهر
قال المجیب العطریف جامع عباسی وغیرہ مین ہے نجاست خشک حیوان یا گوہ خشک انسان پر نماز پڑہے **اقول**
بفضل العلی اللطیف صاحب تحفہ سترقہ نی قیدلا کن بدن جامہ و نجیدہ کی بہی لگائی ہی مجیب عطریف نے
سرقہ در سرقہ کیا اور اس قیدہ کو کہا گیا اور ذکر نا جینکا اس سند کو معرض طعن مین دلیل اوسکی جہالت
کی اپنی مذہب سی ہے منصف لوگ دیکہین کہ مذہب امامیہ مین تو نجاست کی خشک ہونی کی اور بدن و جامہ
کو نہ لگنی کے قید ہے ابوحنیفہ امام اعظم سنیونکی نزدیک پہنا نماز کا نجاست پر صحیح ہے اور اوسکی یہان
خشک ہونی نجاست کی اور بدن و جامہ کو نہ لگنی کے قید ہی نہین ہے اور صاحب ترجمہ علیہ الرحمہ نی جواب
اسکا یون رقام فرمایا ہے کہ علما سے امامیہ کی نزدیک بالاتفاق طہارت مکان مصلی کے واجب ہے
اختلاف اس امر مین ہے کہ طہارت سب مکان نماز کے واجب ہے یا بعض مکان کے سید مرتضی علم الہدی
طاب ثراہ اور اونکی اتباع کی نزدیک طہارت سب مکان نماز کی واجب ہے اور وہ نماز کو مکان نجس مین
مطلقا باطل جانتی ہین اگرچہ خشک ہو اور سرایت بدن و جامہ مصلی مین نکری اور ابو الصلاح علیہ الرحمہ
اور بعض دیگر طہارت موضع اعضاے سبعہ سجود کے واجب جانتی ہین اگر مواضع اعضای سبعہ کے نجس
ہون اگرچہ خشک ہون کہ نجاست سرایت نکری تو بہی وہ نماز باطل جانتی ہین اور بعض علما طہارت موضع
سجدہ کے واجب جانتی ہین اور در صورت احتمال سرایت نجاست کی بدن یا جامہ مصلی پر کسی کے نزدیک
نماز صحیح نہین ہے یہہ حال ہے طہارت مکان نماز کا نزدیک امامیہ کے اب حال طہارت مکان نماز کا
سنیونکی نزدیک سنی کہ امام اعظم وغیرہ طہارت سب مکان نماز کے شرط نہین جانتی فتاوی برہنہ مین
ہی طہارت جای نماز نیز شرط نماز است یعنی جای دو قدم و جاے سجدہ نیز بقول صاحبین بخلاف امام
کہ گفتہ عینی نزدیک او روا ہست علامہ در شرح خلاصہ گفتہ کہ طہارت جای زانو در ظاہر روایت شرط است

درتحفہ گفتہ

در بحر گفته که بر مختار نزدیک ہمه شرط نه اما طهارت جای دست نزدیک علمای ما شرط نه بخلاف زفر و شافعی
و در منیه گفته اگر جای قدم و زانو پلید است و جای جبهه و بینی پلید نزدیک امام سجده بر بینی کند روا بود بخلاف
صاحبیه و اگر جای بینی پلید نیست باتفاق روا بود و اگر جای زانو پلید است بر صحیح روایت و اگر زیر یک قدم پلید است
روا نه اگر زیر هر دو نهد و اگر معلق دارد روا بود انتهی اور فتاوی عالمگیری میں یوں ہے اذا کان موضع
انفه نجسا و موضع جبهته طاهرا یجوز صلوته بلا خلاف و کذلک اذا کان موضع انفه
طاهرا و موضع جبهته نجسا و سجد علی انفه یجوز صلوته بلا خلاف و ان کان موضع
انفه و جبهته نجسا ذکر الزندویسی فی نظمه قال ابو حنیفة یسجد علی انفه دون جبهته
و یجوز صلوته و ان لم یکن بجبهته عذر کذا فی المحیط و ان سجد بهما لا یجوز علی
الاصح کذا فی محیط السرخسی و ان کانت النجاسة تحت یدیه و رکبتیه فی حالة السجود
لم یفسد فی ظاهر الروایة انتهی مجیب ظریف اور اوسکا پیر مغان دیکھی کہ یہہ دو تین صریح میں
اس باب میں کہ مصلی کے ہاتھوں اور گھٹنوں اور پیشانی اور بینی کے نیچے نجاست حیوان کے یا گوہ انسان
کا ہو تو نماز اوسکی صحیح ہے فاسد نہیں اور طرہ یہہ ہے کہ ان روایتوں میں ذکر خشک ہونی نجاست کا نہیں
ہی اور سرایت و غیر سرایت کا بہی تعرض نہیں تو مستحق طعن و تشنیع کی سنی ہیں نہ اہل حق امامیہ نعوذ باللہ
من سوء الفہم مجیب ظریف نی اپنی عادت طبع پلید سے ناحق اپنی گڑہی گوہ اوکہڑ وائی اور سنیوں کو
ذلیل و رسوا کروایا مثل مشہور ست ہوئی نامرد ہاتہی گہر کے فوج کو مارے **قال المجیب الظریف**
تہذیب میں ہے اگر مصلی نے بعد فراغ نماز کے اپنی کپڑے میں انسان یا کسی حیوان کا گوہ لگا دیکہا یا منی
اور خون سے آلودہ پایا نماز میں خلل نہیں **اقول** بفضل العلی اللطیف صاحب نزہہ اثنا عشریہ علیہ الرحمۃ
نی جواب اسکا جوار قام فرمایا ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ اس کلام معترض سے ظاہر ہوتا ہی کہ مذہب حق
امامیہ میں وجدان نجاست کا ثوب مصلی میں بعد فراغ نماز کے موجب اعادہ نماز کا مطلقا نہیں ہے
حالانکہ یہہ افترا ہے بحت ہے کس لئے کہ تفصیل اس مسئلہ کے مذہب حق امامیہ میں یوں ہے کہ اگر مصلی
کو قبل نماز کے علم نجاست کپڑے اور بدن کا تہا اور حالت نماز میں بہی یاد تہا تو اعادہ نماز کا وقت
میں اور قضا اوسکی خارج وقت میں واجب ہے اور اگر پہلی سے تو علم نجاست کا تہا مگر حالت نماز میں بہول
گیا و نیز انہوں نے نماز پڑہے تہی او بعد فراغ نماز کے یاد آیا تو موافق قول اکثر علما کی مانند شیخ طوسی

(٢٥٧)

شیخ مفید اور سید مرتضیٰ علم الہدی سلار ابن ادریس وغیرہم علیہم الرضوان کے اس صورت مین بہی وقت مین
اعادہ اور خارج وقت مین قضا واجب ہے ابن ادریس علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اس حکم پر اجماع ہے اور
اگر مصلی کو قبل نماز کے علم نجاست کا نتہا اور بعد فراغ نماز کے علم ہوا تو اس صورت مین موافق قول شیخ
طوسی علیہ الرحمہ کے کتاب مبسوط مین اعادہ وقت مین واجب ہے اور خارج وقت مین قضا نہین اور موافق
تحقیق اکثر علما کے اس صورت مین اعادہ نماز کا واجب نہین ہے مگر وقت مین مستحب ہے اور طرفہ یہہ ہی کہ روایات
مذہب سنیہ مین بہی یہی ہی کہ ایسی صورت مین اعادہ نماز کا مطلقا نہین ہے فتاوی ولوالجی مین کہتا ہے وَ
اما اذا وجد نجاسۃ فی الثوب بعد ما صلی فیہ لا یعید شیئا من الصلوۃ فی قولہم جمیعا اور
حلیۃ الفقہاء مین ابن عمر اور ع ومتعہ اصحاب سفیان اور ابن مسعود وغیرہ اکثر اصحاب سنیوں کی اور تابعین و فقہا کے
نزدیک بہی اگر مصلی بعد فراغ نماز کے اپنے کپڑون مین گوہ انسان وغیرہ نجاسات پاوے تو نماز کا اعادہ
نکرے نماز مین اوسکی مطلقا خلل نہین ہے ایسی صورت مین مسئلہ مذکور سے طعن امامیہ پر کرنا دلیل جہالت
طاعن کے ہی اپنے مذہب سے فتح الباری مین ہے ذکر ابن بطال عن ابن مسعود وابن عمر وسالم
وعطاء النخعی ومجاهد الزهری وطاؤس انهم قالوا اذا صلی فی ثوب ثم علم بعد بالنجاسۃ (۲۵
بعد الصلوٰۃ لا اعادۃ علیہ وهو قول الاوزاعی واسحق وابو ثور وعن ربیعہ وَ
مالک یعید فی الوقت اور اس سے بڑہ کر یہہ ہے کہ نزدیک بعض علما سے اعلام سنیہ کی ازالہ نجاست کا
نماز کیلئے واجب ہے نہین فتح الباری مین ہے ومنها ان اشهب المالکی احتج به علی ان ازالۃ
النجاسۃ لیست بواجبۃ اور یہی فتح الباری مین ہے ویحتمل الصحۃ مطلقا قول من ذهب الی
ان اجتناب النجاسۃ فی الصلوٰۃ لیس بفرض قلت هذا کما مر من نقل الرافعی عن اصحابه ان
ازالۃ النجاسۃ عنده لا یجب للصلوٰۃ پس ہیارا دستر کا [illegible] ہے اور یہہ قول اور امثال اوسکی
ناشی ہین جہل اوسکی سے اپنے مذہب سے تمام ہوا محصل افادہ صاحب نزہہ علیہ الرحمہ کا اور حقیر یہہ
کہتا ہے کہ عجیب عالیف ہدا اوسکی پر کور بی ایمان کی حیا کی آنکہین بند ہین کہ اونکی نزدیک یہہ مسئلہ تو
قابل طعن کے ٹہیرا کہ مصلی کو پہلے سے علم نجاست کا نتہا اور بعد نماز کے ظاہر ہوا تو اوسکی نماز میں
کچہہ خلل نہین اور مسئلہ خانگی اوسکا قابل طعن کے ہوا دیدہ ودانستہ مقتدیٰ مصلی کی آلودہ ہو بہت
سے گوہ سے اور کپڑون پر اوسکی ترشحہ پیشاب کا بہی ہوا وہ گوہ بہی در [illegible] کپڑون مین لگا

اور کتا گھونس مین مصلی لے اور تعویذ دندان فیل کا گلی مین اوسکی ہو تو ابو حنیفہ کی نزدیک نماز مین خلل
نہین اور شافعی و حنبل کے نزدیک کپڑا مصلی کا انسان کی منی مین رنگین ہو اور مالک کی نزدیک خنزیر کے
عرق اور تہوک اور اوسکی پس خوردہ پانی قلیل مین کپڑا اور بدن مصلی کا دہویا ہوا ہو تب بھی نماز مین
خلل نہین سبحان اللہ ایسی کھلم کھلا ناپاکی پر شیعیان اہلبیت اطہار کی سامنی ادعا پاکی کا کرنا نہایت
بیباکی ہے **قال المجیب الظریف** استبصار مین ہے کہ دخول فی الدبر سے اگر انزال نہو تو مرد پر
غسل لازم نہین اور عورت ہر حال مین پاک ہے **اقول معتصم العلی اللطیف اولاً** لضعف النقل
بسبب موجود نہونی استبصار کے ہو سکتی غالبا یہہ نقل بھی مثل سایر مفتریات پلید دہلوی و مجیب خطر
کی افترا اولی اصل ہو گی **ثانیاً** بر تقدیر تسلیم ہونی حدیث مذکور کے کتاب مذکور مین قطع نظر وثوق
وغیر وثوق اوسکی راویونکی مانند حدیث سنیونکی خلق اللہ آدم علی صورتہ کہ صحیح مسلم مین موجود ہے
اور شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوۃ مین لکھا ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ پیدا کیا گیا آدم اوپر صورت
خدای رحمان کے اور مانند احادیث دیگر صحاح سنیہ کے کہ صریح ہین تشبیہ مین واجب التاویل ہے
٢٥٩ اکسو سطی کہ مذہب حق امامیہ مین غائب ہونا حشفہ کا قبل یا دبر مین غسل کو واجب کرتا ہی شرح لمعہ مین
فرماتی ہین وموجب الجنابۃ شیئان احدهما الانزال للمنی یقظۃ ونوماً والثانی غیبوبۃ
الحشفۃ وما فی حکمها کقدرها من مقطوعها قبلاً او دبراً من آدمی حیاً او میتاً
فاعلاً او قابلاً انزل الماء اولا اور شرایع مین ہے فان جامع امرأۃ فی قبلها والتقی الختانان
وجب الغسل وان کانت الموطوءۃ میتۃ وان جامع امرأۃ فی دبرها ولم ینزل وجب
الغسل علی الاصح **ثالثاً** جب سنیونکی مذہب مین دخول بہیمہ او میتہ اور نابالغہ سے بدون
انزال کے غسل واجب نہین ہوتا اور وطی دبر سے اور وطی بہیمہ سے با انزال بلا انزال حج فاسد نہین ہوتا
اگر عدم وجوب غسل و دخول فی الدبر سے بغیر انزال کے بعض روایات متروکہ امامیہ مین وارد ہوا تو مورد
طعن نہین ہو سکتا **رابعاً** داود و اکثر صحابہ سنیونکی نزدیک تو اس سے بڑھکر ہے کہ دخول سے
دبر مین ہو یا قبل مین بغیر انزال کے غسل واجب نہین ہوتا مجیب ظریف اور اوسکا پیر اپنی ان مسائل خانگیو
کو کیا نہین دیکھتا اور کیون نہین شرماتا رحمۃ الامۃ مین ہے وحکی عن داود وهو قول جماعۃ من الصحابۃ
ان الغسل لا یجب الا بالانزال **قال المجیب الظریف** ابن مطہر نے منتہی مین اجماع شیعہ [illegible]

کہ جس پانی سے استنجا کیا اور اجزای نجاست کی پانی مین مل گئے اور منتشر ہوگئی تاآنکہ وزن پانی کا زیادہ ہوا
وہ پانی پاک ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف **اولاً** یہہ افترای محض ہے ابن مطہر حلی علیہ الرحمہ نے
یہہ نہین لکھا کہ جب استنجا کی پانی مین اجزاے نجاست کی مل گئی اور وزن پانی کا زیادہ ہوگیا تب بہی وہ
پانی پاک ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین ماخذ اس کلام عجیب غطریف کا تحفہ مستزقہ ہے سواوس سارق نی یون
لکھا ہی اینک منتہی ابن مطہر حلی حاضر طہارت آب استنجا وجواز استعمال وراہا ر دگر از اجماعیات فرقہ
نوشتہ است انتہی قطع نظر قطع برید سارق سے عبارت مذکور سے ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ آب استنجا
بعد ملنی اجزای نجاست کی اور زیادہ ہوجانی وزن پانی کے امامیہ کے نزدیک پاک ہے **ثانیاً** جن لوگون کے
مذہب مین خنزیر اور کتی کا تہوک اور پسینا اور پس خوردہ پاک ہوا ور منی انسان کے بہی پاک ہو تماہرمن
رحمہ اللہ ماہ اون پاک مشربون کو طہارت آب استنجا مین کہ مشروط بشرایط ہی کلام کرنا حیا کو جواب صاف
دینا ہے اور مخفی نرہے کہ حنفی سنیونکو بہی بعض اوقات مین تقلید امام مالک کے طہارت سگ وخنزیر وطہارت
تہوک وپسینی وپس خوردہ کتی مین جایز ہے فتاوی خیریہ لنفع البریہ کے کتاب ادب القاضی مین ہے
سئل في العرب والترکمان الذين يقتنون الكلاب لاجل الاصطيلو وحراسۃ البيوت (۲۶)
وحفظ المواشي فتلغ في اوانيهم هل اذا قلتم بانها عند الائمۃ الثلاث ابی حنيفۃ والشافعي
واحمد يتنجس ما اصابتہ بفمها او ببلل اصابت جلدها وبنجاسۃ سورها وعند الامام مالك كل
ذلك طاهر وكذلك بقيۃ ما اكلت وشربت طاهرۃ انما يغسل الاناء سبعا تعبدا
ايجوز لمن ذكر تقليد الامام مالك في ذلك حيث دعت الضرورۃ الا ذلك ام لا وما حقيقۃ
التقليد لمن اراده في مسئلۃ اضطر اليها على خلاف مذهبہ اجاب نعم يجوز لمن ذكر
تقليد الامام مالك لانہ يجوز للمقلد تقليد غير امامہ من الائمۃ الثلاثۃ فيما يدعو اليہ
الضرورۃ بشرط ان يستوعب جميع ما يوجبہ الامام في مثل ذلك انتهى خلاصہ اس عبارت کا
یہی ہے کہ حنفیون وشافعیون وحنبلیون کو تقلید امام مالک کے طہارت سگ وعرق ولعاب وپس خوردہ
اوسکی مین ہنگام ضرورۃ کی جائز ہے اور صاحب نزہہ علیہ الرحمہ نی اسمقام کو بسط وتفصیل سے ارقام فرمایا ہے
ملخص اوسکا یہہ ہے کہ اکثر اوقات مین رشحات آب استنجا کی بدن مستنجی پر ہو پہنچتی ہین اور تحرز اوسی دشوار ہے
اس صورت مین نظر بمضمون اسے کریمہ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر اور کریمہ وما جعل علیکم فی الدین

من حرج اور موجب قاعدہ اصولیہ کے المشقۃ موجبۃ للیسر وضع حرج کی واسطے رخصت اور تخفیف
آب استنجا مین واقع ہوئی و بعض روایات مین نفی باس وارد ہوا اور چونکہ نفی باس محتمل ہے علما کو خلاف
ہے یا معفو سید مرتضی علم الہدی علیہ الرحمہ نے مصباح مین اور محقق شیخ علی نے شرح قواعد مین اور شیخ نجم الدین
ابو القاسم صاحب شرایع نے اپنی کتب مین اور اکثر علما نے لکھا ہے کہ آب استنجا کا معفو ہے اور بعض علما
قائل اوسکی طہارت کی ہین ان شرطونسے کہ وہ متغیر بنجاست ہوا ہو اور کسی نجاست سے ملا ہو تہی ہوا ہو اور کیسے
نجاست پر بہی وارد ہوا ہو شرایع مین ہے والماء المستعمل فی الاجناس نجس سواء تغیر بالنجاسۃ او لم
یتغیر عدا ماء الاستنجاء فانہ طاھر مالم یتغیر بالنجاسۃ او یلاقیہ نجاسۃ من خارج
اور ارشاد الاذہان مین علامہ حلی علیہ الرحمہ نے بعض شرایط اور بہی زیادہ کی ہین ایک یہہ کہ استنجا غایط غیر متعدی
عن المخرج سے ہوا اور دوسرے شرط یہہ کہ محل استنجا سے پانی کے ساتھ اجزای متمیزہ نجاست کی منفصل ہوے
ہون بالجملہ جب یہہ شرایط آب استنجا مین پائی جاوینگی تو پاک ہوگا اوسکا مستبعد نہین ہے کہ وہ آب محض
اصلا اجزای نجاست کے اوسمین نہین ہین اور وہ متغیر بنجاست نہین ہوا اور طہارت ماء قلیل کے جب تک متغیر
بنجاست نہو کچھ یہہ مخصوص مذہب حق مین نہین ہے بلکہ مالک اور احمد حنبل اور [illegible]
اور بہت محدثین اہلسنت کے اوسکی قائل ہین تفسیر کبیر مین ضمن تفسیر فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا
طیبا کی کہتا ہے قال مالک الماء اذا وقعت فیہ نجاسۃ ولم تتغیر بذلک [illegible]
طاہرا وطہورا سواء کان قلیلا او کثیرا وہو قول اکثر الصحابۃ والتابعین ومختار غزالی
شافعی امام سنیون کا بھی طہارت آب قلیل ہے محقق شرح مشکوۃ مین لکھا ہے قال ابو حامد فی الاحیاء
ان مذہب الشافعی کمذہب مالک فی الماء القلیل انہ لا باس الا بالتغیر اذ الحاجۃ ماسۃ
الیہ ومثار الوسواس من اشتراط القلتین ولاجلہ شق علی الناس ذلک ولعمری انہ کان الحال
علی ما قالہ ولو کان ما ذکرہ شرطا لکان اعسر البلاد فی الطہارۃ مکۃ ومدینۃ اذ لا یکثر فیہما
الماء الجاریۃ ولا الراکدۃ الکثیرۃ من اول عصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی آخر الصحابۃ
ولم ینقل واقعۃ فی الطہارۃ وکیفیۃ حفظ الماء من النجاسات وکانت اوانی میاہہم
یتعاطاہا الصبیان والاماء وتوضی عمر رضی اللہ عنہ بماء فی جرۃ نصرانیۃ کالصریح
فی انہ لم یعول الا علی عدم تغیر الماء وکان استغراقہم فی تطہیر القلوب وتساہلہم

فی امر الطاہر انتہی اور شرح مسند شافعی مین کہتا ہے وذہب طائفة الی ان القلیل والکثیر سواء لا یتنجس الا بالتغیر وروی ذلک عن ابن عباس وحذیفة وابی ہریرة والحسن البصری وابن المسیب وعکرمة وابن ابی لیلی وجابر بن زید والیہ ذہب مالک والاوزاعی والثوری وداود واختارہ ابن المنذر اور ظاہر ہے کہ بنا بر این مذہب کے اگر کوئی آدمی کا پانی مین گرے اور حقارت سے کوہ کے پانی کے اوصاف ثلثہ مین تغیر نہو تو وہ پانی طاہر ومطہر ہوگا اور اگر کوئی ایک پیالہ بھر پانی مین پیشاب کرے تو وہ پانی باوصف زیادہ ہوجانے وزن کے پاک اور پاک کرنی والا رہیگا معوذ مین طعن کرنا طہارت آب استنجا مین کہ بعض علماے امامیہ بجہت عموم ہوی کے اوسکی طہارت کی شرائط مذکورہ کا قائل مین طعن بیجا ہے علاوہ بران مذہب محدثین اہلسنت کا اور یہی افصح ہے کہ اونکی نزدیک پانی متغیر بنجاست بھی پاک ہے کہ کہانے اور پینے اور طہارت مین استعمال اوسکا اونکی نزدیک صحیح ہے آنچہ ہست ہرگندہ بدے راگندہ خور * شیخ عبد الحق دہلوی ترجمہ مشکوة مین کہتا ہے کہ مذہب اصحاب ظواہر یعنی اخبار بین اہلسنت کہ بظاہر احادیث عمل مے نمایند آنست کہ آب پلید نمی گردد ہیچ جا خواہ روان باشد یا استادہ کم باشد یا بسیار خواہ تغیر یابد رنگ وبوی ومزہ وی یا نیابد انتہی ورے اسکی قواعد فقہ حنفی کے بھی مقتضی طہارت آب استنجا کے مین کہ ابو حنیفہ کے نزدیک ملاقات نجاست کے پانی سے حال جریان مین پانی کو نجس نہین کرتے تو آب استنجا کا ابو حنیفہ کے نزدیک پاک ہے چاہئے کہ ابو حنیفہ بھی مطعون ہو فتاوے بزازیہ مین کہ تصنیف محمد بن محمد کردری حنفی کا ہے کہتا ہے اناء ان طاہر ونجس صبّا وامتزجا فی الہوآء اوعلی الارض او صب علی یدہ ماء فمقمة فما متزج بالبول قبل وصولہ الی الید فہو طاہر للاقوا بتحال الجریان اور ظہیر الدین سحق بن ابو بکر ولوالجی فقیہ حنفی ہے اس مسئلہ کو اپنی فتاوی مین لکھتا ہے رجل استنجی من قمقمة فاصاب الماء علی یدہ لا فی الماء الذی یسیل من القمقمة البول قبل ان یقع علی یدہ بعد ما خرج من القمقمة فہو طاہر یعنی ایک باسن مین پانی پاک ہو اور دوسری باسن مین پانی نجس ہو اور وہ دونو پانی اسطرح گرائے جاوین کہ دہاری دونو کی ہوا مین ملجاوین یا زمین پر ملین وہ پانی پاک ہے اور اگر آفتاوہ پانی لوٹی کا ہاتھ پر استنجی لے اور وہ پانی پیشاب سے ملکر ہاتھ پر گرے تو وہ پانی دونون صورتون مین پاک ہے اسواسطی کہ وہ حالت جریان مین نجاست سے ملا ہے اور قواعد فقہ شافعی کے بھی مقتضی

ق المنذر بیان پانی پیشاب

(۲۶۲)

طہارت آب استنجا کی ہین کہ شافعی کے نزدیک گرنا پانی کا نجاست پر کہ بمنزلہ آب جاری کے ہے
سبب نجاست پانی کا نہین ہوتا اور ظاہر ہے کہ استنجا مین ورود پانی کا نجاست پر ہوتا ہے
شرح جامع صغیر مین کہ کتب فقہ حنفیہ سے ہے کہتا ہے قال الشافعی اذا ورد الماء علی النجاسۃ بان
صب علیہا لا ینجس لانہ یکون بمنزلۃ الماء الجاری اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ غسالہ نجاسات کا
مطلقا شافعیہ کے نزدیک پاک ہے کما فی المسوی من مصنفات عبد اللہ الدہلوی ہے قال صاحب التحفہ
المسترقۃ۔ ان صورتون مین اگر بعض امامیہ بھی بلحاظ عموم بلوی کے طہارت آب استنجا کی قائل ہوے
تو موجب طعن نہین ہوسکتا اور یہہ امر اگر قابل تشنیع کی ہے تو سنی اور اونکی امام ابو حنیفہ اور شافعی
بطریق اولی لائق تشنیع کی ہین اور طرہ یہہ ہے کہ امام اعظم سنیونکی اور ابو یوسف کے نزدیک نجاست موضع استنجا
اگرچہ کثیر ہو درہم سے بھی زیادہ ہو ساقط الاعتبار ہے ازالہ اوسکا کلوخ سے یا پانی سے ضرور نہین
اور بھی اگر مقعد سنیونکو بہت سا گوہ بھرا ہوا اور اوسکو پسینا بھی آوے اور گوہ پسینی مین ملکر بدن
اور جامہ مصلی پر پہونچی کچھ پاک نہین ہے نماز اوس سنی کے صحیح ہے سبحان اللہ سنی لوگ کیا خوب سمجھ
ہین کہ بعض علماے امامیہ جو نسبت عموم بلوے کی طہارت آب استنجا کی قائل ہوئی تو وہ تو مورد
اعتراض ہوئی اور امام اعظم و قاضی ابو یوسف اوسکا مذہب ہو مقعد آلودہ گوہ کثیر سے نماز پڑھ آتی ہین
اور رہنا گوہ کا پسینے سے مل کر بدن اور جامہ مصلی پر نجس نہین جانتی وہ مورد طعن نہین ہوتے سخت
تعجب آتا ہے کہ آب استنجا کے طہارت کے قول پر تو گرفت کی ہوئی اور بہت سے گوہ کے طہارت حکم
سنی پر کچھ الجواب ہے اور کو آخوند رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ مین کہتا ہے قال ابو حنیفۃ فان
صلی بعذرۃ یسیرۃ صحت صلوتہ اور فتاوی ولوالجی مین کہتا ہے وبہا ای ابو حنیفۃ و
ابو یوسف یقولان ان النجاسۃ فی موضع الاستنجاء ساقط العبرۃ شرعا فصار کان
لا نجاسۃ بدلیل انہ لا یکرہ ترکہا ولو کان لہا عبرۃ لکرہ کما لو کانت فی غیر ہذا
الموضع فبقیت العبرۃ للنجاسۃ التی فی غیر ہذا الموضع اور شرح منظومہ مین ہے قال ابو حنیفۃ
وابو یوسف لو لطخت النجاسۃ حوالی المخرج وہو مقدار موضع الاستنجاء لیس
باکثر من الدرہم یکفیہ الاستنجاء بالحجر والمدر وقال محمد لا یکفیہ ولہما ان الشرع
اسقط اعتبار ما علی موضع الاستنجاء الا تری انہ لا یکرہ ترکہا ولو [illegible] لکرہ

کالقلیل فی غیر موضع الاستنجاء ولو اصابہ العرق فابتل بہ البدن والثوب فانہ لا یمنع
جواز الصلوٰۃ تمام ہوا محض قول صاحب نزہہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ کا اور حقیر کہتا ہے کہ فتاوی درمختار
مین بہی مصرح ہے کہ مصلی کو استنجا غائط سے لازم نہین نہ کلوخ کا لینا لازم ہے نہ پانی کا لینا فتاوے
درمختار مین کہتا ہے لان ما علی المخرج ساقط شرعا وان کثر ولہذا لا یکرہ الصلوٰۃ معہ
قال المجیب الغطریف صاحب تحفہ نے لکہا کہ شیعہ کے نزدیک اگر پیشاب کرنی مین داڑہی یا مونچہ یا
رخسارہ یا بدن پر کچہہ قطرے بول پاندسے کی اوڑکر پڑین تو دہونی کے حاجت نہین نماز درست
ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف صاحب نزہہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ اسکی جواب مین لکہ چکی ہین کہ
یہہ افتراے محض ہے کتب امامیہ مین کہین اسکا اثر پایا نہین جاتا اور مین یہہ کہتا ہون کہ مثل مشہور خود
فضیحت دیگران را نصیحت بیان ٹہیک ٹہیک اجی شیخ جی یہہ مسئلہ تو آپ ہی کا خانگی ہے اور ون کو کیون
حوالہ کرتے ہو ہدایہ مین کہتا ہے وان انتضح علیہ البول مثل رؤس الابر فذلک لیس بشیٔ
لانہ لا یستطاع الامتناع منہ اور علی ہذا القیاس مذہب ہی احمد حنبل امام سنیون کی نزدیک یا
کتاب متفق ومفترق فی فقہ الامامیہ والاربعہ مین کہ معروف بانصاف فی الخلاف ہے کہتا ہے واجمعوا
علی نجاسۃ المذی الا ما روی عن احمد فی بعض الروایات اسصورت مین اگر سنیون کی ریش مونچہ یا
یا رخسارے یا بدن پر یا کپڑون پر کچہہ قطرہ بول پاندسے کی اور گر پڑی تو دہونے کی حاجت نہین نماز درست
ہی اور اس سے بڑہ کر یہہ ہے کہ منی انسان کے شافعی اور احمد حنبل اماموں سنیون کے نزدیک پاک ہے
کما مر من رحمۃ الامۃ والتفسیر الکبیر اگر سنی لوگ منی انسان کے جمع کرکے اوس سے غسل و وضو کرین یا اوس مین اپنے
کپڑے رنگین کرکے نماز پڑہین تو نماز اون کی درست ہے بالجملہ ایسی عجب چیز ہین کہ اپنی مسائل فقہیہ کو
حیض کے طرح چہپاتے ہین اور اہل حق پر ناحق افترا کرتے ہین مجیب غطریف کو لازم ہے کہ صاحب تحفہ
کی قول مثل بول کے سند کتب امامیہ سی لکہی ورنہ مفتری کے مونہہ مین پیشاب کرے **قال** المجیب الغطریف
اور اسی طرح اگرچہ بچہ مین کہ کوہ غلیظ بہرا ہے غوطہ لگایا اور جرم نجاست کا اوسکی بدن پر نہین تو بی دہونے
نماز ہو جاتے ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف صاحب نزہہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ نے ارقام فرمایا ہے
کہ یہہ مفتریات مفتری دہلوی سے ہے کسی کتاب امامیہ مین اسکا اثر پایا نہین جاتا اور مین یہہ کہتا ہون
کہ مفتری دہلوی علیہ ما علیہ اور اوسکی مقلد مجیب غطریف فی نفسہ مجتہد ہین لیکن علی کے یہہ کلام مستانہ اور

اور فقرہ سے محمود اور کیا ہے یہ سمجھی کہ جب گوشت کا ٹکڑا غلیظ میں عمدا مخلوط کیا تو گوشت میں جہان جہان پر اسکے جرم نجاست کا نہو ہان سینونکی یہ صوفیہ غیر صافیہ اگر گوہ غلیظ مین غوطہ دیکر حرق عادت اوسکو بہت کی راہ سے صاف نکلین ہے رہین یا اونکی جرم نجاست کا نہ لگی تو وہ جانین باکلا مجیب ظریف کو لازم ہے کہ معترض سے دہو پوچھے جو کہ بیشہ حد اپنی مونہہ سے نکالے ہین اوسکی سند کتب امامیہ سے لکھی اور ہمین تو معترض سے کو شیطان کے حوالہ کر دے **قال المجیب** الظریف اور اگر اوس تغار میں اوسکے پکا ویں اور او مین انکے باو دم مسفوح ملاوین یا گھوڑے یا گدہے کا پیشاب ڈالین تو وہ نجس نہین حلال ہے آج تھو ع مستہہر گندہ ہو سے گندہ خور ا **قول** بفضل العلی اللطیف صاحب نزہۃ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ نی اسکا جواب یون ارقام فرمایا ہے کہ ظاہر اس کلام کا یہ ہے کہ سب امامیہ اسکی قائل ہین حالانکہ یہ کذب محض ہے کسو ہطی کہ یہہ مسئلہ مختلف فیہ ہے مختار اکثر علما کا مانند ابن ادریس اور اونکی امثال یہہ ہے کہ وہ آش نجس ہے اور حرام ہے اور صاحب شرائع لی بھی اس قول کو مستحسن جانا ہے اور مختار علامہ حلی کا بھی یہی ہے اور اکثر علما کے نزدیک معتمد بھی یہی ہے غایۃ المرام شرح شرائع الاسلام مین

٢٦٥) فرماتے ہین القائل بنجاسۃ المرق قبل الدم او کثر وھو مذھب ابن ادریس واستحسنہ المصنف واختارہ العلامۃ وھو المعتمد لانہ ماء قلیل ومضاف لاقتہ نجاسۃ فنجس انتہی ملخص بلفظ لانہ صاحب النزہۃ اور حقیقۃ یہہ کہنا سے لائق ہے مجیب لبیب نی اپنی کلام کو تحفہ مسروقہ سے سرقہ کیا ہی اور سارق تحفہ ملوم علیہ ما علیہ نی بیان اس مسئلہ مین سرقہ اور افترا کو ملا کر خون حیض کو بول و براز کے ساتھ جمع کر کے طرفہ معجون اپنی اور اپنی اذناب کے لئی تیار کی ہے کسو ہطی کہ اول کتب امامیہ مین لکھا ہی کہ آش تغار پاوسکے پکاوین اور اوس مین ایک پاو دم مسفوح ملاوین بلکہ کتب مین یہہ مرقوم ہے کہ جس آش مین تھوڑا سا خون ناخنی نکبتی ہونٹی مین گر سے اور وہ خون ابلیان اور اوہنی مین جاتا رہے تو بعض کے نزدیک حلال اور بعض کے نزدیک حرام ہے شرائع مین فرماتی ہین ولو وقع قلیل دم کالاھو قیتہ وھادون فقدر وھی تغلی علی النار قبل حل مرقہا اذا ذھب الدم بالغلیان ومن الاصحاب من منع الرواۃ وھو حسن تا بیا گھوڑے اور گدہی کے پیشاب کا تو اوسمین ذکر ہرگز نہین ہے معترض نی اپنی طرف سی بنی لئی ملالیا ہے سخن چین را تو ہم جائزہ کرد * کہ ما چیرے نگویم او چہ چینید * ولاکن معترض را جائزہ نیست * کہ او از خود سخن ہے افرینید * مجیب ظریف عجب لی مغز ہے ناحق پیروی سارق

دہلوی علیہ ما علیہ نے کرتا ہے اور کڑوی کوہ او کھڑ وا تلہ ہے اری باحیا تیری مذہب مین تو حس گوشت
کو شراب مین پکاوین طاہر و حلال ہے یا اگر شراب کہ بالاتفاق سنیونکی نزدیک نجس ہے اوس گوشت کے
رنگ بو مزہ مین ضد وگئی ہے مطلوب الطالب درمختار مین کہتا ہے ویطہر لبن وعسل ودبس ودهن یغلی
ثلاثا ولحم طبخ بخمر مثل وتوزیل ثلثا اور رحمۃ الامۃ مین ہے اجمع الائمۃ علی نجاسة الخمر اس صورت
مین تو نقل عجیب غرایب کے اور اوسکی پیر امی بمصداق من کان فی هذه اعمی فهو فی الآخرة
اعمی واضل سبیلا کے لکھتی ہیں کہ اگر جہلا اور الو کا گوشت شراب مین پکاوین اور لید و پیشاب گھوڑے
کا اور پس خوردہ کا ...کا اور گدھا کوہ کے ہین ملا وین تو وہ حنفی سنیون کے نزدیک نجس نہین حلال ہے
یا گوشت بچو یا حسلی جو ہے کا شراب سی اتفاق مین پکا رہیں تو وہ شافعی و حنبلی سنیونکی نزدیک نجس نہین
حلال طیب ہے یا مگس اہلی کا گوشت آب غلیظ مین جو خوردہ خنزیر مین پکا رہین تو مالکی سنیون کو حلال طیب
ہی مطلوب الطالب رحمۃ الامۃ مین ہے والمشهور انه لا کراهة فیما نهی عن قتله کالخطاف والهدهد
والبوم والخفاش اور اسی کتاب مین ہے و تحل الضبع حلالا عند الشافعی واحمد وانصب
والیربوع مباحان عند مالک والشافعی اور اسی کتاب مین ہے وافاوکی عندنا امر عند ۲۶۶
مالک سبع او کلب فجلده طاهر یجوز بیعه والوضوء فیه ولا یلم یدبغ وکذا عند
ابی حنیفه وان جمیع اجزائه من لحمه وجلد طاهر الا ان الصحیح عند محمد وعند
مالک مکروه اور کافی مین ہے وذکر فی المحیط والایضاح ان الاروث کلها طاهرة
اور فتاوے درمختار مین ہے کبول ماکول ومنه الفرس وطهره محمد اور اوسی فتاوی
مین ہے لا یکون نجسا رماد قذر اور ہدایہ مین ہے سور الجنب والحائض والکافر طاهر اور رحمۃ
الامۃ مین ہے منی الانسان طاهر عند الشافعی واحمد قال المجیب الظریف وہ پانی بعد کہ
ہو اور اوسمین آب پستہ اور خون و حیض لو مذی اور ودی اور بیت جانورونکی پیشاب ریزی ہون اور
کہس مرگئے ہون اور کتنی نے بہی اوسمین پیشاب کیا ہو اگر اوس پانے سے وضو یا غسل وہ مناوین
اور روزہ افطار کرین تو کچہ قباحت نہین اقول بفضل الله اللطیف مجیب ظریف نی یہ بہی
بہی تحفہ مسترقہ سے سرقہ کیا ہے مشہور ہے کہ حیا و مروت کی جگہ آنکہہ مین انسان کے ہی اس صورت مین
اگر اتنا ہے دہلوی بے حیائی کرے تو اوسکا گلا نہین مجیب ظریف نی کیون اپنے بے حیائی پر کمر باندہی ہے

جو ایسا ظن مشترک الورود کہ اوسپر بہے وارد ہوتا ہے کہ صاحبان انصاف دیکھین کہ جو باسنے
دہ دردہ ہو اور اوسمین آب استنجا اور خون حیض ومنی انسان اور مذی وودی اور بیٹ جانورون کے
بیشمار پڑے ہون اور کہسل مل گئے ہون اور کتی اور سور نے بہی اوسمین گوہ و پیشاب کیا ہو اگر اوس
پانے سے آش یا فالودہ بناوین اور حنفی سنے اوس سے روزہ افطار کرین تو کچھ قباحت نہین و علی ہذا
القیاس جو پانی بقدر قلتین یعنی دو مشکیان ہو اور اوسمین آب استنجا و خون حیض و منی انسان و مذی
و ودی و بیٹ جانورونکی بیشمار پڑے ہون اور کہسل مل گئے ہون اور کتی و سورنی بہی اوسمین گوہ
و پیشاب کیا ہو اگر اوس پانے سے آش یا فالودہ بناوین اور شافعی سنی اوس سے روزہ افطار کرین
تو کچھ قباحت نہین اور سب سے بڑہ کر یہ ہے کہ جو پانی بقدر ایک پیالہ خورد کے ہو اور اوسمین آب
استنجا اور منی انسان کے اور مذی و ودی پڑے ہو اور تہوک و پسینا اور پس خوردہ خنزیر و سگ
کا بہی اوسمین ملا ہو اور کتی و سور نے اوسمین پیشاب بہی کیا ہو اگر اوس پانے سے آش یا فالودہ بناوین
اور مالکی سنی اوس سے روزہ افطار کرین تو روا و بجا ہے بلکہ حنفی و شافعی و حنبلی بہی اوس پانیکے
آش و فالودہ سے روزہ افطار کرین تو کچھ قباحت نہین کہ ایک امام کی مقلد کو تقلید دوسرے امام
سنیون کے یہان جائز ہے جیسا کہ فتاوے خیریہ لنفع البریہ سے مین لکھ چکا ہون فتذکر ولنعم ما قیل
ھ ہست ہر کندہ پڑے راگندہ خور * آخ تہو ایسی آش و فالودہ پر اور اوسکی نوشجان کرنے والون
پر اب منصف لوگ بر اہ خدا حق سے نگہ دیکہیں کہ جن لوگون کے یہان افطاری روزہ کی لیئے آش اور فالودہ
اوس پیالہ بہر پانی مین بہی کہ جسمین منی انسان کے اور مذی و ودی و آب استنجا اور تہوک و پسینا اور
پیشاب سور و کتی کا ملا ہو اون لوگون کو امامیہ کے سامنے بڑہ بڑہ کے باتین کرنا بجا ہے یا کچھ
اب سند مین ان مسائل کے عجیب عجیب ظریف سن لے کہ بخس ہونا آب دہ دردہ کا اور قلتین کا اور پیالہ
بہر کا وقوع نجاست سے بغیر احد الاوصاف کی کتب فقہ سنیہ مین مصرح ہے منیہ المصلی مین لکہا ہے اما
الحوض اذا کان عشرا فی عشر بذراع الکرباس فہو کثیر لا یتنجس بوقوع النجاسۃ اور
مین کہتا ہے و بعضہم قدروہ بالثمان عشر فی عشر بذراع الکرباس توسعۃ للامر علی
الناس و علیہ الفتوی والمعتبر فی العمق ان یکون بحال لا ینحسر بالاغتراف وھو الصحیح
یعنی گہرا وہ اوسکا اتنا ہو کہ چلو مین پانی اوسکا لیتے سے اوسکی تہ ظاہر نہو جاتی اور بہی ہدایہ مین

قبل کے ذکر مین لکہا ہے وکل ماءٍ وقعت فیہ نجاسۃ لم یجز الوضوء بہ قلیلاً کانت النجاسۃ
او کثیراً وقال مالک یجوز ما لم یتغیر احد وصافہ لما روینا وقال الشافعی یجوز اذا کان الماء
قلتین لقولہ علیہ السلام اذا بلغ الماء قلتین لا یحمل خبثاً **قال المجیب الظریف** حلی نے
تذکرہ مین لکہا کہ جس روٹی کا خمیر پانی نجس سے بنا وہ روٹی پاک ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف
صاحب نزہہ علیہ الرحمہ نے جو اسکا جواب رقام فرمایا ہے محصل اوسکا یہہ ہے کہ علامہ حلی علیہ الرحمہ
تذکرہ مین قائل اوس روٹی کے حلت کی نہین ہے بلکہ بر سبیل نقل اوس قول کو ذکر کیا ہے
اور شیخ مفید اور شیخ ابو القاسم صاحب شرائع الاسلام اور اکثر علما اوس روٹی کے نجاست کی قائل ہین شرائع
مین فرماتی ہین ولو عجن بالماء النجس عجین لم یطہر بالنار اذا خبز علی الاشہر اور کلام شیخ طوسی
کا کہ متفرد اس قول مین ہین مضطرب ہے کتاب المیاہ نہایہ مین اوس روٹی کے طہارت کی قائل ہوئے
اور کتاب الاطعمہ نہایہ مین اوسکی نجاست کے طرف رجوع کیا صاحب مدارک شرح شرائع الاسلام
مین فرماتی ہین قال الشیخ فی باب المیاہ من النہایۃ بطہارتہ وقال فی باب الاطعمۃ منہا
بعدمہ وھو المعتمد لان النار انما تطہر ما احالتہ رماداً او دخاناً انتہی وکانہ رجع عنہ (۲۶)
قبل العمل بہا اور روایت جو اس باب مین وارد ہے ضعیف السند متروک العمل ہے معذلک راوی
نے سوال اوس کنوی کے پانی کا کیا تہا جسمین چوہا گر کے مر گیا ہو اور اوس کنوی کے پانی
مین آٹا گوندہا جاوے تو جواب مطابق سوال سائل کے اوسی کنوی کے پانی کا تہا اور یہہ جواب جو معصوم
نے دیا مبنی ہے نجس نہونے کنوی پر بمجرد ملاقات نجاست کے اور یہی مذہب ہے سنیونکی امام مالک کا
اور اکثر صحابہ و تابعین و علماے سنیونکا مانند ابن عباس و حذیفہ و ابو ہریرہ و حسن بصری و ابن
مسیب و عکرمہ و ابی لیلی و اوزاعی و ثوری و داؤد و زہری و ابن منذر کے اور مختار بخاری کا
بہی یہی ہے صحیح بخاری مین کتاب باب ما یقع النجاسات فی السمن والماء قال الزہری
لا باس بالماءِ ما لم یتغیر طعمہ او ریحہ او لونہ الی اخرہ الغرض باجماع مذہب اکثر امامیہ کا نجاست و
حرمت نان مذکور ہے اور بر تقدیر تسلیم طہارت اوس روٹی کے جب وہ پانی اوس کنوی کا جسمین چوہا
گرا ہو یا دو اب گذرے ہون امام مالک وغیرہ اصحاب و علماے سنیونکی نزدیک بہی پاک ہے تو
اگر کوئی عالم فرقہ حقہ کا بہی اوسکی طہارت کا قائل ہوا تو باعث طعن کا نہین ہو سکتا علاوہ براین امام مسلم

سنیونکی نزدیک وہ روٹی کہ جسکا خمیر شراب مین کیا جاوی حلال ہے باکراہت کما ذکرہ محمد ابن احمد بن
عمر النسفی نے الکافی اور سوا اسکی اگر مینگنی جو نکی گیہون مین مل ہوئی پیسی جاوی جب تک مزہ او
آٹی کا متغیر ہوگا اوسکی روٹی سنیونکو حلال ہے فتاوی عالمگیری مین لکہتا ہے بعر الغنم
وقعت فی وقر الحنطة فطحنت والبعر فیہا او وقعت فی قرم هن تمر وفسد الدقیق
مالم یتغیر طعمہا قال الفقیہ ابو اللیث فبہ ناخذ تمام ہوا المحض زیادہ صاحب نزہہ علیہ الرحمہ کا
اور بندہ یہہ عرض کرتا ہے کہ مجیب عطریف اور اوسکی ہیرا بھی کے جلکے انکہین مند ہین اور زبان تجاہل
کی کہلی ہے اپنی خانگی امور اونکو نہین دکہائی دیتی اونکی مذہب مین ہے ایسی روٹی پاک بلکہ حلال
وماکول بہی ہے پہر وجہ طعن کی کیا ہے وہ تو خود مطعون ہین توازل مین کہ کتب فقہیہ معتمدہ سنیہ سے
ہی کہتا ہے ولو عجن العجین فی الماء النجس ثم طبخ منہ الخبز فالخبز طاهر یوکل ورای
ان وہ روٹی جسکا خمیر منی انسان مین بنا ہو یا سگ وخوک کی بس جز وہ آب یا لعاب ہن یا عرق بدن
مین بنا ہوا اور پیشاب طفل شیرخوار کا اوسمین بجائے کیورہ و بید مشک کے ملایا گیا ہو مجیب عطریف
کی امام شافعی و امام حنبل و امام مالک کے نزدیک پاک و حلال ہے نوشجان ہو سبحان اللہ سنی (۲۶۹)
لوگ کیا پاک و پاکیزہ ہین اور کیا اچہی غذا سے لطیف اونکی خوراک ہے ماشاء اللہ چرا نباشد بندہ متحیر
ہے کہ مجیب عطریف پلید دہلوی کو کونسا امر داعی ہوا کہ باوجہ الحق کو چہنکر اپنی مذہب ناحق کے
خوبیان ظاہر کروائے ؎ دشمن دانا کہ بلای جان بود * بہتر ازان دوست کہ دانا بود قال
المجیب العطریف الغرض یہہ مشتی نمونہ از خروارے و اندک از بسیاری ہے کہ حضرات شیعہ با وجود دعوی
اتقا و طہارت کے اس فسق و نجاست مین مبتلا ہین اور اپنی عیب پوشی کو ہمیہ طاہرین کو طرف نسبت
کرکر اونکو دامان پاک کو اس چرک سے آلودہ کرتی ہین ع بدنام کنندہ نکو نامی چند * وهٰهنا
قد تمت الرسالة واستقت المقالة جناب جتہاد مآب سلطان العلما کے خدمت مین عرض ہے
کہ اس فقیر پر تقصیر کو ہرگز اس تحریر کا خیال نتہا لکن بحکم الامر فوق الادب بموجب ارشاد محض بنیاد
اتفاق تسوید کا ہوا الحمد للہ کہ الحق یعلو ولا یعلی حق غالب آیا اب یا تسلیم کیجئی یا لا نسلم کہ لیجئی اگر
آپ یہہ عادت بچہوڑین گے تو ہم بہی بولنے نہ ہورین گے ؎ جوان مردان نشاید از میان رو *
ہمین میدان ہمین گو * رب انصرنی بما کذبون از خامہ خام محمد یوسف دہلوی این اوراق چند

بحمد تمام برآمد فقط | **قول** بفضل العلی اللطیف رب نصر نے علی القوم المفسدین مجیب غطر
لی نے اسی شیطان رجیم اور مانقضانے سارق عاقبت وخیم شاہ عبد الحلیم کے جاہلوں کے دلوں میں و
وسوسی ڈالنی کو اور عوام کالانعام کے بہکانے کو جو تسوید قرطاس بالفاظ نادرست ومضامین سست
نا مداد مداد وسیاہی ہی سودای دل ظلمت منزل کی ہے ہمنی بحول وقوتہ تعالی شانہ بسیتیا سے
حجج ساطعہ وبراہین قاطعہ کے اوسکی مکائد ضعیفہ کذب وغلا کو کہ ضعیف تر مکائد شیطان سے تہی ان
کید الشیطان کان ضعیفا علای کلمہ حق کے باطل وعاطل کر دیا ان اللہ لا یہدی کید الخائنین
اور اوسکی مصائد ووہم تزویر کو کہ سست تر نسج عنکبوت سے تہی وان اوہن البیوت لبیت العنکبوت
اوس کیا دمرا یا عناد کی راہ میں رہروان حق و ایقان کے بچھائی تہی توڑ ناز کر راہ ایمان کو خار و
خاشاک شکوک وشبہات سے بجاروب دلائل واضحہ پاک صاف کر دیا اب چاہیی کہ ندای قد جاء الحق
وزہق الباطل ان الباطل کان زھوقا زمین وآسمان ودر ودیوار کون ومکان سے
بلند ہو **تکملہ** چونکہ مجیب خطر ریف بد نام کنندہ اسلام نی بیان مسائل فرقہ حقہ امامیہ اثنا عشریہ
ایدہم اللہ تعالی بالطاف بخفیہ والجلیہ میں داد افترا وکید وخیانت کی دی تو اب ہمارا کمیت قلم
وادی تحقیق میں جولانی پر آیا اور زمام اختیار کو ہماری ہاتھ سے لیگیا میدان صبر وتحمل کو تنگ
کر دیا ہم ناچار ہیں ہمارے روکنی سے اب نہیں رکتا مخفی نرہے کہ ہفوات وترہات سنیوں کی
زیادہ از حد بیان ہے احصا اونکا جلد ضخیم چاہتا ہے فرصت کم ووقت تنگ سے ناچار بمقتضای مالا
یدرک کلہ لا یترک کلہ کے چند مسائل اونکی اونکی کتب معتبرہ کے بطور مشتی نمونہ از خروارے و اندکے از
بسیارے لکہتا ہوں تاکہ احباب کے لئی تحفہ معقول اور اصحاب کے واسطی ہدیہ لایق قبول ہوجاوے
اور ارباب عقل وانصاف پر واضح ہووی کہ حضرات سنیہ با وصف دعوی اسلام کی کہ راہ راست اسلام
سے منحرف ہیں اور باوجود ادعای اتقا وطہارت کی کیسی فسق ونجاست میں مبتلا ہیں اور اپنی عیب کے چھپانے
کے لیے عمر و بکر کے روایات مختلفہ کو رسول مقبول کیطرف نسبت کر کے دامان پاک اوس صاحب لولاک
کو اس چرک سے آلودہ کرتی ہیں اور دین قویم اسلام کو بٹہ لگاتی ہیں ع بد نام کنندہ نکو نامی چند ۵
اعاذنا اللہ تعالی من ہفواتہم وترہاتہم فان اشرع فی المقصود مستعینا من مفیض
الخیر والجود وہو حسبی ونعم الوکیل ۵ بشنوید ای دوستان این داستان

(۲۷۰)

مسائل الطہارۃ ۱ پونچھنا یا دہونا بول وبراز کا مخرج سے ڈہیلون وات حنفی سنیون کے
مذہب مین ضرور و لازم نہین بلکہ سر ذکر پر پیشاب بہری ہری ہوے اور مقعد پر بہت سا گوہ بہری ہوئی نماز
پڑہنا صحیح ہے فی الدر المختار لان ما علی المخرج ساقط شرعا وان کثر ولهذا لا یکره الصلوٰة
معه اور رحمۃ الامہ مین کہتا ہے قال ابو حنیفہ فان صلی ولم یستنج صحت صلوٰته اور فتاوی
مین ہے وهما ای ابو حنیفه وابو یوسف یقولان ان النجاسة فی موضع الاستنجاء
ساقط العبرة شرعا فصار کانه لا نجاسة بدلیل انه لا یکره ترکها اور شرح منظومہ مین
ولو اصابه العرق فابتل به البدن والثوب فانه لا یمنع جواز الصلوٰة ۲ پہنٹین
کی کپڑون پر مصلی کے پڑین تو مضایقہ نہین ہدایہ مین ہے وان انتضح البول علیه ای علی الثوب
مثل رؤس الابر فذالك لیس بشیء لانه لا یستطاع الامتناع منه ۳ سنیون کے
مذہب مین کلام اللہ کا پیشاب سے لکہنا جائز ہے کما من فتاوی قاضیخان فذکر نعوذ باللہ من هذه
العقائد الفاسدة الکاسدة ۴ حنفی سنیون کے بدن پر گوہ یا پیشاب وغیرہ کچہ نجاست ہو تو چاٹنے
(۲۷۱) سے پاک ہوتا ہے عالمگیری مین ہے اذا اصاب النجاسة بعض اعضائه ولحس لسانه حتی
ذهب اثرها یطهر کذا فی فتاوی قاضیخان ۵ حنفی سنیون کی کپڑون پر نجاست ہو تو وہ بہی
چاٹنے سے پاک ہو جاتا ہے فتاوی عالمگیری مین ہے ولحس الثوب بلسانه حتی ذهب الاثر
فقد طهر کذا فی المحیط ۶ امام شافعی وامام حنبل ائمہ سنیون کی نزدیک منی انسان کے طاہر ہی رحمۃ الامہ
مین ہے منی الآدمی طاهر عند الشافعی واحمد ۷ پیشاب طفل شیرخوار کا امام حنبل کے نزدیک پاک
ہی رحمۃ الامہ مین ہے قال احمد بول الصبی ما لم یاکل الطعام طاهر ۸ پیشاب اور گوہ طفل
شیرخوار کا کہ کہانا نکہاتا ہو امام مالک کے نزدیک پاک ہے صاحب نزہۃ نی لکہا ہے فی الجواهر المالکیة
ان البول والعذرة من بنی آدم الآکلین الطعام نجسا ۹ راکہہ گوہ کی پاک ہے در مختار مین
لا یکون نجسا رماد قذر ۱۰ سگ وخوک اور انکا پسینہ وتہوک وبس خوردہ امام مالک کی نزدیک پاک ہی
رحمۃ الامہ مین ہے وعند مالك الحیوان کله طاهر حتی الکلب والخنزیر وعرقه وشعره ولعابه فی
قال مالك الطهارة فی السؤر مطلقا ۱۱ حنفی سنی اگر حشفہ کو کپڑا لپیٹ کر جماع کری اگر لذت جماع
پاتی ہی تو غسل واجب نہین علی الاصح فتاوی در مختار مین ہے اولج حشفة او قدرها ملفوفة بخرقة

ت وحتی لذت الجماع وجب الغسل والا لا علی الاصح ۱۲ داخل کرنی ذکر حیوان اور ذکر
خنثی مشکل سے اور ذکر میت سی اور ذکر صبی سے دبر و قبل مین غسل وجب نہین ہوتا امام اعظم کی نزدیک
فی الدر المختار لا غسل عند ادخال اصبع ونحوہ کذکر غیر آدمی و ذکر الخنثی المشکل ومیت وصبی
لا یشتهی وما یصنع من نحو خشبة فی الدبر او القبل علی المختار ۱۳ امام اعظم کی نزدیک وطی
چارپایہ اور مردہ او صغیرہ سی بلا انزال کے غسل وجب نہین اور وضو بھی نہین جاتا در مختار مین ہے ولا
عند وطی بہیمة او میتة او صغیرة غیر مشتهاة مان تصیر مفضاة بالوطی وان
غابت الحشفة بلا انزال ولا ینقض الوضوء فلا یلزم الا غسل الذکر ۱۴ امام اعظم کے
نزدیک وضو و غسل مین نیت شرط نہین ہی فی التفسیر الکبیر قال الشافعی النیة شرط لصحة الوضوء و
الغسل وقال ابو حنیفة لیس کذلک ۱۵ و ۱۶ ترتیب و موالات افعال وضو مین
ابو حنیفہ و مالک کی نزدیک وجب نہین رحمہ اللہ مین ہے، والترتیب فی الوضوء غیر واجب عند ابی حنیفہ
و مالک والموالاة فی الوضوء سنة عند ابی حنیفہ ۱۷ نکلنا منی کا شافعی کے نزدیک شکستہ وضو
نہین رحمۃ الامہ مین ہے والمنی لا ینقض الوضوء عند الشافعی وان اوجب الغسل ۱۸ تنور کو نجس (۲۷۲)
پانی سے چہڑکنا اور اوسمین روٹی پکانا مضایقہ نہین فتاوی در مختار مین ہے کتنور رش بماء نجس لا باس
بالخبز فیہ ۱۹ و ۲۰ لڑکا تنور مین پیشاب کری یا عورت کو تنور کو کپڑی نجس بہیگی ہوئی سے
پونچہی پہر اوسمین روٹی پکاوین تو روٹی پاک ہے فتاوی قاضی خان مین ہے الصبی اذا بال فی
التنور او مسحت المرأة التنور بخرقة مبلولة نجسة ثم خبزت ان کانت النجاسة قد یبست
و لم یبق بلتها قبل لصاق الخبز بالتنور لا یتنجس الخبز ۲۱ کپڑی یا بدن کو کسی جگہ نجاست
لگی اور اوس جگہ کو بہول گیا پہر کسی جگہ اوس بدن و کپڑی کو بغیر تحری کے دہو ڈالا تو وہ پاک ہو گیا اور اوس
سی نماز مین کچہ فساد نہین نہ اعادہ نماز کا ہے بعد ظاہر ہونی نجاست مذکور کے دوسری جگہ بدن و
کپڑے حصہ مین فتاوی در مختار مین ہے وغسل طرف ثوب و بدن اصابت نجاسة محلا منہ ونسی
المحل مطہر لہ وان وقع الغسل بغیر تحری وهو المختار ثم لو ظهرت فی طرف آخر هل یعید فی الخلاصة
نعم وفی الظہیریة المختار انہ لا یعید الا الصلاة التی هو فیها ۲۲ دودہ نجس اور شہد نجس
و شراب نجس اور روغن نجس پاک ہو جاتی ہین تین دفعہ جوش کہانی سی او جس گوشت کو شراب مین پکاوین

وہی

وہ بہی جوش کہانی سے اور تین دفعہ اوبہن جانے سی پاک ہوتا ہے فتاوی درمختار مین ہے
ویطہر لبن وعسل ودبس ودهن یغلی ثلاثا ولحم طبخ بخمر یغلی وتبرید ثلاثا
۲۳ ایک ظرف مین پانی پاک ہوا اور دوسری مین نجس جب وہ دونون ہوا مین باہم ملاوین تو وہ پانی پاک مین فتاوی قاضی خان مین ہے اناءان ماء احدهما طاهر والآخر نجس فاختلطا في الهواء
وجعل ماؤهما في ظرف فهذا الطرف طاهر اور یہ مسئلہ فتاوی [illegible] اور فتاوی [illegible] مین
ہے تمام ۲۴ کپڑی نجس سے نماز پڑہنا بغیر عذر کے مرخص ہے فتاوی [illegible] مین ہے
[illegible] المستاخ الصلوٰۃ فی الثوب النجس من غیر عذر ۲۵ [illegible]
[illegible] ہے اور ذبح کرنے سی بہی پاک ہوتے ہی شرح وقایہ مین ہے [illegible]
الا جلد الخنزیر والآدمی ور ہدایہ مین ہے وما یطہر جلدہ بالدباغ یطہر بالذکاۃ ۲۶
زمین نجس بہیگی پر کپڑی خشک پاک بچھایا اور اوس کپڑی مین تری زمین نجس کی ظاہر ہو ہی [illegible]
کی لایق نہین وہ کپڑا پاک ہے اگرچہ تری اوسمین ظاہر ہو فتاوی قاضیخان مین ہے اذا بسط الثوب
الطاهر الیابس علی ارض نجسة مبتلة وظهرت البلة فی الثوب [illegible] لم یصر رطبا
بحال لو عصر یسیل منه شئ متقاطر لکن موضع الندوۃ یعرف من سائر المواضع الصحیح
انه لا یصیر نجسا ۲۷ کپڑا نجس بہیگا ہوا کپڑی خشک طاہر مین لپٹا جاوی اور تری نجس کپڑی کے
اوسمین ظاہر ہووی [illegible] نچوڑنے کی لایق نہو تو وہ کپڑا پاک رہیگا فتاوی قاضیخان مین ہے وکذا لو لف
الثوب النجس فی ثوب النجس رطب مبتل وظهرت نداوته فی الثوب الطاهر لکن لم یصر
بحال لو عصر یسیل منه شئ متقاطر لا یصیر نجسا ۲۸ پانی نجس رفتہ رفتہ قلتین کے مقدار ہو جاوے
امام شافعی کے نزدیک پاک ہوجاتا ہے صرح به الشیخ عبد الحق الدہلوی فی شرح المسند **مسائل الصلوٰۃ**
۱ امام اعظم صاحبون کے نزدیک لتہہ کے بہائی مذبوح مین کرکے اوسپر رشاشہ بول کا پڑا ہوا ور قریب الدرہم
گوہ آدمی کبہی اوسمین لگا ہوا اور مقعد پر درہم سے زیادہ گوہ بہرا ہو بغیر استنجا کے نہ کلوخ سی نہ پانی سے
نماز پڑہنا صحیح ہے سند ین ان مسئلون کے ابہی گذرین ۳ کہال کتی مذبوح پر نماز پڑہنا صحیح ہے اور کتے
کی دانتون کا تعوید گلی مین ہو نماز صحیح ہے فتاوی قاضیخان مین ہے اذا صلی علی جلد کلب او ذئب
قد ذبح جازت صلوته ولو صلی وفی عنقه قلادة فیها سن کلب او ذئب یجوز صلوته

۳ کتی کو کاندھے پر یا گود میں لیکر نماز پڑھے صحیح ہے کما فی الدر المختار ۴ نجس کپڑے سے
نماز پڑھنا بغیر عذر کے مرخص ہے فتاوی ظہیریہ میں لکھا ہے رخص بعض المشائخ الصلوۃ فی الثوب
النجس من غیر عذر ۵ جو شخص عربی زبان جانتا ہو اور عبارت عربی صحیح پڑھ سکتا ہو اوسکو قرآن
پڑھنا نماز میں ضرور و لازم نہیں ہے اور نیت و تحریمہ بھی عربی میں کچھ ضرور نہیں بلکہ یہ سب کچھ اگر فارسی
میں پڑھے تو نماز صحیح ہے فی الہدایہ فان افتتح الصلوۃ بالفارسیۃ او قرء فیہا بالفارسیۃ
وھو یحسن العربیۃ اجزاہ عند ابی حنیفۃ ۶ سلام کے بدلی نماز میں گوز کرنا نماز سے نکلنے
کے لئے کافی ہے کہ خروج بصنعہ امام اعظم کے نزدیک واجب ہی کما فی الہدایہ وغیرہا ۷ نماز میں فرج اجنبیہ
بشہوت دیکھنا صحیح ہے نماز میں کچھ فساد نہیں ہوتا فتاوے قاضی خان سے ان نظر المصلی الی
فرج امراۃ بشہوۃ حرمت علیہ امہا و بنتہا و لو نظر الی فرج ام امراتہ حرمت علیہ امراتہ
التی طلقہا طلاقا رجعیا یصیر مراجعا لا تفسد صلوتہ فی الوجوہ کلہا فی قول ابی حنیفۃ
مسائل الصوم ۱ پینا آب باران کا اور کھانا برف کا سنیوں کے نزدیک مفسد صوم نہیں ہدایہ
میں مفسدات صوم میں ہے واختلفوا فی المطر والثلج ۲ مونھہ میں رکھنا ہلیلہ کا اور اوسکا عرق
چوسنا روزہ میں موجب قضا نہیں فتاوی قاضیخان میں ہے ان اخذ الہلیلج بفیہ وجعل یمصہا
ولا یدخل عینہا فی جوفہ لا یلزمہ القضاء ۳ کھانا چاول و باجرہ اور مسور و ماش کا صوم
میں موجب کفارہ نہیں فتاوی عالمگیری میں ہے ولو اکل الارز والجاورس لا یجب الکفارۃ
ولا کفارۃ باکل العدس والماش ۴ چبانا مصطکی کا روزہ کو نہیں توڑتا فی الہدایہ ومضغ
العلک لا یفطر للصائم ۵ جماع کرنا چارپایہ و میتہ سے اور زلق لگانا بلا انزال مفسد صوم
نہیں اور با انزال موجب کفارہ نہیں فتاوی قاضیخان میں ہے وکذا ای لا یفسد صومہ اذا
جامع البہیمۃ ولم ینزل او میتۃ ولم ینزل او ناکح بیدہ ولم ینزل او جامع فیما دون
الفرج ولم ینزل وان انزل فی ہذہ الوجوہ کان علیہ القضاء دون الکفارۃ ۶
صائم کو اغلام با انزال موجب کفارہ نہیں فی فتاوے قاضیخان اذا اولج رجل رجلا فعلیہ
القضاء والغسل انزل او لم ینزل ولا کفارۃ فیہ لانہ بمنزلۃ الجماع فیما دون الفرج
۷ صائم کپڑا موٹا لپیٹ کر ذکر پر جماع کرے تو روزہ میں خلل نہیں اور نہ وہ سبب قضا ہے نہ غسل

(۲۷۴)

مسائل الصوم

صائم

فتاوی برہنہ میں ہے اگر خرقہ بر ذکر پیچیدہ در اورد و اگر نرم باشد طہارت و کفارہ و اگر درشت باشد ضمان
و غسل لازم نہ گردد کذا فی المجموعہ **مسائل الحج** ۱ اگر کسی کا یا چار پایہ کا بچہ جبین لے اور بعض لوگ
بھی حج کرے یا اوس چار پایہ پر حج کو جاوی صحیح ہے رحمۃ الامہ میں ہے غصب مالا فحج بہ او دابۃ
فحج علیہا صح حجہ ۲ جماع کرنا چار پایہ سے بانزال ہو یا بلا انزال مفسد حج نہیں فی فتاوی
قاضی خان واذا وطی البہیمۃ وانزل کان علیہ الدم ولا یفسد حجہ وان لم ینزل لا شیء
علیہ ۳ عورت اگر لڑکے یا مجنون سے جماع کراوی تو اوس عورت کے حج میں فساد نہیں فتاوی قاضیخان
میں ہے وکذا اذا جومعت نائمۃ او مکرہۃ او جامعہا صبی او مجنون ۴ وطی فی الدبر
مفسد حج نہیں فتاوے قاضیخان میں ہے وفی روایۃ عن ابی حنیفۃ الوطی فی الدبر لا یفسد الحج
۵ طہارت اور ستر عورت ابو حنیفہ کے یہان طواف میں شرط نہیں رحمۃ الامہ میں ہے ومن شروط
الطہارۃ وستر العورۃ عند الثلثۃ وقال ابو حنیفۃ لیسا بشرط **مسائل النکاح و نسب**
۱ مرد مشرق میں ہو اور عورت مغرب میں اور اون دونون میں تزویج واقع ہوا اور ملاقات آپس میں نہوا
نہیں وہ عورت جو بچہ جنی تو اوسی مرد مشرقی کے ہونگی فی رحمۃ الامہ وقال ابو حنیفۃ لو تزوج وہو
بالمشرق وہی بالمغرب واتت بولد لستۃ اشہر من العقد کان الولد ملحقا بہ وان کان بینہما
مسافۃ لا یمکن ان یلتقیا اصلا لوجود العقد اور یہہ مسئلہ تفسیر کبیر میں بھی مذکور ہے ۲
مرد کو جاوے اور دس برس اپنی زوجہ سے غائب رہے اور زوجہ اوسکی دوسرے مرد سے تزویج
اور دس برس میں جنی جب بعد دس برس کے زوج اول آوے تو یہہ دسون بچے زوج اول کے ہونگی فتاوی
کافوری میں اور رحمۃ الامہ میں اور خزانۃ الروایات وغیرہ میں موجود ہے عبارت فتاوی کافوری کی یہہ ہے
رجل غاب عن امراتہ عشر سنین فتزوجت باخر وکانت المراۃ تلد کل سنۃ فالولد
للزوج الاول عند ابی حنیفۃ وعلیہ الفتوی ۳ حضرت امام اعظم فرماتے ہین کوئی شخص قاضی کے
سامنے کسی عورت سے نکاح کرے اور فوراً اوسی وقت اوسکو طلاق دی اور وہ عورت بعد چھ مہینے کے بچہ جنی
تو وہ بچہ اوسی ناکح کا ہے فی رحمۃ الامہ قال ابو حنیفۃ اذا عقد علیہا بحضرۃ الحاکم ثم طلقہا
عقیب العقد فاتت لستۃ اشہر لحق بہ وان لم یکن ہناک امکان وطی وانما [illegible]
بیان یاتی لستۃ اشہر فقط لا اکثر منہا ولا اقل ۴ امام شافعی کے نزدیک اپنی بیٹی

مسائل حج

مسائل النکاح و نسب

۲۷۵۱

من الزنا سے نکاح صحیح ہے کما فی رحمۃ الامۃ وهل يحل نكاح المتولدة من زناه فقال ابو حنيفه واحمد لا يحل وقال الشافعى يحل مع الكراهة وعن مالك روايتان كالمذهبين اور تفسیر کبیر میں صحت نکاح کے ساتھ اپنی بیٹی متولدہ من الزنا کی شافعی کے نزدیک صحیح بلا کراہت مذکور ہے ۵ اگر کوئی اپنی ماں بہن بیٹی و پھوپھی خالہ سے نکاح کرے اور جماع کرے اوس پر حد نہیں اگرچہ اوسکی حرمت کو بھی جانتا ہو ہدایہ میں ہے من تزوج امرأة لا يحل له نكاحها بان كانت من ذوى محارمه بنسب كامه او بنته فوطئها لم يجب عليه الحد عند ابى حنيفة وسفيان ثورى وزفر ... قال علمت انها على حرام ۶ کوئی مرد ضرورت دیکر عورتسے زنا کرے تو ابو حنیفہ کے نزدیک اوسپر حد نہیں رحمۃ الامۃ میں ہے لو استاجر امرأة ليزنى بها ففعل وجب عليه الحد باتفاق الائمة الا ما حكى عن ابى حنيفة انه قال لا حد عليه ۷ لڑکا یا مجنون کسی عورت سے زنا کرے تو حد دونوں پر نہیں ہدایہ میں ہے واذا زنى الصبى والمجنون بامرأة طاوعته فلا حد عليه ولا عليها ۸ امام مالک سبہو کے امام کی نزدیک غلام اپنی غلام سے بھی جایز ہے شیخ فریدالدین اوحدی اپنے مثنوی جام جم میں کہتا ہی ۵ مے بخواہ بر غلامان جو رہ ... شکل و شان نماند در رہ روز روز ... دست خویش مکن دل و راانعمہ ... مکن ابروی غلام خویش مبر دفتر ... خویش مدر نتوان زد شگفتہ مالک غوطہ در وحہ حین مالک اور منظور مالک سے منقول ہے ۵ وجاز نيك لغلام الامرد وجوزوا الرجل المجرد هذا اذا كان حيل فى سه ولم يجد انثى تغنى الا الذكر اور کتاب تذکرۃ الادبا میں علی بن حراق مصری شافعی نے قاضی ابو الحکم مالکی کے طرف ہو رباعی کو منسوب کیا ہی ۵ مذهبى تقبيل خد مذهبى سيدى ماذا ترى فى مذهبى لا تخالف مالكا فى رائه فبه ياخذ اهل المغرب مسائل الاطعمه والاشربه والصيد والذبايح ۱ اشراب کا پیاس میں رخصت ہے درمختار میں ہے رخص الخمر للعطشان وعليه الفتوى ۲ شراب انگور کے جبتک ہیں نہ لاوے اگرچہ نشہ لاوے حرام نہیں ہدایہ میں ہے فخمر العنب المسكر ليس بحرام ما لم يقذف بالزبد عند ابى حنيفة وان اسكر ۳ بوزہ امام اعظم کے نزدیک حلال ہے رحمۃ الامۃ میں النبى والفقاع حلال يجوز شربه اور ہدایہ میں یون ہے ما يتخذ من الحنطة والشعير والعسل والذرة حلال عند ابى حنيفة ولا يحد شاربه عنده وان اسكر ۴ سب مسکرات سوا انگور کے عصیر کے

ابو حنیفہ کی نزدیک حلال ہین مرقات شرح مشکوۃ مین ملا علی قاری لکھتی ہین قال النووی واختلفوا
فیمن شرب النبیذ وھو ما سوی عصیر العنب من الانبذۃ المسکرۃ فقال مالک والشافعی
والجمھور ھو حرام وقال ابو حنیفہ والکوفیون لا یحرم ۵ بانی اور کہانا بس خوردہ کتے
کہانا بنیا اور بنیا اور طہارت مین استعمال کرنا امام مالک کے یہان جائز ہی اور حنفیون وغیرہ کو بھی تقلید
امام مالک کے جائز ہے کما مر من فتاوی خیریہ لنفع البریہ ۶ چمگادڑ والو ابو حنیفہ کے نزدیک حلال
ہی فتاوی عالمگیرے مین ہے اما الخفاش فقد ذکر فی بعض المواضع انہ لا یوکل و
البوم یوکل ۷ گوہ اور جنگلی چوہا امام مالک کے اور امام شافعی کے نزدیک مباح ہین اور ابو حنیفہ
کی نزدیک مکروہ رحمۃ الامہ مین ہے والضب والیربوع مباحان عند مالک والشافعی و قال
ابو حنیفہ یکرہ اکلھا ۸ چھچوندر اور سانپ امام مالک کے نزدیک مباح ہی مگر بسبب کمال تورع
کی کہتا ہے کہ اونکو ذبح کرلے رحمۃ الامہ مین ہے قال مالک لا باس باکل الخلد والحیات اذا ذکیت
۹ سب سنی وحش مثل شیر و چیتا و ریچھ و بندر و سگ و گرگ وغیرہ اور سب سباع طیور مثل عقاب
وچرغ و باز و شاہین وغیرہ امام مالک کے نزدیک مباح ہین ملا علی قاری سے مرقات شرح مشکوۃ مین
کہتا ہے عن ابن عباس نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع
ای عن اکلہ واباح مالک ذلک مع الکراھۃ وعن کل ذی مخلب من الطیر واباح
ذلک مالک علی الاطلاق بالجملہ اسی طرح اور اسی قسم کے مسائل حضرات سنیہ کے زیادہ از حد احصا
ہین اور بندہ کو یاد بھی ہین مگر عدیم الفرصتی زیادہ لکھنے کے مانع ہے انشاء اللہ المستعان ہنگام فرصت
اگر مسبب الاسباب عنایت کریگا رسالہ علیحدہ لکھ کر پیشکش احباب با صدق و صفا کرونگا اور حق تو
یہ ہے کہ ارباب انصاف کے لئی اسقدر بہی کافی ہے اور اصحاب جدل و اعتساف کو دفاتر غیر وافی خدا تعالے
حمیت جاہلیت سے محفوظ رکہی وھذا آخر ما اردنا ایرادہ فی ھذا المقام وآخر دعوانا ان
الحمد للہ المفضل المنعام والصلوۃ والسلام علی رسولہ خیر الانام وآلہ البررۃ الکرام
ولعنۃ اللہ علی اعدائھم الاراذل اللئام ۵ قصد شہرت نبود جامے را * کین
ہمہ نظم ابدار نوشت * بہر احباب بر صحیفہ دہر * کلمہ چند یادگار نوشت قد وقع الفراغ
من تسویدہ یوم عید الغدیر الثامن عشر من شھر ذی الحجۃ الحرام سنۃ خمس

(۲۷۷)

وسبعین بعد الف وثلاثین من هجرة سید المرسلین صلوات الله وسلامه
علیه وآله ما دارت النقاط حول الارضین والحمد لله اولاً وآخراً ۵ ۵ ۵

مادهٔ تاریخ اتمام آن قد غلب الحق برآمد
۳۷۵

تاریخ

چو در این نسخه نیز بعد [illegible]
[illegible] صد [illegible] نعمان

خامه بن جست چو تاریخ آن [illegible]
قد غلب الحق [illegible]

[illegible] تاریخ ۲۵
[illegible]

ایضاً

رقم زد شیخ کتابے که او را
بتصحیح سرگرم از جان و دل شد
چو طعن اسنان بود [illegible]

بحث با صف اہل ایمان خجل شد
بخان کرده [illegible] طعن سنانش
[illegible] منفصل شد
رقم زد [illegible] مضمحل شد

[illegible] بنده [illegible] آمد
[illegible] خصم [illegible] باطل شده
[illegible] چون نسخه اتمام سالش

(۲۷۸)